تنظیم المدارس اہلِ سنّت پاکستان کے نصاب کے مطابق



جہانگیری

رياض الصالحين

من كلام سيد المرسلين

للإمام الحافظ الفقيه أبي زكريا محيي الدين يحيى النووي

المتوفى سنة ٦٧٦ هجرية

رحمه الله تعالى

جلد اوّل

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر



تنظیم المدارس کے نصاب کے مطابق

جہانگیری

ریاض الصالحین

من کلام سیّدِ المرسلین

للإمام الحافظ الفقيه أبي زكريا محيي الدين يحيى النووي
المتوفى سنة ٦٧٦ هجرية
رحمه الله تعالى

جلد اوّل



ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر



شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

ھو القادر

اسٹاکسٹ
مکتبہ قادریہ
داتا دربار مارکیٹ لاہور 042-7226193
ملک غلام رسول حمدی
0321-8226193

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نام کتاب ---------- ریاض الصالحین

تصنیف ---------- للإمام الحافظ الفقيه أبي زكريا محيي الدين يحيى النووي
المتوفى سنة ٦٧٦ هجرية
رحمه الله تعالى

ترجمہ ---------- ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ---------- ورڈ میکر

باہتمام ---------- ملک شبیر حسین

سن اشاعت ---------- اگست 2008ء شعبان ۱۴۲۹ھ

پروف ریڈنگ ---------- ملک محمد یونس

سرورق ---------- باھو گرافکس

قیمت ----------

شبیر برادرز زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شرفِ انتساب

حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے
سلسلۂ قادریہ کے عظیم شیخ طریقت
حضرت شیخ عماد الدین ابو صالح نصر الگیلانی رحمۃ اللہ علیہ
کی نذر

دید ھر کس کہ آں قدِ بالا
گفت سبحان ربی الاعلیٰ

نیاز مند
محمد محی الدین

اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے



علم حدیث کی ترویج و اشاعت اور درس و تدریس کرنے والوں کے لیے

دُعاءِ نبوی

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سن کر اسی طرح آگے پہنچا دے جیسے سُنی تھی۔ الحدیث

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے۔ جس نے ہمیں مسلمانوں کے گھرانے میں پیدا کیا اور اسلامی تعلیمات کی خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت دی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بنی نوع انسان تک پہنچایا ہے۔

...——...——...

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ آپ کے ادارے کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے اکابرین اہل سنت کے فتاویٰ جات اتنی تعداد میں شائع کیے کہ کتب فتاویٰ اور شبیر برادرز لازم و ملزوم سمجھے جانے لگے اُس کے بعد جب ادارے کی انتظامیہ نے علم حدیث کی خدمت کا بیڑا اُٹھایا تو اس میدان میں بھی ادارے کی خدمات نے اپنے ظاہری و باطنی معیار کی وجہ سے خاص و عام سے اپنی انفرادیت کا لوہا منوایا۔

آپ کا ادارہ اس سے پہلے ''صحیح بخاری''، ''صحیح مسلم''، ''موطا امام مالک''، ''سنن دارمی''، ''آثار سنن'' جیسی عظیم، مستند کتابوں کو اُن کے شایان شان طریقے سے شائع کر چکا ہے۔ اس کے بعد ہم نے درس نظامی کے نصاب میں شامل ایک اور مختصر مجموعے ''اربعین نووی'' کو شائع کیا جس نے اپنی امتیازی خصوصیات کی وجہ سے اساتذہ کرام اور طلباء عظام سے بھرپور خراج تحسین حاصل کیا۔

...——...——...

اب آپ کا ادارہ علم حدیث کے ایک اور عظیم تاریخی مجموعے ''ریاض الصالحین'' کا ترجمہ پیش کر رہا ہے جسے ساتویں صدی ہجری کے ممتاز محدث امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا اور احادیث کی مستند کتب سے روزمرہ معاملات سے متعلق احادیث کا انتخاب اس مجموعے میں شامل کر دیا ہے اس لیے یہ کتاب علماء کرام، درس دینے والے مبلغین اور علم حدیث سے دلچسپی رکھنے والے عام قارئین کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ اس کے ساتھ اس امر کا تذکرہ بھی فائدے سے خالی نہیں ہوگا کہ اس کتاب کی پہلی جلد درس نظامی کے نصاب میں شامل ہے۔ اس لیے یہ مدارس کے اساتذہ اور طلبہ و طالبات کے لیے بھی ایک

نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگی۔

کتاب کے ترجمے کی خدمت ہمارے فاضل دوست ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے سرانجام دی ہے۔

ہم نے اپنی بساط کے مطابق بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ احادیثِ نبویہ کے ان انوار سے اپنے قلوب واذہان کو منور کریں اور انہیں امت تک منتقل کریں۔

آخر میں آپ سے درخواست ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں کتاب کے مرتب اور مترجم کے ہمراہ ادارے کی جملہ انتظامیہ و کارکنان ومتعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے دین اور اُس کی تعلیمات کا علم حاصل کرنے، اُن پر عمل پیرا ہونے اور ان کی نشرواشاعت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا کرے۔

آپ کا مخلص

ملک شبیر حسین

حدیث دل

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے انبیاء، صدیقین، شہدا اور ''صالحین'' پر خاص انعام واکرام کیا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد وشمار درود وسلام نازل ہو جس کے گھر اور منبر کے درمیان کی جگہ ''ریاض'' جنت میں سے ایک ''روضہ'' ہے۔

آپ کے ہمراہ آپ کے اصحاب، ازواج، اہل بیت اور آپ کی امت کے علماء صلحاء پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

•••———•••———•••

نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو دوسروں تک منتقل کرنے کی جس مقدس مذہبی روایت کا آغاز نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہوا تھا وہ آج تک جاری ہے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو قیامت تک جاری رہے گی۔

بلاشبہ اُن لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا خاص فضل ہوتا ہے جو علم حدیث کی کسی بھی حوالے سے کوئی بھی خدمت کرتے ہوں ہم پر اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول کا یہ خاص فضل ہے کہ اُس نے ہمیں احادیث کی تحریری خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت دی اس سلسلے میں کچھ کام شائع ہو کر عوام وخاص تک پہنچ چکا ہے اور کچھ تکمیل کے مختلف مراحل میں ہے۔ اُن میں سے ایک اب شائع ہونے جا رہا ہے۔ یہ علم حدیث کا مشہور اور مستند مجموعہ ''ریاض الصالحین'' ہے جسے مشہور محدث امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا ہے۔ اس سے پہلے ہم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتب کردہ ایک اور مجموعے ''اربعین نووی'' کا ترجمہ کرنے کی سعادت بھی حاصل کر چکے ہیں۔ ''اربعین نووی'' کی طرح ''ریاض الصالحین'' بھی درس نظامی کے نصاب میں شامل ہے۔ ہم اساتذہ اور طلباء سے معذرت خواہ ہیں کہ ''ریاض الصالحین'' کی شرح کی شکل میں وہ خدمت نہیں کرسکے جو کرنی چاہیے تھی۔

ترجمہ کرتے ہوئے ''ریاض الصالحین'' کا جو نسخہ پیش نظر رہا وہ ''نزہۃ المتقین'' نام کی شرح کے ہمراہ تھا۔ یہ شرح چند اہل علم نے اجتماعی طور پر تحریر کی ہے، ہمارے سامنے اس کا جو نسخہ ہے وہ ''موسسۃ الرسالۃ، بیروت لبنان'' سے 1397ھ بمطابق 1977ء میں، یعنی آج سے تقریباً تیس سال پہلے شائع ہوا۔

ہم نے پہلے یہ ارادہ کیا تھا کہ اپنے عام اسلوب کے مطابق ''ریاض الصالحین'' کی احادیث کی تخریج کریں گے۔ لیکن کچھ

اپنی کوتاہی اور کاہلی کی وجہ سے اور کچھ دیگر معاملات میں مشغولیت کے باعث ہم ایسا نہیں کرسکے اس لیے ہم نے ''ریاض الصالحین'' کی ایک اور عربی شرح سے احادیث کی تخریج یہاں نقل کردی ہے۔ یہ تحقیق وتخریج استاد عصام الدین صبابطی نے کی ہے۔

•••——•••——•••

''ریاض الصالحین'' کے اس ترجمے کا انتساب ہم نے ''شیخ عماد الدین ابوصالح نصر الگیلانی رحمۃ اللہ علیہ'' کے نام کیا ہے جو حضرت شیخ عبدالقادر الحسنی الحسینی الگیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں، اور سلسلہ قادری کے اکابر مشائخ میں سے ایک ہیں۔

•••——•••——•••

ہم اپنے ان تمام احباب کے ممنون ومشکور ہیں جنہوں نے ترجمے کے دوران دامے، درمے، سخنے، قدمے کسی بھی حوالے سے ہمارے ساتھ عنایت ومہربانی کا سلوک روا رکھا، ان میں سرِ فہرست ہمارے دوست محمد خرم زاہد ہیں جنہوں نے تصنیف وتالیف کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا، محترم شفاقت علی اور محترم سرفراز احمد جنہوں نے بڑی محنت کے ساتھ مسودہ تحریر کیا، محترم محمد خرم علی، فیصل رشید، علی مصطفیٰ جنہوں نے نہایت سرعت کے ساتھ مسودے کو کمپوز کیا۔ مخدوم قاسم شاہد جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا، محترم یونس ملک جنہوں نے پروف ریڈنگ کی۔ محترم عارف نوشاہی جنہوں نے سرِ ورق کی خطاطی کی۔ محترم احمد رضا جنہوں نے خوبصورت سرِ ورق ڈیزائن کیا۔ محترم منصور صاحب جنہوں نے اپنی ذاتی نگرانی میں یہ کام کروایا۔ خلیفہ مجید صاحب اور برادرم عرفان حسین جن کی محنت کے نتیجے میں کتاب کی خوبصورت جلد تیار ہوئی اور ملک شبیر حسین جن کی ذاتی دلچسپی اور لگن کے نتیجے میں اس وقت یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

سب سے آخر میں شکریہ کے سب سے زیادہ مستحق ہمارے اساتذہ ومشائخ، والدین، بہن بھائی جن کی دعاؤں نے ہمیں اس منزل تک پہنچایا۔ بطور خاص برادر محترم حافظ محمد بلال حسن، جن کے تعاون کی بدولت ہم یکسوئی کے ساتھ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لائق ہوئے۔

سب سے آخر میں عبدالحمید عدمؔ کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسبِ حال ہے

عدم بھی ہے تیرا حکایت کدہ
کہاں تک گئے ہیں فسانے تیرے

محمد محی الدین
اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ نسب:

آپ کا نام یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعۃ بن حزام ہے۔

اسمِ منسوب:

آپ کا اسم منسوب ''نووی'' ہے۔ جو علاقے ''نویٰ'' کی طرف منسوب ہے یہ شام کے علاقے ''حوران'' کی ایک بستی ہے۔

پیدائش:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ محرم کے مہینے میں 631ھ میں ''نویٰ'' میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدین نہایت نیک اور پرہیزگار تھے۔

تعلیم وتربیت:

آپ نے دس برس کی عمر میں قرآنِ مجید حفظ کرنے کا آغاز کیا اور اس کے ہمراہ اسی علاقے میں بعض اہل علم سے علم فقہ سیکھنا شروع کیا۔

دمشق آمد:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ 649ھ میں اپنے والد کے ہمراہ دمشق آگئے جہاں آپ نے ''مدرسہ دارالحدیث'' اور اس کے علاوہ ''مدرسہ رواحیہ'' جو مسجد اموی کے ساتھ مشرقی جانب ہے، میں علوم وفنون کی تحصیل کی۔

حج کی سعادت:

641ھ میں آپ نے اپنے والد کے ہمراہ حج کی سعادت حاصل کی اور پھر واپس دمشق آگئے۔

درس وتدریس:

665ھ میں آپ مدرسہ ''دارالحدیث'' کے ناظم اور مدرس مقرر ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر 34 برس تھی۔

تصنیف وتالیف:

660ھ میں آپ کی عمر 39 برس تھی، آپ نے تصنیف وتالیف کا آغاز کیا۔ آپ کے اوقات اور معاملات میں بڑی

برکت تھی۔ آپ نے کئی موضوعات پر یادگار تصانیف چھوڑی ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(1) شرح صحیح مسلم: یہ صحیح مسلم کی سب سے زیادہ مقبول اور معروف شرح ہے۔ جس میں آپ نے نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ صحیح مسلم کی احادیث کی شرح بیان کی ہے۔

(2) ریاض الصالحین: اس کتاب میں آپ نے امہات کتب حدیث کے حوالے سے روز مرہ معاملات سے متعلق مستند روایات اکٹھی کی ہیں۔ اس کتاب کی کئی شروحات تحریر کی گئی ہیں اور اسی کتاب کا ترجمہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

(3) اربعین: یہ کتاب ''اربعین نووی'' کے نام سے مشہور ہے اور اپنی جامعیت اور اختصار کی وجہ سے بہت مقبول ہے۔

(4) شرح المھذب: یہ امام ابو اسحاق شیرازی کی مشہور کتاب ''المھذب'' کی شرح ہے۔ ''المھذب'' فقہ شافعی کا بنیادی ماخذ ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں فقہاء کے اختلاف اور اس کے اسباب کا تذکرہ کیا ہے اور دلائل کے ہمراہ فقہ شافعی کی برتری ثابت کی ہے۔

(5) الاذکار: اس میں روز مرہ دعاؤں اور صبح و شام کے اوراد و وظائف سے متعلق احادیث کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ اپنے موضوع پر منفرد اور لاجواب کتاب ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال:

676ھ میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنے آبائی قصبے ''نویٰ'' واپس آگئے۔ واپسی سے پہلے انہوں نے اپنے اساتذہ و مشائخ کے مزارات کی زیارت کی، بیت المقدس کی زیارت کی، ''الخلیل'' نامی شہر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے مزارات کی زیارت کی اور واپس ''نویٰ'' آگئے۔ یہاں آپ بیمار ہوگئے اور 24 رجب 676ھ میں 45 برس کی عمر میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

اس وقت کے قاضی القضاۃ قاضی عزالدین محمد بن الصائغ نے ایک بڑے ہجوم کے ہمراہ آپ کی قبر پر حاضر ہو کر نماز جنازہ ادا کی۔

اللہ تعالیٰ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے برزخی درجات کو بلند کرے اور انہیں قیامت کے دن انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا ساتھ نصیب کرے۔ (آمین)

نوٹ: یہ سوانحی خاکہ ''نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین'' کے آغاز میں موجود امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات کو سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔ اس کے مولفین نے اپنی تحقیق کے درج ذیل ماٰخذ کی نشاندہی کی ہے۔

(1) البدایۃ والنہایۃ، (2) مرآۃ الجنان (3) الاعلام (4) طبقات الشافعیۃ (5) النووی: للطنطاوی۔

ترتیب ابواب

﴿ ادب کا بیان ﴾

﴿ کھانے کے آداب کا بیان ﴾

﴿ لباس کا بیان ﴾

﴿سلام کا بیان﴾

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ، الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ، مُكَوِّرِ اللَّيْلِ عَلَى النَّهَارِ، تَذْكِرَةً لِّاُولِي الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ، وَتَبْصِرَةً لِّذَوِي الْاَلْبَابِ وَالْاِعْتِبَارِ، اَلَّذِيْ اَيْقَظَ مِنْ خَلْقِهٖ مَنِ اصْطَفَاهُ فَزَهَّدَهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدَّارِ، وَشَغَلَهُمْ بِمُرَاقَبَتِهٖ وَاِدَامَةِ الْاَفْكَارِ، وَمُلَازَمَةِ الْاِتِّعَاظِ وَالْاِدِّكَارِ، وَوَفَّقَهُمْ لِلدَّابِ فِيْ طَاعَتِهٖ، وَالتَّاَهُّبِ لِدَارِ الْقَرَارِ، وَالْحَذَرِ مِمَّا يُسْخِطُهٗ وَيُوْجِبُ دَارَ الْبَوَارِ، وَالْمُحَافَظَةِ عَلٰى ذٰلِكَ مَعَ تَغَايُرِ الْاَحْوَالِ وَالْاَطْوَارِ،

اَحْمَدُهٗ اَبْلَغَ حَمْدٍ وَّاَزْكَاهُ، وَاَشْمَلَهٗ وَاَنْمَاهُ،

وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْبَرُّ الْكَرِيْمُ، اَلرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَحَبِيْبُهٗ وَخَلِيْلُهٗ، اَلْهَادِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ، وَالدَّاعِيْ اِلٰى دِيْنٍ قَوِيْمٍ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ، وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ، وَاٰلِ كُلٍّ، وَسَائِرِ الصَّالِحِيْنَ.

اَمَّا بَعْدُ، فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ) (الذاریات: 57-56)

وَهٰذَا تَصْرِيْحٌ بِاَنَّهُمْ خُلِقُوْا لِلْعِبَادَةِ، فَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاِعْتِنَاءُ بِمَا خُلِقُوْا لَهٗ وَالْاِعْرَاضُ عَنْ حُظُوْظِ الدُّنْيَا بِالزَّهَادَةِ، فَاِنَّهَا دَارُ نَفَادٍ لَّا مَحَلُّ اِخْلَادٍ، وَّمَرْكَبُ عُبُوْرٍ لَّا مَنْزِلُ حُبُوْرٍ، وَّمَشْرَعُ انْفِصَامٍ لَّا مَوْطِنُ دَوَامٍ، فَلِهٰذَا كَانَ الْاَيْقَاظُ مِنْ اَهْلِهَا هُمُ الْعُبَّادُ، وَاَعْقَلُ النَّاسِ فِيْهَا هُمُ الزُّهَّادُ.

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰى اِذَا اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَا اَنَّهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَيْهَا اَتَاهَا اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ) (یونس: 24). وَالْاٰيَاتُ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى كَثِيْرَةٌ. وَلَقَدْ اَحْسَنَ الْقَائِلُ:

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فُطَنَا — طَلَّقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتَنَا
نَظَرُوْا فِيْهَا فَلَمَّا عَلِمُوْا — اَنَّهَا لَيْسَتْ لِحَيٍّ وَطَنَا
جَعَلُوْهَا لُجَّةً وَّاتَّخَذُوْا — صَالِحَ الْاَعْمَالِ فِيْهَا سُفُنَا

فَاِذَا كَانَ حَالُهَا مَا وَصَفْتُهٗ، وَحَالُنَا وَمَا خُلِقْنَا لَهٗ مَا قَدَّمْتُهٗ؛ فَحَقٌّ عَلَى الْمُكَلَّفِ اَنْ يَّذْهَبَ بِنَفْسِهٖ

مَذْهَبَ الْاَخْيَارِ ، وَيَسْلُكَ مَسْلَكَ اُوْلِى النُّهٰى وَالْاَبْصَارِ ، وَيَتَاَهَّبَ لِمَا اَشَرْتُ اِلَيْهِ ، وَيَهْتَمَّ لِمَا نَبَّهْتُ عَلَيْهِ .وَاَصْوَبُ طَرِيْقٍ لَّهُ فِيْ ذٰلِكَ ، وَاَرْشَدُ مَا يَسْلُكُهُ مِنَ الْمَسَالِكِ ، اَلتَّاَدُّبُ بِمَا صَحَّ عَنْ نَّبِيِّنَا سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ، وَاَكْرَمِ السَّابِقِيْنَ وَاللَّاحِقِيْنَ ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ .

وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :(وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى) (المائدة: 2)

وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -اَنَّهُ قَالَ]: (وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ، وَاَنَّهُ قَالَ : مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ

(وَاَنَّهُ قَالَ]: (مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئاً

(وَاَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) : (فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلاً وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ فَرَاَيْتُ اَنْ اَجْمَعَ مُخْتَصَرًا مِّنَ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ ، مُشْتَمِلاً عَلٰى مَا يَكُوْنُ طَرِيْقًا لِصَاحِبِهِ اِلَى الْاٰخِرَةِ ، وَمُحَصِّلاً لِاٰدَابِهِ الْبَاطِنَةِ وَالظَّاهِرَةِ .جَامِعًا لِلتَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ وَسَائِرِ اَنْوَاعِ اٰدَابِ السَّالِكِيْنَ : مِنْ اَحَادِيْثِ الزُّهْدِ وَرِيَاضَاتِ النُّفُوْسِ ، وَتَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ ، وَطَهَارَاتِ الْقُلُوْبِ وَعِلَاجِهَا ، وَصِيَانَةِ الْجَوَارِحِ وَاِزَالَةِ اِعْوِجَاجِهَا ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ مَقَاصِدِ الْعَارِفِيْنَ .

وَاَلْتَزِمُ فِيْهِ اَنْ لَّا اَذْكُرَ اِلَّا حَدِيْثًا صَحِيْحًا مِّنَ الْوَاضِحَاتِ ، مُضَافًا اِلَى الْكُتُبِ الصَّحِيْحَةِ الْمَشْهُوْرَاتِ .وَاُصَدِّرَ الْاَبْوَابَ مِنَ الْقُرْاٰنِ الْعَزِيْزِ بِاٰيَاتٍ كَرِيْمَاتٍ ، وَاُوَشِّحَ مَا يَحْتَاجُ اِلٰى ضَبْطٍ اَوْ شَرْحِ مَعْنًى خَفِيٍّ بِنَفَائِسَ مِنَ التَّنْبِيْهَاتِ .وَاِذَا قُلْتُ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثٍ :مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فَمَعْنَاهُ : رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى.

وَاَرْجُوْ اِنْ تَمَّ هٰذَا الْكِتَابُ اَنْ يَّكُوْنَ سَائِقًا لِّلْمُعْتَنِيْ بِهٖ اِلَى الْخَيْرَاتِ حَاجِزًا لَّهُ عَنْ اَنْوَاعِ الْقَبَائِحِ وَالْمُهْلِكَاتِ .وَاَنَا سَائِلٌ اَخًا انْتَفَعَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ اَنْ يَّدْعُوَ لِيْ، وَلِوَالِدَيَّ ، وَمَشَايِخِيْ، وَسَائِرِ اَحْبَابِنَا ، وَالْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ .وَعَلَى اللّٰهِ الْكَرِيْمِ اعْتِمَادِيْ ، وَاِلَيْهِ تَفْوِيْضِيْ وَاسْتِنَادِيْ ، وَحَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ .

مقدمہ

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو ایک' زبردست' غالب' بہت زیادہ مغفرت کرنے والا اور رات کو دن کے بعد لانے والا ہے' تاکہ عقل مند اور سمجھدار لوگوں کے لئے نصیحت ہو اور فہم رکھنے والوں اور عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے بصیرت کا باعث ہو۔

وہ اللہ تعالیٰ' جس نے اپنی مخلوق میں سے اپنے منتخب لوگوں کے مَن کو بیدار کیا اور انہیں گھر (جہاں میں) بے نیاز کیا اور انہیں اپنی نگرانی اور مستقل غور و فکر میں مصروف کر کے ہمیشہ وعظ و نصیحت کے حصول میں مصروف کیا۔ انہیں اپنی فرمانبرداری اختیار کرنے اور آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق دی اور اس چیز سے بچنے کی توفیق دی جو اسے ناراض کرے اور جہنم کو واجب کردے اور احوال و اطوار کے اختلاف کے ہمراہ ان کی محافظت (کی توفیق دی)

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں اس کی بلیغ حمد بیان کرتا ہوں جو زیادہ پاکیزہ اپنے (مفہوم میں) زیادہ شامل اور زیادہ نفع بخش ہو۔

میں یہ گواہی دیتا ہوں' اس اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے جو مہربان کرم کرنے والا' رؤف و رحیم ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے' رسول' حبیب و خلیل ہیں اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں اور مضبوط دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کا سلام' ان پر نازل ہو اور تمام انبیاء پر نازل ہو اور (ان کی) ساری آل اور تمام نیک لوگوں پر نازل ہو۔

امابعد! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

(وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ)

(الذاريات: 57 - 56)

''میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے میں ان سے کچھ رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں''۔

یہ اس بات کی صراحت ہے' انہیں عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسی لئے ان پر لازم ہے' وہ ان چیزوں کا خیال رکھیں جن کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے اور بے رغبتی کے ذریعے دنیاوی آسائشوں سے لاتعلق رہیں کیونکہ یہ دنیا فنا کا مقام ہے۔

ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے یہ گزرنے کی سواری ہے خوشی کی منزل نہیں ہے۔ چھوٹنے والا راستہ ہے ہمیشہ رہنے والا گھر نہیں ہے۔اسی لئے اہل دنیا میں بیدار رہنے والے لوگ عبادت گزار ہیں اور سمجھ دار لوگ بے رغبتی اختیار کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

(اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰى اِذَا اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَا اَنَّهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَيْهَا اَتَاهَا اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ) (یونس: 24).

''بے شک دنیاوی زندگی کی مثال اس پانی کی مانند ہے جسے ہم آسمان سے نازل کرتے ہیں اور اس کے ساتھ زمین کے نباتات مل جاتے ہیں ان نباتات کو انسان اور جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ زمین اپنا زیور پہن لیتی ہے اور آراستہ ہو جاتی ہے اور اہل زمین یہ گمان کرتے ہیں کہ اب وہ پیداوار ان کے تصرف میں ہے' تو رات کے وقت' یا دن کے وقت ہمارا حکم (عذاب) اس تک آجاتا ہے اور ہم اسے کٹے ہوئے کھیت کی مانند کر دیتے ہیں گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔اسی طرح ہم آیات کو واضح کر کے بیان کرتے ہیں' ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں''۔

اس مضمون سے متعلق آیات بہت سی ہیں۔

کسی نے خوب کہا ہے:

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فُطَنَا

طَلَّقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتَنَا

نَظَرُوْا فِيْهَا فَلَمَّا عَلِمُوْا

اَنَّهَا لَيْسَتْ لِحَيٍّ وَطَنَا

جَعَلُوْهَا لُجَّةً وَّاتَّخَذُوْا

صَالِحَ الْاَعْمَالِ فِيْهَا سُفُنَا

''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ سمجھدار بندے ایسے بھی ہیں جنہوں نے دنیا کو طلاق دے دی اور فتنے سے ڈر گئے انہوں نے اس میں غور کیا اور جب انہیں علم ہوا کہ یہ دنیا زندہ شخص کا وطن نہیں ہے تو انہوں نے اسے ایک گہرا سمندر قرار دے کر نیک اعمال کو اس میں کشتیوں کے طور پر اختیار کر لیا''۔

جب دنیا کی حالت یہ ہو جو میں نے بیان کی ہے اور ہماری حالت اور ہمارا مقصد تخلیق وہ ہو جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں تو ہر مکلّف شخص پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے آپ کو نیک لوگوں کے راستے پر چلائے اور تجربہ کار اور عقل مند لوگوں کی راہ پر

گامزن ہو اور جس چیز کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے اس کی تیاری کرے اور میں نے جس کے بارے میں خبردار کیا ہے۔ اس کا خاص خیال رکھے۔ایسے شخص کے لئے سب سے ٹھیک راستہ اور سب سے بہترین رہنمائی ان احادیث پر عمل کرنا ہے۔ جو ہمارے نبی ﷺ سے مستند طور پر منقول ہیں (وہ نبی) جو سب پہلے والوں اور بعد والوں کے سردار ہیں۔ پہلے گزر جانے والوں اور بعد میں آنے والوں سے معزز ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کا سلام' ان پر اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو''۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان مستند طور پر ثابت ہے۔

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بھلائی کی طرف رہنمائی کرے اسے (بھلائی) کرنے والے کے اجر کی مانند اجر ملتا ہے''۔

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے اسے ان سب لوگوں کے اجر کی مانند اجر ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے کسی ایک بھی شخص کو ہدایت نصیب کر دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹ (ملنے سے) بہتر ہوگا۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس لئے میں نے یہ سوچا کہ مجھے مستند احادیث کا ایک مختصر مجموعہ مرتب کرنا چاہیے جو ان روایات پر مشتمل ہو جو پڑھنے والے کے لئے آخرت کے راستے (کی رہنمائی کریں) اور وہ شخص باطنی اور ظاہری آداب سیکھ سکے اس میں ترغیب دینے والی اور ڈرانے والی روایات موجود ہوں جو سالکین کے آداب کی تمام اقسام پر مشتمل ہوں جن میں زہد' نفس کی ریاضات' اخلاق کی تہذیب' دلوں کی پاکیزگی اور ان کا علاج اور اعضاء کی حفاظت اور ان کے ٹیڑھے پن کا ازالہ اور ان کے علاوہ عارفین کے دیگر مقاصد سے متعلق احادیث پر مشتمل ہو۔

میں نے یہ التزام کیا ہے' اس میں صرف مستند اور واضح احادیث نقل کروں گا جو مستند اور مشہور کتب کے حوالے سے ہوں گی اور میں ہر باب کے آغاز میں قرآن مجید کی آیات پیش کروں گا اور ضبط (الفاظ) اور مخفی معنی کی وضاحت کی نفیس تنبیہات کے ذریعے (اس کتاب کو) آراستہ کروں گا۔

جب میں کسی حدیث کے آخر میں ''متفق علیہ'' تحریر کروں گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

مجھے امید ہے اگر یہ کتاب مکمل ہوگئی تو یہ ''اعتناء'' (وجہ) کرنے والے کو بھلائی کی طرف لے جائے گی اور مختلف اقسام کی خرابیوں اور ہلاکتوں کے لئے رکاوٹ ہوگی۔ میں اس بھائی سے درخواست گزار ہوں کہ اگر اسے اس کتاب سے کچھ فائدہ ہو تو وہ میرے، میرے والدین، میرے مشائخ، ہمارے تمام احباب بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے دعائے خیر کرے اور اللہ کریم کی ذات پر ہی میرا بھروسہ ہے اور میرے (معاملات) اسی کے سپرد ہیں اور اسی کے سہارے ہیں میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے غالب اور حکمت والے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔



كِتَابُ الْاِخْلَاصِ

اخلاص کا بیان

بَابُ الْاِخْلَاصِ وَاِحْضَارِ النِّيَّةِ فِىْ جَمِيْعِ الْاَعْمَالِ وَالْاَقْوَالِ وَالْاَحْوَالِ الْبَارِزَةِ وَالْخَفِيَّةِ

باب 1: تمام ظاہری اور خفیہ اعمال، اقوال اور احوال میں اخلاص اور نیت شامل رکھنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴾ (البينة : 5)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''انہیں صرف اسی بات کا حکم دیا گیا ہے، وہ (باطل کو چھوڑ کر) ایک طرف رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بارے میں خالص عقیدہ رکھتے ہوئے اسی کی عبادت کریں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں یہی سیدھا دین ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ﴾ (الحج : 37)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تک ان (جانوروں کی قربانی) کا گوشت یا ان کا خون نہیں پہنچتا بلکہ اس کی بارگاہ میں تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِىْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ﴾ (آل عمران : 29).

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم فرما دو! تم لوگ اپنے سینے میں چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے''۔

(1) وَعَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِىْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ رِيَاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَىِّ بنِ غالِبٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى،

1- اخرجه احمد (1/168) والبخارى (1) و (53) و (2529) و (3898) و (5070) و (6689) و (6953) و مسلم (1907) و ابو داؤد (2021) والترمذى (1647) والطيالسى (37) والبزار (257) و ابن حبان (388) و ابن خزيمه (142) والطحاوى (96/3) والدارقطنى (50/1) والبيهقى (341/7) والحميدى (28) والقضاعى (1172) وغيرهم من آئمة الحديث الشريف.

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَى صِحَّتِهِ

رَوَاهُ إِمَامَا الْمُحَدِّثِيْنَ، أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ بَرْدِزْبَهْ الْجُعْفِيُّ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُشَيْرِيُّ النَّيْسَابُوْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا اللَّذَيْنِ هُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' ''اعمال (کی صحت/ اجروثواب) کا دارومدار نیت پر ہے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (کی رضا کے حصول) کے لیے ہجرت کرے گا۔ تو (اجروثواب کے اعتبار سے) اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے (ہی شمار) ہوگی اور جس شخص نے (کسی) دنیاوی مقصد کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوئی جس طرف اس نے ہجرت کی تھی۔ (یعنی جو اس نے نیت کی تھی اس کے مطابق اس کو بدلہ ملے گا۔)''

اس کی صحت پر اتفاق ہے۔ اس حدیث کو محدثین کے دو اماموں (امام) ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ الجعفی البخاری (اور امام) ابوالحسن مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری نیشاپوری نے اپنی' اپنی ''صحیح'' میں روایت کیا ہے' جو (علم حدیث کے موضوع پر) تصنیف ہونے والی سب سے زیادہ ''صحیح'' (یعنی مستند) کتب ہیں۔

(2) وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ". قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟! قَالَ: "يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

✧✧ ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے آئے گا جب وہ چٹیل میدان میں پہنچیں گے تو ان کے آگے والے اور پیچھے والے (درمیان والے) یعنی سب لوگوں کو دھنسا دیا جائے گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ان سب لوگوں کو کیسے دھنسایا جائے گا جب کہ اس لشکر میں ان کے بازار ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جن کا ان سے تعلق نہیں ہے۔ (یعنی وہ لوگ حملہ کرنے کے لئے نہیں آئے ہوں گے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان سب لوگوں کو دھنسا دیا جائے گا پھر ان کو ان کی نیتوں کے مطابق (قیامت کے دن) زندہ کیا جائے گا۔ (متفق علیہ) یہ بخاری کے لفظ ہیں۔

(3) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا هِجْرَةَ بَعْدَ

2-اخرجه احمد (9/34792) والبخاری (2118) و مسلم (2884) و ابن حبان (7655) و ابو نعیم فی الحلیلة (11/5).

الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَاهُ: لَا هِجْرَةَ مِنْ مَكَّةَ لِأَنَّهَا صَارَتْ دَارَ الْإِسْلَامِ.

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے فتح (مکہ) کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت ہے جب تمہیں (جہاد کے لئے) نکلنے کے لئے کہا جائے تو روانہ ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب ہے' مکہ سے ہجرت کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی کیونکہ وہ دارالاسلام بن چکا ہے۔

(4) وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ، فَقَالَ: "إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا، إِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ".

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "إِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْأَجْرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "إِنَّ أَقْوَامًا خَلْفَنَا بِالْمَدِيْنَةِ مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا، إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا؛ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ".

✧✧ حضرت ابی عبداللہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں' تم لوگوں نے جو بھی سفر کیا اور جس بھی وادی سے گزرے وہ لوگ تمہارے ساتھ تھے یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بیماری کی وجہ سے نہیں آ سکے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ لوگ اجر میں تمہارے شریک ہیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ میں روایت کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ہم غزوۂ تبوک سے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ واپس آ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے پیچھے مدینہ میں کچھ لوگ ہیں۔ ہم جس بھی گھاٹی اور وادی سے گزرے' یہ ہمارے ساتھ تھے (کیونکہ) یہ معذور ہونے کی وجہ سے نہیں آ سکے۔

(5) وَعَنْ أَبِيْ يَزِيْدَ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَخْنَسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَهُوَ وَأَبُوْهُ وَجَدُّهُ صَحَابِيُّوْنَ، قَالَ:

3-اخرجه احمد (1/1991) والبخاری (1834) و مسلم (1864) و ابو داؤد (2480) والدارمی (2512) والنسائی (4181) والطحاوی (252/3) والقضاعی (844) و ابن حبان (4592) و ابن ماجه (2773) واعبدالرزاق (9711) وابن الجارود (1030) والطبرانی (10844) وغیرهم من ائمة الحدیث الشریف.

4-فی هذا الحدیث فضیلتة النیة فی الخیر' وان من نوی الغزو وغیره من الطاعات فعرض له عذرمنعه' حصل له ثواب نیة' وانه اکثر من التاسف علی فوات ذالك وتمنی کونه مع الغزاة ونحوهم کثر ثوابه' والله تعالیٰ اعلم. قاله النووی رحمه الله تعالیٰ.

5-اخرجه البخاری (1422) والدارمی (1368) واحمد (5:15860)

كَانَ اَبِیْ يَزِيْدُ اَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ، فَجِئْتُ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُهُ بِهَا . فَقَالَ: وَاللّٰهِ، مَا اِيَّاكَ اَرَدْتُّ، فَخَاصَمْتُهُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ، وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧✧ حضرت معن بن یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہ' ان کے والد اور ان کے دادا تمام صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں: میرے والد یزید نے کچھ دینار نکالے تاکہ انہیں صدقہ کریں وہ انہوں نے مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھوا دیئے میں آیا اور میں نے وہ دینار (اس شخص سے) وصول کر لئے میں ان دیناروں کو لے کر والد صاحب کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے تمہارا ارادہ نہیں کیا تھا، میں یہ مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے یزید! تم نے جو نیت کی تھی اس کا تمہیں اجر ملے گا، اے مَعْنُ! تم نے جو وصول کر لیا وہ تمہارا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(6) وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَّالِكِ بْنِ اُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَیِّ الْقُرَشِیِّ الزُّهْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَحَدِ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُوْدِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: جَاءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِیْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَّجَعٍ اشْتَدَّ بِیْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ قَدْ بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰی، وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّیْ، اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ؟ قَالَ: "لَا"، قُلْتُ: فَالشَّطْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: "لَا"، قُلْتُ: فَالثُّلُثُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیْ فِیِّ امْرَاَتِكَ"، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِیْ؟ قَالَ: "اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِیْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَّ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً، وَّلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ . اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ، لٰكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ" يَرْثِیْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص مالک بن اھیب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی الزہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ ان دس افراد میں سے ایک ہیں جن کے لئے جنت کی گواہی دی گئی ہے، اللہ تعالیٰ ان تمام افراد سے راضی ہو، وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر میری عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے جب

6-اخرجه مالك (1495) و احمد (1/1524) والبخاری (56) وغيره و مسلم (1628) و ابو داؤد (2864) والترمذی (2116) والنسائی (4185) و ابن ماجه (2708) والبخاری فی الادب المفرد (752) وابو يعلی (834) وابن حبان (4249) و (6026) و ابن الجارود (947) وعبدالرزاق (16357) والطيالسی (195) و (197) والبيهقی (269/268/6) والدارمی (3196) والبغوی فی الشكوة (1459) وغيرهم من ائمة الحديث الشريف .

میں شدید بیمار تھا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری بیماری جس حال تک پہنچ چکی ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، میں ایک مالدار شخص ہوں، میری وارث میری صرف ایک بیٹی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کی: پھر نصف کر دوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کی: پھر ایک تہائی کر دوں آپ نے فرمایا ایک تہائی کر دو! ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) بڑا ہے۔

اگر تم اپنے وارثوں کو خوش حال چھوڑ کے جاؤ تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے' تم انہیں بدحال چھوڑ کے جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو ڈالو گے (اس کا بھی اجر ملے گا) حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم پیچھے نہیں رہو گے، تم اللہ کی رضا کے حصول کے لئے جو بھی عمل کرو گے اس کے نتیجے میں تمہارے درجے اور قدر و منزلت میں اضافہ ہو گا، ہو سکتا ہے' تمہیں طویل زندگی ملے تو تمہارے ذریعے بہت سے لوگ فائدہ حاصل کریں اور دوسرے نقصان حاصل کریں (پھر آپ نے دعا کی) اے اللہ! میرے ساتھیوں کی ہجرت کو برقرار رکھ انہیں ایڑھیوں کے بل واپس نہ لوٹا! لیکن سعد بن خولہ پر افسوس ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ان پر افسوس کا اظہار اس لئے کیا کہ ان کا انتقال مکہ میں ہو گیا تھا۔ (متفق علیہ)

(7) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِكُمْ، وَلَا اِلٰی صُوَرِكُمْ، وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ عبدالرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی طرف اور تمہاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے"۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(8) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، اَیُّ ذٰلِكَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو بہادری کے ذریعے لڑتا ہے یا حمیت کے لئے لڑتا ہے یا جو دکھاوے کے لئے لڑتا ہے' ان میں سے کون اللہ

7-اخرجه احمد (3/7832) وفی الزهد (ص/59) و مسلم (33/2564) و ابن مباجه (3134) و ابن حبان (394) و ابو نعيم يف حلية الاولياء (98/4) و (124/7)

8-اخرجه البخاری (123) وغيره و مسلم (150/1904) و ابو داؤد (2517) والترمذی (1646) و ابن ماجه (2783) والنسائی (3136) و ابن حبان (4636) وغيرهم من ائمة الحديث الشريف وسياتی تخريجه برقم (1355) باتم من هذا

کی راہ میں شمار ہوگا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس لئے جنگ کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کا دین سربلند رہے' وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔ (متفق علیہ)

(9) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَان بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ" قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: "اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث ثقفی ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آجائیں تو قتل کرنے والا اور قتل ہونے والا جہنم میں جائیں گے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! قاتل تو ٹھیک ہے لیکن مقتول کا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ (متفق علیہ)

(10) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِیْ سُوْقِهٖ وَبَيْتِهٖ بِضْعاً وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً، وَّذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ، لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلَاةُ : لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ، وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِی الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِیَ تَحْبِسُهٗ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِیْ صَلّٰى فِيْهِ، يَقُوْلُوْنَ : اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ" ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَّقَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "يَنْهَزُهٗ" هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَالْهَاءِ وَبِالزَّایِ : اَیْ يُخْرِجُهٗ وَيُنْهِضُهٗ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے بازار یا گھر میں نماز پڑھنے سے بیس اور کچھ گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور جب کوئی شخص وضو کرے' اچھی طرح وضو کر کے وہ مسجد میں آئے اس کا مقصد صرف نماز ہو نماز کے علاوہ اور کوئی مقصد نہ ہو تو وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اس کے عوض میں اس کے درجے کو بلند کیا جائے گا اور اس کے گناہ کو معاف کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے پھر جب وہ مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوگا جب تک نماز اسے روکے رکھے گی اور فرشتے آدمی کے لیے اس وقت تک دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک آدمی اس جگہ میں موجود رہتا ہے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی اور وہ یہ دعا کرتے

9-اخرجه احمد (7/20361) والبخاری (31) وغیرہ و مسلم (2888) و ابو داؤد (3269) والنسائی (4129) و ابن ماجه (3965) والطیالسی (884) و ابن حبان (5945) والبغوی (2549)

10-اخرجه البخاری (477) و مسلم (272/649) (متفق علیه وھذا لفظ مسلم) اس کو مالک' احمد' ابوداؤد' ترمذی' نسائی نے بعض حصے نقل کئے اسی طرح ابن ماجہ اسماعیلی' ابوعوانہ' ابن الجارود نے مختصراً ذکر کیا۔ اسی طرح برقانی' ابونعیم' بیہقی وغیرہم (شرح عمدۃ الاحکام)

ہیں، اے اللہ! اس پر رحم کر! اے اللہ! اس کی بخشش کر دے! اے اللہ! اس کی توبہ قبول کر لے! جب تک وہ شخص اس میں اذیت نہیں دیتا (راوی کہتے ہیں) یعنی وہ وضو نہیں توڑتا۔ (متفق علیہ)

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ مسلم کے الفاظ ہیں، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا کہ "يَنْهَزُهٗ" اس میں "ی" پر زبر پڑھی جائے گی اور "ھ" اور "ز" پر بھی زبر پڑھی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے' وہ اسے نکالتا ہے۔

(11) وَعَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْمَا يَرْوِیْ عَنْ رَّبِّهٖ، تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَّاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ، وَّاِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَّاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوالعباس عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو آپ نے اپنے پروردگار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں طے کر دی ہیں پھر ان کو واضح بھی کر دیا ہے تو جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اسے ایک مکمل نیکی نوٹ کر لیتا ہے اور اگر کوئی شخص اس کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک لکھتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بے حد و شمار کرتا ہے اور اگر کوئی شخص برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں ایک مکمل نیکی کے طور پر شمار کر لیتا ہے اور اگر کوئی شخص اس کا ارادہ کرے اور اس پر عمل بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک برائی کے طور پر نوٹ کر لیتا ہے۔ (متفق علیہ)

(12) وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : "اِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اٰوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ، فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ، فَقَالُوْا : اِنَّهٗ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ ۔ قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ : اَللّٰهُمَّ كَانَ لِیْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ، وكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا، فَنَاٰی بِیْ طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا فلم اَرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا، فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُّهُمَا نَائِمَيْنِ، فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا، فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَیْ اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرِقَ الْفَجْرُ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ، فَاسْتَيْقَظَا

11-اخرجه البخاری (6491) و مسلم (131)

12-اخرجه احمد (2/5980) و البخاری (2215) نسائی۔ ابن حبان عن ابی هریرة مختصراً اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ انما فعلت رجاء رحمتك وخشية عذابك اور یہ الفاظ بھی ہیں ایک کی دعا سے فزال ثلث الحجر فی الثالث فزال الحجر فخر خواه یتماشون ہے۔

فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا . اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهُ . قَالَ الْاٰخَرُ : اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ، كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ - وَفِيْ رِوَايَةٍ : كُنْتُ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ - فَاَرَدْتُّهَا عَلٰى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَتْنِيْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِئَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ، حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا - وَفِيْ رِوَايَةٍ : فَلَمَّا قَعَدْتُّ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، قَالَتْ : اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ ، فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُهَا . اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ، غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا . وَقَالَ الثَّالِثُ : اَللّٰهُمَّ اسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ وَاَعْطَيْتُهُمْ اَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِيْ لَهُ وَذَهَبَ، فَثَمَّرْتُ اَجْرَهُ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ، فَجَاءَنِيْ بَعْدَ حِيْنٍ، فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ، اَدِّ اِلَيَّ اَجْرِيْ، فَقُلْتُ : كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ اَجْرِكَ : مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيْقِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، لَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ ! فَقُلْتُ : لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَاَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا . اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوعبدالرحمٰن عبداللہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پہلے زمانے میں تین لوگ آپس میں باتیں کرتے ہوئے جا رہے تھے رات بسر کرنے کے لئے وہ ایک غار میں چلے گئے۔ وہاں سے ایک پتھر گرا اور اس نے غار کے منہ کو بند کر دیا انہوں نے کہا کہ تم اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو ایک شخص اٹھا اور اس نے کہا: اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے اور عمر رسیدہ ہیں۔ میں ان سے پہلے اپنے گھر والوں کو اور اپنے غلاموں کو کچھ کھانے پینے کے لئے نہیں دیتا تھا ایک مرتبہ درخت ڈھونڈتے ہوئے مجھے دیر ہو گئی میں شام کے وقت واپس آیا وہ دونوں سو چکے تھے میں نے ان دونوں کے لئے دودھ دوہ لیا تو ان کو سوئے ہوئے پایا مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان دونوں کو نیند سے بیدار کروں اور یہ بھی اچھا نہیں لگا کہ ان سے پہلے میں اپنے گھر والوں یا پھر غلاموں کو کھانا کھلا دوں میں اسی طرح سے ٹھہرا رہا۔ پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی میرے بچے میرے قدموں میں روتے بلکتے رہے جب وہ دونوں بیدار ہوئے اور دودھ کو پی لیا (پھر میں نے اپنے گھر والوں کو دیا) اے اللہ! اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہم اس پتھر کی وجہ سے جس مشکل میں ہیں۔ ہمیں اس مشکل سے رہائی نصیب فرما (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پتھر وہاں سے ہٹ گیا لیکن وہ لوگ وہاں سے نکل نہیں سکتے تھے۔ دوسرے نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچا زاد تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں اس سے اتنی محبت کرتا تھا جتنی شدید محبت مرد عورتوں سے کرتے ہیں۔ میں نے اس کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ اس نے مجھے ایک سال تک اس پریشانی میں رکھا پھر وہ میرے پاس آئی میں نے اس

120 دینار دیئے کہ وہ مجھے اپنی ذات پر قابو دے اس نے ایسا کر لیا جب میں نے اس پر قدرت حاصل کر لی' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب میں اس کی دو ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا' اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناحق طور پر مہر کو نہ توڑ تو میں اس کے پاس سے اُٹھ گیا حالانکہ میرے نزدیک وہ سب سے زیادہ محبوب شخصیت تھی۔ میں نے جو سونا اسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا اے اللہ! اگر میں نے ایسا تیری رضا کے حصول کے لیے تھا تو ہم جس مشکل میں ہیں اس سے ہمیں نجات عطا فرما (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) وہ چٹان کچھ اور کھسک گئی تاہم یہ لوگ اب بھی وہاں سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے کچھ مزدوروں کو کام پر رکھا میں نے ان سب کو ان کا معاوضہ دے دیا لیکن ایک کو نہیں دیا اس شخص نے معاوضے کو ترک کر دیا اور چلا گیا میں نے اس کے معاوضے کو استعمال کرنا شروع کیا یہاں تک کہ اس سے اموال زیادہ ہو گئے ایک طویل عرصے کے بعد وہ میرے پاس آیا اور بولا۔ اے اللہ کے بندے! میرا معاوضہ مجھے دو میں نے اس سے کہا یہ جو تم دیکھ رہے ہو یہ سب تمہارا معاوضہ ہے یہ اونٹ یہ گائے اور بکریاں اور غلام' اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! تم میرے ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ اس نے ان سب چیزوں کو لیا اور اپنے ساتھ لے گیا اس نے ان میں سے کسی بھی ایک چیز کو نہیں چھوڑا اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے حصول کے لئے کیا تھا تو ہم جس مشکل میں ہیں ہم سب کو اس سے نجات عطا فرما تو وہ چٹان وہاں سے ہٹ گئی اور وہ لوگ وہاں سے باہر آ گئے۔ (متفق علیہ)

بَابُ التَّوْبَةِ

باب2: توبہ کا بیان

قَالَ الْعُلَمَاءُ : اَلتَّوْبَةُ وَاجِبَةٌ مِّنْ كُلِّ ذَنْبٍ، فَاِنْ كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَتَعَلَّقُ بِحَقِّ اٰدَمِيٍّ فَلَهَا ثَلَاثَةُ شُرُوْطٍ :

اَحَدُهَا : اَنْ يُّقْلِعَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ .

وَالثَّانِيْ : اَنْ يَّنْدَمَ عَلٰى فِعْلِهَا .

وَالثَّالِثُ : اَنْ يَّعْزِمَ اَنْ لَّا يَعُوْدَ اِلَيْهَا اَبَدًا . فَاِنْ فُقِدَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ لَمْ تَصِحَّ تَوْبَتُهُ .

وَاِنْ كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ تَتَعَلَّقُ بِاٰدَمِيٍّ فَشُرُوْطُهَا اَرْبَعَةٌ : هٰذِهِ الثَّلَاثَةُ، وَاَنْ يَّبْرَاَ مِنْ حَقِّ صَاحِبِهَا، فَاِنْ كَانَتْ مَالًا اَوْ نَحْوَهُ رَدَّهُ اِلَيْهِ، وَاِنْ كَانَتْ حَدَّ قَذْفٍ وَنَحْوَهُ مَكَّنَهُ مِنْهُ اَوْ طَلَبَ عَفْوَهُ، وَاِنْ كَانَتْ غِيْبَةً اُسْتَحَلَّهُ مِنْهَا . وَيَجِبُ اَنْ يَّتُوْبَ مِنْ جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ، فَاِنْ تَابَ مِنْ بَعْضِهَا صَحَّتْ تَوْبَتُهُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَقِّ مِنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ وَبَقِيَ عَلَيْهِ الْبَاقِيْ . وَقَدْ تَظَاهَرَتْ دَلَائِلُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ عَلٰى وُجُوْبِ التَّوْبَةِ .

✧✧ علماء فرماتے ہیں ہر گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے۔ اگر گناہ کا تعلق بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہو اور کسی انسان کا حق اس سے متعلق نہ ہو تو اس کے لئے تین شرائط ہیں۔

پہلی شرط یہ ہے وہ اس گناہ سے لاتعلق ہو جائے۔

دوسری یہ ہے وہ اس کے ارتکاب پر نادم ہو۔

تیسری یہ ہے وہ اس بات کا پختہ ارادہ کرے کہ دوبارہ کبھی اس گناہ کا ارتکاب نہیں کرے گا۔

اگر ان تین میں سے کوئی ایک بھی شرط موجود نہ ہوئی تو توبہ درست نہیں ہوگی۔ اگر گناہ کا تعلق کسی آدمی کے ساتھ ہو تو اس کی شرائط چار ہوں گی۔ ان (مذکورہ بالا) تین شرائط (کے ہمراہ چوتھی شرط یہ ہے) کہ آدمی اس حقدار کے حق سے بری الذمہ ہو یعنی اگر مال وغیرہ تھا تو اسے وہ واپس کرے اور اگر حد قذف وغیرہ کا معاملہ ہو تو اپنے آپ کو اس کے حوالے کرے یا اس سے معافی مانگے اور اگر غیبت ہو تو اسے بھی معاف کروائے۔

تمام گناہوں سے توبہ کرنا واجب ہے۔

اگر کوئی شخص بعض گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اہل حق کے نزدیک ان مخصوص گناہوں سے اس کی توبہ درست ہوگی اور باقی (گناہوں سے توبہ کرنا) اس کے ذمے باقی رہ جائے گا۔ توبہ کے فرضیت کتاب سنت اور اجماع امت کے مختلف دلائل سے ثابت ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ (النور : 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اے ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ تم کامیابی حاصل کر لو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ ﴾ (هود : 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوْحًا ﴾ (التحريم : 8).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خالص توبہ کرو''۔

(13) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: ''وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِى الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً'' رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے روزانہ ستر مرتبہ دعائے مغفرت کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

(14) وَعَنِ الْاَغَرِّ بْنِ يَسَارِ الْمُزَنِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

13- اخرجه احمد (3/7798) والبخارى (6307) والترمذى (3259) والنسائى فى الكبرى (6/11495) وفى عمل اليوم والليلة (434) وغيره و ابن ماجه (3815) وابن حبان (1925) وابن ابى شيبة (297/10)

14- مسلم ج 2- میں ذکر کیا اور کتاب السلاح میں فرمایا کتب ستہ میں حضرت اغر کی صرف یہی روایت ہے۔ ابن ماجه 3815

''يَا اَيُّهَا النَّاسُ، تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ، فَاِنِّىْ اَتُوْبُ فِى الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت اغر بن یسار المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو بے شک میں روزانہ سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(15) وَعَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِىِّ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَدْ اَضَلَّهٗ فِىْ اَرْضِ فَلَاةٍ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِىْ رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ: ''لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بِاَرْضِ فَلَاةٍ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا، فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِىْ ظِلِّهَا وَقَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ، فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِىْ وَاَنَا رَبُّكَ! اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ''.

✧✧ حضرت ابوحمزہ انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے خادم ہیں بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنے اونٹ کو پالے جبکہ وہ اسے ایک جنگل میں گم کر چکا ہو۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے جب وہ بندہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری پر کسی جنگل میں موجود ہو اور پھر وہ سواری اسے چھوڑ کر چلی جائے اس سواری پر اس کے کھانے اور پینے کا سامان ہو اور وہ شخص اس سواری سے مایوس ہو کر درخت کے پاس آئے اور اس کے سائے میں لیٹ جائے جبکہ وہ اس سواری سے مایوس ہو چکا ہو، ابھی وہ اسی حالت میں ہو کہ وہ سواری اس کے پاس کھڑی ہوئی ہو تو وہ اس کی لگام تھام کر یہ کہے خوشی کی شدت کی وجہ سے یہ کہے اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں، یعنی خوشی کی شدت کی وجہ سے غلط بول دے۔

(16) وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِىْءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِىْءُ اللَّيْلِ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے دست رحمت کو رات کے وقت بڑھاتا ہے تاکہ دن کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کرے اور اپنے دست رحمت کو دن کے وقت

15- اخرجه احمد (4/13226) والبخارى (6309) و مسلم (2747) و ابن حبان (617) تفرد به مسلم (6895) تحفة الاشراف (191)

16- تفرد به مسلم (2759) تحفة الاشراف (9145)

بڑھاتا ہے تاکہ رات کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کرلے۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔ (اس وقت تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا)

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(17) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سورج کے مغرب کی طرف نکلنے سے پہلے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(18) وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے جب تک اس پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوتا۔

(19) وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسْاَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ : مَا جَاءَ بِكَ يَا زِرُّ؟ فَقُلْتُ : اِبْتِغَاءِ الْعِلْمِ، فَقَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًى بِمَا يَطْلُبُ . فَقُلْتُ: اِنَّهُ قَدْ حَكَّ فِيْ صَدْرِيْ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ، وَكُنْتَ امْرَاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا - اَوْ مُسَافِرِيْنَ - اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ . فَقُلْتُ : هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ اِذْ نَادَاهُ اَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَّهُ جَهْوَرِيٍّ : يَا مُحَمَّدُ، فَاَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ صَوْتِهِ : "هَاؤُمُ" فَقُلْتُ لَهُ :

وَيْحَكَ ! اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا! فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَغْضُضُ . قَالَ الْاَعْرَابِيُّ : اَلْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

17- اخرجه احمد (3/7715-9141) و مسلم (2703) والصبری (14220) و ابن حبان (629)

18- اسناده حسن. اخرجه احمد (2/6168) والترمذی (3538) و ابن ماجه (4253) والحاکم فی التوبة (4/7659) وابن حبان (268) وابو نعیم فی الحلیة (5/190) وفی الباب عن عبادة بن الصامت. عند الطبری (8858) والقضاعی فی مسند الشهاب (1085)

"اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ"، فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِّنَ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ عَرْضِهٖ اَوْ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ عَرْضِهٖ اَرْبَعِيْنَ اَوْ سَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ اَحَدُ الرُّوَاةِ : قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مَفْتُوْحًا لِّلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

✧✧ حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تاکہ ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کروں' انہوں نے دریافت کیا اے زر! تم کس لئے آئے ہو' میں نے جواب دیا: علم کے حصول کے لئے' انہوں نے فرمایا: علم کے طلبگار کی طلب سے راضی ہو کر فرشتے اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں' میں نے ان سے کہا پاخانہ اور پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرا ذہن شک کا شکار ہے اور آپ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں اس لئے میں آپ سے یہ دریافت کرنے کے لئے آیا ہوں کہ کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! نبی اکرم ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے' جب ہم سفر میں ہوں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ لفظ ہے) مسافر ہوں تو ہم تین دن اور تین راتوں تک موزے نہ اتاریں البتہ جنابت (کی صورت میں انہیں اتارنا ہوگا) لیکن پاخانہ' پیشاب یا سونے کے نتیجے میں' وضو ٹوٹنے کی صورت میں وضو کرتے ہوئے پاؤں دھونے کے لئے انہیں اتارنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف مسح کافی ہے۔

زر کہتے ہیں میں نے دریافت کیا' کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو خواہش نفس کے بارے میں کچھ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے ہم آپ کے پاس موجود تھے ایک دیہاتی نے بلند آواز میں آپ کو پکارا اے محمد! نبی اکرم ﷺ نے اسے جواب دیتے ہوئے اتنی ہی آواز میں جواب دیا: میں یہاں ہوں (یعنی کیا بات ہے)

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے اس (دیہاتی) سے کہا تمہارا ستیاناس ہو تم اپنی آواز کو پست رکھو کیونکہ تم نبی اکرم ﷺ کے قریب موجود ہو اور تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے' وہ بولا اللہ کی قسم! میں آواز پست نہیں کروں گا' پھر اس دیہاتی نے دریافت کیا ایک شخص کسی قوم کے ساتھ محبت رکھتا ہے لیکن وہ ان سے ملا نہیں ہے (تو اس کا کیا معاملہ ہوگا؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا' قیامت کے دن آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں' پھر وہ ہمیں حدیث سناتے رہے جس میں انہوں نے مغرب میں موجود ایک دروازے کا ذکر کیا جس کی چوڑائی کی مسافت (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اگر کوئی سوار چالیس برس (راوی کو شک ہے یا شاید) ستر برس تک اس کی چوڑائی کی سمت میں چلتا رہے تو دوسرے کنارے تک نہیں پہنچ سکے گا۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں' یہ دروازہ شام کی سمت میں ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے اس وقت پیدا کیا تھا جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا یہ توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے اور اس وقت بند ہوگا جب سورج وہاں سے (یعنی مغرب کی طرف

سے) طلوع ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

(20) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''كَانَ فِیْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا، فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ، فَاَتَاهُ ۔ فَقَالَ: اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَّهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِئَةً، ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ ۔ فَقَالَ: اِنَّهُ قَتَلَ مِئَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَّهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَمَنْ یَّحُوْلُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ التَّوْبَةِ؟ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَ كَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا یَّعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ، وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِیْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ، فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ ۔ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ : جَآءَ تَائِبًا، مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ : اِنَّهُ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ، فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِیْ صُوْرَةِ اٰدَمِیٍّ فَجَعَلُوْهُ بَیْنَهُمْ - اَیْ حَكَمًا - فَقَالَ: قِیْسُوْا مَا بَیْنَ الْاَرْضَیْنِ فَاِلٰى اَیَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ ۔ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ اَرَادَ، فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ'' مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ فِی الصَّحِیْحِ : ''فَكَانَ اِلَى الْقَرْیَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا'' ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ فِی الصَّحِیْحِ : ''فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ، وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ، وَقَالَ: قِیْسُوْا مَا بَیْنَهُمَا، فَوَجَدُوْهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ'' ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ : ''فَنَاٰى بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا''

✧✧ حضرت ابوسعید سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم سے پہلے کے لوگوں میں ایک شخص تھا جس نے 99 قتل کیے تھے' اس نے علاقے کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا' ایک راہب کی طرف اس کی رہنمائی کی گئی' وہ اس کے پاس آیا' اس نے (راہب) کو بتایا کہ اس نے 99 قتل کیے ہیں' کیا اس کے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ راہب نے جواب دیا: نہیں! اس شخص نے اس (راہب) کو بھی قتل کر دیا' اس نے 100 کی تعداد مکمل کر لی' پھر اس نے علاقے کے کسی بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا' تو ایک عالم کی طرف اس کی رہنمائی کی گئی۔ اس شخص نے (اس عالم) کو بتایا کہ اس نے 100 قتل کیے ہیں' کیا اس کے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ اس عالم نے جواب دیا: جی ہاں! اس کے اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ ہو سکتی ہے؟ تم فلاں علاقے میں چلے جاؤ وہاں کچھ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہوں گے۔ تم ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا' اور اپنے علاقے میں واپس نہ آنا کیونکہ وہ برائی کا علاقہ ہے' وہ شخص روانہ ہوا جب وہ نصف راستے میں پہنچا تو اسے موت آ گئی۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور

20- بخاری فی تذکرہ بنی اسرائیل' مسلم فی التوبہ' ابن ماجہ۔

عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہو گیا' رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کرتے ہوئے اور دل سے (یعنی خلوص سے) اللہ تعالیٰ کی طرف آ رہا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا' اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی' پھر ایک فرشتہ انسانی شکل میں ان کے پاس آیا۔ ان فرشتوں نے اسے اپنے درمیان ثالث بنا لیا۔ اس نے فیصلہ کیا' دونوں طرف کی زمین ناپ لو! یہ جس طرف زیادہ قریب ہو گا۔ اس طرف کا شمار ہو گا۔ ان فرشتوں نے ناپی تو انہوں نے اس شخص کو اس زمین کے زیادہ قریب پایا جہاں کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ تو رحمت کے فرشتوں نے اسے حاصل کر لیا۔

''صحیح'' کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ''تو وہ ایک بالشت نیک بستی کے قریب تھا تو اس نے اس شخص کو بستی والوں میں شامل کر دیا''۔

''صحیح'' کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: 'اللہ تعالیٰ نے اس زمین کے حصے کی طرف وحی کی کہ تم دور ہو جاؤ اور اس (زمین کے حصے) کی طرف وحی کی کہ تم قریب ہو جاؤ پھر اس نے حکم دیا کہ ان دونوں کے درمیان فاصلہ ناپو تو فرشتوں نے اس شخص کو اس (نیک لوگوں کی بستی کے) ایک بالشت قریب پایا تو اس کی مغفرت ہو گئی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ اپنے سینے کے بل سرک کر اس (نیک لوگوں کی بستی) کی طرف ہو گیا۔

(21) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ بَنِیْهِ حِیْنَ عَمِیَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُحَدِّثُ بِحَدِیْثِهٖ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ ۔ قَالَ كَعْبٌ : لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ تَخَلَّفْتُ فِیْ غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَّلَمْ یُعَاتَبْ اَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهُ ؛ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ یُرِیْدُوْنَ عِیْرَ قُرَیْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَیْرِ مِیْعَادٍ ۔ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْعَقَبَةِ حِیْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ، وَّاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِی النَّاسِ مِنْهَا ۔ وَكَانَ مِنْ خَبَرِیْ حِیْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَنِّیْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَیْسَرَ مِنِّیْ حِیْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِیْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَیْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِیْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ یَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَیْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ، فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرٍّ شَدِیْدٍ، وَّاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِیْدًا وَّمَفَازًا، وَّاسْتَقْبَلَ عَدَدًا كَثِیْرًا، فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ اَمْرَهُمْ لِیَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِیْ یُرِیْدُ، وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَثِیْرٌ وَّلَا یَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ (یُرِیْدُ بِذٰلِكَ الدِّیْوَانَ) قَالَ كَعْبٌ : فَقَلَّ رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّتَغَیَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنَّ ذٰلِكَ سَیَخْفٰى بِهٖ مَا لَمْ یَنْزِلْ فِیْهِ وَحْیٌ مِّنَ اللّٰهِ، وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

21- بخاری و مسلم' ابو داؤد ترمذی۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَت الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ، فَاَنَا اِلَيْهَا اَصْعَرُ، فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ وطَفِقْتُ اَغْدُوْا لِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهُ، فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا، وَّاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ: اَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا اَرَدْتُّ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ، فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَّالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جِهَازِيْ شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ، فَيَا لَيْتَنِيْ فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِيْ، فَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِيْ اَنِّيْ لَا اَرٰى لِيْ اُسْوَةً، اِلَّا رَجُلًا مَّغْمُوْصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ، اَوْ رَجُلًا مِّمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الضُّعَفَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ، فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ: "مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟" فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِئْسَ مَا قُلْتَ! وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَبَيْنَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ رَاٰى رَجُلًا مُّبِيْضًا يَّزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ"، فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِيْ تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِيْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ. قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِّنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِيْ بَثِّيْ، فَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ: بِمَ اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ غَدًا؟ وَاَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِيْ رَاْيٍ مِّنْ اَهْلِيْ، فَلَمَّا قِيْلَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا، زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنِّيْ لَنْ اَنْجُوَ مِنْهُ بِشَيْءٍ اَبَدًا، فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا، وَّكَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهُ، وَكَانُوْا بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، حَتّٰى جِئْتُ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ. ثُمَّ قَالَ: "تَعَالَ"، فَجِئْتُ اَمْشِيْ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِيْ: "مَا خَلَّفَكَ؟ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟" قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنِّيْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ؛ لَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلًا، وَّلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يُّسْخِطَكَ عَلَيَّ، وَاِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ فِيْهِ عُقْبَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِيْ مِنْ عُذْرٍ، وَّاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ". وَسَارَ رِجَالٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِيْ فَقَالُوْا لِيْ: وَاللّٰهِ مَا

عَلِمْنَاكَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِيْ اَنْ لَّا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ اِلَيْهِ الْمُخَلَّفُوْنَ، فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اِسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ حَتّٰى اَرَدْتُّ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُكَذِّبَ نَفْسِيْ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَّقِيَ هٰذَا مَعِيَ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ، وَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوْا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيُّ، وَهِلَالُ ابْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ؟ قَالَ: فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا اُسْوَةٌ، قَالَ: فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ. وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ - اَوْ قَالَ: تَغَيَّرُوْا لَنَا - حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِيْ فِيْ نَفْسِي الْاَرْضُ، فَمَا هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ اَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً. فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ. وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاَطُوْفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ، وَّاٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا؟ ثُمَّ اُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِّنْهُ وَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِيْ نَظَرَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ اَعْرَضَ عَنِّيْ، حَتّٰى اِذَا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَبَا قَتَادَةَ، اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُّ فَنَاشَدْتُّهُ فَسَكَتَ، فَعُدْتُّ فَنَاشَدْتُّهُ، فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. فَفَاضَتْ عَيْنَايَ، وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبَطِيٌّ مِّنْ نَّبَطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهُ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ: مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهُ اِلَيَّ حَتّٰى جَاءَنِيْ فَدَفَعَ اِلَيَّ كِتَابًا مِّنْ مَّلِكِ غَسَّانَ، وَكُنْتُ كَاتِبًا. فَقَرَاْتُهُ فَاِذَا فِيْهِ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضْيَعَةٍ، فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ، فَقُلْتُ حِيْنَ قَرَاْتُهَا: وَهٰذِهٖ اَيْضًا مِّنَ الْبَلَاءِ، فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهَا، حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ، فَقُلْتُ: اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ؟ فَقَالَ: لَا، بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا، وَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ. فَقُلْتُ لِامْرَاَتِيْ: اِلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ. فَجَاءَتِ امْرَاَةُ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَّيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ اَخْدُمَهُ؟ قَالَ: "لَا، وَلٰكِنْ لَّا يَقْرَبَنَّكِ" فَقَالَتْ: اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهٖ مِنْ حَرَكَةٍ

اِلٰی شَیْءٍ، وَّوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِیْ مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا كَانَ اِلٰی يَوْمِهٖ هٰذَا ۔ فَقَالَ لِیْ بَعْضُ اَهْلِیْ : لَوِ اسْتَاْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ امْرَاَتِكَ فَقَدْ اَذِنَ لِامْرَاَةِ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنْ تَخْدُمَهٗ؟ فَقُلْتُ : لَا اَسْتَاْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يُدْرِيْنِیْ مَاذَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنْتُهٗ، وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ ! فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمُلَ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِّنْ حِيْنَ نُهِیَ عَنْ كَلَامِنَا، ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً عَلٰی ظَهْرِ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِنَا، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنَّا، قَدْ ضَاقَتْ عَلَیَّ نَفْسِیْ وَضَاقَتْ عَلَیَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰی عَلٰی سَلْعٍ يَّقُوْلُ بِاَعْلٰی صَوْتِهٖ : يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَّعَرَفْتُ اَنَّهٗ قَدْ جَآءَ فَرَجٌ ۔ فَاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ - عَزَّوَجَلَّ - عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا، فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَیَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ رَجُلٌ اِلَیَّ فَرَسًا وَّسَعٰی سَاعٍ مِّنْ اَسْلَمَ قِبَلِیْ، وَاَوْفٰی عَلَى الْجَبَلِ، فَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَنِیَ الَّذِیْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِیْ نَزَعْتُ لَهٗ ثَوْبَیَّ فَكَسَوْتُهُمَا اِيَّاهُ بِبِشَارَتِهٖ، وَاللّٰهِ مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَّاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا، وَانْطَلَقْتُ اَتَاَمَّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّانِی النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُّهَنِّئُوْنِّیْ بِالتَّوْبَةِ وَيَقُوْلُوْنَ لِیْ : لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ ۔ حَتّٰی دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُهَرْوِلُ حَتّٰی صَافَحَنِیْ وَهَنَّاَنِیْ، وَاللّٰهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهٗ فَكَانَ كَعْبٌ لَّا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ : فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ : "اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُذْ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ" فَقُلْتُ : اَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: "لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ"، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰی كَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَّكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِیْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ" ۔ فَقُلْتُ : اِنِّیْ اُمْسِكُ سَهْمِیَ الَّذِیْ بِخَيْبَرَ ۔ وَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اِنَّمَا اَنْجَانِیْ بِالصِّدْقِ، وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَّا بَقِيْتُ، فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی، وَاللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُّ كِذْبَةً مُّنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی يَوْمِیَ هٰذَا، وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْفَظَنِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِيْمَا بَقِیَ، قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ ﴾ حَتّٰی بَلَغَ : ﴿ اِنَّهٗ بِهِمْ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَّعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ

خُلِّفُوْا حَتّٰی اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ﴾ حَتّٰی بَلَغَ : ﴿ اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ ﴾ (التوبة : 117-119) قَالَ كَعْبٌ : وَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ نِّعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْ هَدَانِیَ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ صِدْقِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ، فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا؛ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْیَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰی عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ ﴾ (التوبة : 95-96) قَالَ كَعْبٌ : كُنَّا خُلِّفْنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰی قَضَى اللّٰهُ تَعَالٰی فِيْهِ بِذٰلِكَ ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ﴾ وَلَيْسَ الَّذِیْ ذَكَرَ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفُنَا عَنِ الْغَزْوِ، وَاِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ اِيَّانَا وَّاِرْجَاؤُهٗ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ : اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسَ ۔ وَفِیْ رِوَايَةٍ : وَكَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِی الضُّحٰی، فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ ۔

✧✧ عبد اللہ بن کعب انہیں ساتھ لے کر جایا کرتے تھے۔ عبد اللہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوۂ تبوک میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایسے کسی غزوے میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہا۔ جس میں آپ نے خود شرکت کی ہو البتہ غزوۂ تبوک میں ایسا ہو گیا ہاں! غزوۂ بدر میں بھی میں پیچھے رہ گیا تھا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس غزوے میں پیچھے رہ جانے والوں میں سے کسی ایک پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا چونکہ نبی اکرم ﷺ اور مسلمان قریش کے قافلے پر حملے کے لئے نکلے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کا سامنا' توقع کے برعکس' دشمن سے کروا دیا۔

شب عقبہ میں' میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا جب ہم نے اسلام قبول کیا تھا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ اس رات حاضری کے عوض میں مجھے بدر کی حاضری نصیب ہو جاتی۔ اگرچہ بدر میں شرکت کی فضیلت کا تذکرہ لوگوں میں بہت زیادہ ہے۔

غزوۂ تبوک میں' میرے نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ یہ ہے کہ میں جب اس غزوے میں آپ سے پیچھے رہ گیا تھا اس وقت جتنا طاقتور اور خوشحال تھا۔ اس سے پہلے اتنا کبھی نہیں تھا اللہ کی قسم! اس سے پہلے میرے پاس کبھی بھی دو اونٹنیاں اکٹھی نہیں ہوئی تھیں لیکن اس غزوہ کے موقع پر میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے شدید گرمی کے موسم میں یہ غزوہ کیا آپ نے مسلمانوں کو اپنے ارادے سے آگاہ کر دیا تاکہ وہ اس جنگ کی تیاری کر لیں۔ آپ نے انہیں اپنے منصوبے سے آگاہ کیا نبی اکرم ﷺ کے بہت سے مسلمان تھے جنہیں کسی رجسٹر میں نوٹ نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں شائد ہی کوئی شخص ایسا ہو جو یہ سوچ کر اس غزوے میں شریک نہ ہو کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی جانب سے نبی اکرم ﷺ پر اس بارے میں وحی نازل نہیں ہو گی آپ سے اس کی غیر حاضری کا معاملہ مخفی رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ غزوہ اس وقت کیا جب پھل اور سائے بہترین ہو گئے تھے اور میں ان میں مشغول تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اور آپ کے ساتھ دوسرے مسلمانوں نے جنگ کی تیاری کر لی اور میں یہ کام آج کل پر ڈالتا رہا اور کچھ نہیں کر سکا۔ میں یہی سوچتا رہا کہ میں جب چاہوں گا آسانی سے ایسا کر لوں گا۔ میں یہی کچھ سوچتا رہا اور لوگوں نے تیاری کر بھی لی۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ اور مسلمان روانہ ہو گئے۔ لیکن میں کوئی تیاری نہیں کر سکا اگلا دن آ گیا میں نے پھر بھی کچھ نہیں کیا۔ روز ایسا ہی ہوتا رہا۔ مسلمان تیزی سے دشمن کے مد مقابل پہنچ گئے اور انہوں نے جنگ کی تیاری کر لی میں نے ارادہ کیا کہ اب میں سوار ہو کر ان تک پہنچ جاؤں' کاش میں ایسا کر لیتا لیکن یہ بات میرے نصیب ہی میں نہیں تھی نبی اکرم ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد میں لوگوں میں آتا تو مجھے بہت افسوس ہوتا کہ یہ سب وہ لوگ تھے جو منافق تھے یا جو جہاد میں شرکت سے معذور تھے تبوک پہنچنے تک نبی اکرم ﷺ کو میرا خیال نہیں آیا ایک دن جب آپ تبوک میں کچھ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ آپ نے دریافت کیا' کعب بن مالک کو کیا ہوا ہے؟ بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ! وہ اپنی خوشحالی کی وجہ سے نہیں آ سکا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: تم نے بہت غلط بات کہی ہے۔ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس کے بارے میں صرف بہتر ہی سوچتے ہیں نبی اکرم ﷺ خاموش رہے اسی دوران دور سے ایک سفید پوش آتا ہوا دکھائی دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ابوخیثمہ ہونا چاہیے۔ وہ ابوخیثمہ انصاری ہی تھے یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے ایک صاع کھجوریں صدقہ کی تھیں تو منافقین نے انہیں طعنے دیئے تھے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب مجھے پتا چلا کہ نبی اکرم ﷺ تبوک سے واپس تشریف لا رہے ہیں تو مجھے دوبارہ پریشانی لاحق ہو گئی میں نے اس جھوٹے (عذر) کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا جسے بیان کر کے میں آپ کی ناراضگی سے نجات حاصل کر سکوں میں نے اپنے گھر والوں سے بھی مدد مانگی جب مجھے یہ بتایا گیا کہ نبی اکرم ﷺ پہنچنے ہی والے ہیں تو وہ تمام جھوٹے بہانے مجھے بھول گئے اور مجھے یہ شعور آ گیا کہ میں اپنے کسی جھوٹے بہانے کے ذریعے نجات حاصل نہیں کر سکتا اس لئے میں نے آپ سے سچ بات کہنے کا ارادہ کیا۔

اگلی صبح نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ جب کسی سفر سے واپس تشریف لائے تھے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لاتے تھے وہاں دو رکعات ادا کرتے اور پھر لوگوں سے ملنے کے لئے بیٹھ جاتے۔ جب آپ تشریف فرما ہوئے تو پیچھے رہ جانے والے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور قسمیں اٹھا کر عذر پیش کرنے لگے ان کی تعداد اسی سے کچھ زیادہ تھی نبی اکرم ﷺ نے ان کے ظاہری عذر کو قبول کیا۔ ان سے بیعت لی اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی اور ان کے باطن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔

جب میں حاضر خدمت ہوا اور میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ مسکرائے جیسے کوئی ناراض شخص مسکراتا ہے آپ نے حکم دیا' آگے آ جاؤ! میں آگے آ کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے مجھ سے دریافت کیا۔ تم پیچھے کیوں رہ گئے تھے؟ تم نے تو سواری خرید نہیں لی تھی؟' میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر میں آپ کی بجائے کسی دنیا دار آدمی کے پاس بیٹھا ہوا ہوتا تو مجھے پتہ

ہے کہ میں عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے بچ جاتا لیکن اگر آج میں آپ کے ساتھ جھوٹ بول کر اس کے ذریعے آپ کو راضی کروں گا تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا لیکن اگر میں اب آپ کے ساتھ سچی بات کروں گا تو آپ مجھ سے ناراض ہوں گے لیکن مجھے اُمید ہے کہ آخر کار اللہ تعالیٰ میرا انجام بہتر کرے گا۔

اللہ کی قسم! میرا کوئی عذر نہیں ہے اللہ کی قسم! آپ سے پیچھے رہ جانے کے وقت میں جتنا طاقتور اور خوشحال تھا اس سے پہلے کبھی نہیں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا ہے (پھر آپ نے مجھے حکم دیا) اب تم جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ کر دے میں وہاں سے اُٹھ گیا۔ بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ بھی میرے ساتھ اُٹھے اور میرے پیچھے آ گئے۔ انہوں نے مجھ سے کہا: اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ تم نے اس سے پہلے بھی کوئی گناہ کیا ہو۔ کیا تم ایسا نہیں کر سکتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی عذر پیش کر دیتے جیسے پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے پیش کئے تھے اور تمہاری بخشش کے لئے نبی اکرم ﷺ کا دعائے مغفرت ہی کر دینا کافی تھا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ کی قسم! وہ لوگ مجھے ملامت کرتے رہے یہاں تک میں نے سوچا کہ میں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاتا ہوں اور اپنی ہی بات کی تکذیب کر دیتا ہوں۔ پھر میں نے ان لوگوں سے پوچھا کیا کسی اور کے ساتھ بھی میرے جیسا معاملہ پیش آیا ہے انہوں نے جواب دیا' ہاں! دو آدمیوں کے ساتھ تمہارے جیسا معاملہ ہوا ہے۔ ان دونوں نے بھی تمہاری طرح (کوئی عذر پیش نہیں) کیا اور ان دونوں کو بھی وہی ہدایت کی گئی ہے جو تمہیں کی گئی ہے میں نے دریافت کیا' وہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے بتایا' مرارہ بن ربیعہ عامری اور بلال بن اُمیہ واقفی ہیں انہوں نے مجھے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں بتایا تھا جو دونوں نیک تھے اور ان دونوں کو غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل تھا اور ان کا طریقہ کار قابل اتباع تھا۔ جب انہوں نے مجھے ان دو حضرات کے بارے میں بتایا تو میں گھر واپس چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ مسلمانوں کو ہمارے ساتھ بات چیت کرنے سے منع کر دیا آپ سے پیچھے رہ جانے والوں میں صرف ہم تین کے بارے میں یہ حکم تھا لوگ ہمارے ساتھ بات چیت سے اجتناب کرنے لگے اور ہمارے لئے اجنبی ہو گئے یہاں تک کہ اپنے ہی علاقے کے بارے میں مجھے یوں محسوس ہونے لگا کہ یہ علاقہ نہیں ہے جسے ہم پہچانتا ہوں اسی طرح پچاس دن گزر گئے۔ میرے دونوں ساتھی گوشہ نشین ہو گئے اور اپنے گھر میں بیٹھ روتے رہتے۔ میں (ہم تینوں میں) زیادہ نوجوان اور طاقتور تھا میں باجماعت نماز پڑھنے کے لئے آیا کرتا تھا اور بازار میں بھی گھومتا پھرتا تھا لیکن میرے ساتھ کوئی بات نہیں کرتا نبی اکرم ﷺ تشریف لاتے تھے نماز کے بعد جب آپ تشریف فرما ہوئے تھے تو میں آپ کو سلام کیا کرتا تھا اور اس کا جائزہ لیتا تھا کہ آیا آپ نے سلام کا جواب دینے کے لئے اپنے مبارک ہونٹوں کو جنبش دی ہے یا نہیں میں آپ کے قریب کھڑا ہو کر نماز پڑھا کرتا تھا اور چوری چھپے آپ کی طرف دیکھا کرتا تھا۔ جب میں اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوتا تھا تو آپ میری طرف دیکھا کرتے تھے اور جب میں آپ کی طرف متوجہ ہوتا تھا تو آپ اپنی توجہ دوسری طرف کر لیتے تھے۔ ہمارے ساتھ مسلمانوں کی لاتعلقی طویل ہو گئی تو ایک دن میں جاتے ہوئے ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا۔ وہ میرے چچا زاد تھے اور میرے محبوب ترین شخص تھے میں نے انہیں سلام کیا تو اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔ میں نے ان سے کہا: اے ابوقتادہ! میں آپ کو اللہ کے نام کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ وہ خاموش رہے میں نے انہیں دوبارہ قسم دی تو وہ پھر خاموش رہے میں نے

انہیں پھر قسم دی تو وہ صرف یہ بولے اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے میں واپس مڑا اور باغ سے باہر آ گیا میں مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہا تھا کہ اسی دوران ایک نبطی' یہ وہ لوگ ہیں جو شام سے تعلق رکھتے ہیں اور خوراک فروخت کرنے کے لئے مدینہ منورہ آئے ہیں یہ پوچھتا پھر رہا تھا کون کعب بن مالک تک میری رہنمائی کرے گا؟ لوگوں نے اسے اشارے کے ذریعے میرے بارے میں بتایا وہ میرے پاس آیا اور اس نے غسان کے گورنر کو خط مجھے دیا میں پڑھنا جانتا تھا میں نے وہ خط پڑھا تو اس میں یہ تحریر تھا۔

''امابعد! ہمیں پتا چلا ہے کہ تمہارے آقا نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلت اور رسوائی کے عالم میں رہنے کے لئے پیدا نہیں کیا تم ہمارے پاس آ جاؤ ہم تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے''۔

جب میں نے یہ پڑھا تو یہ سوچا کہ یہ دوسری مصیبت ہے میں نے اسے ایک تنور میں پھینک دیا وہ جل گیا۔ چالیس دن گزر گئے (ہمارے بارے میں) کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ کا پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا نبی اکرم ﷺ نے تمہیں یہ ہدایت کی ہے کہ تم اپنی بیوی سے الگ رہو میں نے کہا: کیا میں اسے طلاق دیدوں؟ یا پھر مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اس نے جواب دیا' تم اس سے الگ رہو اور اس کے قریب نہ جاؤ نبی اکرم ﷺ نے یہی ہدایت میرے بقیہ دونوں ساتھیوں کو بھی بھجوائی تھی میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہاں رہو جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ نہ کر دے (میرے ایک ساتھی) ہلال بن امیہ کی اہلیہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ! ہلال بن امیہ بہت بوڑھے ہیں ان کی خدمت میں کرنے والا کوئی نہیں ہے کیا آپ اس بات کو ناپسند کریں گے کہ میں ان کی خدمت کرتی رہوں نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا' نہیں! لیکن وہ تمہارے قریب نہ آئے اس خاتون نے عرض کی' اللہ کی قسم! وہ تو ایسا کچھ نہیں کریں گے۔ اللہ کی قسم! جس دن سے یہ معاملہ شروع ہوا ہے اس دن سے لے کر آج تک وہ رو رہے ہیں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے گھر والوں میں سے کسی نے مجھ سے یہ کہا کہ تم بھی اپنی بیوی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت مانگ لو آپ نے ہلال بن امیہ کی اہلیہ کو ان کی خدمت کرنے کی ہدایت کی ہے۔ میں نے جواب دیا' میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت نہیں مانگوں گا۔ کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ جب میں آپ سے اس بارے میں اجازت مانگوں گا تو آپ مجھے کیا جواب دیں گے۔ کیوں کہ میں ایک نوجوان آدمی ہوں اسی طرح دس دن گزر گئے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ہم سے بات چیت کرنے سے جو منع کیا تھا اسے پچاس دن گزر گئے پچاسویں دن کی صبح میں نے اپنے گھر کی چھت پر فجر کی نماز ادا کی اور ابھی میں اس حالت میں بیٹھا ہوا تھا جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے مجھے اپنے آپ سے الجھن ہو رہی تھی اور زمین اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی تھی اسی دوران میں نے کسی شخص کو ''صلع'' پہاڑ سے بلند آواز میں یہ اعلان کرتے ہوئے سنا۔ اے کعب بن مالک! تمہارے لئے خوشخبری ہے میں سجدے میں گر گیا اور مجھے انداز ہو گیا کہ اب آسانی نصیب ہو گئی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کو یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے تو کچھ لوگ ہمیں خوشخبری سنانے کے لئے آئے کچھ لوگ خوشخبری سنانے کے لئے میرے دونوں ساتھیوں کی طرف چلے گئے ایک شخص گھوڑے پر سوار ہو کر میری طرف آیا اور قبیلہ اسلم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دوڑ کر میری طرف آیا۔ وہ پہاڑ پر چڑھ گیا اس کی آواز گھڑ

سوار سے تیز تھی۔ میں نے جس کی آواز سنی جب وہ مجھے خوشخبری سنانے کے لئے میرے پاس آیا تو اس کی خوشخبری کی وجہ سے میں نے اپنے کپڑے اسے دیدیئے اللہ کی قسم! اس دن میرے پاس صرف وہی کپڑے تھے۔ میں نے عاریت کے طور پر دو کپڑے لے کر انہیں پہنا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہو گیا۔ لوگ گروہ در گروہ مجھ سے ملتے رہے اور توبہ کی قبولیت پر مجھے مبارکباد دیتے رہے اور یہ کہتے رہے اللہ تعالیٰ نے جو تمہاری توبہ قبول کی ہے اس پر تمہیں مبارک ہو یہاں تک میں مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے اردگرد اور لوگ بھی موجود تھے طلحہ بن عبید اللہ کھڑے ہوئے اور لپک کی میری طرف آئے انہوں نے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی اللہ کی قسم! ان کے علاوہ اور کوئی مہاجرین کھڑا نہیں ہوا (راوی کہتے ہیں) حضرت کعب رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا تو آپ کا چہرہ مبارک خوشی کے عالم میں چمک رہا تھا آپ نے فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو کہ جب سے تم پیدا ہوئے ہو آج سے زیادہ بہتر دن تمہارے لئے اور کوئی نہیں ہوا میں نے عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ! (یہ خوشخبری) آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ مسرور ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ مبارک یوں روشن ہوتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہو یہ بات ہم سب کو معلوم تھی جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ! اپنی توبہ قبول ہونے کی خوشی میں اپنے مال کو صدقہ کے طور پر اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے تو میں نے عرض کی' میں خیبر میں اپنی اراضی کو اپنے پاس رکھتا ہوں میں نے عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ! مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات ملی ہے اور میری توبہ قبول ہونے کے بعد اب میں ہمیشہ سچ ہی بولوں گا۔ جب تک زندہ رہوں گا۔

اللہ کی قسم میرے علم کے مطابق مسلمانوں میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کے حوالے سے اس سے بہتر آزمائش میں مبتلا کیا ہو جس میں اس نے مجھے مبتلا کیا۔ جب سے میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا اور جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات کہی اس وقت سے لے کر اب تک میں نے کبھی کسی کے ساتھ جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اللہ تعالیٰ نے نبی، مہاجرین، انصار پر رحمت کی جنہوں نے مشکل گھڑی میں اس (نبی) کی پیروی کی''۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔ ''بے شک وہ ان کیلئے بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے اور ان تین لوگوں پر (بھی رحمت کی) جن کا معاملہ موخر کیا گیا یہاں تک کہ زمین اپنی کشادگی کے باوجود ان کے لئے تنگ ہو گئی''۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔ ''اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو''۔

حضرت کعب بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے اس کے بعد اس نے مجھ پر کوئی ایسی نعمت نہیں کی جو میرے نزدیک میرے نبی اکرم ﷺ سے (اس موقع پر) سچ بولنے سے زیادہ بڑی ہو یعنی میں نے آپ کے ساتھ جھوٹ نہیں بولا ورنہ میں بھی ہلاکت کا شکار ہو جاتا جیسے وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے جنہوں نے جھوٹ بولا

تھا۔ان جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں جب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی تو یوں جو کسی بھی شخص کے بارے میں سب سے برا طریقہ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''عنقریب وہ تمہارے سامنے اللہ کے نام کی قسم اٹھائیں گے، جب تم لوٹ کر ان کے پاس جاؤ گے تا کہ تم ان سے اعراض کرو تم ان سے اعراض کرنا وہ ناپاک لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو اس چیز کا بدلہ ہوگی جو انہوں نے کیا وہ تمہارے سامنے قسم اٹھائیں گے تا کہ تم ان سے راضی ہوجاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے تو اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوگا''۔

حضرت کعب بیان کرتے ہیں ہم وہ تین افراد' جن کا معاملہ ان لوگوں سے موخر کیا گیا تھا' جن کے عذر کو نبی اکرم ﷺ نے قبول کرلیا تھا جب انہوں نے آپ کے سامنے قسم اٹھائی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے بیعت لی اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی جبکہ ہمارے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے معاملے کو موخر کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فیصلہ کردیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اور وہ تین افراد جنہیں پیچھے رکھا گیا''۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیچھے ہونے کا جو ذکر کیا ہے اس سے مراد ہمارا جنگ سے پیچھے رہنا نہیں ہے بلکہ اس کا ہمارے معاملے کو ان لوگوں کے معاملے سے موخر کرنا ہے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے قسم اٹھائی، آپکے سامنے عذر پیش کیا اور آپ نے اسے قبول کیا۔(متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر سے دن کے وقت' چاشت کے وقت واپس تشریف لاتے تھے اور جب آپ تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں آکر وہاں دو رکعت ادا کرتے تھے اور پھر مسجد میں تشریف فرما ہوجاتے تھے۔

(22) وَعَنْ اَبِیْ نُجَیْد بضَمِّ النُّونِ وَفَتْحِ الْجِیْمِ - عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَیْنَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ حُبْلٰی مِنَ الزِّنٰی، فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ، فَدَعَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلِیَّهَا، فَقَالَ: ''اَحْسِنْ اِلَیْهَا، فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِیْ'' فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَشُدَّتْ عَلَیْهَا ثِیَابُهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْهَا . فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: تُصَلِّیْ عَلَیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ زَنَتْ؟ قَالَ: ''لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَّوْ قُسِمَتْ بَیْنَ سَبْعِیْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَّ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ - عَزَّوَجَلَّ -؟!'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابی نجید عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ زنا کے نتیجے میں حاملہ ہوچکی تھی اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ وہ حد مجھ پر جاری کریں نبی اکرم نے اس کے ولی کو بلوایا اور فرمایا: اس کا خیال رکھنا اور جب یہ بچے کو جنم دے (تو اسے ساتھ لے کر) میرے پاس آجانا۔ اس سرپرست نے ایسا ہی کیا۔ نبی اکرم کی ہدایت کے تحت اس

22-اخرجه احمد (7/19974) و مسلم (1696) و ابو داؤد (4440) و (4441) والترمذی (1435) والنسائی (1956)

عورت کے کپڑوں کو اچھی طرح باندھ دیا گیا اور آپ کے حکم کے تحت اُسے سنگسار کردیا گیا پھر آپ اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے لگے تو حضرت عمر نے آپ کی خدمت میں عرض کی آپ اس عورت کی نمازِ جنازہ ادا کرنے لگے ہیں جس نے زنا کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر اسے مدینہ میں رہنے والے ستر افراد کے درمیان تقسیم کیا جائے تو ان کے لئے کافی ہو۔ کیا تمہیں اس سے زیادہ افضل (کوئی عمل) ملا ہے؟ اس عورت نے اپنی جان اللہ کے لئے قربان کردی۔ (مسلم)

(23) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیًا مِّنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنْ یَكُوْنَ لَهٗ وَادِیَانِ، وَلَنْ یَّمْلَاَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ، وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ'' مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اگر آدم کے بیٹے کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو اسے یہ خواہش ہوگی کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں، اس کا منہ صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرلیتا ہے۔ (متفق علیہ)

(24) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''یَضْحَكُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اِلٰی رَجُلَیْنِ یقْتلُ اَحَدهُمَا الْاٰخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ، یُقَاتِلُ هٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُقْتَلُ، ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْلِم فَیُسْتَشْهَدُ'' مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے دو بندوں کے بارے میں مسکرا دیتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔ (قتل ہونے والا) اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوجاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو بھی توبہ کی توفیق دیتا ہے تو وہ اسلام قبول کرکے شہادت پالیتا ہے۔ (متفق علیہ)

بَابُ الصَّبْرِ

باب 3: صبر کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا ﴾ (آل عمران : **200**)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے، ''اے ایمان والو! صبر سے کام لو اور ڈٹے رہو''۔

وقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ

23-اخرہ احمد (4/12717) والبخاری (6436) وغیرہ و مسلم (1048) والترمذی (3337) وعبد الرزاق (19624) والطیالسی (2196) والدارمی (2/318/319) وابو یعلی (2951) وغیرہ و ابن حبان (3235) وغیرہ

الصَّابِرِيْنَ﴾ (البقرة : 155)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم تمہیں خوف' بھوک' مال اور جان اور پھلوں میں کمی کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کریں گے اور صبر والوں کے لئے خوشخبری ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَاب ﴾ (الزمر : 10)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''بے شک صبر کرنے والوں کو کسی حساب کے بغیر پورا اجر دیا جائے گا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴾ (الشورى: 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''جو شخص صبر کرے اور بخش دے تو یہ ہمت کا کام ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ ﴾ [البقرة : 153]،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صبر اور نماز کے ذریعے مدد حاصل کرو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِيْنَ ﴾(محمد : 31)،

وَالْاٰيَاتُ فِى الْاَمْرِ بِالصَّبْرِ وَبَيَانِ فَضْلِهٖ كَثِيْرَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ .

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''اور ہم تمہیں آزمائیں گے تا کہ ہم یہ ظاہر کر دیں کہ کون جہاد کرنے والے ہیں اور کون صبر کرنے والے ہیں''۔

صبر کے حکم کے بارے میں اور اس کی فضیلت کے بیان کے بارے میں بہت سی آیات ہیں جو معروف ہیں۔

(25) وَعَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمِ الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

24-اخرجه مالك فى مؤطه (1000) واحمد (3/9983)والبخارى (2826)ومسلم (1890) والنسائى (3166) وابن حبان (3667) و ابن خزيمة فى التوحيد (ص/234) والبيهقى فى الكبرى (165/9) وفى الاسماء والصفات (ص/468/467)

25-مسلم احمد' مسند دارمی' ابو عوانہ' ترمذی' نسائی فی عمل الیوم واللیلہ' طبرانی معجم کبیر' ابن ماجہ عن عبد الرحمن بن غنم' بخاری کہتے ہیں ابی سلام نے تو دونوں سے سنا ہے مگر دونوں سندوں میں صحابی ایک ہی ہونا چاہیے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ - اَوْ تَمْلَاُ - مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ، وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَّالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَّالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ . كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْا فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صفائی نصف ایمان ہے۔ ''الحمدللہ'' ترازو کو بھر دے گا۔ ''سبحان اللہ'' اور ''الحمدللہ'' زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے' صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے۔ قرآن پاک تیرے موافق یا مخالف حجت ہے۔ ہر انسان اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اپنے نفس کو بیچتا ہے یا تو اسے چھوڑ دیتا ہے یا برباد کرنے والا ہے۔

(26) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سَنَانٍ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ، حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ، فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ اَنْفَقَ كُلَّ شَىْءٍ بِيَدِهٖ : ''مَا يَكُنْ عِنْدِىْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ . وَمَا اُعْطِىَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ '' مُتَّفَقٌ عَلَيْه .

✧✧ حضرت ابوسعید سعد بن سنان خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کچھ انصار نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپ نے وہ انہیں عطا کر دیا، انہوں نے پھر مانگا آپ نے پھر عطا کر دیا، یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ موجود تھا وہ ختم ہو گیا جب آپ نے سب کچھ خرچ کر دیا جو آپ کے پاس موجود تھا تو آپ نے ان سے فرمایا میرے پاس جو بھی بھلائی ہے میں اسے تم سے چھپا کر نہیں رکھوں گا جو شخص مانگنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے مانگنے سے بچائے گا اور جو شخص بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز رکھے گا اور جو شخص صبر سے کام لے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرے گا اور کسی بھی شخص کو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع کوئی چیز نہیں دی گئی۔ (متفق علیہ)

(27) وَعَنْ اَبِىْ يَحْيٰى صُهَيْبِ بْنِ سَنَانٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَّلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ : اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابو یحییٰ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مومن کے معاملے پر حیرت ہوتی ہے کیونکہ اس کا ہر معاملہ اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے اور یہ خصوصیت صرف مومن کو حاصل ہے اگر اسے کوئی خوشی ملتی ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے تو وہ صبر سے کام لیتا ہے اور

26-بخاری' مسلم' سنن اربعہ' رزین سے یہ قد افلح من اسلم ورزق كفافاً وقنعه الله بما اتاه کا اضافہ نقل کیا ہے۔ اخرجه احمد (4/11890) والبخارى (1469) وغيره و مسلم (1053) و ابو داؤدم (1644) والترمذى (2031)والنسائى (2587) والدارمى (387/1)وابن حبان (2400)و عبدالرزاق (20014) والبيهقى (195/4) والبغوى فى المرقاة (1613)

27-اخرجه احمد (6/19856)و مسلم (2999)

یہ بھی اس کے لئے بہتر ہوتا ہے
اس حدیث کو امام مسلم ﷫ نے روایت کیا ہے۔

(28) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَاكَرْبَ اَبَتَاهُ. فَقَالَ: "لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ" فَلَمَّا مَاتَ، قَالَتْ: يَا اَبَتَاهُ، اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ! يَا اَبَتَاهُ، جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ! يَا اَبَتَاهُ، اِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ! فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ؟! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت انس ﷜ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی ﷺ کی بیماری شدید ہوگئی اور آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو حضرت فاطمہ ﷞ نے کہا: ہائے میرے والد کی تکلیف! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج کے دن کے بعد تمہارے والد کو اور کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوگیا تو سیّدہ فاطمہ ﷞ نے کہا: اے ابا جان! آپ نے اپنے پروردگار کے بلاوے کو قبول کیا۔ اے ابا جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے اے ابا جان! ہم جبرائیل کو آپ کے وصال کی اطلاع دیتے ہیں۔

حضرت انس ﷜ بیان کرتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کو دفن کر دیا گیا تو سیّدہ فاطمہ ﷞ نے کہا تم لوگوں نے کیسے یہ گوارہ کیا کہ تم نبی ﷺ پر مٹی ڈالو۔
اس حدیث کو امام بخاری ﷫ نے روایت کیا ہے۔

(29) وَعَنْ اَبِيْ زَيْدٍ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِبِّهٖ وَابْنِ حِبِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنِيْ قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا، فَاَرْسَلَ يُقْرِىءُ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ: "اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ"، فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا. فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَرِجَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ، فَاَقْعَدَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ وَنَفْسُهٗ تَقَعْقَعُ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: "هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ"
وَفِيْ رِوَايَةٍ: "فِيْ قُلُوْبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهٖ، وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

28- اخرجه البخاری (4462) والدارمی (41/40/1) وابن سعد (311/2) وابن ماجة (1630) والبیهقی فی الدلائل (213/1212/7) والترمذی فی الشمائل (379) وابن حبان (6622) و احمد (4/13115) مختصراً.

29- اخرجه احمد (8/21835) والبخاری (1284) وغیره و مسلم (923) و ابو داؤد (3125) والترمذی (988) والنسائی (1867) وفی الیوم واللیلة (1068) وابن ماجه (1588) وابن حبان (461) وغیره والبیهقی (68/4)

وَمَعْنٰى "تَقَعْقَعُ": تَتَحَرَّكُ وَتَضْطَرِبُ.

✧✧ حضرت ابو زید اسامہ بن زید بن حارثہ ﷠ جو نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور آپ کے محبوب ہیں اور آپ کے محبوب کے صاحبزادے ہیں، بیان کرتے ہیں، آپ کی ایک صاحبزادی نے آپ ﷺ کو پیغام بھجوایا کہ میرے بیٹے کا آخری وقت قریب ہے، آپ میرے پاس تشریف لے آئیں نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام بھجوایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جو واپس لے وہ اس کی ملکیت ہے اور جو وہ عطا کردے وہ بھی اس کی ملکیت ہے اس کی بارگاہ میں ہر چیز کا ایک مقرر وقت ہے تمہیں صبر سے کام لینا چاہیے اور ثواب کی امید رکھنی چاہیے۔ صاحبزادی نے آپ ﷺ کو پیغام بھیجا اور آپ ﷺ کو قسم دی کہ آپ ﷺ ضرور تشریف لائیں تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوگئے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ ﷜، حضرت معاذ بن جبل ﷜، حضرت اُبی بن کعب ﷜ اور حضرت زید بن ثابت ﷜ تھے اور ان کے علاوہ کچھ دیگر افراد بھی تھے۔ اس بچے کو نبی ﷺ کے سامنے لایا گیا آپ نے اس کو اپنی گود میں رکھا اس وقت اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ حضرت سعد ﷜ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کیا (کس لیے) ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اپنے بندوں میں سے جس بندے کے چاہے دل میں رکھ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحمدل بندوں پر رحم کرتا ہے۔ متفق علیہ

امام نووی ﷫ فرماتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "تَقَعْقَعُ" وہ حرکت کر رہا تھا اور مضطرب تھا۔

(30) وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كَانَ مَلِكٌ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهٗ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ: اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ؛ فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهٗ، وَكَانَ فِيْ طَرِيْقِهٖ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ، فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهٗ فَاَعْجَبَهٗ، وَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ، مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ، فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهٗ، فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ، فَقَالَ: اِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ، فَقُلْ: حَبَسَنِيْ اَهْلِيْ، وَاِذَا خَشِيْتَ اَهْلَكَ، فَقُلْ: حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَابَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ، فَقَالَ: اَلْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ؟ فَاَخَذَ حَجَرًا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ، فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ، فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهٗ. فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: اَيْ بُنَيَّ اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّيْ قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى، وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى، فَاِنِ ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ؛ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِىءُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ، وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْاَدْوَاءِ. فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِّلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ، فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ، فَقَالَ: مَا هٰهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِيْ، فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰى، فَاِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى دَعَوْتُ اللّٰهَ

30- اخرجه مسلم (3005) والترمذی (3340) والنسائی فی الکبری (6/11661) وابن کثیر فی تفسیره (778/777/4) وغیره فی تفاسیر هم

فَشفَاكَ، فَامَنَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى فَشفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَنْ رَّدَّ اِلَيْكَ بَصَرَكَ؟ قَالَ: رَبِّىْ، قَالَ: وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِى؟ قَالَ: رَبِّىْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ، فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ، فَجِىءَ بِالْغُلَامِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: اَىْ بُنَىَّ، قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِىءُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ! فَقَالَ: اِنِّىْ لَا اَشْفِىْ اَحَدًا، اِنَّمَا يَشْفِى اللّٰهُ تَعَالٰى. فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ؛ فَجِىْءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيْلَ لَهُ: اِرْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ، فَاَبٰى، فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوُضِعَ الْمِنْشَارُ فِىْ مَفْرِقِ رَاْسِهِ، فَشَقَّهُ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ، ثُمَّ جِىْءَ بِجَلِيْسِ الْمَلِكِ فَقِيْلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ، فَاَبٰى، فَوُضِعَ الْمِنْشَارُ فِىْ مَفْرِقِ رَاْسِهِ، فَشَقَّهُ بِهٖ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ، ثُمَّ جِىْءَ بِالْغُلَامِ فَقِيْلَ لَهُ: اِرْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ، فَاَبٰى، فَدَفَعَهُ اِلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ، فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهُ فَاِنْ رَّجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاطْرَحُوْهُ. فَذَهَبُوْا بِهٖ فَصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا، وَجَاءَ يَمْشِىْ اِلَى الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ: كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَدَفَعَهُ اِلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اذْهَبُوْا بِهٖ فَاحْمِلُوْهُ فِىْ قُرْقُوْرٍ وَّتَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ، فَاِنْ رَّجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاقْذِفُوْهُ. فَذَهَبُوْا بِهٖ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَانْكَفَاَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا، وَجَاءَ يَمْشِىْ اِلَى الْمَلِكِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ: كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى. فَقَالَ لِلْمَلِكِ: اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِىْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اٰمُرُكَ بِهٖ. قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: تَجْمَعُ النَّاسَ فِىْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَّتَصْلُبُنِىْ عَلٰى جِذْعٍ، ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِىْ، ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِىْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ ارْمِنِىْ، فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِىْ، فَجَمَعَ النَّاسَ فِىْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ، وَّصَلَبَهُ عَلٰى جِذْعٍ، ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ، ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِىْ كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ فِىْ صُدْغِهٖ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِىْ صُدْغِهٖ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّاسُ: اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، فَاُتِىَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ لَهُ: اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ. قَدْ اٰمَنَ النَّاسُ. فَاَمَرَ بِالْاُخْدُوْدِ بِاَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَاُضْرِمَ فِيْهَا النِّيْرَانُ وَقَالَ: مَنْ لَّمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ فَاَقْحِمُوْهُ فِيْهَا، اَوْ قِيْلَ لَهُ: اقْتَحِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَّمَعَهَا صَبِىٌّ لَّهَا، فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا، فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: يَا اُمَّهْ اصْبِرِىْ فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ!" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"ذِرْوَةُ الْجَبَلِ": اَعْلَاهُ، وَهِىَ - بِكَسْرِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَضَمِّهَا - وَ"الْقُرْقُوْرُ": بِضَمِّ الْقَافَيْنِ نَوْعٌ مِّنَ السُّفُنِ وَ"الصَّعِيْدُ" هُنَا: الْاَرْضُ الْبَارِزَةُ وَ"الْاُخْدُوْدُ" الشُّقُوْقُ فِى الْاَرْضِ كَالنَّهْرِ الصَّغِيْرِ، وَ"اُضْرِمَ": اُوْقِدَ، وَ"انْكَفَاَتْ" اَىْ: اِنْقَلَبَتْ، وَ"تَقَاعَسَتْ": تَوَقَّفَتْ وَجُبُنَتْ.

✧✧ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پہلے زمانے کے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا۔ جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں آپ میرے پاس کسی لڑکے کو بھیجیں تاکہ میں اسے جادو سکھاؤں۔ بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکے کو بھیجا تاکہ وہ اسے (جادو کی) تعلیم دے۔ وہ لڑکا ابھی راستے میں تھا جب وہاں سے ایک راہب گزرا۔ وہ اس کے پاس بیٹھ گیا اس نے راہب کی باتیں سنی جو اسے اچھی لگیں۔ جب وہ جادوگر کے پاس آیا تو جادوگر نے اسے مارا۔ لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب بولا: جب تمہیں جادوگر کچھ کہے تو تم یہ کہنا کہ گھر والوں نے مجھے روک لیا تھا اور جب گھر والے کچھ کہیں تو یہ کہنا کہ جادوگر نے مجھے روک لیا تھا ایسا ہی ہوتا رہا ایک مرتبہ ایک بڑے سے جانور نے لوگوں کا راستہ روک لیا۔

لڑکے نے سوچا' آج مجھے پتہ چل جائے گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے؟ اس نے ایک پتھر لیا اور دُعا کی' اے اللہ! اگر تیری بارگاہ میں جادوگر کے مقابلے میں راہب کا معاملہ زیادہ محبوب ہے تو اس جانور کو مار دے تاکہ لوگ گزر سکیں پھر اس نے وہ پتھر اس جانور کو مارا تو وہ جانور مر گیا اور لوگ گزرنے لگے وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس بارے میں بتایا تو راہب نے اس سے کہا: اے میرے بیٹے! آج تم مجھ سے افضل ہو گئے اور تمہاری جو کیفیت ہو گئی ہے مجھے لگ رہا ہے' عنقریب تم کسی آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ گے اگر تم آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ تو کسی کو میرے بارے میں نہ بتانا۔

وہ لڑکا پیدائشی اندھوں اور برص کے مریضوں کو شفایاب کرنے لگا اور لوگوں کی ہر طرح کی بیماری دور کر دیا کرتا تھا۔ بادشاہ کے ایک مصاحب نے جو اندھا تھا اس کے بارے میں سنا تو بہت سے تحائف کے ہمراہ اس کے پاس آیا اور بولا: اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سب تمہارا ہو گا وہ لڑکا بولا: میں کسی شفا نہیں دیتا' شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا۔ وہ تمہیں شفا دیدے گا وہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دیدی پھر وہ مصاحب بادشاہ کے پاس آیا اور پہلے کی طرح اس کی مجلس میں بیٹھا۔ بادشاہ نے اس سے دریافت کیا' تمہیں دوبارہ کس نے بینائی عطا کی ہے اس نے جواب دیا: میرے پروردگار نے بادشاہ نے دریافت کیا' کیا میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی پروردگار ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ لیا اور اسے اس وقت تک اذیت پہنچاتا رہا جب تک اس نے لڑکے کے بارے میں نہ بتا دیا پھر اس لڑکے کو لایا گیا تو بادشاہ نے اس سے کہا: اے نوجوان! اب تمہارا جادو یہاں تک پہنچ گیا ہے' تم پیدائشی اندھے اور برص کے مریض کو ٹھیک کر دیتے ہو اور یہ کر دیتے ہو اور وہ کر دیتے ہو وہ لڑکا بولا میں کسی کو شفا نہیں دیتا۔ شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اس لڑکے کو بھی پکڑ لیا اور اسے اس وقت تک اذیت دیتا رہا جب تک اس نے راہب کے بارے میں نہ بتا دیا پھر اس راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ تم اپنا دین چھوڑ دو۔ اس نے اِنکار کیا تو ایک "آرا" منگوایا گیا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر اسے چیر دیا گیا یہاں تک کہ وہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ پھر بادشاہ کے مصاحب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا تم اپنا دین چھوڑ دو! اس نے انکار کیا تو وہ آرا اس کے سر پر رکھ کر اسے چیر دیا گیا اور وہ بھی دو حصوں میں تقسیم ہو گیا پھر اس لڑکے کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا: تم اپنا دین چھوڑ دو!

اس لڑکے نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اسے اپنے ساتھیوں کے سپرد کیا اور حکم دیا اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ جب تم اس کی چوٹی پر پہنچ جاؤ اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے نیچے پھینک دینا۔ وہ لوگ اس لڑکے کو لے کر وہاں گئے اور اس پہاڑ پر چڑھ گئے۔ لڑکے نے دُعا کی اے اللہ! تو جیسے چاہے مجھے ان سے بچا لے! پہاڑ میں زلزلہ آیا اور وہ سب لوگ مر گئے وہ لڑکا بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے اس سے دریافت کیا۔ تمہارے ساتھ جانے والے کہاں ہیں؟ لڑکے نے جوب دیا'

اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا بادشاہ نے اسے اپنے دوسرے ساتھیوں کے حوالے کیا اور حکم دیا اسے ساتھ لے جاؤ اور ایک کشتی میں سوار کر کے سمندر کے درمیان میں لے جانا اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے سمندر میں پھینک دینا وہ لوگ اس لڑکے کو ساتھ لے کر چلے لڑکے نے دُعا کی' اے اللہ! تو جیسے چاہے مجھے ان سے بچا لے' وہ کشتی اُلٹ گئی اور وہ سب لوگ ڈوب گئے۔

وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے اس سے دریافت کیا تمہارے ساتھیوں کا کیا انجام ہوا؟ اس نے جواب دیا' اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا: جب تک تم میری ایک بات نہیں مان لیتے تم مجھے قتل نہیں کر سکو گے' بادشاہ نے دریافت کیا: وہ کیا بات ہے؟ لڑکا بولا' تم لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور پھر مجھے ایک درخت پر لٹکا دو پھر میرے ترکش میں سے ایک تیر نکال کے اسے کمان پہ چڑھاؤ اور یہ کہو اللہ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو اس لڑکے کا پروردگار ہے پھر تم مجھے تیر مارنا اگر تم نے ایسا کر لیا تو تم مجھے قتل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک درخت پر لٹکا دیا پھر اس نے اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا اسے کمان پر چڑھایا اور بولا' اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو اس لڑکے کا پروردگار ہے پھر اس نے وہ تیر اُسے مارا وہ تیر اس کی کنپٹی میں پیوست ہو گیا اس لڑکے نے کنپٹی پر اپنا ہاتھ رکھا اور فوت ہو گیا۔

سب لوگ بولے۔ ہم لڑکے کے پروردگار پر ایمان لاتے ہیں بادشاہ کو اس بات کی اطلاع ملی اور اس سے کہا گیا آپ نے غور کیا آپ جس چیز سے بچنا چاہ رہے تھے اللہ کی قسم! وہی ہوا ہے لوگ ایمان لے آئے پھر بادشاہ کے حکم کے تحت گلیوں میں خندقیں کھودی گئیں اور ان میں آگ جلا دی گئی بادشاہ نے حکم دیا جو شخص اپنا دین نہ چھوڑے اسے ان میں پھینک دینا یا لوگوں سے یہ کہا گیا کہ تم آگ میں کود جاؤ تو انہوں نے ایسا ہی کیا' یہاں تک کہ ایک عورت آئی جس کے ساتھ بچہ بھی تھا وہ عورت اس میں چھلانگ لگانے کے بارے میں ہچکچاہٹ کا شکار ہوئی تو بچے نے اس سے کہا: امی جان! صبر کیجئے آپ حق پر ہیں۔

"ذِرْوَةُ الجَبَلِ": یعنی اس کا بلند حصہ اس میں ذال پر زیر اور پیش دونوں پڑھے جا سکتے ہیں۔
"القُرْقُوْرُ": اس میں دونوں قاف پر پیش پڑھی جائے گی۔ اس سے مراد کشتیوں کی مخصوص قسم ہے۔
"الصَّعِيْدُ": یہاں اس سے مراد کھلا میدان ہے۔
"الْاُخْدُوْدُ": زمین میں موجود گڑھے جو چھوٹی نہر کی مانند ہوں۔
"اُضْرِمَ": یعنی اسے جلا دیا۔ "انْكَفَاَتْ": وہ مڑ گئی۔ "تَقَاعَسَتْ": اس نے توقف کیا اور کمزور ہوئی۔

(31) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: "اِتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ" فَقَالَتْ: اِلَيْكَ عَنِّيْ؛ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيْلَ لَهَا: اِنَّهُ النَّبِيُّ

31–اخرجه احمد (4/12460) والبخاری (1252) وغیره و مسلم (926) و ابو داؤد (3124) والترمذی (988) والنسائی (1868) وفی عمل الیوم واللیلة (1068) وابن حبان (2895) والبیهقی (3/65) والبغوی (1539)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ، فَقَالَتْ: لَمْ اَعْرِفْكَ، فَقَالَ: "اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "تَبْكِيْ عَلٰى صَبِيٍّ لَّهَا".

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک خاتون کے پاس سے گزرے جو کہ ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر سے کام لو! اس نے کہا آپ ﷺ اپنا کام کیجئے آپ کو میری مصیبت لاحق نہیں ہوئی ہے۔ وہ عورت نبی ﷺ کو پہچانتی نہیں تھی اس کو بتایا گیا' یہ اللہ کے نبی ﷺ ہیں۔ وہ عورت نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر آئی تو اسے آپ ﷺ کے دروازے پر کوئی دربان نظر نہیں آیا اس نے آپ ﷺ کو عذر پیش کیا' میں آپ کو پہچانتی نہیں تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: صبر صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ عورت اپنے بچے پر رو رہی تھی"۔

(32) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ اِلَّا الْجَنَّةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مؤمن بندے کی دنیا سے تعلق رکھنے والی محبوب چیز کو قبضے میں لے لیتا ہوں اور پھر وہ اس پر ثواب کی امید رکھتا ہے تو اس کی جزاء میرے نزدیک صرف جنت ہے اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(33) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ، فَاَخْبَرَهَا اَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَّبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَّقَعُ فِي الطَّاعُوْنِ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَّعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ الشَّهِيْدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں بتایا: یہ عذاب تھا' جسے اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا تھا بھیج دیتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے اہل ایمان کے لئے رحمت بنا دیا ہے۔
جو بندہ طاعون میں مبتلا ہو تو وہ اپنے شہر میں صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے ٹھہرا رہے وہ یہ جانتا ہو کہ اسے وہی مصیبت لاحق ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے نصیب میں لکھی ہے تو اس شخص کو شہید کی مانند اجر ملے گا۔
اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

32–اخرجه البخاری (4624) وفی الباب عن انس رضی اللہ عنہ عند النسائی (1870) وسیاتی برقم (932)

33–اخرجه احمد (9/25267) والبخاری (5734)

(34) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ" يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر سے کام لیتا ہے تو میں ان دونوں کے عوض میں اسے جنت دوں گا (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کی مراد آدمی کی دونوں آنکھیں ہیں اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(35) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، قَالَ: قَالَ لِيْ ابْنُ عَباسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَلَا اُرِيْكَ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنِّيْ اُصْرَعُ، وَاِنِّيْ اَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيْ . قَالَ: "اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يُّعَافِيْكِ" فَقَالَتْ: اَصْبِرُ، فَقَالَتْ: اِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت دکھاؤں، میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا یہ سیاہ فام عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے، میں بے پردہ ہو جاتی ہوں، آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو صبر سے کام لو تمہیں جنت مل جائے گی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں ٹھیک کر دے وہ عورت بولی میں صبر سے کام لوں گی، پھر اس نے عرض کی: میں بے پردہ ہو جاتی ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میں بے پردہ نہ ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعائے خیر کی۔ (متفق علیہ)

(36) وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَاَدْمَوْهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهِ، يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ، فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گویا میں اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ اللہ تعالیٰ کے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے تھے جن کی قوم نے انہیں مارا اور انہیں خون آلود کر دیا وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے اے اللہ! میری قوم کو بخش دے یہ لوگ نہیں جانتے (کہ میرا مقام کیا ہے) (متفق علیہ)

34–اخرجه احمد (4/14023) والبخاری (2653) والترمذی (2408) والبیهقی (375/3)

35–اخرجه البخاری (5652) و مسلم (2576)

36–اخرجه احمد (2/3611) والبخاری (3477) وغیره و مسلم (1792) وابن ماجه (4025) وابو یعلی (5072) وغیره و ابن حبان (6576)

(37) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ، وَّلَا وَصَبٍ، وَّلَا هَمٍّ، وَّلَا حَزَنٍ، وَّلَا اَذًى، وَّلَا غَمٍّ، حَتّٰى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَ"الْوَصَبُ": الْمَرَضُ .

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس بھی مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، غم، دکھ یا تکلیف لاحق ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ) "الْوَصَبُ": کا مطلب بیماری ہے۔

(38) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا، قَالَ: "اَجَلْ، اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ" قُلْتُ: ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ؟ قَالَ: "اَجَلْ، ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُصِيْبُهُ اَذًى، شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ، وَحُطَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَ"الْوَعْكُ": مَغْثُ الْحُمَّى، وَقِيْلَ: الْحُمّٰى .

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو بخار تھا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت شدید بخار ہے آپ نے فرمایا ہاں! مجھے اس طرح بخار ہوتا ہے۔ جیسے تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔

میں نے عرض کی: یہ اس وجہ سے ہے، آپ کو دوگنا اجر ملے؟ آپ نے فرمایا: ایسا ہی ہے، اسی طرح جس بھی مسلمان کو جو بھی اذیت لاحق ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے جو کانٹا لگتا ہے یا اس سے بھی کم جو کچھ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی غلطیوں کو مٹا دیتا ہے اور اس کے گناہوں کو یوں جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔

الوعك: کا مطلب بخار چڑھنا ہے۔ اور ایک قول کے مطابق "بخار" ہے۔

(39) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصَبْ مِنْهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

وَضَبَطُوا "يُصَبْ" بِفَتْحِ الصَّادِ وَكَسْرِهَا .

37–اخرجه احمد 3/8432) والبخاری (5641) وغیره و مسلم (2573) والترمذی (966) وابن حبان (2905) والبیهقی (373/3)

38–اخرجه احمد (2/3618) والبخاری (5647) وغیره و مسلم (2571) والدارمی (2/316) وابن حبان (2937) والبیهقی (372/3) والبغوی فی المرقاة (1431) وغیره

39–اخرجه مالك (1752) واحمد (3/7239) والبخاری (5645) والقضاعی فی الشهاب (344) وابن حبان (2907) والبغوی فی المرقاة (1420)

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے بارے میں بھلائی کرے اسے کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

"یُصِبْ": بعض محدثین نے اسے ص پر زبر اور زیر کے ہمراہ بھی پڑھا ہے۔

(40) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ اَصَابَہٗ، فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا، فَلْیَقُلْ: اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّی، وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کوئی بھی شخص کسی لاحق ہونے والی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو ہرگز نہ کرے۔ اگر اس نے ضرور ایسا کرنا ہو تو یہ کہے: اے اللہ تعالیٰ اگر زندگی میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے زندگی دے اور اگر موت میرے حق میں بہتر ہے تو مجھے موت دے۔ (متفق علیہ)

(41) وَعَنْ اَبِیْ عبد اللّٰہ خَبَّاب بنِ الْاَرَتِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ متوَسِّدٌ بُرْدَۃً لَّہٗ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ، فقُلْنَا: اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُوْ لَنَا؟ فَقَالَ: "قَدْ کَانَ مَنْ قَبْلَکُمْ یُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَیُحْفَرُ لَہٗ فِی الْاَرْضِ فَیُجْعَلُ فِیْھَا، ثُمَّ یُؤْتٰی بِالْمِنْشَارِ فَیُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِہٖ فَیُجْعَلُ نِصْفَیْنِ، وَیُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِیْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِہٖ وَعَظْمِہٖ، مَا یَصُدُّہٗ ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِہٖ، وَاللّٰہِ لَیُتِمَّنَّ اللّٰہُ ھٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاکِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ لَا یَخَافُ اِلَّا اللّٰہَ وَالذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِہٖ، وَلٰکِنَّکُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ" رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

وَفِیْ رِوَایَۃٍ: "وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَۃً وَّقَدْ لَقِیْنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ شِدَّۃً".

✧✧ حضرت ابوعبد اللہ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شکایت کی آپ ﷺ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں اپنی چادر سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی، آپ ہمارے لئے مدد طلب کیوں نہیں کرتے آپ ﷺ ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کرتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے کسی شخص کو لایا جاتا تھا اس کے لئے زمین کھودی جاتی تھی پھر اس کو گڑھے میں ڈال دیا جاتا تھا پھر "آرا" لا کر اس کے سر پر رکھا جاتا تھا اور اسے دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا اس کے گوشت اور ہڈیوں کے اوپر لوہے کی کنگھی پھیری جاتی تھی اور یہ بات بھی اسے دین سے نہیں ہٹا سکتی تھی اللہ کی قسم یہ دین ضرور مکمل ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص صنعاء سے لے کر حضر موت تک جائے گا اور اسے

40- اخرجہ احمد (4/12015) والبخاری (5671) وغیرہ و مسلم (2680) والنسائی (1818) والقضاعی فی مسند الشہاب (1937) وابن حبان (2966) والبیہقی (3/377) والبغوی فی المرقاۃ (1444)

41- اخرجہ احمد (7/21130) والبخاری (3612) و ابو داؤد (2649) والنسائی (5335) وابن حبان (2897) والطبرانی (3638/4) والبیہقی (5/6)

صرف اللہ کا خوف ہوگا یا پھر بھیڑیے کا خوف ہوگا البتہ تم لوگ جلد بازی سے کام لیتے ہیں

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ نے اپنی چادر سے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور ہمیں مشرکین کی طرف سے تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

(42) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: لَمَّا کَانَ یَوْمُ حُنَیْنٍ اٰثَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاسًا فِی الْقِسْمَۃِ، فَاَعْطَی الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِّئَۃً مِّنَ الْاِبِلِ، وَاَعْطٰی عُیَیْنَۃَ بْنَ حِصْنٍ مِّثْلَ ذٰلِکَ، وَاَعْطٰی نَاسًا مِّنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ واٰثَرَھُمْ یَوْمَئِذٍ فِی الْقِسْمَۃِ. فَقَالَ رَجُلٌ: وَاللّٰہِ اِنَّ ھٰذِہٖ قِسْمَۃٌ مَّا عُدِلَ فِیْھَا، وَمَا اُرِیْدَ فِیْھَا وَجْہُ اللّٰہِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰہِ لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَاَتَیْتُہٗ فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا قَالَ، فَتَغَیَّرَ وَجْھُہٗ حَتّٰی کَانَ کَالصِّرْفِ. ثُمَّ قَالَ: "فَمَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ یَعْدِلِ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ؟" ثُمَّ قَالَ: "یَرْحَمُ اللّٰہُ مُوْسٰی قَدْ اُوْذِیَ بِاَکْثَرَ مِنْ ھٰذَا فَصَبَرَ". فَقُلْتُ: لَا جَرَمَ لَا اَرْفَعُ اِلَیْہِ بَعْدَھَا حَدِیْثًا. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

وَقَوْلُہٗ: "کَالصِّرْفِ" ھُوَ بِکَسْرِ الصَّادِ الْمُھْمَلَۃِ: وَھُوَ صِبْغٌ اَحْمَرُ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے موقعہ پر، نبی اکرم ﷺ نے (مال غنیمت) تقسیم کرتے ہوئے بعض لوگوں کو ترجیح دی۔ آپ ﷺ نے اقرع بن حابس کو سو اونٹ عطا کئے۔ اسی طرح عینیہ بن حصن کو بھی اتنے ہی اونٹ عطا کئے۔ آپ ﷺ نے بعض دیگر عرب سرداروں کو بھی اس دن ترجیحی طور پر (زیادہ مال غنیمت) عطا کیا تو ایک شخص بولا: اللہ کی قسم! اس تقسیم میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا۔ اور نہ ہی اللہ کی رضا کے حصول کے لیے یہ تقسیم کی گئی ہے۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا اللہ کی قسم! میں نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع ضرور دوں گا۔ پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی جو اس نے کہا تھا، نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک انتہائی سرخ ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ اور اس کا رسول ہی عدل نہیں کریں گے تو پھر کون عدل کرے گا؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس وقت) میں نے تہیہ کیا کہ آئندہ میں ایسی کوئی شکایت آپ ﷺ کو نہیں بتاؤں گا۔

"کالصِّرْفِ": اس میں ص پر زیر پڑھی جائے گی۔ اور اس سے مراد سرخ رنگ ہے۔

(43) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَرَادَ اللّٰہ بعبدِہِ الْخَیْرَ عَجَّلَ لَہُ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا، وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدِہِ الشَّرَّ اَمْسَکَ عَنْہُ بِذَنْبِہٖ حَتّٰی یُوَافِیَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ". وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاھُمْ، فَمَنْ رَّضِیَ فَلَہُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَہُ السُّخْطُ" رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ".

42- اخرجہ احمد (2/3902) والبخاری (3150) و مسلم (1062) وابن حبان (2917) مختصراً

43- اخرجہ الترمذی (2404) وقال حسن غریب وابن ماجہ (4031) وفی الباب عن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ الحاکم (1/1291) وابن حبان (2911) واحمد (5/16806) والبیہقی فی الصفات (ص/154) واسناد حسن۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو اسے دنیا میں سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے بارے میں برائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس کے گناہ محفوظ کر لیتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کی سزا دے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عظیم جزا' عظیم آزمائش کے نتیجے میں ملتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ محبت کرتا ہے تو اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے جو شخص راضی رہتا ہے اسے جزا نصیب ہوتی ہے اور جو شخص ناراض ہو جاتا ہے اسے ناراضگی نصیب ہوتی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(44) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِاَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَشْتَكِیْ، فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَةَ، فَقُبِضَ الصَّبِیُّ، فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَةَ، قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِیْ؟ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ وَّهِیَ اُمُّ الصَّبِیِّ: هُوَ اَسْكَنُ مَا كَانَ، فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى، ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا، فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَتْ: وَارُوا الصَّبِیَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ، فَقَالَ: "اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟" قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا"، فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقَالَ لِیْ اَبُوْ طَلْحَةَ: احْمِلْهُ حَتّٰى تَاْتِیَ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَعَثَ مَعَهٗ بِتَمَرَاتٍ، فَقَالَ: "اَمَعَهٗ شَیْءٌ؟" قَالَ: نَعَمْ، تَمَرَاتٌ، فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْ فِيْهِ فَجَعَلَهَا فِیْ فِیِّ الصَّبِیِّ، ثُمَّ حَنَّكَهٗ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

وَفِیْ رِوَايَةِ الْبُخَارِیِّ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: فَرَاَيْتُ تِسْعَةَ اَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَؤُوا الْقُرْاٰنَ، يَعْنِیْ: مِنْ اَوْلَادِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَوْلُوْدِ ۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: مَاتَ ابْنٌ لِاَبِیْ طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَيْمٍ، فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا: لَا تُحَدِّثُوْا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا اُحَدِّثُهٗ، فَجَآءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَاءً فَاَكَلَ وَشَرِبَ، ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهٗ اَحْسَنَ مَا كَانَتْ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَوَقَعَ بِهَا ۔ فَلَمَّا اَنْ رَّاَتْ اَنَّهٗ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا، قَالَتْ: يَا اَبَا طَلْحَةَ، اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوْا عَارِيَتَهُمْ اَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوْا عَارِيَتَهُمْ، اَلَهُمْ اَنْ يَّمْنَعُوْهُمْ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَتْ: فَاحْتَسِبْ ابْنَكَ، قَالَ: فَغَضِبَ، ثُمَّ قَالَ: تَرَكْتِنِیْ حَتّٰى اِذَا تَلَطَّخْتُ، ثُمَّ اَخْبَرْتِنِیْ بِابْنِیْ؟! فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ لَيْلَتِكُمَا"، قَالَ: فَحَمَلَتْ ۔ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ وَّهِیَ مَعَهٗ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْمَدِيْنَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوْقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ، فَاحْتَبَسَ عَلَيْهَا اَبُوْ طَلْحَةَ، وَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ: يَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ: اِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ اَنَّهٗ يُعْجِبُنِیْ اَنْ اَخْرُجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ وَاَدْخُلَ مَعَهٗ اِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرٰى، تَقُوْلُ اُمُّ

44-اخرجه البخاری (1301) ومسلم (2144)

سُلَيْمٍ: يَا اَبَا طَلْحَةَ، مَا اَجِدُ الَّذِیْ كُنْتُ اَجِدُ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِيْنَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا ۔ فَقَالَتْ لِیْ اُمِّیْ: يَا اَنَسُ، لَا يُرْضِعُهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَغْدُوْا بِهٖ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ احْتَمَلْتُهٗ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جو بیمار تھا ایک مرتبہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے پیچھے سے بچے کا انتقال ہو گیا جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انہوں نے دریافت کیا' میرے بیٹے کا کیا حال ہے۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا جو اس بچے کی والدہ تھیں' نے عرض کی: وہ پہلے کے مقابلے میں سکون کی حالت میں ہے' پھر سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا انہوں نے رات کا کھانا کھایا پھر سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ صحبت کی جب وہ فارغ ہو گئے۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے (گھر والوں سے) کہا بچے کو ڈھانپ دو! صبح حضرت ابوطلحہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر اور اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے گزشتہ رات ہم بستری کی ہے تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی' اے اللہ! ان دونوں کو برکت نصیب فرما! تو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (حضرت انس سے) کہا: اسے اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ کچھ کھجوریں بھی بھجیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا' کیا اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! کھجوریں ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان کھجوروں کو لیا اور اسے چبایا پھر انہیں اپنے منہ میں ڈالا اور پھر اسے بچے کے منہ میں ڈال دیا یوں آپ ﷺ نے اسے گھٹی دی اور اس کا نام عبداللہ تجویز کیا۔ (متفق علیہ)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں بن عیینہ کہتے ہیں۔ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے' میں نے ان صاحبزادے (عبداللہ) کے نو بچے دیکھے ہیں جو سب قرآن کے حافظ تھے اس سے مراد وہ نومولود صاحبزادے عبداللہ ہیں۔ یعنی ان کی اولاد میں سب حافظ تھے۔

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا فوت ہو گیا جو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے تھا۔ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر والوں سے کہا آپ لوگ حضرت ابوطلحہ کو ان کے صاحبزادے کے بارے نہ بتائیے گا میں خود انہیں اس بارے میں بتا دوں گی۔ جب حضرت ابوطلحہ واپس آئے تو سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے رات کا کھانا پیش کیا تو انہوں کھا لیا پھر سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا تیار ہو کر ان کے سامنے آئیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ صحبت کی۔ جب سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا اب وہ سیر ہو چکے ہیں اور صحبت بھی کر چکے ہیں تو انہوں نے کہا ابوطلحہ آپ کا کیا خیال ہے اگر کچھ لوگ کسی دوسرے کو کوئی چیز عارضی طور پر دیں اور پھر وہ اپنی چیز واپس لے لیں تو کیا دوسرے لوگ اسے واپس کرنے سے انکار کر سکتے ہیں تو ابوطلحہ نے کہا' نہیں! تو سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا' آپ اپنے بیٹے کے بارے میں ثواب کی امید رکھیے اس کے بعد کیونکہ اس کا انتقال ہو چکا ہے) تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور فرمایا: تم نے مجھے بتایا نہیں یہاں تک کہ میں نے صحبت بھی کر لی پھر اس کے بعد تم نے مجھے اس کے بارے میں بتایا ہے پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ' نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری گزشتہ رات میں تمہیں برکت نصیب کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا حاملہ ہوگئیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کے دوران سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی سفر کر رہی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپسی پر مدینہ منورہ تشریف لاتے تھے تو رات کے وقت تشریف نہیں لایا کرتے تھے آپ مدینہ منورہ کے قریب ہوگئے اسی دوران سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دردِ زہ شروع ہوگیا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں روک لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوگئے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے پروردگار تو جانتا ہے' مجھے یہ بات پسند ہے' میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاؤں جب وہ جائیں میں ان کے ساتھ واپس آؤں جب وہ واپس آئیں لیکن جس وجہ سے میں رُک گیا ہوں وہ تو جانتا ہے سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا اے ابوطلحہ مجھے جو تکلیف ہے وہ رہنے دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ روانہ ہوجائیں ہم لوگ روانہ ہوگئے اس دوران جب وہ آرہے تھے تو انہیں دردِ زہ شروع ہوگیا اور انہوں نے ایک لڑکے کو جنم دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میری والدہ نے مجھ سے کہا اے انس! میں نے اسے دودھ نہیں پلایا ہے تم صبح اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جانا جب صبح ہوئی تو میں اس بچے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اور اس کے بعد انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی ہے۔

(45) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"وَالصُّرَعَةُ": بِضَمِّ الصَّادِ وَفَتْحِ الرَّاءِ وَاَصْلُهٗ عِنْدَ الْعَرَبِ مَنْ يَصْرَعُ النَّاسَ كَثِيْرًا۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پہلوان وہ نہیں ہے جو دوسرے کو پچھاڑ دے، پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔

"وَالصُّرَعَةُ": میں ص پر پیش پڑھی جائے گی اور "ر" پر زبر پڑھی جائے گی۔ عربوں کے نزدیک اس سے مراد وہ شخص ہے جو دوسروں کو بہت زیادہ پچھاڑ دے۔

(46) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ، وَاَحَدُهُمَا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ، وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَّوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، ذَهَبَ مِنْهُ مَا يَجِدُ". فَقَالُوْا لَهٗ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

✧✧ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا دو افراد ایک دوسرے کے

45- اخرجه مالك (1681) واحمد (3/7223) والبخاری (6114) و مسلم (2609) والطیالسی (2520) والقضاعی فی مسند الشهاب (1212) وعبدالرزاق (20287) وابن حبان (717) والبیهقی (235/10)

46- اخرجه احمد (10/27275) وابن ابی شیبة (533/8) والبخاری (3382) ومسلم (2610) و ابو داؤد (4781) وابن حبان (5692) والحاكم (2/4639) والطبرانی (6488)

ساتھ الجھ پڑے ایک شخص کا چہرہ سرخ ہوگیا اور رگیں پھول گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ آتا ہے' جسے اگر یہ پڑھ لے تو اس کی یہ کیفیت ختم ہوجائے گی اگر یہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھ لے تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی۔ لوگوں نے اس شخص کو بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو (تو اس نے کہا کیا میں پاگل ہوں) (متفق علیہ)

(47) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَظَمَ غَيْظًا، وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّنْفِذَهٗ، دَعَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ مَا شَاءَ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ"۔

✧✧ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جو شخص اپنے غصے پر قابو پالے جبکہ وہ اس کے اظہار کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے اسے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ وہ جس "حورعین" کو چاہے (حاصل کرلے)

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(48) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْصِنِیْ۔ قَالَ: "لَا تَغْضَبْ" فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: "لَا تَغْضَبْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کچھ تلقین کریں، آپ نے فرمایا غضب ناک نہ ہونا' اس نے چند مرتبہ یہ سوال دہرایا تو آپ نے یہی فرمایا: غضب ناک نہ ہونا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(49) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ"۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مومن مرد اور مومن عورت اپنی جان' اولاد اور مال کے بارے میں آزمائش میں مبتلا رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو ان پر

47- اخرجه احمد (5/15637) و ابو داؤد (4777) والترمذی (2028) وابن ماجة (4186) واسناده حسن

48- اخرجه احمد (3/8752) والبخاری (6116) والترمذی (2027) وفی الباب عن عبد الله بن مسعود وعبدالله بن عمرو و عبد الرحمن بن عوف عند مالك واحمد و مسلم والبخاری فی الادب المفرد و ابو داؤد ابن حبان وغیرهم

49- اخرجه مالك (556) واحمد (3/9818) والترمذی (2407) وابن حبان (2913) والحاكم (1/1281) والبیهقی (374/3) واسناده حسن.

کوئی گناہ نہیں ہوتا (سب معاف ہو چکے ہوتے ہیں)

(50) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ عُیَیْنَةُ بْنُ حِصْنٍ، فَنَزَلَ عَلٰی ابْنِ اَخِیْهِ الْحُرِّ بْنِ قَیْسٍ، وَّکَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِیْنَ یُدْنِیْهِمْ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَکَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمُشَاوَرَتِهٖ کُهُوْلًا کَانُوْا اَوْ شُبَّانًا، فَقَالَ عُیَیْنَةُ لِابْنِ اَخِیْهِ: یَا ابْنَ اَخِیْ، لَکَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِیْرِ فَاسْتَاْذِنْ لِیْ عَلَیْهِ، فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لَهٗ عُمَرُ. فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: هِیْ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِیْنَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْکُمُ فِیْنَا بِالْعَدْلِ. فَغَضِبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰی هَمَّ اَنْ یُّوْقِعَ بِهٖ. فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ لِنَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ﴾ (الاعراف: 199) وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِیْنَ، وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِیْنَ تَلَاهَا، وَکَانَ وَقَّافًا عِنْدَ کِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' عینیہ بن حصن آیا اور اپنے بھتیجے حر بن قیس کے ہاں پڑاؤ کیا یہ ان افراد میں سے تھے جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پاس رکھا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں پڑھے لکھے افراد شامل ہوتے تھے جو مشورہ دیتے تھے خواہ وہ (پڑھے لکھے افراد) عمر رسیدہ ہوں یا پھر نوجوان ہوں۔ عینیہ نے اپنے بھتیجے سے کہا: اے بھتیجے تم اس امیر کا خصوصی قرب رکھتے ہو تم مجھے ان سے ملوا دو حر بن قیس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی۔ جب عینیہ آیا تو بولا اے ابن خطاب! کیا وجہ ہے آپ ہمیں مناسب ادائیگیاں نہیں کرتے اور ہمارے بارے میں انصاف کے ساتھ کام نہیں لیتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے' انہوں نے ارادہ کیا کہ اس کی پٹائی کریں تو ''حر'' انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے ارشاد فرمایا ہے۔ ''تم معافی کو اختیار کرو اور مناسب طریقے سے حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو''۔ یہ شخص جاہل ہے راوی بیان کرتے ہیں' اللہ کی قسم! ''حر'' نے جب یہ آیت تلاوت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے نہیں بڑھے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم آنے پر ٹھہر جایا کرتے تھے۔ (اس کا ایک مفہوم یہ ہو سکتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم پر عمل کیا کرتے تھے)۔

(51) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّهَا سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْکِرُوْنَهَا!" قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: "تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْکُمْ، وَتَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَکُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

"وَالْاَثَرَةُ": اَلْاِنْفِرَادُ بِالشَّیْءِ عَمَّنْ لَهٗ فِیْهِ حَقٌّ.

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب میرے بعد ترجیحی سلوک ہوگا اور وہ معاملات ہوں گے جو تمہیں ناپسند ہوں گے، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، آپ

50-اخرجه البخاری (4642) و (7286)

51-اخرجه احمد (3640) والبخاری (3603) و مسلم (1843) والترمذی (2190) وابن حبان (4587) والبیهقی (8/57)

نے فرمایا: جو حق تم پر لازم ہے تم اسے ادا کرو اور جو تمہارا حق ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرو۔

(متفق علیہ)

"وَالْاَثَرَةُ": جس شخص کا کسی چیز میں حق ہو اُسے اُس سے الگ کر دینا۔

(52) وَعَنْ اَبِیْ یَحْیٰی اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ کَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا، فَقَالَ: "اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

"وَاُسَیْدٌ": بِضَمِّ الْهَمْزَةِ. "وَحُضَیْرٌ": بِحَاءٍ مُّهْمَلَةٍ مَّضْمُوْمَةٍ وَّضَادٍ مُّعْجَمَةٍ مَّفْتُوْحَةٍ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

✧✧ حضرت ابو یحییٰ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک انصاری نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے عامل کیوں نہیں مقرر کرتے، جیسے آپ نے فلاں کو عامل مقرر کیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے بعد اپنے ساتھ ترجیحی سلوک دیکھو گے تو تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

لفظ اسید میں ہمزہ پر پیش پڑھی جائے گی اور لفظ حضیر میں ''ح'' پر پیش پڑھی جائے گی۔ اور اس کے بعد زبر والی ض ہے۔

(53) وَعَنْ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْهَا الْعَدُوَّ، انْتَظَرَ حَتّٰی اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِیْهِمْ، فَقَالَ: "یَا اَیُّهَا النَّاسُ، لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَّاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ، فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ".

ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ، وَمُجْرِیَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ.

حضرت ابو ابراہیم عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگ کے دوران' جب آپ انتظار کر رہے تھے (کہ دشمن کے ساتھ مقابلہ شروع ہو) پھر جب سورج ڈھل گیا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرو، اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو اور جب تمہارا ان سے سامنا ہو جائے تو صبر سے کام لو۔ یہ بات یاد رکھنا کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دعا کی۔

''اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے' بادلوں کو چلانے والے' دشمن کے لشکروں کو پسپا کرنے والے' انہیں پسپا کر دے اور ان کے خلاف ہماری مدد کر''۔

(متفق علیہ)

52-اخرجه احمد (6/18606) والبخاری (3792) و مسلم (1845)

53-اخرجه احمد (7/19136) والبخاری (2818) ومسلم (1736) و ابو داؤد (2631) والحاکم (2/3413)

بَابُ الصِّدْق

باب 4: سچائی کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴾ (التوبة : 119).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ ﴾ (الأحزاب : 35).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''سچے مرد اور سچی عورتیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴾ (محمد : 21).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''اور وہ اللہ تعالیٰ سے سچ کہتے تو یہ ان کے لئے زیادہ بہتر تھا''۔

(1)- وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ :

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو پہلی حدیث (یہ ہے)

(54) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا . وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ ایک شخص سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

(55) اَلثَّانِىْ : وَعَنْ اَبِىْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ

54-اخرجه احمد (2/3638) والبخاری (6094) وفی الادب المفرد (386) ومسلم (2607) وابو داؤد (4989) والترمذی (1978) وابن حبان (272) وابن ابی شیبة (591/590/8) والبیہقی (243/10)

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ ؛ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ، وَّالْكَذِبَ رِيْبَةٌ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ".

قَوْلُهُ : "يُرِيْبُكَ" هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّهَا : وَمَعْنَاهُ اتْرُكْ مَا تَشُكُّ فِىْ حِلِّهِ وَاعْدِلْ اِلٰى مَا لَا تَشُكُّ فِيْهِ .

✧✧ حضرت ابومحمد حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان یاد رکھا ہوا ہے۔ جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے چھوڑ کر اسے اختیار کرو جو شک میں مبتلا نہ کرے کیونکہ سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے حدیث کا یہ لفظ ''یریبك'' اس میں ''ی'' پر زبر یا پیش پڑھی جا سکتی ہے اس کا مطلب یہ ہے' جس چیز کے حلال ہونے کے بارے میں تمہیں شک ہو اسے چھوڑ کر اسے اختیار کرو جس کے بارے میں تمہیں شک نہ ہو۔

(56) اَلثَّالِثُ : عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِىْ قِصَّةِ هِرَقْلَ ، قَالَ هِرَقْلُ : فَمَاذَا يَاْمُرُكُمْ - يَعْنِىْ: النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ : قُلْتُ : يَقُوْلُ : "اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَّاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ اٰبَاؤُكُمْ، وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَالصِّدْقِ، وَالْعَفَافِ، وَالصِّلَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ اپنی طویل حدیث میں' جس میں انہوں نے ہرقل کا واقعہ بیان کیا ہے' بیان کرتے ہیں' ہرقل نے دریافت کیا وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ یعنی نبی اکرم ﷺ، تو ابوسفیان فرماتے ہیں میں نے جواب دیا: وہ فرماتے ہیں تم صرف اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہارے آباء جو کہا کرتے تھے اسے ترک کر دو وہ ہمیں نماز پڑھنے، پاکدامنی اختیار کرنے اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ (متفق علیہ)

(57) اَلرَّابِعُ : عَنْ اَبِىْ ثَابِتٍ، وَقِيْلَ : اَبِىْ سَعِيْدٍ، وَقِيْلَ : اَبِى الْوَلِيْدِ، سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ وَّهُوَ بَدْرِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

55-صحیح الاسناد. اخرجه احمد (1/1723) والترمذی (2518) والنسائی (5727) والطیالسی (1178) والحاکم (2/2170-2169) والبیہقی (335/5) والدارمی (2532) بالفاظ متقاربة

56-اخرجه احمد جزء من حدیث طویل اخرجه احمد (1/2370) والبخاری (7) و (51) ومسلم (1773) والترمذی (2717) و ابن حبان (2555) وابن منده فی الایمان (143) والبیہقی فی دلائل النبوة (380/377/4) وغیرهم من ائمة الحدیث الشریف

57-اخرجه مسلم (1909) وابو داؤد (1520) والترمذی (1653) والنسائی (3162) وابن ماجه (2797) وابن حبان (3192) والدارمی (205/2) والبیہقی (170/169/9) والطبرانی (5550/6)

✧✧ حضرت ابوثابت رضی اللہ عنہ' ایک قول کے مطابق حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' ایک قول کے مطابق حضرت ابوالولید سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ، یہ بدری صحابی ہیں' بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت طلب کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مقام پر فائز کرے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر فوت ہوا ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(58) اَلْخَامِسُ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "غَزَا نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ: لَا يَتَّبِعْنِیْ رَجُلٌ مَّلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَّهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِیَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا، وَلَا اَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا لَّمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا، وَلَا اَحَدٌ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّهُوَ يَنْتَظِرُ اَوْلَادَهَا . فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ، اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ - يَعْنِی النَّارَ - لِتَاْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا، فَقَالَ: اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا ، فَلْيُبَايِعْنِیْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَّجُلٌ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِیْ قَبِيْلَتُكَ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهٖ، فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ، فَجَاؤُوْا بِرَاْسٍ مِّثْلِ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ، فَوَضَعَهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا . فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا، ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ لَمَّا رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"اَلْخَلِفَاتُ" بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِ اللَّامِ : جَمْعُ خَلِفَةٍ وَّهِیَ النَّاقَةُ الْحَامِلُ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ! کے ایک نبی ﷺ نے جنگ میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہوتے ہوئے اپنی قوم سے کہا میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے نئی شادی کی ہو اور وہ رخصتی کروانا چاہتا ہو اور اس نے ابھی رخصتی نہ کروائی ہو اور کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے گھر تعمیر کیا ہو اور ابھی چھت نہ ڈالی ہو اور کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے اونٹنیاں یا بکریاں خریدی ہوں اور وہ ان کی اولاد کا منتظر ہو' نبی علیہ السلام ﷺ جنگ میں شریک ہوئے۔ جب وہ اس علاقے کے پاس پہنچے تو عصر کا وقت ہو گیا انہوں نے سورج سے کہا' تم بھی حکم کے پابند ہو اور میں بھی حکم کا پابند ہوں (پھر دعا کی) اے اللہ اسے ہم پر روک دے تو سورج کو روک دیا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس نبی علیہ السلام کو فتح نصیب کی پھر سب مال غنیمت کو اکٹھا کیا وہ آگ آئی تاکہ اسے کھالے' لیکن اس نے اس مال کو نہیں کھایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے اندر کسی نے خیانت کی ہے۔ ہر قبیلے کا ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے تو ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا تو انہوں نے فرمایا: تمہارے درمیان دھوکہ دینے والا موجود ہے تمہارے قبیلے کا ہر شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے تو دو یا شاید تین لوگوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ چپک گئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے درمیان خیانت موجود ہے تو وہ لوگ ایک سر لے کر آئے جو سونے سے بنا ہوا تھا اور گائے کے سر جتنا تھا۔ انہوں نے اس کو بھی مال

58–اخرجه احمد (3/8245) وعبدالرزاق (9492) والبخاری (3124) و مسلم (1747) والبيهقی (390/6) وابن حبان (3807) والحاكم (2/2618)

غنیمت میں رکھا آگ آئی اور اس نے اس مال غنیمت کو کھا لیا (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) مال غنیمت ہم سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہیں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارے لئے حلال کر دیا ہے جب اس نے ہماری کمزوری کو دیکھا تو اس نے اس کو ہمارے لئے حلال کر دیا۔

لفظ "الخلفات" میں "خ" پر زبر پڑھی جائے گی اور "ل" پر زیر پڑھی جائے گی یہ لفظ "خلفہ" کی جمع ہے جو حاملہ اونٹنی کو کہتے ہیں۔

(59) اَلسَّادِسُ : عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِیْ بَيْعِهِمَا، وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوخالد حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: خرید و فروخت کرنے والوں کو ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہوتا ہے۔ وہ دونوں سچ بولیں گے اور بات واضح کر دیں گے تو ان دونوں کے لئے اس سودے میں برکت رکھ دی جائے گی اور اگر وہ دونوں چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو ان دونوں کے مال میں برکت ختم کر دی جائے گی۔ (متفق علیہ)

بَابُ الْمُرَاقَبَةِ

باب 5: مراقبہ (نگرانی) کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اَلَّذِیْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِيْنَ ﴾ (الشعراء : 219 - 220)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"وہ جو تمہیں اس وقت دیکھتا ہے جب تم قیام کرتے ہو اور سجدہ کرنے والوں میں آتے جاتے ہو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ﴾ (الحديد : 4)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ﴾ (آل عمران : 6)

59–اخرجه احمد (5/15314) وابی شيبة (124/7) والدار قطنی (250/2) والطيالسی (1316) والبخاری (2079) و مسلم (1532) و ابو داؤد (4359) والنسائی (4469) والترمذی (1246) وابن حبان (4904) وغيرهم

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک زمین میں کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہے اور نہ ہی آسمان میں (کوئی چیز پوشیدہ ہے)''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴾ (الفجر : 14)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک تمہارا پروردگار (سب کچھ) ملاحظہ فرما رہا ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرِ ﴾ (غافر : 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ آنکھوں کی خیانت اور سینے میں پوشیدہ (خیالات) کا علم رکھتا ہے''۔

وَالْاٰيَاتِ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ ۔وَاَمَا الْاَحَادِيْثُ، فَالْاَوَّلُ :

اس بارے میں بہت سی معلوم آیات ہیں۔

(60) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِسلامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَلْاِسلامُ : اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ، وَتُؤْتِىَ الزَّكٰوةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا'' ۔ قَالَ: صَدَقْتَ ۔ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْاَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ ! قَالَ: فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِيْمَانِ ۔ قَالَ: ''اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهٖ، وَكُتُبِهٖ، وَرُسُلِهٖ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ'' ۔ قَالَ: صَدَقْتَ ۔ قَالَ: فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِحْسَانِ ۔ قَالَ: ''اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ'' ۔ قَالَ: فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ ۔ قَالَ: ''مَا الْمَسْؤُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ'' ۔ قَالَ: فَاَخْبِرْنِىْ عَنْ اَمَارَاتِهَا ۔ قَالَ: ''اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا، وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبُنْيَانِ'' ۔ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ: ''يَا عُمَرُ، اَتَدْرِىْ مَنِ السَّائِلُ؟'' قُلْتُ : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ ۔ قَالَ: ''فَاِنَّهُ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ اَمْرَ دِيْنِكُمْ'' ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

وَمَعْنٰى ''تَلِدُ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا'' اَىْ سَيِّدَتَهَا ؛ وَمَعْنَاهُ : اَنْ تَكْثُرَ السَّرَارِىْ حَتّٰى تَلِدَ الْاَمَةُ السَّرِّيَّةُ بِنْتًا

60–اخرجه مسلم (8)و ابو داؤد (4695)والترمذی (2610)والنسائی (5005) وابن ماجه (63)و نحوه عند البخاری وغيره (50)من حديث ابی هريرةؓ

لِسَيِّدِهَا وَبِنْتُ السَّيِّدِ فِىْ مَعْنَى السَّيِّدِ وَقِيْلَ غَيْرُ ذٰلِكَ ۔

وَ''الْعَالَةُ'' : الْفُقَرَاءُ ۔ وَقَوْلُهُ : ''مَلِيًّا'' اَىْ زَمَنًا طَوِيْلًا وَّكَانَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا ۔

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص ہمارے سامنے آیا جس نے انتہائی سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور اس کے بال انتہائی سیاہ تھے اس پر سفر کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا تھا اور ہم میں سے کوئی بھی اس کو پہچانتا نہیں تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور اس نے اپنے دونوں گھٹنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوؤں پر رکھ لئے اور بولا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ کہو اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اگر تم وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتے ہو اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیک کہا ہے۔ (حضرت عمر فرماتے ہیں) ہمیں اس پر حیرانگی ہوئی کہ یہ خود ہی سوال کر رہا ہے اور خود ہی تصدیق بھی کر رہا ہے پھر اس نے دریافت کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایمان کے بارے میں کچھ بتائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ پر ایمان رکھو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر' اس کی کتابوں پر' آخرت کے دن پر' تقدیر پر ایمان رکھو وہ اچھی ہو یا بری ہو وہ بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیک فرمایا ہے پھر وہ بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے احسان کے بارے میں کچھ بتایئے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کی یوں عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اگر تم اس کو نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے پھر وہ بولا مجھے قیامت کے دن کے بارے میں کچھ بتایئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے اس کا علم سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں ہے وہ بولا آپ مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں بتایئے آپ نے فرمایا: اس کی نشانی یہ ہے' کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی اور یہ ہے' تم برہنہ پاؤں' برہنہ جسم غریب لوگوں' بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ بلند عمارت تعمیر کریں گے تھوڑی دیر بعد وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا عمر تم جانتے ہو کہ سوال کرنے والا شخص کون تھا حضرت عمر بولے: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرائیل تھے اور تمہارے پاس اس لئے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کے بارے میں تعلیم دیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کنیز کے اپنے رب کو جنم دینے سے مراد اپنے آقا کو جنم دینا ہے اور اس سے مراد یہ ہے' کنیزوں کی کثرت ہو جائے گی اور کنیز اپنے آقا کی بیٹی کو جنم دے گی اور آقا کی بیٹی آقا کی حیثیت کی ہوگی۔

اس بارے میں دیگر اقوال بھی ہیں۔

''العالہ'' کا مطلب غریب لوگ ہیں۔

''ملیا'' کا مطلب طویل زمانہ ہے اور یہ تین (پہر یا دن) تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(61) اَلثَّانِىْ : عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ وَاَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبدالرحمٰن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم جہاں بھی ہو، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور گناہ کرنے کے بعد نیکی کرلو وہ نیکی اس گناہ کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(62) اَلثَّالِثُ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: "يَا غُلَامُ، اِنِّيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ : احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ : اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

وَفِيْ رِوَايَةِ غَيْرِ التِّرْمِذِيِّ : "احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ، تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ، وَاعْلَمْ : اَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ، وَمَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَاعْلَمْ : اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَاَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا" .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دن میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے (سوار) تھا آپ نے فرمایا میں تمہیں چند باتیں سکھا رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو وہ تمہاری حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے جب تم مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو، جب تم مدد طلب کرو تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور یہ بات جان لو (یعنی اس کا یقین رکھو) کہ سب لوگ اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں صرف وہی فائدہ پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے (تمہارے نصیب میں) لکھ دیا ہے اور اگر وہ سب تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں صرف وہی نقصان پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے (تمہارے نصیب میں) لکھ دیا ہے۔ (تقدیر لکھی جانے کے بعد) قلم اٹھا لئے گئے ہیں اور صحیفے

61–اسنادہ حسن، اخرجہ احمد (8/21412) والدارمی (2791) والترمذی (1994)

62–اخرجہ احمد (1/2803) والترمذی (2524) والطبرانی فی الکبیر (12989) والبیہقی فی شعب الایمان (1074) وفی الاسماء والصفات (ص/76/75) وھو حدیث صحیحترمذی حسن صحیح، کتاب الامثال ابن مردویہ حسن الروایۃ بطریق حنش (سخاوی)

خشک ہو گئے ہیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ (دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی) روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

"تم اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ تم فراخی کے عالم میں اسے یاد کرو وہ (تمہاری) تنگی کے عالم میں تمہیں یاد رکھے گا یہ بات جان لو (یعنی اس پر یقین رکھو) جو تمہیں نہیں ملنا وہ تمہیں کبھی نہیں مل سکتا اور جو تمہیں ملنا ہے (یہ نہیں ہو سکتا) کہ وہ تمہیں نہ ملے یہ بات جان لو! صبر کے ہمراہ (یعنی اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی) مدد ہوتی ہے اور پریشانی کے بعد فراخی ہوتی ہے اور تنگی کے بعد آسانی ہوتی ہے"۔

(63) اَلرَّابِعُ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

وَقَالَ: "اَلْمُوْبِقَاتُ" : الْمُهْلِكَاتُ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم لوگ ایسے عمل کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ ہلکے ہوتے ہیں جبکہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم انہیں ہلاک کرنے والے اعمال شمار کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "الموبقات" کا مطلب "ہلاک کرنے والے" ہے۔

(64) اَلْخَامِسُ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُغَارُ، وَغَيْرَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى، اَنْ يَّاْتِيَ الْمَرْءُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَ"الْغَيْرَةُ" : بِفَتْحِ الْغَيْنِ، وَاَصْلُهَا الْاَنَفَةُ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے، آدمی اس کام کا ارتکاب کرے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ (متفق علیہ)

"الغیرۃ": اس میں غین پر زبر پڑھی جائے گی۔ اور اس کی حقیقت غصے میں آنا ہے۔

(65) اَلسَّادِسُ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : "اِنَّ ثَلَاثَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ : اَبْرَصَ، وَاَقْرَعَ، وَاَعْمٰى، اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَاَتَى

63–اخرجہ البخاری (6492) وفی الباب عن ابی سعید الخدری وعباد بن قراط عن احمد

64–اخرجہ البخاری (5223) و مسلم (2761) واحمد (3/8527) والطیالسی (2357) والترمذی (1168) وابن حبان (293)

65–اخرجہ البخاری (3464) و (6653) و مسلم (2964) و ابن حبان (314)

الْاَبْرَصَ، فَقَالَ: اَىُّ شَىْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ، وَّجِلْدٌ حَسَنٌ، وَّيَذْهَبُ عَنِّى الَّذِىْ قَدْ قَذِرَنِى النَّاسُ ؛ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَاُعْطِىَ لَوْنًا حَسَنًا ـ فَقَالَ: فَاَىُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْاِبِلُ - اَوْ قَالَ: الْبَقَرُ شَكَّ الرَّاوِى - فَاُعْطِىَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا ـ

فَاَتَى الْاَقْرَعَ، فَقَالَ: اَىُّ شَىْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ، وَّيَذْهَبُ عَنِّى هٰذَا الَّذِىْ قَذِرَنِى النَّاسُ ؛ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَاُعْطِىَ شَعْرًا حَسَنًا ـ قَالَ: فَاَىُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ، فَاُعْطِىَ بَقَرَةً حَامِلًا، وَّقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا ـ

فَاَتَى الْاَعْمٰى، فَقَالَ: اَىُّ شَىْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَىَّ بَصَرِىْ فَاُبْصِرُ النَّاسَ ؛ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ ـ قَالَ: فَاَىُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ، فَاُعْطِىَ شَاةً وَّالِدًا، فَاَنْتَجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا، فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ ـ

ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِىْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِىَ الْحِبَالُ فِىْ سَفَرِىْ فَلَا بَلَاغَ لِىَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ، اَسْاَلُكَ بِالَّذِىْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ، وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ، وَالْمَالَ، بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِىْ سَفَرِىْ، فَقَالَ: اَلْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ ـ فَقَالَ: كَاَنِّىْ اَعْرِفُكَ، اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ !؟ فَقَالَ: اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ ـ

وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِىْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ، فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا، وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ هٰذَا، فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ ـ

وَاَتَى الْاَعْمٰى فِىْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِىَ الْحِبَالُ فِىْ سَفَرِىْ، فَلَا بَلَاغَ لِىَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ، اَسْاَلُكَ بِالَّذِىْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِىْ سَفَرِىْ؟ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَىَّ بَصَرِىْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ مَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَىْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ - عَزَّوَجَلَّ - ـ فَقَالَ: اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ ـ فَقَدْ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

وَ"النَّاقَةُ الْعُشَرَاءُ" بِضَمِّ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الشِّيْنِ وَبِالْمَدِّ : هِىَ الْحَامِلُ ـ قَوْلُهٗ : "اَنْتَجَ" وَفِىْ رِوَايَةٍ : "فَنَتَجَ" مَعْنَاهُ : تَوَلّٰى نِتَاجَهَا، وَالنَّاتِجُ لِلنَّاقَةِ كَالْقَابِلَةِ لِلْمَرْاَةِ ـ وَقَوْلُهٗ : "وَلَّدَ هٰذَا" هُوَ بِتَشْدِيْدِ اللَّامِ : اَىْ تَوَلّٰى وِلَادَتَهَا، وَهُوَ بِمَعْنٰى اَنْتَجَ فِى النَّاقَةِ، فَالْمُوَلِّدُ، وَالنَّاتِجُ، وَالْقَابِلَةُ بِمَعْنًى) لٰكِنْ هٰذَا لِلْحَيَوَانِ وَذَاكَ لِغَيْرِهٖ ـ وَقَوْلُهٗ : "انْقَطَعَتْ بِىَ الْحِبَالُ" هُوَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ : اَىِ الْاَسْبَابُ ـ وَقَوْلُهٗ : "لَا اَجْهَدُكَ" مَعْنَاهُ : لَا اَشُقُّ عَلَيْكَ فِىْ رَدِّ شَىْءٍ

تَاْخُذُهٗ اَوْ تَطْلُبُهٗ مِنْ مَّالِىْ ـ

وَفِىْ رِوَايَةِ الْبُخَارِىِّ: "لَا اَحْمَدُكَ" بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمِيْمِ وَمَعْنَاهُ : لَا اَحْمَدُكَ بِتَرْكِ شَىْءٍ تَحْتَاجُ اِلَيْهِ، كَمَا قَالُوْا : لَيْسَ عَلٰى طُوْلِ الْحَيَاةِ نَدَمٌ : اَىْ عَلٰى فَوَاتِ طُوْلِهَا ـ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ بنی اسرائیل میں تین لوگ تھے ایک برص کا مریض تھا ایک گنجا تھا اور ایک اندھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں آزمانے کا ارادہ کیا ان کی طرف ایک فرشتے کو بھیجا وہ پہلے برص کے مریض کے پاس گیا۔ اس نے دریافت کیا تمہارے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ چیز کیا ہے۔ اس نے کہا اچھا رنگ اور اچھی جلد چونکہ لوگ اس وجہ سے مجھے ناپسند کرتے ہیں۔ اس فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اس کی بیماری ٹھیک ہوگئی۔ اسے اچھا رنگ اور اچھی جلد دے دی گئی۔ فرشتے نے دریافت کیا تمہیں کون سا مال محبوب ہے اس نے جواب دیا: اونٹ (راوی کو شک ہے یا شاید) گائے کہا۔ یہ شک اس بارے میں ہے' برص کے مریض اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ کا نام لیا تھا اور ایک نے گائے کا۔ اسے حاملہ اونٹنیاں دے دی گئیں۔ فرشتے نے کہا تمہارے لئے ان میں برکت ہو' پھر وہ گنجے کے پاس آیا اور دریافت کیا: تمہیں کون سی چیز زیادہ محبوب ہے۔ اس نے جواب دیا: اچھے بال اور مجھ سے یہ بیماری ختم ہو جائے۔ جس کی وجہ سے لوگ مجھے ناپسند کرتے ہیں فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اس کی بیماری ختم ہوگئی اور اسے اچھے بال مل گئے۔ فرشتے نے دریافت کیا تمہیں کون سا مال پسند ہے اس نے کہا گائے فرشتے نے اسے حاملہ گائے دے دی اور کہا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں برکت دے۔

پھر وہ اندھے کے پاس آیا اور دریافت کیا تمہارے نزدیک کون سی چیز پسندیدہ ہے۔ اُس نے کہا یہ کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی واپس کر دے اور میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی واپس کر دی۔ فرشتے نے کہا تمہارے نزدیک کون سا مال زیادہ محبوب ہے۔ اس نے کہا بکریاں، فرشتے نے اسے بچے دینے والی بکریاں دے دیں۔ ان سب جانوروں کے بہت سے بچے ہوگئے۔ جن میں سے ہر ایک کے پاس بہت سارے اونٹ اور گائے ہوگئیں اور بہت سی بکریاں ہوگئیں۔ پھر وہ فرشتہ برص کے مریض کے پاس ایک اور شکل میں آیا اور بولا: میں ایک غریب آدمی ہوں میرا سفر کا سامان ختم ہوگیا ہے۔ اب میں اللہ کے سہارے ہی اپنی منزل تک پہنچ سکتا ہوں۔ میں تم سے اس اللہ کے واسطے سے مانگتا ہوں جس نے تمہیں اچھی جلد اور اچھا رنگ عطا کیا اور مال کے طور پر اونٹ عطا کیے ہیں' تم میرے سفر کے بارے میں میری امداد کرو اس برص کے مریض نے جواب دیا: بھئی میرے اپنے بہت سے خرچے ہیں۔ فرشتے نے اس سے کہا میرا خیال ہے میں تمہیں جانتا ہوں تم وہی برص کے مریض ہو جسے لوگ غریب سمجھ کر ناپسند کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ نعمتیں عطا کی ہیں وہ بولا یہ تو ہمیں باپ دادا کی طرف سے ملتی چلی آ رہی ہیں۔ فرشتے نے کہا اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی حالت میں کر دے۔ جس حالت میں تم پہلے تھے پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اسی صورت اور اسی حالت میں اس سے بھی یہی بات کہی جو پہلے سے کہی تھی اس نے وہی جواب دیا: جو پہلے نے دیا تھا۔ تو فرشتے نے کہا اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ تعالیٰ

تمہیں اسی حالت میں کر دے جس میں تم پہلے تھے۔

پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اسی شکل اور حالت میں اور بولا: میں ایک غریب آدمی ہوں مسافر ہوں میرا سفر کا سامان ختم ہو گیا ہے اب اللہ کے سہارے ہی گھر پہنچ سکتا ہوں میں اس ذات کے واسطے سے تم سے مانگتا ہوں جس نے تمہیں بینائی عطا کی اور بکریاں عطا کی ہیں، تم سفر کے سامان کے بارے میں میری مدد کرو تا کہ میں اپنی منزل تک پہنچ جاؤں۔ اندھے نے جواب دیا: میں پہلے اندھا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے بینائی عطا کی میں غریب آدمی تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے غنی کر دیا تم جو چاہو وصول کر لو اللہ کی قسم! آج میں کسی چیز کے بارے میں تم سے پوچھوں گا نہیں۔ فرشتے نے کہا تم اپنا مال اپنے پاس رکھو اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزمائش میں مبتلا کیا تھا وہ تم سے راضی ہو گیا ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہو گیا ہے۔

"النَّاقَةُ الْعُشَرَاءُ" : اس میں عین پر پیش پڑھی جائے گی اور شین پر زبر پڑھی جائے گی، جو مد کے ہمراہ ہو گی۔ اس سے مراد حاملہ اونٹنی ہے۔

"اَنْتَجَ" : اور ایک روایت میں "فَنتَجَ" ہے جس کا مطلب یہ ہے، وہ بچے کو جنم دینے والی ہو۔ "الناتج" اونٹنی کے لئے اسی طرح استعمال ہوتا ہے جیسے "القابله" عورت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

"وَلَّدَ هٰذَا" : اس میں لام پر شد ہے یعنی وہ بچے کو جنم دینے والی ہو۔ اور یہ "انتج فی الناقة" کا معنی رکھتی ہے۔

فالمولّد، والناتج، والقابلة : تینوں کا ایک ہی مطلب ہے، لیکن یہ حیوان کے لئے استعمال ہوتا ہے اور وہ دوسروں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

"اِنْقَطَعَتْ بِی الْحِبَالُ" : اس میں "ح" اور "ب" ہے۔ اور اس کا مطلب اسباب ہے۔

"لا اَجْهَدُكَ" : اس کا مطلب ہے، میں تمہیں پریشانی کا شکار نہیں کروں گا کہ تم نے میرے مال میں سے جو چیز لی یا طلب کی تم اسے واپس کر دو۔

"لا اَحْمَدُكَ" : اس میں "ح" اور "م" ہے۔ یعنی تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو اگر تم اسے ترک کر دو تو میں تمہاری تعریف نہیں کروں گا۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے

لَيْسَ عَلٰى طُولِ الحياة ندم، لمبی زندگی پر کوئی ندامت نہیں ہوتی۔ یعنی اگر وہ لمبی زندگی نصیب نہ ہو۔

(66) اَلسَّابِعُ : عَنْ اَبِیْ يَعْلٰى شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بعدَ الْمَوتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ". قَالَ التِّرْمِذِیُّ وَغَيْرُهَا مِنَ الْعُلَمَآءِ : مَعْنٰى "دَانَ نَفْسَهُ" : حَاسَبَهَا.

66–ترمذی، احمد، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی، ترمذی نے علماء سے نقل کیا کہ دان کا معنی محاسبہ کرنا۔ پھر نہایہ میں اس کی تفسیر تابع سے کی گئی ہے اور محاسبہ بھی اس کا ایک معنی ہے۔ (القاموس) کشاف نے انا لمدینون کی تفسیر یعنی مربوب من الدین، قرض سے پلا ہوا۔ یہ سیاست بمعنی تدبیر سے ہے اور اس روایت کا یہی معنی ہے۔ الکیس من دان نفسہ تدبیر والا وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو مطیع رکھے۔

✧✧ حضرت ابو یعلی شداد بن اوس ؓ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عقل مند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد (کی زندگی) کیلئے عمل کرے اور عاجز (بیوقوف) وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے لے جائے اور اللہ تعالیٰ (کی بخشش) کی آرزو کرے۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ امام ترمذی اور دیگر علماء نے یہ بات بیان کی ہے "دان نفسه" کا مطلب اس کا محاسبہ کرنا ہے۔

(67) اَلثَّامِنُ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ" حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَغَيْرُهُ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے اسلام کی خوبی میں یہ بات شامل ہے، وہ بے فائدہ (کاموں اور باتوں) کو ترک کر دے۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام ترمذی اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

(68) اَلتَّاسِعُ : عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يُسْاَلُ الرَّجُلُ فِيْمَ ضَرَبَ امْرَاَتَهُ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وغيره .

✧✧ حضرت عمر ؓ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ آدمی اپنی بیوی کی جو پٹائی کرتا ہے اس پر اس سے کوئی حساب نہیں لیا جائیگا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِی التَّقْوٰی

باب 6: پرہیز گاری کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ ﴾ [آل عمران : 102]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ﴾ [التغابن : 16]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تم سے جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ سے ڈرو"۔

67–اخرجه الترمذی (2324) و (2325) وابن ماجه (3976) من طرف يشد بعضها بعضا.

68–ضعيف الاسناد. لجهالة عبد الرحمن السلی. واخرجه احمد (1/122) وابو داؤد (2147) وابن ماجه (1986) والطيالسی (47) وعبد بن حميد (37) والبزار (239) والنسائی فی الكبری (9168) و صححه الحاكم فی البر والصلة (4/7342) واقره الذهبی فی التخليص وليس كما قالا.

وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ مُبَيِّنَةٌ لِلْمُرَادِ مِنَ الْاُوْلٰى .

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ آیت اس بات کی وضاحت کرتی ہے، پہلے والی آیت سے مراد کیا ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴾ (الْاَحزاب : **70**)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صاف (یعنی سچی) بات کہو''۔

وَالْاٰيَاتُ فِي الْاَمْرِ بِالتَّقْوٰى كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ،

تقویٰ کے حکم کے بارے میں بہت سی آیات ہیں جو معلوم ہیں۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾ (الطلاق : **3-2**)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ بنا دے گا اور اسے اس طرح رزق عطا کرے گا جو اس کے گمان میں بھی نہ ہو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴾ (الْاَنفال : **29**)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے ''فرقان'' بنا دے گا اور تم سے تمہارے گناہوں کو دور کر دے گا اور تمہاری مغفرت کر دے گا، اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے''۔

وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ .

اس بارے میں بہت سی معلوم آیات ہیں۔

(69) وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ : **فَالْاَوَّلُ** : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: ''اَتْقَاهُمْ '' . فَقَالُوْا : لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ، قَالَ: ''فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ بْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ'' قَالُوْا : لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ، قَالَ: ''فَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَ''فَقُهُوْا'' بِضَمِّ الْقَافِ عَلَى الْمَشْهُوْرِ وَحُكِيَ كَسْرُهَا : اَيْ عَلِمُوْا اَحْكَامَ الشَّرْعِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عرض کی گئی یا رسول اللہ! سب سے زیادہ معزز کون ہے، آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہے، لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا، آپ نے فرمایا پھر اللہ کے نبی

69-اخرجه احمد (3/9090) والبخاری (3374) ومسلم (2278) وابن حبان (92) والطحاوی فی شرح معانی الآثار (4/315)

حضرت یوسف علیہ السلام سب سے زیادہ معزز ہیں جو اللہ کے نبی (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے صاحبزادے تھے، اللہ تعالیٰ کے نبی (حضرت اسحاق علیہ السلام) جو اللہ کے خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے صاحبزادے تھے۔ لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا، آپ نے فرمایا: تم عربوں کے بڑوں کے بارے میں مجھ سے دریافت کر رہے ہو۔ ان میں زمانہ جاہلیت میں جو بہتر شمار کئے جاتے تھے وہ اسلام میں بھی بہتر شمار کئے جائیں گے، جبکہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔ (متفق علیہ)

(70) **الثَّانِيْ** : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ ؛ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَآءِ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں اپنا نائب بنایا ہے تاکہ وہ ظاہر کر دے کہ تم کیا اعمال کرتے ہو؟ دنیا سے بچو! عورتوں سے بچو! کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں میں پیدا ہوا تھا۔ (صحیح مسلم)

(71) **اَلثَّالِثُ** : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنٰى'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور خوشحالی مانگتا ہوں۔'' (صحیح مسلم)

(72) **اَلرَّابِعُ** : عَنْ اَبِيْ طَرِيْفٍ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : ''مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ ثُمَّ رَاٰى اَتْقٰى لِلّٰهِ مِنْهَا فَلْيَاْتِ التَّقْوٰى'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوطریف عدی بن حاتم بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (جو شخص کوئی کام کرنے کی) قسم اٹھائے اور پھر اسے محسوس ہو کر دوسرا کام زیادہ پرہیزگاری پر مشتمل ہے تو اسے پرہیزگاری والا کام سرانجام دینا چاہیے۔ (صحیح مسلم)

(73) **اَلْخَامِسُ** : عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: ''اتَّقُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَاَدُّوْا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ، وَاَطِيْعُوْا اُمَرَائِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ''

70-تفرد به مسلم (2742) تحفة الاشراف (4345)

71-اخرجه مسلم (2721) والترمذی (4389) وابن ماجة (3832)

72-اخرجه مسلم (1651) والنسائی (3795) وابن ماجة (2108)

73-اخرجه احمد (8/22223) والترمذی (616) والحاكم فی الايمان (1/19) واسناده صحيح

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، فِيْ اٰخِرِ كِتَابِ الصَّلَاةِ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے' یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ پانچ نمازیں ادا کرو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ مخصوص مہینے کے روزے رکھو اپنے امراء کی فرمانبرداری کرو اور اپنے اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الصلوٰۃ'' کے آخر میں روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ فِي الْيَقِيْنِ وَالتَّوَكُّلِ

باب 7: یقین اور توکل کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَلَمَّا رَاَى الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴾ (الاحزاب : 22)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''جب اہل ایمان نے (دشمنوں کے) گروہ دیکھے تو وہ بولے یہ وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا' ان کے ایمان اور رضا مندی میں (اس واقعے سے) اضافہ ہی ہوا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴾

(آل عمران : 173-174)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''وہ لوگ جن سے دوسرے لوگوں نے کہا (بہت سے) لوگ تمہارے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں تم ان سے ڈرو (تو اس بات نے) ان کے ایمان میں اضافہ کیا اور وہ بولے' ہمارے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے' پھر وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے فضل کے ہمراہ واپس آئے انہیں کوئی نقصان نہیں ہوا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ ﴾ (الفرقان : 58)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اس ہمیشہ زندہ رہنے والے پر توکل کرو جسے کبھی موت نہیں آئے گی''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ (ابراھیم : 11)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرنا چاہئے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ﴾ (آل عمران : 159)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور جب تم پختہ ارادہ کرو تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرو''۔

وَالْاٰيَاتُ فِي الْاَمْرِ بِالتَّوَكُّلِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ .

توکل کے حکم کے بارے میں بہت سی آیات ہیں۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ﴾ (الطلاق : 3) : اَيْ كَافِيْهِ .

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا تو وہ اس کے لئے ''حسب'' ہے'' (یعنی کافی ہے)۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيَاتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴾ (الانفال : 2)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''بے شک اہل ایمان وہ ہیں' جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات تلاوت کی جائیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں''۔

وَالْاٰيَاتُ فِيْ فضل التوكل كَثِيْرَةٌ معروفةٌ . وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ : فَالْاَوَّلُ :

توکل کی فضیلت کے بارے میں بہت سی آیات ہیں جو معروف ہیں۔

(74) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهٗ اَحَدٌ اِذْ رُفِعَ لِيْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ لِيْ : هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهٗ، ولكِنِ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ، فَقِيْلَ لِيْ : انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ الْاٰخَرِ، فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ، فَقِيْلَ لِيْ : هٰذِهٖ اُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ"، ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَخَاضَ النَّاسُ فِيْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ صَحِبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا - وَذَكَرُوْا اَشْيَاءَ - فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "مَا الَّذِيْ تَخُوْضُوْنَ فِيْهِ؟" فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ: "هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَرْقُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ ؛ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ" فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مُحْصِنٍ، فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَقَالَ: "اَنْتَ مِنْهُمْ" ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ، فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَقَالَ: "سَبَقَكَ بِهَا

74- اخرجه البخاری (4310) و مسلم (220) والترمذی (2446)

عُكَّاشَةُ"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"اَلرُّهَيْطُ" بِضَمِّ الرَّاءِ تَصْغِيْرُ رَهْطٍ : وَّهُمْ دُوْنَ عَشَرَةِ اَنْفُسٍ، وَ"الْاُفُقُ" اَلنَّاحِيَةُ وَالْجَانِبُ . وَ"عُكَّاشَةُ" بِضَمِّ الْعَيْنِ وَتَشْدِيْدِ الْكَافِ وَبِتَخْفِيْفِهَا، وَالتَّشْدِيْدُ اَفْصَحُ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مختلف اُمتوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا' میں نے دیکھا کسی نبی کے ساتھ چند لوگ تھے' کسی کے ساتھ ایک یا دو لوگ تھے' کسی کے ساتھ ایک بھی نہیں تھا' پھر بہت سے لوگوں کا ایک گروہ میرے سامنے آیا' میں یہ سمجھا کہ شاید یہ میری اُمت ہے' تو مجھے بتایا گیا' یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی اُمت ہیں' پھر کہا گیا' آپ اُفق کی طرف دیکھیں تو وہاں بہت بڑا گروہ تھا' پھر آواز آئی' آپ دوسرے اُفق کی طرف دیکھیں' میں نے ادھر دیکھا تو وہاں بھی بہت بڑا گروہ تھا' مجھے بتایا گیا' یہ آپ کی اُمت ہے اور ان کے ہمراہ ایسے ستر ہزار لوگ بھی ہیں جو حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں' پھر نبی اکرم ﷺ منبر سے اُتر کر اپنے گھر تشریف لے گئے' لوگ آپس میں گفتگو کرنے لگے' جو ستر ہزار لوگ حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے' وہ کون ہو سکتے ہیں؟ بعض کا خیال تھا کہ ان سے مراد وہ لوگ ہوں گے جنہیں نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' بعض کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو اسلامی گھرانے میں پیدا ہوئے اور انہوں نے کبھی بھی شرک کا ارتکاب نہیں کیا۔ غرضیکہ ہر کسی نے اپنا خیال ظاہر کیا پھر نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف لے آئے اور آپ نے دریافت کیا: تم کس بات پر گفتگو کر رہے ہو؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کو موضوع بتایا تو آپ نے فرمایا:

یہ وہ لوگ ہیں جو (کفریہ کلمات پر مشتمل) دم نہیں کریں گے اور نہ ہی کروائیں گے اور نہ ہی فال نکالیں گے اور اپنے پروردگار پر توکل کریں گے۔

حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور درخواست کی' آپ اللہ سے دعا کریں: وہ مجھے ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: تم ان میں شامل ہو گئے۔ پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور درخواست کی' یارسول اللہ ﷺ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں شامل کر دے تو آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے جا چکا ہے۔ (متفق علیہ)

"الرُّهَيْطُ": یہ لفظ رهط کا اسم تصغیر ہے۔ اور یہ دس سے کم افراد پر صادق آتا ہے۔

"الْاُفُقُ": یہ کنارے اور جانب کو کہتے ہیں۔

"عُكَّاشَةُ": اس میں عین پر پیش اور کاف پر شد پڑھی جائے گی۔ اسے تخفیف کے ساتھ بھی پڑھا جا سکتا ہے لیکن شد پڑھنا زیادہ فصیح ہے۔

(75) اَلثَّانِيْ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَيْضًا : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ . اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ؛ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ، اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا تَمُوْتُ، وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَّاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اے اللہ! میں تیری ہی فرمانبرداری کرتا ہوں اور تجھی پر ایمان لاتا ہوں اور تیرے اوپر ہی توکل کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور تیری ہی مدد کے ذریعے مقابلہ کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری عزت کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے، اس بات سے (پناہ مانگتا ہوں) کہ تو مجھے گمراہی کا شکار کر دے تو وہ زندہ اور قائم ہے۔ جسے موت نہیں آئے گی اور تمام جنات و انسان مر جائیں گے۔ (یہ الفاظ ''مسلم'' کے ہیں اور بخاری نے اسے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔)

(76) اَلثَّالِثُ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَيْضًا، قَالَ: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، قَالَهَا اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالُوْا : اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا : حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ اٰخِرَ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ : حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حَسْبِيَ اللّٰه وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ یہ جملہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا جب انہیں آگ میں ڈالا گیا تھا، جبکہ نبی اکرم ﷺ نے اس وقت یہ کہا تھا جب لوگوں نے یہ کہا تھا کہ کچھ لوگ تمہارے خلاف کھڑے ہوئے ہیں تم ان سے ڈرو تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوا اور انہوں نے یہ کہا: ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

انہی کی ایک روایت جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اس میں یہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آخری جملہ یہ تھا' جب انہیں آگ میں ڈالا گیا تھا، میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

(77) اَلرَّابِعُ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِّثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

75-اخرجه البخاری (7383) مختصراً و مسلم (2717)

76-اخرجه البخاری (4563)

77-اخرجه مسلم (2840)

قِيْلَ : مَعْنَاهُ مُتَوَكِّلُوْنَ، وَقِيْلَ : قُلُوْبُهُمْ رَقِيْقَةٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کچھ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے۔

اس حدیث کوامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ایک قول کے مطابق اس کا مطلب ہے' وہ توکل کرنے والے ہیں۔ایک قول کے مطابق (اس کا مطلب ہے) ان کے دل نرم ہوں گے۔

(78) اَلْخَامِسُ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُمْ، فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ، وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهُ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: "اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا، قَالَ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قُلْتُ : اَللّٰهُ - ثَلَاثًا-" وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ، فَاِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فجاء رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهٗ، فَقَالَ: تَخَافُنِيْ؟ قَالَ: "لَا"، فَقَالَ: فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ: "اَللّٰهُ".

وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْمَاعِيْلِيِّ فِيْ 'صَحِيْحِهٖ'، قَالَ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟قَالَ: "اَللّٰهُ" . قَالَ: فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهٖ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ، فَقَالَ: "مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟" . فَقَالَ: كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ . فَقَالَ: "تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟" قَالَ: لَا، وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ، وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُّقَاتِلُوْنَكَ، فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ، فَاَتٰى اَصْحَابَهٗ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِّنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ .

قَوْلُهٗ: "قَفَلَ" اَيْ رَجَعَ، وَ"الْعِضَاهُ" الشَّجَرُ الَّذِيْ لَهٗ شَوْكٌ، وَ"السَّمُرَةُ" بِفَتْحِ السِّيْنِ وَضَمِّ الْمِيْمِ : اَلشَّجَرَةُ مِنَ الطَّلْحِ، وَهِيَ الْعِظَامُ مِنْ شَجَرِ الْعِضَاهِ، وَ"اخْتَرَطَ السَّيْفَ" اَيْ سَلَّهٗ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ . "صَلْتًا" اَيْ مَسْلُوْلًا، وَهُوَ بِفَتْحِ الصَّادِ وَضَمِّهَا .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نجد کی سمت میں غزوے میں شرکت کی، نبی اکرم ﷺ جب واپس آرہے تھے تو آپ کے ساتھ لوگ بھی واپس آرہے تھے۔ یہ حضرات آرام کرنے کے لئے ایک وادی

78–اخرجه احمد (5/14341)والبخاری (2910) ومسلم (483) و ابن حبان (2883)والطحاوی فی شرح معانی الاثار (351/1) وابو یعلی (1778)و البیهقی (319/6)

میں ٹھہر گئے جس میں بہت سے درخت تھے۔ نبی اکرم ﷺ سواری سے نیچے اترے' لوگ سائے میں بیٹھنے کے لئے ادھر ادھر پھیل گئے۔ نبی اکرم ﷺ بھی ایک کیکر کے درخت کے نیچے آگئے، آپ نے اپنی تلوار اس پر لٹکا دی ہم لوگ سو گئے، (ہماری آنکھ کھلی) نبی اکرم ﷺ ہمیں بلا رہے تھے آپ کے پاس ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: اس نے میری تلوار میرے اوپر سونت لی تھی میں سویا ہوا تھا میں بیدار ہو گیا یہ ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے دریافت کیا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ! یہ بات نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی اور وہیں بیٹھا رہا۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ ''ذات الرقاع'' میں شریک تھے جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے اسے نبی اکرم ﷺ کے لئے چھوڑ دیا۔ ایک مشرک شخص آیا۔ نبی اکرم ﷺ کی تلوار جو درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی اس نے اس کو سونت لیا اور دریافت کیا' کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس نے دریافت کیا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا، نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ۔

ابوبکر اسماعیلی نے اپنی ''صحیح'' میں یہ حدیث نقل کی ہے' اس نے دریافت کیا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا، نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی، نبی اکرم ﷺ نے اس تلوار کو تھام لیا اور فرمایا: تمہیں مجھ سے کون بچائے گا تو اس نے عرض کی: آپ وہ شخص بن جائیں جو بہترین گرفت کرنے والا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اب تم اس بات کی گواہی دو گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے کہا نہیں لیکن میں آپ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ جنگ نہیں کروں گا اور اس قوم کے ساتھ بھی نہیں رہوں گا جو آپ کے ساتھ جنگ کرتی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے چھوڑ دیا وہ اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور بولا: میں سب سے بہترین فرد کے پاس سے تمہارے پاس آرہا ہوں۔

''قَفَلَ'': یعنی وہ واپس آئے۔

''الْعِضَاهُ'': وہ درخت جس میں کانٹے موجود ہوں۔

''السَّمُرَةُ'': اس میں سین پر زبر اور میم پر پیش پڑھی جائے گی۔ یہ مخصوص قسم کا درخت ہے اور کانٹے دار درختوں میں بڑا درخت ہوتا ہے۔ (اسے کیکر کا درخت کہتے ہیں)

''اِخْتَرَطَ السَّيْفَ'': اس نے تلوار سونت لیا۔ اور وہ اس کے ہاتھ میں تھی۔

''صَلْتًا'': یعنی کھنچی ہوئی۔ اس میں صاد پر زبر اور پیش دونوں پڑھے جاسکتے ہیں۔

(79) اَلسَّادِسُ : عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُوْا خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

مَعْنَاهُ: تَذْهَبُ اَوَّلَ النَّهَارِ خِمَاصًا: اَیْ ضَامِرَةَ الْبُطُوْنِ مِنَ الْجُوْعِ، وَتَرْجِعُ اٰخِرَ النَّهَارِ بِطَانًا. اَیْ مُمْتَلِئَةَ الْبُطُوْنِ.

❖ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم صحیح طریقے سے اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جو توکل کا حق ہے۔ تو وہ تم کو اس طرح رزق عطا کرے گا جیسے پرندے کو رزق عطا کرتا ہے جو صبح خالی پیٹ جاتا ہے اور شام کو بھرے پیٹ کے ساتھ واپس آتا ہے'

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کا مطلب ہے' وہ دن کے ابتدائی حصے میں خالی پیٹ جاتا ہے یعنی بھوک کی وجہ سے اس کا پیٹ چپکا ہوا ہوتا ہے اور جب وہ دن کے آخری حصے میں واپس آتا ہے تو اس کا پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہے۔

(80) اَلسَّابِعُ: عَنْ اَبِیْ عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا فُلَانُ، اِذَا اَوَيْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ، فَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ؛ وَنَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ. فَاِنَّكَ اِنْ مِتَّ مِنْ لَّيْلَتِكَ مِتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ، وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ فِی الصَّحِيْحَيْنِ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّكَ الْاَيْمَنِ، وَقُلْ وَذَكَرَ نَحْوَهٗ ثُمَّ قَالَ: وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ".

❖ حضرت ابوعمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں اپنا آپ تیری بارگاہ میں جھکاتا ہوں اور میں اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کرتا ہوں اور میں اپنی پشت کو تیری پناہ میں دیتا ہوں اور اپنے ہر معاملے کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تیری بارگاہ کی طرف راغب ہوتے ہوئے اور اس تجھ خوفزدہ رہتے ہوئے۔ تیرے مقابلے میں، تیرے علاوہ کوئی اور جائے پناہ اور جائے نجات نہیں ہے۔ جو کتاب تو نے نازل کی ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور جس رسول کو تو نے مبعوث کیا ہے میں اس پر بھی

79–اسنادہ صحیح اخرجہ احمد (1/205) والترمذی (2351) وابن المبارک فی الزھد (559) والحاکم (418/4) وابو یعلی (247) وابن حبان (730) وابن ماجہ (1464) وابو نعیم فی الحلیۃ (69/10)

80–اخرجہ احمد (6/18611) والبخاری (247) ومسلم (2710) وابو داؤد (5046) والترمذی (3394) والنسائی فی الیوم واللیلۃ (780) وابن حبان (5527)

ایمان لاتا ہوں۔''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں): اگر تم اسی رات فوت ہو گئے تو تمہاری موت دین فطرت پر ہوگی۔ اور اگر تم نے صبح کی تو تمہیں بھلائی نصیب ہوگی''۔ (متفق علیہ)

صحیحین کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو (پہلے) نماز کے وضوء کی طرح وضو کرلو۔ پھر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹو اور یہ پڑھو۔ (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے حسب سابق دعا نقل کی ہے (تاہم اس روایت میں یہ بات اضافی ہے) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم انہیں (سونے سے پہلے) اپنے آخری کلمات بنالو' (یعنی انہیں پڑھنے کے بعد کوئی اور بات نہ کرنا)

(81) اَلثَّامِنُ: عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عُمَرِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَیِّ بْنِ غَالِبِ الْقُرَشِیِّ التَّيْمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - وَهُوَ وَاَبُوْهُ وَاُمُّهٗ صَحَابَةٌ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ - قَالَ: نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ وَنَحْنُ فِی الْغَارِ وَهُمْ عَلٰی رُءُوْسِنَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرَنَا. فَقَالَ: "مَا ظَنُّكَ يَا اَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

❖ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی التیمی' یہ خود ان کی والدہ اور والد صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے مشرکین کے پاؤں دیکھے ہم اس وقت غار میں موجود تھے وہ ہمارے سروں کی طرف موجود تھے، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر یہ اپنے پاؤں کے نیچے دیکھیں تو ہمیں دیکھ لیں گے، آپ نے فرمایا اے ابوبکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔ (یہ حدیث متفق علیہ ہے)

(82) اَلتَّاسِعُ: عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُهَا هِنْدُ بِنْتُ اَبِیْ اُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ الْمَخْزُوْمِيَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ، قَالَ: "بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ، اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ، اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ، اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَیَّ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَغَيْرُهُمَا بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ. قَالَ التِّرْمِذِیُّ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" وَهٰذَا لَفْظُ اَبِیْ دَاوٗدَ.

81–اخرجہ احمد (1/11) وابن ابی شیبۃ (712) والبخاری (3653) ومسلم (2381) والترمذی (3096) والبزار (36) وابو یعلی (66) وابن حبان (2678) والطبری (136/10)

82–اخرجہ ابو داؤد (50094) والترمذی (3427) والنسائی (5501) وفی الیوم واللیلۃ (85) وابن ماجۃ (3884) واسنادہ صحیح

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ان کا نام ہند بنت ابوامیہ ہے' نبی اکرم ﷺ جب گھر سے نکلتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے۔ ''اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں اللہ پر توکل کرتا ہوں' اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کیا جائے۔ میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے۔ میں زیادتی کروں' یا مجھ پر زیادتی ہو' میں جاہلیت کا مظاہرہ کروں یا میرے خلاف جاہلیت کا مظاہرہ کیا جائے''۔

یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے مستند اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے' امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں (حدیث کے الفاظ) ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ ہیں۔

(83) اَلْعَاشِرُ : عن اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''مَنْ قَالَ - يَعْنِىْ : اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ - : بِسمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، يُقَالُ لَهٗ : هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ، وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطٰنُ''

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ وَغَيْرِهِمْ ـ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ : ''حَدِيْثٌ حَسَنٌ''، زَادَ اَبُوْ دَاوُدَ: ''فَيَقُوْلُ - يَعْنِىْ: الشَّيْطَانَ - لِشَيْطَانٍ اٰخَرَ : كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِىَ وَكُفِىَ وَوُقِىَ؟'' ـ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص یہ پڑھ لے (راوی کہتے ہیں) یعنی جب وہ گھر سے نکلے ''اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں اللہ پر توکل کرتا ہوں اور اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا'' اس شخص سے کہا جاتا ہے تمہیں ہدایت نصیب ہوگی' تمہیں کفایت ملے گی اور تم بچالئے گئے' (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) شیطان اس سے دور رہتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' انہوں نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ الفاظ اضافی ہیں ''شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے تم اس شخص کا کیا کر سکتے ہو جسے ہدایت مل گئی اسے کفایت مل گئی اور اسے بچالیا گیا ہے''۔

(84) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ''لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ'' ـ

رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ ـ

''يَحْتَرِفُ'' : يَكْتَسِبُ وَيَتَسَبَّبُ ـ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا تھا اور دوسرا کام کاج کیا کرتا تھا' کام کاج کرنے والے نے اپنے بھائی کی شکایت نبی

83–ابو داؤد' ترمذی' نسائی' ابن حبان' طبرانی (جامع صغیر للسیوطی)

84–صحیح الاسناد' اخرجه الترمذی (3252) والحاکم فی العلم (1/320) والبغوی فی المشکوٰۃ (5308)

اکرم ﷺ سے کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے تمہیں اس کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط کے مطابق صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''يَحْتَرِفُ'' کا مطلب ہے' وہ شخص کماتا ہے اور کام کاج کرتا ہے۔

بَابٌ فِى الْاِسْتِقَامَةِ

باب 8: استقامت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ ﴾ (هود : 112)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم استقامت اختیار کرو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيَاؤُكُمْ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِىْ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴾ (السجدة : 30-32)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''بے شک وہ لوگ جنہوں نے یہ اعتراف کیا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر انہوں نے اس پر استقامت اختیار کی تو اُن پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (اور وہ یہ کہتے ہیں) کہ تم خوفزدہ نہ ہو اور غمگین نہ ہو اور تمہیں جنت کی خوشخبری ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ہم تمہارے مددگار رہوں گے دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں بھی اور تمہارے لئے اس میں وہ چیزیں ہیں۔ جنکی تمہارے نفس طلب کرتے ہیں اور تمہارے لئے اس میں وہ چیزیں ہیں جو تم مانگو گے یہ مغفرت کرنے والے' رحم کرنے والے (پروردگار) کی مہمانی ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِيْنَ فِيْهَا جَزَاءً ۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (الاحقاف : 13-14)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''بے شک وہ لوگ جنہوں نے یہ اعتراف کیا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور انہوں نے اس پر استقامت اختیار کی تو انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے یہ جنتی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ اس کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے''۔

(85) وَعَنْ اَبِىْ عَمْرٍو، وَقِيْلَ : اَبِىْ عَمْرَةَ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قُلْ لِّىْ فِى الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا غَيْرَكَ ـ قَالَ: ''قُلْ : اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ

85–کتاب الایمان مسلم' احمد' دارمی' ابن حباب' طبرانی کبیر مختارہ' حاکم' شعب الایمان للبیھقی' مکارم اخلاق خرائطی

اسْتَقِمْ"، رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوعمرو رضی اللہ عنہ' اور ایک قول کے مطابق' حضرت ابوعمرہ سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتا دیں جس کے بارے میں' میں آپ کے علاوہ کسی اور سے سوال نہ کرسکوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔
اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(86) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "قَارِبُوْا وَسَدِّدُوا، وَاعْلَمُوْا اَنَّهُ لَنْ يَّنْجُوَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِعَمَلِهٖ" قَالُوْا : وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَ"الْمُقَارَبَةُ" : اَلْقَصْدُ الَّذِیْ لَا غُلُوَّ فِيْهِ وَلَا تَقْصِيْرَ، وَ"السَّدَادُ" : اَلْاِسْتِقَامَةُ وَالْاِصَابَةُ . وَ"يَتَغَمَّدُنِیْ" : يُلْبِسُنِیْ وَيَسْتُرُنِیْ .

قَالَ الْعُلَمَاءُ : مَعْنَى الْاِسْتِقَامَةِ لُزُوْمُ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى، قَالُوْا : وَهِیَ مِنْ جَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَهِیَ نِظَامُ الْاُمُوْرِ ؛ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میانہ روی اختیار کرو اور "افراط وتفریط" کو چھوڑ دو یہ بات جان لو کہ کوئی بھی شخص اپنے عمل کی وجہ سے نجات حاصل نہیں کرے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی نہیں آپ نے فرمایا میں بھی نہیں البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور فضل کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے۔ (صحیح مسلم)

"المُقَارَبَةُ": یعنی وہ ارادہ جس میں کوئی زیادتی اور کمی نہ ہو۔

"السَّدَادُ": یعنی استقامت اور درست ہونا۔

"يتغمّدنی": اس نے مجھے پہنا دیا ہے۔ اور اس نے مجھے ڈھانٹ دیا ہے۔

علماء فرماتے ہیں: استقامت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو لازم کرنا ہے۔ یہ جوامع الکلم میں شامل ہے اور تمام معاملات کا نظام (اس سے متعلق) ہے۔ باقی توفیق اللہ کی طرف سے ملتی ہے۔

بَابٌ فِی التَّفَكُّرِ فِیْ عَظِيْمِ مَخْلُوْقَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَفَنَاءِ الدُّنْيَا وَاَهْوَالِ الْاٰخِرَةِ وَسَائِرِ اُمُوْرِهِمَا وَتَقْصِيْرِ النَّفْسِ وَتَهْذِيْبِهَا وَحَمْلِهَا عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ

باب 9: اللہ تعالیٰ کی عظیم مخلوقات' دنیا کے فانی ہونے' آخرت کی ہولناکیوں اور ان دونوں سے متعلق تمام امور' اپنے نفس کی خامیاں اس کی اصلاح اور اسے استقامت کی ترغیب دینے وغیرہ

86-اخرجه مسلم (38)

کے بارے میں غور وفکر کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اِنَّمَا اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ﴾ (سبا : 46)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "بے شک میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے رہو' دو دو ہو کر کے یا الگ' الگ ہو کر' پھر تم غور وفکر کرو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ ﴾ الْاٰيَاتِ (آل عمران : 190-191)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "بے شک آسمانوں اور زمین' رات اور دن کے اختلاف میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں وہ لوگ جو قیام کی حالت میں اور بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں کے بل اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور وفکر کرتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگار! تو نے اسے فضول پیدا نہیں کیا تو پاک ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝﴾ (الغاشية :21-17)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "کیا وہ لوگ اونٹوں کا جائزہ نہیں لیتے کہ انہیں کیسے پیدا کیا گیا ہے اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے کہ اسے کیسے اٹھایا گیا ہے اور پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ انہیں کیسے نصب کیا گیا ہے اور زمین کی طرف نہیں دیکھتے کہ اسے کیسے بچھایا گیا ہے تم نصیحت کردو بے شک تم نصیحت کرنے والے ہو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا ﴾ اَلْاٰيَةَ (محمد : 10) .

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "کیا وہ لوگ زمین میں گھومتے پھرتے نہیں تاکہ جائزہ لیں"۔

وَالْاٰيَاتُ فِی الْبَابِ كَثِيْرَةٌ .

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں۔

وَمِنَ الْاَحَادِيْثِ الْحَدِيْثُ السَّابِقُ : "اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ" .

اس بارے میں احادیث میں سے ایک یہ حدیث ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔

"سمجھدار وہ شخص ہے جو اپنی ذات کا محاسبہ کرے"۔

بَابٌ فِي الْمُبَادِرَةِ اِلَى الْخَيْرَاتِ وَحَثِّ مَنْ تَوَجَّهَ لِخَيْرٍ عَلَى الْاِقْبَالِ عَلَيْهِ بِالْجِدِّ مِنْ غَيْرِ تَرَدُّدٍ

باب **10**: بھلائی کی طرف جلدی کرنا اور جو شخص نیکی کی طرف متوجہ ہو اسے کوشش کے ساتھ کسی تردد کے بغیر اس نیکی کی انجام دہی کی ترغیب دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ﴾ (البقرة : **148**)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم بھلائی کی طرف تیزی کرو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴾ (آل عمران : **133**) .

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور تم اپنے پروردگار کی مغفرت اور اس جنت کی طرف تیزی کرو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگار لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے''۔

(**87**) وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ : فَالْاَوَّلُ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ فَسَتَكُوْنُ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّيُمْسِيْ كَافِرًا، وَّيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

نیک اعمال میں جلدی کرو عنقریب تاریک رات کے ٹکڑے کی طرح فتنہ ہوگا جس میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا لیکن شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا اور اگر آدمی شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر ہو چکا ہوگا وہ دنیاوی مال ومتاع کے عوض میں اپنے دین کو فروخت کر دے گا۔

(**88**) اَلثَّانِيْ : عَنْ اَبِيْ سِرْوَعَةَ - بِكَسْرِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِهَا - عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا، فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَآئِهٖ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ، قَالَ: ''ذَكَرْتُ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ'' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ: ''كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهٗ'' .

''اَلتِّبْرُ'' : قِطَعُ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ .

87-اخرجه مسلم (118) تحفة الاشراف (13990)

88-اخرجه احمد (5/16151) والبخاری (851)

✧✧ حضرت ابو سروعہ رضی اللہ عنہ' عقبۃ بن حارث بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں' مدینہ منورہ میں' عصر کی نماز ادا کی جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ تیزی سے اٹھے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی ایک زوجہ محترمہ کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ لوگ آپ کی تیزی سے گھبرا گئے آپ واپس ان کے پاس تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ وہ آپ کی تیزی کی وجہ سے حیران ہیں تو آپ نے فرمایا: مجھے یاد آ گیا تھا کہ میرے پاس سونے کا ایک ٹکڑا ہے تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ یہ میرے پاس رہے تو میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے اپنے گھر میں صدقے سے تعلق رکھنے والا ایک ٹکڑا چھوڑا تھا تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ وہ رات بھر میرے پاس رہے۔

''التبر'' کا مطلب سونے یا چاندی کا ٹکڑا ہے۔

(**89**) اَلثَّالِثُ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ : اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا؟ قَالَ: ''فِي الْجَنَّةِ'' فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِيْ يَدِهٖ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے غزوہ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے۔ اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں کہاں ہوں گا۔ آپ نے فرمایا: جنت میں اس شخص نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجوریں رکھ دیں اور پھر جنگ میں شرکت کے لئے چلا گیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ (متفق علیہ)

(**90**) اَلرَّابِعُ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا؟ قَالَ: ''اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰى، وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

''اَلْحُلْقُوْمُ'' : مَجْرَى النَّفَسِ . وَ''الْمَرِيْءُ'' : مَجْرَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ اجر کے اعتبار سے عظیم ہے، آپ نے فرمایا: یہ کہ تم اس حالت میں صدقہ دو کہ تم صحت مند ہو اور ٹھیک ٹھاک ہو اور تمہیں غربت کا اندیشہ ہو اور خوشحالی کی امید ہو تم اسے اس وقت تک موخر نہ کرو جب جان حلق تک پہنچ جائے اور تم یہ کہو کہ فلاں کو اتنا ملے گا اور فلاں کو اتنا ملے گا حالانکہ وہ ویسے ہی فلاں کو مل جائے گا۔

89-اخرجه احمد (5/14318) والبخاری (4046) ومسلم (1899) والنسائی (3154) وابن حبان (4653) والبیهقی (43/9) والبغوی فی المرقاة (3789)

90-اخرجه احمد (3/9389) والبخاری (1419) ومسلم (1032) والنسائی (2451) وابن ماجه (2706) وابن حبان (3312) وابن خزيمة (2454) والبیهقی (4/189/190) والبغوی فی المشکوٰة (1671)

"حلقوم" سانس کی نالی کو کہتے ہیں۔ "المری" کھانے پینے کی نالی کو کہتے ہیں۔

(91) اَلْخَامِسُ : عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخذ سيفًا يَوْمَ اُحُدٍ، فَقَالَ: "مَنْ يَّاخُذُ مِنِّىْ هٰذَا؟" فَبَسَطُوْا اَيْدِيَهُمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ : اَنَا اَنَا . قَالَ: "فَمَنْ يَّاخُذُهُ بِحَقِّهٖ؟" فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ اَبُوْ دُجَانَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَا اٰخُذُهُ بِحَقِّهٖ، فَاَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهٖ هَامَ الْمُشْرِكِيْنَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

اِسْمُ اَبِىْ دُجَانَةَ : سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ . قَوْلُهُ : "اَحْجَمَ الْقَوْمُ" : اَىْ تَوَقَّفُوْا . وَ"فَلَقَ بِهٖ" : اَىْ شَقَّ . "هَامَ الْمُشْرِكِيْنَ" : اَىْ رُؤُوْسَهُمْ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے غزوہ احد کے دن ایک تلوار پکڑی اور فرمایا: کون شخص یہ تلوار مجھ سے لے گا؟ ہر شخص نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور بولا: میں، میں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کون اس کے حق کے ہمراہ اسے لے گا۔ تو اس بات پر تمام لوگ رک گئے۔ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اسے اس کے حق کے ہمراہ لوں گا۔ انہوں نے اسے پکڑ لیا اور پھر اس کے ذریعے مشرکین کی گردنیں اتار دیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

اسم اَبِی دجانۃ: حضرت ابودجانہ کا نام سماک بن خرشہ ہے

"اَحجَمَ القَوْمُ": یعنی وہ لوگ رُک گئے۔

"فَلَقَ بِه": یعنی مشقت کا باعث بنا۔

"هَامَ المُشرِكِينَ": یعنی ان کے سر۔

(92) اَلسَّادِسُ : عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ . فَقَالَ: "اصْبِرُوْا ؛ فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِىْ زَمَانٌ اِلَّا وَالَّذِىْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ" سَمِعْتُهٗ مِنْ نَّبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان کی خدمت میں شکایت کی کہ حجاج کی طرف سے جس صورتحال کا سامنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: صبر سے کام لو جو بھی زمانہ آئے گا اس کے بعد والا زمانہ اس سے زیادہ برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے۔ یہ بات میں نے تمہارے نبی کی زبانی سنی ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(93) اَلسَّابِعُ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَادِرُوْا

91-اخرجه احمد (4/12237) و مسلم (2470)

92-اخرجه البخاری (606)

بِالْاَعْمَالِ سَبْعًا، هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا فَقْرًا مُّنْسِيًا، اَوْ غِنًى مُّطْغِيًا، اَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا، اَوْ هَرَمًا مُّفَنِّدًا، اَوْ مَوْتًا مُّجْهِزًا، اَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُّنْتَظَرُ، اَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال جلدی کر لو کیا تم انتظار کر رہے ہو اس غربت کا جو بھلا دے یا اس خوشحالی کا جو سرکشی میں مبتلا کر دے یا اس بیماری کا جو خراب کر دے یا اس بڑھاپے کا جو حواس زائل کر دے یا اس موت کا جو ساتھ لے جائے گی یا اس دجال کا جو سب سے بری چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا پھر قیامت کا اور قیامت سخت اور نہایت کڑوی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن" ہے۔

(94) اَلثَّامِنُ : عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ : "لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُّحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ" قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ اِلَّا يَوْمَئِذٍ، فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَآءَ اَنْ اُدْعٰى لَهَا، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا، وَقَالَ: "امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ" فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلٰى مَاذَا اُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: "قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِذَا فَعَلُوْا فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"فَتَسَاوَرْتُ" هُوَ بِالسِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ : اَىْ وَثَبْتُ مُتَطَلِّعًا .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن یہ فرمایا: میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھوں پر فتح نصیب کرے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے کبھی بھی حکومت کی خواہش نہیں کی ماسوائے اس دن کے' اگلے دن میں تیزی سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس امید پر کہ شاید مجھے اس کے لئے بلا لیا جائے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ جھنڈا عطا کیا اور فرمایا: روانہ ہو جاؤ اور مڑ کر نہیں دیکھنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح نصیب کرے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ دور چلے پھر ٹھہر گئے، انہوں نے مڑ کر نہیں دیکھا۔ اور بلند آواز سے پوچھا' اے اللہ کے رسول میں کس شرط پر لوگوں سے جنگ کروں تو آپ نے فرمایا تم ان کے ساتھ جنگ کرو یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اگر وہ ایسا کریں تو انہوں نے اپنے خون اپنے اموال کو تم سے

93-اخرجه الترمذی (2313) وفی اسناده محرز بن هارون قال البخاری، منکر الحدیث، وکذا قال النسائی ذکره ابن عدی فی الکامل فی الضعفاء (442/6)

94-اخرجه مسلم (2405)

محفوظ کرلیا۔ ماسوائے ان کے حق کے اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

"فَتَسَاوَرْتُ" اس میں سین ہے یعنی میں نے گردن اُٹھا خود کو نمایاں کرنے کی کوشش کی۔

بَابٌ فِی الْمُجَاهَدَةِ

باب 11: مجاہدہ کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (العنكبوت: 69)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وہ لوگ جو ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ہم ان کی اپنے راستے کی طرف رہنمائی کریں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنیوالوں کے ساتھ ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴾ (الحجر: 99)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تم اپنے پروردگار کی عبادت کرو یہاں تک کہ تمہارے پاس یقین آجائے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴾ (المزمل: 8): اَیْ انْقَطِعْ اِلَيْهِ،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تم اپنے پروردگار کے اسم کا تذکرہ کرو اور ہر چیز سے الگ ہو کر اسی کی طرف ہو جاؤ"۔

یعنی ہر چیز سے لاتعلق ہو کر اسی کے ہو جاؤ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴾ (الزلزلة: 7)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور جو شخص ذرّے کے وزن جتنی نیکی کرے گا تو وہ اسے دیکھ لے گا"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ﴾ (المزمل: 20)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تم اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے تو اسے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پاؤ گے وہ زیادہ بہتر ہے اور اجر کے اعتبار سے عظیم ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴾ (البقرة: 273)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تم بھلائی میں سے جو کچھ خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس سے واقف ہے"۔

وَالْاٰيَاتُ فِی الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ۔

والآيات في الباب كثيرة معلومة ۔

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو اس میں سب سے پہلی حدیث یہ ہے۔

(95) وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ: فَالْاَوَّلُ: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهٖ، وَيَدَهُ الَّتِیْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِیْ يَمْشِیْ بِهَا، وَاِنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَيْتُهٗ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِيْذَنَّهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

"اٰذَنْتُهٗ": اَعْلَمْتُهٗ بِاَنِّیْ مُحَارِبٌ لَّهٗ۔ "اِسْتَعَاذَنِیْ" رُوِیَ بِالنُّوْنِ وَبِالْبَاءِ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے کسی ولی کے ساتھ دشمنی رکھے گا میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور بندہ میرا قرب جس چیز کے ذریعے حاصل کرتا ہے میرے نزدیک اس میں سب سے زیادہ محبوب چیز وہ ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ تھامتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اسے پناہ دوں گا۔

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

"اٰذَنْتُهٗ" کا مطلب ہے میں اسے اطلاع دیتا ہوں کہ میں اس کے ساتھ جنگ کروں گا۔

"اِسْتَعَاذَنِیْ" کو "ب" اور "ن" (دونوں طرح سے) روایت کیا گیا ہے۔

(96) اَلثَّانِیْ: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْهِ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ:

"اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَاِذَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَاِذَا اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

✧✧ حضرت انس ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو آپ نے اپنے پروردگار کے حوالے سے روایت کیا ہے، وہ فرماتا ہے: جب میرا بندہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک بالشت اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ چلتے ہوئے میری طرف آتا ہے تو میں

95- اخرجه البخاری (2502) وابن حبان (347) وانظیر کلام الحافظ ابن حجر علیه فی الفتح (143/13)

96- اخرجه البخاری (7536) واحمد (4/12289)

دوڑتے ہوئے اس کی طرف آتا ہوں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(97) اَلثَّالِثُ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ : الصِّحَّةُ، وَالْفَرَاغُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو طرح کی نعمتوں میں بہت سے لوگ دھوکے کا شکار ہیں ایک صحت اور دوسرا فراغت۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(98) اَلرَّابِعُ : عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقُلْتُ لَهٗ : لِمَ تَصنَعُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: "اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ .وَنَحْوُهٗ فِي الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ رِّوَايَةِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں ورم آلود ہو جایا کرتے تھے میں نے دریافت کیا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں یارسول اللہ! جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے، آپ نے فرمایا کیا میں اس بات کو پسند نہ کروں کہ میں شکر گزار بندہ بن جاؤں۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ ہیں اور اسی کی مانند الفاظ صحیحین میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں۔

(99) اَلْخَامِسُ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْيَا اللَّيْلَ، وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَالْمُرَادُ : الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ . و"الْمِئْزَرُ" : الْاِزَارُ، وَهُوَ كِنَايَةٌ عَنِ اعْتِزَالِ النِّسَآءِ . وَقِيْلَ : الْمُرَادُ تَشْمِيْرُهٗ لِلْعِبَادَةِ، يُقَالُ : شَدَدْتُّ لِهٰذَا الْاَمْرِ مِئْزَرِيْ : اَيْ تَشَمَّرْتُ وَتَفَرَّغْتُ لَهٗ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب (رمضان کا) آخری عشرہ آجاتا تو نبی اکرم ﷺ رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے تھے اور آپ خوب محنت اور اہتمام کے ساتھ عبادت کیا کرتے

97–اخرجه احمد (1/3207) والبخاری (6412) والترمذی (2304) وابن ماجه (4170)

98–متفق علیه. معنی کے لحاظ سے۔ البتہ یہ الفاظ بخاری کے ہیں، اس کو ترمذی، نسائی، ابن ماجہ سے بھی بیان کیا ہے۔ (جامع صغیر)

99–اخرجه احمد (9/24186) والبخاری (2024) ومسلم (1174) وابو داؤد 1367) والنسائی (1638) وابن ماجه (1768) وابن ماجه (321) والبیهقی (313/4)

تھے۔ (متفق علیہ)

اس سے مراد رمضان کا آخری عشرہ ہے۔

"الْمِئْزَرُ": اس سے مراد تہبند ہے اور یہ خواتین "ازواج" سے الگ رہنے کا کنایہ ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد عبادت کے لیے تیار ہو جانا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے

شَدَدْتُّ لِهٰذَا الْاَمْرِ مِئْزَرِی: میں نے اس کی تیاری کر لی ہے۔ اور اس کے لئے فارغ ہو گیا ہوں۔

(100) اَلسَّادِسُ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ . احْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ . وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ : قَدَرُ اللّٰهِ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ ؛ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطٰنِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: طاقت ور مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مومن سے زیادہ بہتر اور زیادہ محبوب ہے۔ ویسے دونوں میں سے ہر ایک بہتر ہے تم اس چیز کا لالچ کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرو اور عاجز نہ ہو جاؤ اور اگر تمہیں کوئی مصیبت لاحق ہو تو یہ نہ کہو کہ اگر میں یہ کر لیتا تو یہ ہو جاتا اور وہ ہو جاتا بلکہ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے وہ فیصلہ کرتا ہے کیونکہ لفظ "اگر" کے ذریعے تم شیطان کے عمل کو کھول دو گے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

(101) اَلسَّابِعُ : عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : "حُفَّتْ" بَدَلَ "حُجِبَتْ" وَهُوَ بِمَعْنَاهُ : اَيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا هٰذَا الْحِجَابُ فَاِذَا فَعَلَهٗ دَخَلَهَا .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم کو نفسانی خواہشات کے پردے میں رکھا گیا ہے اور جنت کو ناپسندیدہ چیزوں کے پردے میں رکھا گیا ہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں "حُفَّتْ" کے بجائے "حَجَبَتَ" کے الفاظ ہیں اور اس کا معنی بھی وہی ہے یعنی اس کے اور اس کے درمیان میں حجاب ہے۔ جب وہ ایسا کرے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا۔

(102) اَلثَّامِنُ : عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ : يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ، ثُمَّ مَضٰى . فَقُلْتُ : يُصَلِّيْ بِهَا فِيْ رَكْعَةٍ فَمَضٰى، فَقُلْتُ : يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَآءَ فَقَرَاَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَاَهَا، يَقْرَاُ مُتَرَسِّلًا : اِذَا مَرَّ

100–اخرجه احمد (3/8799) و مسلم (2663) و ابن ماجه (79)

101–اخرجه احمد (4/12560) والبخاری (6387) و مسلم (2822)

بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، فَقَالَ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوعبداللہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ایک نماز ادا کی آپ ﷺ نے سورۂ بقرہ شروع کی۔ میں نے سوچا آپ سو آیات پڑھ کر رکوع میں چلے جائیں گے لیکن آپ ﷺ مسلسل پڑھتے رہے میں نے سوچا آپ ﷺ ایک رکعت میں یہ پوری پڑھ لیں گے لیکن آپ ﷺ مسلسل پڑھتے رہے۔ میں نے سوچا اب آپ رکوع کر لیں گے لیکن پھر آپ ﷺ نے سورہ نساء پڑھنی شروع کر دی پھر آپ ﷺ نے سورۂ آلِ عمران پڑھنی شروع کر دی اور اسے بھی پورا کر لیا۔ آپ آرام' آرام سے پڑھ رہے تھے جب آپ کسی ایسی آیت کو پڑھتے جس میں اللہ تعالیٰ کی پاکی کا تذکرہ ہوتا تو آپ ﷺ سبحان اللہ پڑھتے یا کسی سوال کا تذکرہ ہوتا تو آپ ﷺ سوال کرتے جب کسی پناہ سے متعلق آیت پڑھتے تو آپ ﷺ پناہ مانگتے پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے اور پھر سبحان ربی العظیم پڑھا آپ ﷺ کا رکوع بھی آپ کے قیام جتنا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد پڑھا اور پھر ایک طویل قیام کیا جو کہ آپ ﷺ کے رکوع کے قریب تھا اور پھر سجدے میں چل گئے اور سبحان ربی الاعلی پڑھتے رہے آپ ﷺ کا سجدہ بھی آپ ﷺ کے رکوع جتنا تھا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(103) اَلتَّاسِعُ: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوْءٍ! قِيلَ: وَمَا هَمَمْتَ بِهِ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی آپ ﷺ نے طویل قیام کیا یہاں تک کہ میرے ذہن میں ایک غلط خیال آ گیا ان سے دریافت کیا گیا' کیا خیال آیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: (یہ کہ) میں بیٹھ جاتا ہوں اور آپ ﷺ کو نماز پڑھنے دیتا ہوں۔ (متفق علیہ)

(104) اَلْعَاشِرُ: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ: يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے' میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں' اس

102–اخرجہ احمد (9/23300) و مسلم (772) و ابو داؤد (871) والترمذی (262) والنسائی (1008) وابن ماجہ (1351) والدارمی (1.299) وابن حبان (1987) و ابن خزیمہ (603) وعبدالرزاق (2875) والطحاوی فی شرح معانی الآثار (35/1)

103–اخرجہ احمد (2/3646) والبخاری (1135) ومسلم (773) و ابن ماجہ (1418)

104–اخرجہ احمد (4/12081) والبخاری (6514) و مسلم (2960) و الترمذی (2379) والحمیدی (1186) وابن حبان (3107)

کا مال' اس کے اہل خانہ اور اس کا عمل' ان میں سے دو باقی واپس آجاتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔ اس کے گھر والے اور مال واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

(105) اَلْحَادِيَ عَشَرَ: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت آدمی کے جوتے کے تسمے سے زیادہ قریب ہوتی ہے اور جہنم بھی ایسے ہی ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(106) اَلثَّانِيَ عَشَرَ: عَنْ أَبِي فِرَاسٍ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَقَالَ: "سَلْنِي" فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. فَقَالَ: "أَوَ غَيْرَ ذَلِكَ"؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ، قَالَ: "فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابو فراس ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم ﷺ کے خادم ہیں اور اہل صفہ میں سے ایک ہیں' فرماتے ہیں ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بسر کی اور ان کی خدمت میں وضو کا پانی اور قضائے حاجت کے لئے پانی لے کر آیا انہوں نے فرمایا: مجھ سے کچھ مانگو میں نے فرمایا: میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا کچھ اور بھی؟ میں نے عرض کی: اتنا ہی کافی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کثرت سجود کے ذریعے اپنے لیے میری مدد کرو۔

(107) اَلثَّالِثَ عَشَرَ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، وَيُقَالُ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَوْبَانَ - مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ؛ فَإِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک قول کے مطابق ابو عبدالرحمٰن ثوبان' یہ نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں' بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: تم بکثرت سجود کرو! کیونکہ تم جو سجدہ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہارے درجات بلند کرے گا اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا۔

(108) اَلرَّابِعَ عَشَرَ: عَنْ أَبِي صَفْوَانَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ"

105–اخرجہ احمد (2/3667) والبخاری (6488) وابن حبان (661) والبیہقی (368/3)

106–اخرجہ مسلم (489) و ابو داؤد (1320) والترمذی (3416) والنسائی (1137) و (1617) وابن ماجہ (3879)

107–اخرجہ احمد (8/22433) و مسلم (488) والترمذی (388) والنسائی (1138) وابن حبان (1735) وابن خزیمہ (316) والطیالسی (986) والبیہقی (485/2)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

"بُسْرٌ" بِضَمِّ الْبَاءِ وَبِالسِّيْنَ الْمُهْمَلَةِ.

✧✧ حضرت ابی صفوان عبداللہ بن بسر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کی زندگی لمبی ہو اور اس کا عمل اچھا ہو"۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے،

لفظ "بسر" میں "ب" پر پیش پڑھی جائیگی اور اس کے بعد حرف "س" ہے۔

(109) اَلْخَامِسُ عَشَرَ: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَابَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ، لَئِنِ اللّٰهُ اَشْهَدَنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيُرِيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَآءِ - يَعْنِيْ: اَصْحَابَهُ - وَاَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَآءِ - - يَعْنِيْ: الْمُشْرِكِيْنَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، الْجَنَّةُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّيْ اَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ. قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ! قَالَ اَنَسٌ: فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ، اَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ، اَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ، وَّوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَمَا عَرَفَهٗ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهٗ بِبَنَانِهٖ. قَالَ اَنَسٌ: كُنَّا نَرٰى اَوْ نَظُنُّ اَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ اَشْبَاهِهٖ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا﴾ (الاحزاب: 23). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهٗ: "لَيُرِيَنَّ اللّٰهُ" رُوِيَ بِضَمِّ الْيَاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ: اَيْ لَيُظْهِرَنَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِلنَّاسِ، وَرُوِيَ بِفَتْحِهِمَا وَمَعْنَاهُ ظَاهِرٌ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کی جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے مشرکین کے ساتھ جو پہلی جنگ کی تھی میں اس میں شریک نہیں ہو سکا اب اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین کے ساتھ جنگ کرنے کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دکھا دے گا کہ میں کیا کرتا ہوں پھر جب "اُحد" کا موقع آیا اور مسلمان منتشر ہوئے تو انہوں نے دعا کی اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں عذر پیش کرتا ہوں ان لوگوں نے جو کیا ہے

108–اخرجہ الترمذی (2336) وفی الباب عن ابی بکرؓ احمد (6/17696) والترمذی (3327) والدارمی (308/2) والحاکم (1/1255) والبیھقی (371/3) وابن ابی شیبۃ (254/13) وابو نعیم فی الحلیۃ (51/9) قال الترمذی 'حسن صحیح وفی الباب عن جابرؓ الحاکم (1/1256) و صححہ علی شرط ووافقہ الذھبی وبالجملۃ فالحدیث یقوی بشواھد

109–اخرجہ احمد (4/13014) والبخاری (2805) ومسلم (1903) والترمذی (3201) والنسائی فی الکبری (6/11403) والطیالسی (2044) وابن ابی شیبۃ (395/14) وابن حبان (4772) والوحدی فی اسباب النزول (ص/238/237) والطبری (167/21) والبیھقی (44/43/9)

(اپنے ساتھیوں کے بارے میں انہوں نے یہ بات کہی) اور میں تیری طرف سے بری الذمہ ہوں اس چیز کے بارے میں جو انہوں نے کیا ہے یعنی مشرکین نے، پھر وہ آگے بڑھے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان کے سامنے آئے وہ بولے اے سعد بن معاذ! کعبہ کے پروردگار کی قسم! جنت سامنے ہے میں احد پہاڑ کے دوسری طرف سے اس کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس وقت ان کی جو کیفیت تھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بیان نہیں کر سکتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بعد میں ہم نے ان کے جسم میں تلوار، نیزے اور تیر کے اَسّی سے زیادہ نشانات دیکھے ہم نے انہیں پایا کہ وہ شہید ہو چکے تھے اور مشرکین نے ان کی لاش کی بے حرمتی کی تھی انہیں ان کی بہن نے انگلیوں کے پوروں کی مدد سے پہچانا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم یہ سمجھتے تھے، یہ آیت ان کے اور ان جیسے دیگر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

"مومنین میں بعض وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے عہد کو سچا کیا ان میں سے بعض نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور کچھ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی"۔

"لَيُرِيَنَّ اللّٰهُ" کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا۔ اگر "ر" اور "ی" پر زبر پڑھیں تو مطلب واضح ہے۔ ویسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(110) اَلسَّادِسُ عَشَرَ: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ عَلٰى ظُهُوْرِنَا، فَجَآءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيْرٍ، فَقَالُوْا: مُرَاءٍ، وَّجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ، فَقَالُوْا: اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا! فَنَزَلَتْ: ﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ (التوبۃ: 79).

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

وَ"نُحَامِلُ" بِضَمِّ النُّوْنِ وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ: اَيْ يَحْمِلُ اَحَدُنَا عَلٰى ظَهْرِهٖ بِالْاُجْرَةِ وَيَتَصَدَّقُ بِهَا.

✧✧ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ عقبہ بن عمرو انصاری البدری بیان کرتے ہیں جب صدقے سے متعلق آیت نازل ہوئی تو ہم اپنی پشت پر بوجھ لادا کرتے تھے (اور اس کی آمدن صدقہ کرتے تھے ایک مرتبہ) ایک شخص آیا اس نے بہت سی چیزیں صدقہ کر دیں لوگوں نے کہا اس نے دکھاوے کے لئے ایسا کیا ہے، پھر ایک اور شخص آیا اس نے ایک صاع صدقہ کیا تو (کچھ) لوگوں نے کہا، اللہ تعالیٰ اس ایک صاع سے بے نیاز ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

"اور وہ لوگ جو فرمانبردار مومنوں کے صدقات میں نکتہ چینی کرتے ہیں اور ان لوگوں (کے صدقات میں نکتہ چینی کرتے ہیں) جو صرف اپنی محنت کی کمائی پاتے ہیں"۔ (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

"نُحَامِلُ" کا مطلب ہے۔ کوئی شخص مزدوری کے عوض میں اپنی پشت پر بوجھ لادتا تھا اور (اس مزدوری کو) صدقہ کر دیتا۔

110–اخرجہ البخاری (415) ومسلم (1018) والنسائی (2528) وابن ماجہ (4155) وابن حبان (3338) والطبرانی (533/17) وابن خزیمہ (2453)

(111) اَلسَّابِعُ عَشَرَ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِىْ، عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، اَنَّهُ قَالَ: ''يَا عِبَادِىْ، اِنِّىْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِىْ وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا ۔ يَا عِبَادِىْ، كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِىْ اَهْدِكُمْ ۔ يَا عِبَادِىْ، كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِىْ اُطْعِمْكُمْ ۔ يَا عِبَادِىْ، كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِىْ اَكْسُكُمْ ۔ يَا عِبَادِىْ، اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِىْ اَغْفِرْ لَكُمْ ۔ يَا عِبَادِىْ، اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّىْ فَتَضُرُّوْنِىْ، وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِىْ فَتَنْفَعُوْنِىْ ۔ يَا عِبَادِىْ، لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِىْ مُلْكِىْ شَيْئًا ۔ يَا عِبَادِىْ، لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِىْ شَيْئًا ۔ يَا عِبَادِىْ، لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِىْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِىْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِىْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ ۔ يَا عِبَادِىْ، اِنَّمَا هِىَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا، فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ'' ۔

قَالَ سَعِيْدٌ : كَانَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

وَّرَوَيْنَا عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ: لَيْسَ لِاَهْلِ الشَّامِ حَدِيْثٌ اَشْرَفَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات کے اوپر ظلم کرنا حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے لہٰذا تم بھی ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو ماسوائے اس شخص کے جسے میں ہدایت عطا کردوں۔ تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو! ماسوائے اس کے جسے میں کھلا دوں۔ تم مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھانا دوں گا اے میرے بندو! تم سب برہنہ ہو! ماسوائے اس کے جسے میں لباس دوں تم مجھ سے لباس طلب کرو۔ میں تمہیں لباس دوں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن خطا کرتے رہتے ہو اور میں ہی تمام گناہوں کو بخشوں گا۔ تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کروں گا۔ اے میرے بندو! تم میرے نقصان تک نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے کوئی نقصان پہنچا سکو اور تم میرے نفع تک نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نفع پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، انسان اور جنات، تم میں سے سب سے زیادہ پرہیز گار شخص جیسے ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، تم میں سب سے زیادہ گناہگار شخص جیسے ہو جائیں تو بھی میری

111-اخرجه احمد (8/21425) و مسلم (2577) والترمذی (2495) وابن ماجه (3257)

بادشاہت میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، انسان اور جنات، سب ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں تو میں ان میں سے ہر ایک کو اس کی خواہش کے مطابق عطا کردوں گا اور اس سے میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی ایک سوئی کو سمندر میں داخل کرنے سے (اس کی نوک کو لگنے والے پانی سے کمی آتی ہے) اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں میں نے تمہارے لیے محفوظ کیا ہے اور پھر میں تمہیں ان کا بدلہ عطا کروں گا۔ لہٰذا جو شخص کوئی بہتری پائے وہ اللہ کی حمد بیان کرے اور جو اس کے برعکس پائے وہ صرف اپنی ذات کو ملامت کرے۔

سعید فرماتے ہیں: ابوادریس جب یہ حدیث بیان کرتے تو گھٹنوں کے بل جھک جاتے (اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے)

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: اس سے زیادہ شرف والی کوئی اور حدیث اہل شام سے منقول نہیں ہے۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْاِزْدِيَادِ مِنَ الْخَيْرِ فِىْ اَوَاخِرِ الْعُمُرِ

باب 12: عمر کے آخری حصے میں زیادہ نیکیاں کرنے کی ترغیب دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ﴾ (فاطر : 37)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہیں دی جس میں نصیحت حاصل کرنے والا شخص نصیحت حاصل کر لیتا ہے اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا''۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمُحَقِّقُوْنَ : مَعْنَاهُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ سِتِّيْنَ سَنَةً؟ وَيُؤَيِّدُهُ الْحَدِيْثُ الَّذِىْ سَنَذْكُرُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَقِيْلَ : مَعْنَاهُ ثَمَانِىْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَّقِيْلَ : اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، قَالَهُ الْحَسَنُ وَالْكَلْبِىُّ وَمَسْرُوْقٌ وَنُقِلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا ۔ وَنَقَلُوْا اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ كَانُوْا اِذَا بَلَغَ اَحَدُهُمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً تَفَرَّغَ لِلْعِبَادَةِ، وَقِيْلَ: هُوَ الْبُلُوْغُ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' اور محققین علماء نے بھی اس کا یہی مفہوم بیان کیا ہے' کیا ہم نے تمہیں ساٹھ سال عمر نہیں دی تھی اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کا ہم عنقریب ذکر کریں گے اگر اللہ نے چاہا' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب اٹھارہ سال کی عمر ہے اور ایک قول کے مطابق چالیس سال ہے۔ حسن بصری' کلبی اور مسروق نے یہ بات بیان کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہ بات نقل کی گئی ہے۔

علماء نے یہ بات نقل کی ہے' اہل مدینہ کا کوئی فرد جب چالیس سال کا ہو جاتا تھا تو وہ عبادت کے لئے سب سے الگ تھلگ ہو جاتا تھا۔

ایک قول کے مطابق اس سے مراد بلوغت کی عمر ہے۔

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى : ﴿ وَجَآءَ كُمُ النَّذِيْرُ ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّالْجَمْهُوْر : هُوَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقِيْل : الشَّيْبُ، قَاله عِكْرِمَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرَهُمَا ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔

ارشاد باری تعالیٰ ''النذیر'' سے مراد حضرت ابن عباس اور جمہور کے نزدیک ''نبی اکرم ﷺ'' ہیں۔

ایک قول کے مطابق اس سے مراد ''بڑھاپا'' ہے۔ عکرمہ، ابن عیینہ اور دیگر کی یہ رائے ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(112) وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَى امْرِءٍ اَخَّرَ اَجَلَهُ حَتّٰى بَلَغَ سِتِّيْنَ سَنَةً'' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

قَالَ الْعُلَمَآءُ : مَعْنَاهُ لَمْ يَتْرُكْ لَهُ عُذْرًا اِذْ اَمْهَلَهُ هٰذِهِ الْمُدَّةَ ۔ يُقَالُ : اَعْذَرَ الرَّجُلَ اِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ فِی الْعُذْرِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہنے دیتا جس کی موت کو اتنا موخر کر دے کہ وہ شخص ساٹھ سال کی عمر تک پہنچ جائے۔

علماء فرماتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جب بندے کو اتنے عرصے تک کی مہلت دیدے تو اس کے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہنے دیتا۔

''اَعْذَرَ الرَّجُلُ'' کا مطلب ہے جب کوئی عذر میں انتہائی حد تک پہنچ جائے۔

(113) اَلثَّانِیْ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُدْخِلُنِیْ مَعَ اَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَاَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ، فَقَالَ: لِمَ يَدْخُلُ هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَاءٌ مِّثْلُهُ؟! فَقَالَ عُمَرُ : اِنَّهُ مَنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ ! فَدَعَانِیْ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَدْخَلَنِیْ مَعَهُمْ فَمَا رَاَيْتُ اَنَّهُ دَعَانِیْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا لِيُرِيَهُمْ، قَالَ: مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ : ﴿ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴾؟ (الفتح : 1) فَقَالَ بَعْضُهُمْ : اُمِرْنَا نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ اِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا، وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ۔ فَقَالَ لِیْ : اَكَذٰلِكَ تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ : لَا ۔ قَالَ: فَمَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ : هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهُ لَهُ، قَالَ: ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴾ وَذٰلِكَ عَلَامَةُ اَجَلِكَ ﴿ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ﴾ (الفتح: ۳) فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَقُوْلُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے عمر رسیدہ بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ داخل کیا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک کو اس بات سے الجھن ہوئی تو انہوں نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ اس کو ہمارے ساتھ کیوں شامل کرتے ہیں جبکہ ہمارے بیٹے ان کے ہم عمر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا جو مقام ہے وہ آپ جان لیں گے پھر

112–اخرجه احمد (3/9403) والبخاری (6419)

113–اخرجه احمد (1/3127) والبخاری (3627) والترمذی (3362) والطبرانی (10617) والبیهقی فی الدلائل (446/5) والطبرانی (333/30) والنسائی فی الکبری (11711) بالفاظ متقاربه

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا اور ان کے ساتھ بٹھا دیا میرا یہ خیال ہے، انہوں نے اس دن مجھے اس لیے بلایا تھا تا کہ انہیں کچھ دکھائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کیا کہتے ہیں ''جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آ گئی'' ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے، جب اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی ہمیں فتح نصیب کر دی اس کے بدلے میں ہم اللہ کی حمد بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں۔ ان میں سے بعض افراد خاموش رہے انہوں نے کوئی بات نہیں کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما کیا تم بھی یہی کہتے ہو میں نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ تم کیا کہتے ہو۔ میں نے جواب دیا: یہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کی اطلاع ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے۔ اور فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آ گئی'' تو یہ تمہاری وفات کی علامت ہے؟ (اس لیے)

''تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ پاکی بیان کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے''؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے علم میں بھی وہی بات ہے جو تم نے بیان کی ہے۔ اس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(114) اَلثَّالِثُ : عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ اَنْ نَّزَلَتْ عَلَيْهِ : ﴿ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴾ اِلَّا يَقُوْلُ فِيْهَا : ''سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ فِی الصَّحِيْحَيْنِ عَنْهَا : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ : ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ''، يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ ۔ مَعْنٰى : ''يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ'' اَیْ يَعْمَلُ مَا اُمِرَ بِهٖ فِی الْقُرْاٰنِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ﴾ ۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ : ''سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ'' ۔ قَالَتْ عَائِشَةَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِیْ اَرَاكَ اَحْدَثْتَهَا تَقُوْلُهَا؟ قَالَ: ''جُعِلَتْ لِیْ عَلَامَةٌ فِیْ اُمَّتِیْ اِذَا رَاَيْتُهَا قُلْتُهَا ﴿ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴾ ... اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ'' ۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ : ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ'' ۔ قَالَتْ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ؟ فَقَالَ: ''اَخْبَرَنِیْ رَبِّیْ اَنِّیْ سَاَرٰى عَلَامَةً فِیْ اُمَّتِیْ فَاِذَا رَاَيْتُهَا اَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ : سُبْحَانَ

114–اخرجه احمد (9/24218) والبخاری (794) و مسلم (484) وابو داؤد (877) والنسائی (1121) وابن ماجه (899) وابن ماجه (1930) وابن خزیمه (605) وابو عوانة (186/2) وعبدالرزاق (2878) والبیهقی (109/2)

اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا: ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ فَتْحُ مَكَّةَ، ﴿وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا، فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾"

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ اس سورت (نصر) کے نازل ہونے کے بعد جو بھی نماز پڑھتے تھے اس کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے:

''تو پاک ہے ہمارے پروردگار، حمد تیرے لئے' اے اللہ! میری مغفرت کر دے''۔

صحیحین کی ایک روایت میں ہے جو انہی سے منقول ہے' وہ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ رکوع و سجود میں بکثرت یہ دعا کیا کرتے تھے۔

''تو پاک ہے اے اللہ! ہمارے پروردگار، حمد تیرے لئے ہے۔ اے اللہ! تو مجھے بخش دے''۔

نبی اکرم ﷺ یوں قرآن پر عمل کیا کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کی اس آیت میں آپ کو جو حکم دیا گیا ہے آپ اس پر عمل کرتے تھے۔

''اور تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ تسبیح بیان کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو''۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ وصال سے پہلے بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

سیّدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو یہ جو کلمات پڑھتے ہوئے اب سنا ہے ان کا مفہوم کیا ہے، آپ نے فرمایا: میرے لئے میری امت میں ایک نشانی رکھی گئی۔ جب میں نے اسے دیکھ لیا تو اب یہ پڑھتا ہوں۔

''جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آ گئی''۔ (یہ سورت کے آخر تک ہے)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ بکثرت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کی پاکی اور اس کی حمد کے ہمراہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

سیّدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے' آپ کثرت کے ساتھ یہ کلمات پڑھتے ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

''اللہ تعالیٰ کی پاکی اور اس کی حمد کے ہمراہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے بتایا ہے' میں عنقریب ایک علامت دیکھوں گا جو میری امت کے

بارے میں ہو گی جب میں اسے دیکھ لوں تو میں کثرت کے ساتھ یہ کلمات پڑھوں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

''اللہ تعالیٰ کی پاکی اور اس کی حمد کے ہمراہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

وہ نشانی میں نے دیکھ لی اور وہ یہ سورت (یعنی اس کا نزول) ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

امام نووی ؒ فرماتے ہیں، یہاں ''فتح'' سے مراد ''فتح مکہ'' ہے۔

''اور تم نے لوگوں کو دیکھ لیا کہ وہ گروہ در گروہ اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو۔ بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے''۔

(115) اَلرَّابِعُ: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ - عَزَّوَجَلَّ - تَابَعَ الْوَحْيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ حَتّٰى تُوُفِّيَ اَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے وصال سے پہلے ان پر مسلسل وحی نازل کی۔ آپ کے وصال ظاہری سے کچھ عرصہ پہلے آپ پر بکثرت وحی نازل ہوئی۔

(116) اَلْخَامِسُ: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

✧✧ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر آدمی کو اسی حالت میں زندہ کیا جائے گا جس حالت میں وہ مرا تھا۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

بَابٌ فِيْ بَيَانِ كَثْرَةِ طُرُقِ الْخَيْرِ
باب 13: نیکی کے بکثرت راستوں کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ (البقرة: 215).

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور تم جو بھی نیکی کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾ (البقرة: 197]

115- اخرجه احمد (4/13479) والبخاري (4982) و مسلم (3016) وابن حبان (44) بلفظ قريب

116- اخرجه مسلم (2878) وابن ماجه (4230)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تم جو بھی نیکی کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴾ (الزلزلة : 7)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور جو شخص ذرے کے برابر نیکی کرے گا تو وہ اس کا اجر وثواب دیکھ لے گا"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ﴾ (الجاثية : 15)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور جو شخص اچھا عمل کرے گا تو وہ اس کی اپنی ذات کے لئے ہوگا"۔

وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ .

اس بارے میں بہت سی آیات موجود ہیں۔

واَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ جِدًّا وَّهِيَ غَيْرُ مُنْحَصِرَةٍ فَنَذْكُرُ طَرَفًا مِّنْهَا :

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا ہم ان میں سے کچھ احادیث یہاں نقل کریں گے۔

(117) اَلْاَوَّلُ: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ" . قُلْتُ : اَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا وَاَكْثَرُهَا ثَمَنًا" . قُلْتُ : فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: "تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ" . قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ: "تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ ؛ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ مِّنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"اَلصَّانِعُ" بِالصَّادِ الْمُهْمَلَةِ هٰذَا هُوَ الْمَشْهُوْرُ، وَرُوِيَ "ضَائِعًا" بِالْمُعْجَمَةِ : اَيْ ذَا ضِيَاعٍ مِنْ فَقْرٍ اَوْ عِيَالٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ، "وَالْاَخْرَقُ" : الَّذِيْ لَا يُتْقِنُ مَا يُحَاوِلُ فِعْلَهٗ .

✧✧ حضرت ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے دریافت کیا، کون سا غلام آزاد کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو اپنے مالک کے نزدیک زیادہ نفیس اور زیادہ قیمتی ہو۔ میں نے عرض کی، اگر میں یہ کام (غلام آزاد کرنا) نہ کروں؟ آپ نے فرمایا پھر تم کام کرنے والے کی مدد کرو اور ضرورت مند کی مدد کرو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر میں یہ بھی نہ کروں تو آپ کیا فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا پھر تم اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھو یہ بھی تمہاری طرف سے تمہاری اپنی ذات کے لئے صدقہ ہوگا۔

117–اخرجه احمد (8/21389) والبخاری (2518) وفی الادب المفرد (226) ومسلم (84) والنسائی (3129) وابن ماجه (2523) والدارمی (307/2) وابن حبان (152) وابن الجارود (969) وابن منده فی الایمان (232) وعبدالرزاق (20289) والبیهقی (273/6) بالفاظ منتقاربة۔

"اَلصَّانِعُ" اس میں صاد ہے اور یہی مشہور ہے۔ ایک روایت میں لفظ "ضائعًا" منقول ہے۔ یعنی اس میں ضاد ہے۔ یعنی وہ شخص جو غربت یا گھر والوں کی کثرت یا اس جیسی کسی صورت کی وجہ سے ضیاع کرنے والا ہو۔

"وَالْاَخْرَقُ": یعنی وہ شخص جو اپنا کام خود نہ کرسکتا ہو

(118) اَلثَّانِيْ : عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَيْضًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ : فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَّكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَّكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَّكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَّيُجْزِيءُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"اَلسُّلَامٰى" بضم السين المهملة وتخفيف اللام وفتح الميم : المفصل .

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہی سے یہ روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزانہ آدمی کے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ دینا لازم ہوتا ہے۔ سبحان اللہ پڑھنا صدقہ ہے۔ لا الٰہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے، اللہ اکبر پڑھنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کے وقت دو رکعات ادا کر لینا کافی ہوتا ہے۔ "اَلسُّلَامٰى" اس میں سین پر پیش لام ساکن اور میم پر زبر ہے۔ اس کا مطلب "جوڑ" ہے۔

(119) اَلثَّالِثُ : عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ، وَوَجَدْتُّ فِيْ مَسَاوِيْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةُ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے میری امت کے اعمال پیش کئے گئے ان میں اچھے بھی تھے اور برے بھی، میں نے ان اچھے اعمال میں یہ بات پائی کہ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دیا جائے، میں نے برا اعمال میں یہ بات پائی جو بلغم مسجد میں موجود ہے اور اسے دفن نہیں کیا جاتا۔

(120) اَلرَّابِعُ : عَنْهُ : اَنَّ نَاسًا قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ، قَالَ: "اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ بِهٖ : اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً، وَّكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً، وَّكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً، وَّكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً، وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَّنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ" قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ؟ قَالَ: "اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

118–اخرجه مسلم (720) و ابو داؤد (1285)

119–اخرجه مسلم (553) والبخاری فی الادب المفرد (230) والبغوی فی الرقاة (709)

120–مسلم احمد' ابو داؤد' نسائی' ابو عوانه' طبرانی' بیهقی۔ مختلف طریق سے بیان کی ہے۔ (شرح اربعین للسخاوی)

"اَلدُّثُوْرُ" بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ : اَلْاَمْوَالُ وَاحِدُهَا : دَثْرٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے کچھ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مالدار لوگ زیادہ اجر حاصل کر لیتے ہیں کیونکہ وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جیسے ہم نماز ادا کرتے ہیں، وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں، لیکن وہ اپنے اضافی مال کو صدقہ کر دیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہ کچھ مقرر نہیں کیا جو تم صدقہ کرو۔ سبحان اللہ پڑھنا صدقہ ہے، اللہ اکبر پڑھنا صدقہ ہے، الحمد للہ پڑھنا صدقہ ہے لا الٰہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ہر آدمی کی شرمگاہ میں صدقہ ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی خواہش نفس کو پورا کرے گا تو کیا اس کا بھی اسے اجر ملے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ اسے حرام کام میں استعمال کرتا تو کیا اس کو اس کا گناہ ہوتا؟ اسی طرح اگر وہ اسے حلال طریقے سے استعمال کرے گا تو اس کا اسے اجر ملے گا۔

(121) اَلْخَامِسُ : عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : "لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَّلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِیْقٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

121 انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو خواہ (وہ نیکی) تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہو۔

(122) اَلسَّادِسُ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : "كُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْهِ الشَّمْسُ : تَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَةٌ، وَّتُعِیْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِهٖ، فَتَحْمِلُهٗ عَلَیْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَیْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ، وَّالْكَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَبِكُلِّ خَطْوَةٍ تَمْشِیْهَا اِلَی الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ، وَّتُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ اَیْضًا مِنْ رِّوَایَةِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : "اِنَّهٗ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی سِتِّیْنَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَّفْصَلٍ، فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ، وَهَلَّلَ اللّٰهَ، وَسَبَّحَ اللّٰهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ، اَوْ شَوْكَةً، اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ، اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ، اَوْ نَهٰی عَنْ مُّنْكَرٍ، عَدَدَ السِّتِّیْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةٍ فَاِنَّهٗ یُمْسِیْ یَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ" .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہے۔ روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے، تم اگر دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرو تو یہ صدقہ ہے اگر تم کسی شخص کی اس کے جانور (پر سوار ہونے) کے بارے میں مدد کرو تو یہ صدقہ ہے یا تم اس کا سامان جانور پر رکھوا دو تو یہ صدقہ

121–اخرجہ مسلم (2626) والترمذی (1833) مطولا والبغوی فی المشکوٰۃ (894)

122–اخرجہ احمد (3/8189) والبخاری (3707) ومسلم (1009) وابن حبان (3381) والبیہقی (187/4) والبغوی فی المشکوٰۃ (1896) اخرجہ مسلم (1007) والبغوی فی المشکوٰۃ (1896)

ہے اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جس کے ذریعے تم چل کر نماز کی طرف جاؤ وہ صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔

اسی حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدم کے ہر بیٹے کے 360 جوڑ بنائے گئے ہیں جو شخص اللہ اکبر کہتا ہے یا جو شخص الحمد للہ کہتا ہے، یا جو لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے یا سبحان اللہ کہتا ہے یا استغفار پڑھتا ہے یا لوگوں کے راستے سے پتھر کو دور کر دیتا ہے یا کانٹے کو دور کر دیتا ہے یا لوگوں کے راستے سے ہڈی کو دور کر دیتا ہے یا نیکی کا حکم دیتا ہے یا برائی سے منع کرتا ہے۔

آپ نے 360 تک گنتی کی (پھر فرمایا) تو وہ یوں چلتا ہے' اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچا لیا۔

(123) اَلسَّابِعُ : عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ، اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

"اَلنُّزُلُ" : اَلْقُوْتُ وَالرِّزْقُ وَمَا یُهَیَّاُ لِلضَّیْفِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص صبح کے وقت مسجد کی طرف جائے یا شام کے وقت جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کر لیتا ہے۔ جب بھی وہ صبح و شام جاتا ہے۔

(124) اَلثَّامِنُ : عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : "یَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِّجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

قَالَ الْجَوْهَرِیُّ : اَلْفِرْسِنُ مِنَ الْبَعِیْرِ كَالْحَافِرِ مِنَ الدَّابَّةِ قَالَ: وَرُبَّمَا اسْتُعِیْرَ فِی الشَّاةِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے مسلمان خواتین! تم میں سے کوئی بھی اپنی پڑوسن کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے، خواہ وہ بکری کا پایہ ہی کیوں نہ ہو۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) جوہری کہتے ہیں۔ "فرسن" اونٹ کے پائے کو کہتے ہیں جیسے چوپائے کے کو "حافر" کہتے ہیں کبھی یہ لفظ (فرسن) بکری (کے پائے) کے لیے بھی استعمال ہو جاتا ہے۔

(125) اَلتَّاسِعُ : عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً : فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ، وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

"اَلْبِضْعُ" مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلٰی تِسْعَةٍ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَقَدْ تُفْتَحُ . وَ"الشُّعْبَةُ" : اَلْقِطْعَةُ .

123–اخرجہ احمد (5/2037) والبخاری (662) ومسلم (669)

124–اخرجہ البخاری (2566) ومسلم (1030)

125–اخرجہ البخاری (9) ومسلم (35) وابو داؤد (3676) والترمذی (2614) والنسائی (5019) وابن ماجہ (57) وابن حبان (167)

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کی ستر سے زیادہ زیادہ شاخیں ہیں (راوی کو شک ہے) یا شاید ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں) سب سے زیادہ فضیلت والا شعبہ یہ ہے' اس بات کا اعتراف کرنا' اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس سے کمتر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''بضع'' کا مطلب تین سے لیکر نو تک ہے اس میں ''ب'' کے نیچے زیر پڑھی جائے گی اسکے علاوہ زبر بھی پڑھی جاتی ہے، شعبہ کا مطلب ''ٹکڑا'' ہے۔

(126) اَلْعَاشِرُ : عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِىْ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَّلْهَثُ يَاكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ : لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِىْ كَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّىْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِىَ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ'' قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لَنَا فِى الْبَهَائِمِ اَجْرًا؟ فَقَالَ: ''فِىْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِىِّ : ''فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ، فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ''

وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا : ''بَيْنَمَا كَلْبٌ يُّطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِىٌّ مِّنْ بَغَايَا بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ، فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهٖ فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهٖ'' .

''اَلْمُوْقُ'' : الْخُفُّ . وَ''يُطِيْفُ'' : يَدُوْرُ حَوْلَ ''رَكِيَّةٍ'' : وَهِىَ الْبِئْرُ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص راستے میں جا رہا تھا اسے شدید پیاس لگی اس نے ایک کنواں پایا۔ وہ اس میں اترا اس نے اس میں سے پانی پیا اور جب وہ باہر نکلا تو وہاں ایک کتا تھا جو پیاس کی شدت کی وجہ سے زبان باہر نکال کر کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے سوچا اس کتے کو بھی وہی پیاس لگی ہوئی ہے جو مجھے لگی ہوئی تھی۔ وہ کنویں میں اترا اس نے اپنے موزے میں پانی بھرا اور پھر اسے اپنے منہ کے ذریعے پکڑا اور پھر باہر نکل آیا اور کتے کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اسے بخش دیا۔ لوگوں نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں ان جانوروں کی وجہ سے بھی اجر ملے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر جاندار کی وجہ سے اجر ملتا ہے۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اسے بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم دونوں کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک کتا کنویں کے گرد چکر کاٹ رہا تھا۔ وہ پیاس کی شدت سے مرنے والا تھا' بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والی فاحشہ عورت نے اسے دیکھا تو اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس کے ذریعے اسے پانی پلا دیا تو اس عمل کی وجہ سے اسے بخش دیا گیا۔

126–تخریج مالك فى مؤطنه (1729) واحمد (3/8883) والبخارى (173) وفى الادب المفرد (378) و مسلم (2244) وابو داؤد (2550) وابن حبان (544) والقضاعى فى مسند الشهاب (113) والبيهقى (158/4)

لفظ مُوْق کا مطلب موزہ ہے اور لفظ یُطِیْف کا مطلب اس کے گرد چکر لگانا ہے۔ اور لفظ رکیۃ کا مطلب کنواں ہے

(127) اَلْحَادِىْ عَشَرَ : عَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَّتَقَلَّبُ فِى الْجَنَّةِ فِىْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِى الْمُسْلِمِيْنَ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِىْ رِوَايَةٍ : ''مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقٍ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَاُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ، فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ'' .

وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهُمَا : ''بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِىْ بِطَرِيْقٍ وَّجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ'' .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے ایک شخص کو دیکھا' وہ جنت میں ادھر ادھر گھوم رہا ہے اس وجہ سے کہ اس نے ایک درخت کو' جو لوگوں کے راستے میں تھا کاٹ دیا تھا' جس کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ایک شخص ایک درخت کی ٹہنی کے پاس سے گزرا جو راستے میں پڑی تھی اس نے سوچا اللہ کی قسم! میں اسے ضرور مسلمانوں سے دور کر دوں گا تا کہ یہ انہیں تکلیف نہ دے تو اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم دونوں کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ایک شخص راستے میں جا رہا تھا اس نے راستے میں کانٹے دار جھاڑی دیکھی تو اس نے اسے ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے بخش دیا۔

(128) اَلثَّانِىْ عَشَرَ : عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَّمَنْ مَّسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور پھر جمعہ کی نماز کے لئے آئے اور پھر غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور مزید تین دن کے گناہ بھی بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شخص کنکریوں کو چھو لے اس نے لغو حرکت کی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(129) اَلثَّالِثُ عَشَرَ : عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ

127–اخرجه البخارى (4367) و مسلم (2245) وابن حبان (386) واحمد (3/10626) والبيهقى

128–اخرجه فى مالك فى مؤطه (295) واحمد (3/10898) والبخارى (652) ومسلم (1914) وابو داؤد (5245) والترمذى (1598) وابن ماجه (3682) والحميدى (1134) وابن حبان (536) بالفاظ متقاربة

الْمُسْلِمُ، اَوِ الْمُؤمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَّدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ، اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَّشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے منقول ہے وہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے' تو اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں' جو اس نے نظر سے دیکھ کر کئے تھے۔ یہ گناہ پانی کے ذریعے (اور ایک روایت کے مطابق) پانی کے آخری قطرے کے ذریعے نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ بازو دھوتا ہے' تو پانی کے ذریعے یا پانی کے آخری قطرے کے ذریعے اس کے ہاتھوں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس نے ہاتھ بڑھائے تھے' اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے' تو پانی کے ذریعے یا پانی کے آخری قطرے کے ذریعے اس کے پاؤں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں' جن کی طرف وہ پاؤں کے ذریعے چل کر گیا تھا' یہاں تک کہ (وضو مکمل کرنے کے بعد) وہ شخص گناہوں سے مکمل طور پر پاک ہو جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(130) اَلرَّابِعُ عَشَرَ : عَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے منقول ہے وہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ نمازیں' ایک جمعہ' دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان' دوسرے رمضان تک' درمیان میں (صادر ہونے والے تمام صغیرہ گناہوں) کا کفارہ ہوتے ہیں' لیکن اس وقت جب کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے''۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(131) اَلْخَامِسُ عَشَرَ : عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟" قَالُوْا : بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے منقول ہے وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں (ایسے عمل کی طرف) تمہاری رہنمائی نہ کروں' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو

129-اخرجه مسلم (27/857) و ابو داؤد (1050) والترمذی (498) وابن ماجه (1090)

130-اخرجه مسلم (244) والترمذی (2)

131-اخرجه مسلم (233) والترمذی (214)

بلند کرتا ہے۔ حاضرین نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: جب طبیعت وضو کرنے پر آمادہ نہ ہو' ایسے وقت وضو کرنا' مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کے جانا اور ایک نماز پڑھ لینے کے بعد اگلی نماز کا انتظار کرنا' یہی ''رباط'' ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(132) اَلسَّادِسُ عَشَرَ : عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"اَلْبَرْدَانِ" : اَلصُّبْحُ وَالْعَصْرُ .

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (متفق علیہ)

(امام نووی ؒ فرماتے ہیں) ''البَرْدَان'' سے مراد صبح اور عصر (کی نماز میں) ہیں۔

(133) اَلسَّابِعُ عَشَرَ : عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص بیمار ہو جائے یا سفر پر جائے تو اس کے نامہ اعمال میں اس طرح نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو وہ عمل (اپنے شہر میں) قیام کی حالت میں یا تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

(134) اَلثَّامِنُ عَشَرَ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ"

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

✧✧ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نیکی صدقہ ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے حضرت حذیفہ ؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(135) اَلتَّاسِعُ عَشَرَ : عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَغْرِسُ

132-اخرجه مالك فی مؤطه (386) واحمد (3/7213) ومسلم (251) والترمذی (51) والنسائی (143)

133-اخرجه احمد (5/16730) والبخاری (574) ومسلم (635) والدارمی (1/331/332) وابن حبان (1739) والبیهقی (466/1)

134-اخرجه احمد (7/19699) والبخاری (2996) و ابو داؤد (3091) والحاكم فی الجنائز (1/1261) وابن حبان (2929) والبغوی فی المرقاة (1544) والبیهقی (374/3)

غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً، وَلَا يَرْزَؤُهُ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ : "فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَاْكُلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ". وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ : "لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا، وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَاْكُلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ، اِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً" .

وَرَوَيَاهُ جَمِيعًا مِنْ رِوَايَةِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

قَوْلُهُ : "يَرْزَؤُهُ" اَيْ يَنْقُصُهُ .

✧✧ حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو مسلمان کوئی پودا لگائے گا تو اس (کے پھل) سے کھائی جانے والی ہر چیز اس شخص کے لئے صدقہ ہوگی اور اس میں سے جو چوری کرلیا جائے وہ بھی اس شخص کے لئے صدقہ ہوگا اور اس میں سے جو چیز درندے کھالیں وہ بھی اس شخص کے لئے صدقہ ہوگا اور جو پرندے کھالیں وہ بھی اس شخص کے لئے صدقہ ہوگا غرضیکہ کوئی بھی اس میں سے (کسی بھی قسم کی) کوئی کمی کرے تو وہ اس شخص کے لئے صدقہ (شمار) ہوگی۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے تو اس میں سے جو کوئی انسان جانور یا پرندہ جو کچھ کھاتا ہے یہ اس شخص کیلئے قیامت کے دن تک صدقہ ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کھیت لگاتا ہے تو اس میں سے جو انسان' جانور یا جو بھی چیز جو کچھ کھاتے ہیں وہ اس شخص کیلئے صدقہ ہوگی۔

امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ لفظ یرزء کا مطلب کم کرنا ہے۔

(136) اَلْعِشْرُوْنَ : عَنْهُ، قَالَ: اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ : "اِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟" فَقَالُوْا : نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ . فَقَالَ: "يَا بَنِيْ سَلِمَةَ، دِيَارَكُمْ، تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِي رِوَايَةٍ : "اِنَّ بِكُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ . وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اَيْضًا بِمَعْنَاهُ مِنْ رِوَايَةِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

وَ"بَنُوْ سَلِمَةَ"، بِكَسْرِ اللَّامِ : قَبِيْلَةٌ مَعْرُوْفَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَ"اٰثَارُهُمْ" : خُطَاهُمْ .

135- اخرجه البخاری (2061) وفی الادب المفرد (224) ومسلم (1005) وابو داؤد (4947) والحاکم فی البیوع (2/2311) مطولاً واحمد (9/23430) وابن ابی شیبۃ (548/8) والبخاری فی الادب فی المفرد (233) وابن حبان (3378) و (3379) والطبرانی فی سعر (672)

136 حدیث جابرؓ اخرجه مسلم (1552) و حدیث انسؓ اخرجه البخاری (2320) و مسلم (1553) والترمذی (1382)

✧✧ (حضرت جابر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں مسجد کے اردگرد کچھ جگہ خالی ہوئی تو) بنوسلمہ نے یہ ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ اس کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ نے ان سے کہا کہ مجھے یہ پتہ چلا ہے' تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ ہم نے یہی ارادہ کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنوسلمہ! اپنے موجودہ گھروں میں ہی رہو کیونکہ تمہارے قدموں (کی کثرت کے اعتبار سے زیادہ اجر وثواب) لکھا جاتا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ہر ایک قدم کے عوض میں ایک درجہ ملتا ہے۔ اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام بخاری نے اسی مضمون کی حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

بنوسلمہ میں لام پر زیر ہے۔ یہ انصار کا معروف قبیلہ ہے آثارھم کا مطلب ان کے قدم ہیں۔

(137) اَلْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ : عَنْ اَبِي الْمُنْذِرِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ رَجُلًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ، فَقِيْلَ لَهُ اَوْ فَقُلْتُ لَهُ : لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ؟ فَقَالَ: مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ مَنْزِلِيْ اِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ يُّكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلَى اَهْلِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِي رِوَايَةٍ : "اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ" . "اَلرَّمْضَاءُ" : اَلْاَرْضُ الَّتِيْ اَصَابَهَا الْحَرُّ الشَّدِيْدُ .

✧✧ حضرت ابی بن کعب ؓ بیان کرتے ہیں' میں ایک ایسے شخص سے واقف ہوں جس کا گھر مسجد سے' سب سے زیادہ دور تھا اور اس کی کوئی نماز (باجماعت) قضا نہیں ہوتی اس سے کہا گیا یا شاید میں نے کہا' اگر تم ایک گدھا خرید لو تو اندھیرے اور گرمی میں (تمہیں مسجد تک آنے میں آسانی ہوگی) تو اس نے جواب دیا: مجھے یہ پسند نہیں ہے' میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں چاہتا ہوں کہ مسجد تک آنے اور واپس گھر تک جانے کا ثواب (میرے نامہ اعمال میں) لکھا جائے۔ (اس کی یہ بات سن کر) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس سارے (ثواب) کو جمع کر کے رکھا ہوا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "تمہیں وہ (اجر) ملے گا جس کی تم نے امید کی ہے"۔

"الرمضاء" ایسے علاقے کو کہتے ہیں جہاں تیز گرمی ہو۔

(138) اَلثَّانِيْ وَالْعِشْرُوْنَ : عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً : اَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا ؛ رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا، اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

"اَلْمَنِيْحَةُ" : اَنْ يُّعْطِيَهُ اِيَّاهَا لِيَاْكُلَ لَبَنَهَا ثُمَّ يَرُدَّهَا اِلَيْهِ .

137- اخرجه مسلم (663) وابو داؤد (557) وابن ماجه (783)

138- اخرجه مسلم (2/6846) والبخاری (2631) و ابو داؤد (1683) وابن حبان (5095) والبیهقی (184/4) والحاکم فی الذبائح (4/7578)

✧✧ حضرت ابو محمد عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چالیس خوبیاں ایسی ہیں، جن میں سے سب سے بہتر کسی کو دودھ دینے والی بکری (بلا معاوضہ) دینا ہے، جو بھی شخص ان خوبیوں پر عمل کرے گا ان کے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور ان کے نتیجے میں جو وعدہ کیا گیا ہے اس کی تصدیق کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

"المنیحہ" کا مطلب ہے کہ بکری کسی کو (بلا معاوضہ) دینا تا کہ وہ اس کا دودھ دوہ لینے کے بعد اس (دینے والے کو) واپس کر دے۔

(139) اَلثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ : عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : "اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ" .

✧✧ حضرت عدی بن حاتم ؓ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس کا پروردگار کلام کرے گا۔ اس شخص اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا، وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے وہ اعمال نظر آئیں گے جو اس نے آگے بھیجے ہیں اور جب وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے وہ اعمال نظر آئیں گے جو اس نے آگے بھیجے ہیں۔ جب وہ اپنے آگے دیکھے گا تو اسے جہنم نظر آئے گی جو اس کے بالکل مد مقابل ہوگی تو تم جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہو۔ جس شخص کو یہ بھی نہ ملے تو وہ اچھی بات کے ذریعے (اس سے بچنے کی کوشش کرے)۔

(140) اَلرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ : عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ، فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا، اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ، فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَ"الْاَكْلَةُ" بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ : وَهِیَ الْغَدْوَةُ اَوِ الْعَشْوَةُ .

✧✧ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہو

139–متفق علیہ.اخرجہ البخاری و مسلم، وخرجہ احمد عن عائشۃ، والنسائی وابن عدی والبزار عن نعمان بن بشیر وابی ہریرۃ والطبرانی فی معجمہ الکبیر عن ابن عباس و ابی امامۃ

140–(مسلم، احمد، ترمذی، نسائی، جامع صغیر) ......مسلم (2743) والترمذی (1816)

جاتا ہے جو کچھ کھانے کے بعد اس کی حمد بیان کرتا ہے یا کچھ پینے کے بعد اس کی حمد بیان کرتا ہے۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

"الاکلہ" اس سے مراد صبح یا شام (کا کھانا) ہے۔

(141) اَلْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ : عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: "يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِن لَمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: "يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ، قَالَ: "يَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوِ الْخَيْرِ" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: "يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ، فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت ابو موسیٰ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے۔ حضرت ابو موسیٰ ؓ نے عرض کیا اگر کوئی شخص نہ پائے تو آپ کیا کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: آدمی اپنے دونوں ہاتھوں سے کام کرے اس سے خود کو نفع بھی پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ انہوں نے عرض کی: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کسی ضرورت مند شخص کی مدد کرے۔ انہوں نے عرض کیا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے تو، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ نیکی یعنی بھلائی کا حکم دے پھر انہوں نے کہا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کرے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پھر اپنے شر سے لوگوں کو بچائے رکھے یہ بھی صدقہ ہوگا۔ (متفق علیہ)

بَابٌ فِی الْاِقْتِصَادِ فِی الْعِبَادَةِ

باب 14: عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی ﴾ (طٰہٰ : 1)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "طٰہٰ! ہم نے قرآن تم پر اس لئے نازل نہیں کیا تا کہ تم مشقت کا شکار ہو جاؤ"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ﴾ (البقرة : 185)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے وہ تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا"۔

(142) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا : اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ، قَالَ: "مَنْ هٰذِهٖ؟" قَالَتْ: هٰذِهٖ فُلَانَةٌ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا . قَالَ: "مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰی تَمَلُّوْا" وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهٗ عَلَيْهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَ"مَهْ" : كَلِمَةُ نَهْیٍ وَزَجْرٍ . وَمَعْنٰی "لَا يَمَلُّ اللّٰهُ" : لَا يَقْطَعُ ثَوَابَهٗ عَنْكُمْ وَجَزَاءَ اَعْمَالِكُمْ

141–اخرجہ البخاری (1445) وفی الادب المفرد (225) و مسلم (1008) والنسائی (2537)

وَيُعَامِلُكُمْ مُعَامَلَةَ الْمَالِ حَتّٰى تَمَلُّوْا فَتَتْرُكُوْا، فَيَنْبَغِيْ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مَا تُطِيْقُوْنَ الدَّوَامَ عَلَيْهِ لِيَدُوْمَ ثَوَابُهُ لَكُمْ وَفَضْلُهُ عَلَيْكُمْ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے' اس وقت ان کے پاس ایک خاتون موجود تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ سیّدہ عائشہ ؓ نے بتایا کہ یہ فلاں خاتون ہیں اور ساتھ ان کی نماز (بکثرت) پڑھنے کا بھی تذکرہ کیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دھیان رکھو تم اپنی طاقت کے مطابق عبادت کیا کرو، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا جب تک تم خود اکتاہٹ کا شکار نہ ہو جاؤ اور اسکی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جسے کرنے والا باقاعدگی کے ساتھ کرتا رہے۔ (متفق علیہ)

امام نووی ؒ فرماتے ہیں' لفظ ''مہ'' کا مطلب کسی چیز سے روکنا ہے اور یہ زجر اور نہی کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، اسی طرح لفظ ''لایمل اللہ'' اس کا مطلب یہ ہے' اسکا ثواب تم سے منقطع نہیں ہوتا اور تمہارے اعمال کی جزاء منقطع نہیں ہوتی اور وہ تمہارے ساتھ اکتاہٹ کرنے والا معاملہ نہیں کرتا یہاں تک کہ تم خود اکتاہٹ کا شکار ہو کر عمل کو خود ترک کر دیتے ہو اس لئے تمہیں چاہئے کہ تم وہ عمل اختیار کرو جسے تم باقاعدگی سے کر سکو تا کہ اس کا ثواب باقاعدگی کیساتھ تم کو ملتا رہے اور اسکا فضل بھی باقاعدگی کیساتھ تمہارے ساتھ رہے۔

(143) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّآ اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا وَقَالُوْا: اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ . قَالَ اَحَدُهُمْ : اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا . وَقَالَ الْاٰخَرُ : وَاَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ اَبَدًا وَّلَا اُفْطِرُ . وَقَالَ الْاٰخَرُ : وَاَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا . فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: "اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَاَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ، وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ، وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ، فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' تین آدمی حضور اکرم کی ازواج ؓ کے گھروں کے باہر آئے اور نبی اکرم ﷺ کی عبادت کے بارے میں دریافت کیا، جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی عبادت کے بارے میں بتایا تو انہوں نے اسے کم سمجھا۔ انہوں نے کہا ہمارا نبی اکرم ﷺ کیساتھ کیا مقابلہ ہے جب نبی اکرم ﷺ کی آئندہ اور گزشتہ ذنب کی مغفرت کر دی گئی ہے، ان میں سے ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ رات بھر نوافل پڑھتا رہوں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ دن بھر روزہ رکھتا رہوں گا اور کبھی روزہ نہیں چھوڑوں گا اور تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے بالکل لاتعلق ہو جاؤں گا اور کبھی بھی شادی نہیں کروں گا، نبی اکرم ﷺ ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ تم لوگوں نے اس طرح کہا ہے۔ اللہ کی قسم! میں تم سب کے مقابلے میں اللہ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اسکی بارگاہ میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور

143- اخرجه البخاری (5063) ومسلم (1401) واحمد (4/13534) وابن حبان (14) والبیهقی (7/77)

چھوڑ بھی دیتا ہوں، نوافل پڑھتا بھی ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور میں نے خواتین کیساتھ شادی بھی کی ہوئی ہے اور جو شخص میری سنت سے منہ موڑے گا اسکا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(144) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ" قَالَهَا ثَلَاثًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"اَلْمُتَنَطِّعُوْنَ" : اَلْمُتَعَمِّقُوْنَ الْمُتَشَدِّدُوْنَ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ التَّشْدِيْدِ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بال کی کھال اتارنے والے ہلاکت کا شکار ہو جائیں، یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

"اَلْمُتَنَطِّعُوْنَ" : کا مطلب ان معاملات میں متشددانہ رویہ اختیار کرنا ہے جہاں شدت پسندی کی ضرورت نہ ہو۔

(145) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا، وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ : "سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا، وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا، وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ، اَلْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا" .

قَوْلُهُ : "اَلدِّيْنُ" : هُوَ مَرْفُوْعٌ عَلٰى مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ . وَرُوِيَ مَنْصُوْبًا وَّرُوِيَ "لَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ" . وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِلَّا غَلَبَهُ" : اَيْ غَلَبَهُ الدِّيْنُ وَعَجَزَ ذٰلِكَ الْمُشَادُّ عَنْ مُقَاوَمَةِ الدِّيْنِ لِكَثْرَةِ طُرُقِهِ . وَ"الْغَدْوَةُ" : سَيْرُ اَوَّلِ النَّهَارِ . وَ"الرَّوْحَةُ" : اٰخِرُ النَّهَارِ . وَ"الدُّلْجَةُ" : اٰخِرُ اللَّيْلِ .

وَهٰذَا اسْتِعَارَةٌ وَّتَمْثِيْلٌ، وَمَعْنَاهُ : اسْتَعِيْنُوْا عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ - عَزَّوَجَلَّ - بِالْاَعْمَالِ فِيْ وَقْتِ نَشَاطِكُمْ وَفَرَاغِ قُلُوْبِكُمْ بِحَيْثُ تَسْتَلِذُّوْنَ الْعِبَادَةَ وَلَا تَسْاَمُوْنَ وَتَبْلُغُوْنَ مَقْصُوْدَكُمْ، كَمَا اَنَّ الْمُسَافِرَ الْحَاذِقَ يَسِيْرُ فِيْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ وَيَسْتَرِيْحُ هُوَ وَدَابَّتُهُ فِيْ غَيْرِهَا فَيَصِلُ الْمَقْصُوْدَ بِغَيْرِ تَعَبٍ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' دین آسانی کا نام ہے اور جو شخص دین کے بارے میں سختی کرنے کی کوشش کرے گا، خدا کی قسم! یہ دین اس پر غالب آ جائے گا تم سیدھے رہو اور میانہ روی اختیار کرو۔ خوشخبری دو! صبح و شام اور رات کے کچھ حصے میں نوافل کے ذریعے (اللہ تعالیٰ کی) مدد حاصل کرو۔

امام بخاری ؒ سے روایت ہے: میانہ روی اختیار کرو، افراط و تفریط سے پرہیز کرو صبح و شام اور رات کے کچھ حصے میں ارادہ کرو تم مقصد تک پہنچ جاؤ گے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ دین پر پیش پڑھ لی جائے تو اس طرح سے لفظ نائب فاعل کے طور پر استعمال

144- اخرجه مسلم (2670) وابو داؤد (4608)

145- اخرجه البخاری (39) والنسائی (5049) وابن حبان (351) والبیهقی (3/18)

کیا گیا ہے ایک روایت کے مطابق اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے۔اس حدیث کے الفاظ ''لن یشاد الدین احد'' اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''الاغلبه'' دین اسکے مقابلے میں غالب آجائے گا اور جو شخص دین کے معاملے میں سختی کرے گا کیونکہ اس کے طرق مختلف ہیں لفظ ''غدوۃ'' کا مطلب یہ ہے: دن کے وقت سفر کرنا اور لفظ ''روحۃ'' کا مطلب رات کے کسی حصے میں سفر کرنا، ''دلجه'' کا مطلب رات کا آخری حصہ ہے یہ استعارہ اور تمثیل ہے یعنی فرمانبرداری کے ذریعے مدد حاصل کرو، اس وقت میں عمل کر کے جو شام کا وقت ہوتا ہے، ذہن کے فارغ ہونے کا وقت ہوتا ہے تا کہ تم عبادت کے ذریعے لذت حاصل کرو تم اس بارے میں غفلت نہ کرو، تم اپنے مقصد تک جلد پہنچ جاؤ گے جیسے سمجھدار مسافر ان اوقات میں سفر کرتا ہے۔ وہ اور اس کی سواری دوسرے اوقات میں آرام کر لیتے ہیں یوں وہ کسی پریشانی کے بغیر اپنی منزل تک پہنچ جاتا ہے باقی اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

(146) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: "مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟" قَالُوْا: هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ، فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُلُّوْهُ، لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَرْقُدْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے وہاں دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ رسی کس لیے ہے، لوگوں نے بتایا: یہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے جب وہ تھک جاتی ہیں تو وہ اسکے ساتھ لٹک جاتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کھول دو ہر شخص اپنی خوشی کیساتھ نماز ادا کرے اور جب وہ تھک جائے تو سو جائے۔

(147) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَاِنَّ احدكم اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جب کسی شخص کو اونگھ آجائے اور وہ نفل نماز ادا کر رہا ہو تو وہ سو جائے یہاں تک کہ اسکی نیند ختم ہو جائے کیونکہ جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اسے اونگھ آجائے تو اسے پتہ نہیں چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے، اپنی طرف سے وہ مغفرت کی دعا کر رہا ہوگا لیکن وہ خود کو برا کہہ رہا ہوگا۔

(148) وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

146-اخرجه احمد (4/11986) والبخاری (1150) ومسلم (784) وابو داؤد (1312) والنسائی (1642) وابن ماجه (1371) وابن حبان (2492) وابو عوانة (298/297/2) وابن خزیمه (1180)

147-اخرجه مالك فی مؤطه (259) واحمد (10/25719) والبخاری (212) ومسلم (786) وابو داؤد (1310) والترمذی (355) والنسائی (162) وابن ماجه (1370) وعبدالرزاق (4222) والدارمی (321/1) والحمیدی (185) وابن حبان (2583) وابو عوانة (297/2) والبیهقی (16/3)

148-اخرجه مسلم (866)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ، فَكَانَتْ صَلَاتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهٗ: "قَصْدًا": اَيْ بَيْنَ الطُّوْلِ وَالْقِصَرِ.

✧✧ حضرت ابوعبداللہ جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نمازیں ادا کیا کرتا تھا آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی اور خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''قصد'' وہ لمبے اور چھوٹے کا درمیانہ ہوتا تھا۔

(149) وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰى اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ: مَا شَاْنُكِ؟ قَالَتْ: اَخُوْكَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا، فَقَالَ لَهٗ: كُلْ فَاِنِّيْ صَائِمٌ، قَالَ: مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ فَاَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُوْمُ فَقَالَ لَهٗ: نَمْ، فنام، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ لَهٗ: نَمْ. فَلَمَّا كَانَ من اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الْاٰنَ، فَصَلَّيَا جَمِيْعًا فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ: اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَّاِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَّلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَاَعْطِ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَدَقَ سَلْمَانُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوالدرداء کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے گئے، انہوں نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کو عام کپڑوں میں دیکھا تو فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے، انہوں نے جواب دیا: آپ کے بھائی ابودرداء کو دنیا کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا رکھا اور کہا کہ آپ کھائیں میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھاؤ گے۔ تو حضرت ابودرداء نے بھی کھا لیا، جب رات ہوئی تو حضرت ابودرداء نماز پڑھنے لگے تو حضرت سلمان نے ان سے کہا کہ سو جائیں حضرت ابودرداء سو گئے پھر وہ اٹھے اور نوافل پڑھنے لگے تو حضرت سلمان نے کہا کہ ابھی سو جائیں جب رات کا آخری وقت آیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب اٹھیں اور ان سے کہا' آپ پر آپ کے پروردگار کا بھی حق ہے آپکی ذات کا بھی آپ پر حق ہے، آپ کی بیوی پر بھی آپ کا حق ہے۔ آپ ہر حقدار کو اسکا حق دیں، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا ہے۔

(150) وَعَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلّٰى

149-اخرجه البخاری (1968) والترمذی (2421) وابن حبان (320) والبیهقی (286/4)

150-اخرجه احمد (2/6897-6501) والبخاری (1131) ومسلم (1159) وابو داؤد (4327) وعبدالرزاق (7862) والطیالسی (2255) والترمذی (770) والنسائی (209/4) وابن حبان (352) والبیهقی (16/3) وغیرهم من ائمة الحدیث الشریف.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّىْ اَقُوْلُ : وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ، وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَنْتَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ذٰلِكَ؟" فَقُلْتُ لَهُ : قَدْ قُلْتُهُ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ قَالَ: "فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ، وَنَمْ وَقُمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ" قُلْتُ : فَاِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: "فَصُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ" قُلْتُ : فَاِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: "فَصُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوٗدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّيَامِ" ۔

وَفِىْ رِوَايَةٍ : "هُوَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ" فَقُلْتُ : فَاِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ"، وَلَاَنْ اَكُوْنَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْاَيَّامِ الَّتِىْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَهْلِىْ وَمَالِىْ ۔

وَفِىْ رِوَايَةٍ : "اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ؟" قُلْتُ : بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "فَلَا تَفْعَلْ : صُمْ وَاَفْطِرْ، وَنَمْ وَقُمْ ؛ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَّاِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَّاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَّاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَّاِنَّ بِحَسْبِكَ اَنْ تَصُوْمَ فِىْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ اَمْثَالِهَا، فَاِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ" فَشَدَّدْتُّ فَشُدِّدَ عَلَىَّ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ اَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: "صُمْ صِيَامَ نَبِىِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ" قُلْتُ : وَمَا كَانَ صِيَامُ دَاوٗدَ؟ قَالَ: "نِصْفُ الدَّهْرِ" فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعْدَمَا كَبِرَ : يَا لَيْتَنِىْ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

وَفِىْ رِوَايَةٍ : "اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ، وَتَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ لَيْلَةٍ؟" فَقُلْتُ : بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلَمْ اُرِدْ بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَيْرَ، قَالَ: "فَصُمْ صَوْمَ نَبِىِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ، فَاِنَّهٗ كَانَ اَعْبَدَ النَّاسِ، وَاقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِىْ كُلِّ شَهْرٍ" قُلْتُ : يَا نَبِىَّ اللّٰهِ، اِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: "فَاقْرَاْهُ فِىْ كُلِّ عِشْرِيْنَ" قُلْتُ : يَا نَبِىَّ اللّٰهِ، اِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: "فَاقْرَاْهُ فِىْ كُلِّ عَشْرٍ" قُلْتُ : يَا نَبِىَّ اللّٰهِ، اِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: "فَاقْرَاْهُ فِىْ كُلِّ سَبْعٍ وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ" فَشَدَّدْتُّ فَشُدِّدَ عَلَىَّ وَقَالَ لِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنَّكَ لَا تَدْرِىْ لَعَلَّكَ يَطُوْلُ بِكَ عُمُرٌ" قَالَ: فَصِرْتُ اِلَى الَّذِىْ قَالَ لِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُّ اَنِّىْ كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

وَفِىْ رِوَايَةٍ : "وَاِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا" ۔

وَفِىْ رِوَايَةٍ : "لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ" ثَلَاثًا ۔

وَفِىْ رِوَايَةٍ : "اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صِيَامُ دَاوٗدَ، وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صَلَاةُ دَاوٗدَ : كَانَ يَنَامُ نِصْفُ اللَّيْلِ، وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ، وَيَنَامُ سُدُسَهٗ، وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَّلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى" ۔

وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ: "اَنْكَحَنِىْ اَبِىْ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَّكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهٗ -- اَىْ : امْرَاَةَ وَلَدِهٖ - فَيَسْاَلُهَا

عَنْ بَعْلِهَا ۔ فَتَقُوْلُ لَهٗ : نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَّجُلٍ لَّمْ يَطَاْ لَنَا فِرَاشًا، وَّلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُّنْذُ اَتَيْنَاهُ ۔ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "اَلْقِنِىْ بِهٖ" فَلَقِيْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: "كَيْفَ تَصُوْمُ؟" قُلْتُ : كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: "وَكَيْفَ تَخْتِمُ؟" قُلْتُ : كُلَّ لَيْلَةٍ، وَّذَكَرَ نَحْوَ مَا سَبَقَ، وَكَانَ يَقْرَاُ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهِ السُّبُعَ الَّذِىْ يَقْرَؤُهٗ، يَعْرِضُهٗ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُوْنَ اَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّتَقَوّٰى اَفْطَرَ اَيَّامًا وَّاَحْصٰى وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ عَلَيْهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

كُلُّ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ صَحِيْحَةٌ، مُّعْظَمُهَا فِى الصَّحِيْحَيْنِ، وَقَلِيْلٌ مِّنْهَا فِىْ اَحَدِهِمَا ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کو یہ بتایا گیا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ کی قسم! میں ہمیشہ روزانہ روزہ رکھتا رہوں گا اور رات بھر نوافل پڑھتا رہوں گا جب تک زندہ رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے یہ بات کہی ہے۔ میں نے عرض کی: میں نے یہ بات کہی ہے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ایسا نہیں کر سکتے ایسا کرو تم (نفلی) روزہ رکھ لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو سو بھی جایا کرو اور نفل بھی پڑھ لیا کرو ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو ہر نیکی کا عوض دس گنا ہوتا ہے۔

یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہو جائے گا میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور دو دن چھوڑ دیا کرو، میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن نہ رکھا کرو اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے اور یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ سب سے فضیلت والا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے، میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سے زیادہ فضیلت اور کسی میں نہیں ہے۔ (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے تین دن کے روزہ رکھنے کے بارے میں جو ارشاد فرمایا تھا میں اسے قبول کر لیتا تو یہ میرے نزدیک میرے اہل خانہ اور مال سے زیادہ محبوب ہوتا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ تم روز روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نفل پڑھتے ہو تو میں نے عرض کی: جی ہاں، یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ایسا نہ کرو روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو سو بھی جایا کرو اور نفل بھی پڑھ لیا کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری روح کا بھی تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہارے لئے اتنا کافی ہے کہ تم ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو کیونکہ ہر نیکی دس گنا ہوتی ہے تو یوں یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے مترادف ہو جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سختی سے کام لیا تو مجھ پر سختی کی گئی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تم اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح روزے رکھو اس سے زیادہ نہ کرو میں نے

عرض کی: حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ کیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نصف زمانہ (یعنی ایک دن کے وقفے کے بعد روزہ رکھنا)

جب حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ بوڑھے ہو گئے تو یہ کہا کرتے تھے' کاش میں نے نبی اکرم ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے رہتے ہو اور رات بھر قرآن پڑھتے رہتے ہو میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ میں اس کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ رکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کی طرح روزہ رکھو۔ کیونکہ وہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والے فرد تھے اور ہر مہینے میں ایک بار قرآن پڑھ لیا کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر بیس دن میں پڑھ لیا کرو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو تم دس دن میں قرآن ختم کر لیا کرو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم سات دن میں پڑھ لیا کرو لیکن (اس سے زیادہ جلدی ختم نہ کیا کرو) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی۔

نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم نہیں جانتے ہو سکتا ہے' تمہاری عمر لمبی ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اب میں اس حال تک پہنچ چکا ہوں جس بارے میں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا اب جب میں بوڑھا ہو چکا ہوں تو میری یہ خواہش ہے' میں نے اس وقت نبی اکرم ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تمہاری اولاد کا تم پر حق ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص روزانہ روزہ رکھتا رہے درحقیقت اس نے روزہ نہیں رکھا یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب روزہ رکھنے کا طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب نماز پڑھنے کا طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا نماز پڑھنے کا طریقہ ہے وہ نصف رات سوئے رہتے تھے اور ایک تہائی رات میں نوافل ادا کیا کرتے تھے پھر رات کا چھٹا حصہ سو کر گزارتے تھے اور وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک روزہ نہیں رکھا کرتے تھے اور جب دشمن کے سامنے جاتے تھے تو فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے والد نے ایک صاحب حیثیت عورت کے ساتھ میری شادی کر دی وہ اپنی بہو کا بہت خیال رکھتے تھے (امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ کَنَّۃٌ کا مطلب بیٹے کی بیوی ہے) وہ اس خاتون سے اس کے شوہر کے متعلق دریافت کرنے لگے تو خاتون نے ان سے کہا وہ بہت اچھے آدمی ہیں انہوں

نے کبھی میرے لئے بستر نہیں بچھایا اور جب سے میں ان کے پاس آئی ہوں انہوں نے میری ضرورت کی تفتیش نہیں کی جب یہ بات طویل ہو گئی (بار بار یہ شکایت آئی تو) میرے والد نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! اسے مجھ سے ملواؤ اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کس طرح روزہ رکھتے ہو؟ تو میں نے عرض کی: روزانہ آپ نے فرمایا تم قرآن کب ختم کرتے ہو میں نے عرض کی: روزانہ۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے وہ روایت نقل کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت جو ساتواں حصہ پڑھنا ہوتا تھا وہ دن کے وقت اپنے گھر والوں کے سامنے پڑھتے تھے تاکہ رات کے وقت ان کے لئے پڑھنا آسان ہو جائے اور جب وہ طاقت حاصل کرنا چاہتے تھے تو کچھ دن روزہ رکھنا ترک کر دیتے تھے اور ان کی گنتی رکھتے تھے اور پھر اتنے ہی دن روزہ رکھتے تھے۔ کیونکہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے' وہ اس عمل کو ترک کر دیں جس پر وہ نبی اکرم ﷺ سے علیحدہ ہوئے تھے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں' یہ تمام روایات صحیح ہیں اور ان میں اکثریت صحیحین میں منقول ہے ان میں سے بہت کم ایسی ہیں جو دونوں میں سے کسی ایک میں منقول ہے۔

(151) وَعَنْ اَبِىْ رِبْعِىٍّ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاُسَيِّدِىِّ الْكَاتِبِ اَحَدِ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَقِيَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ! قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ؟! قُلْتُ: نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَاَنَّا رَاْىَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَمَا ذَاكَ؟" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْىَ الْعَيْنِ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ، اَنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِىْ، وَفِى الذِّكْرِ، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِىْ طُرُقِكُمْ، لٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهٗ: "رِبْعِىٌّ" بِكَسْرِ الرَّاءِ. وَ"الْاُسَيِّدِىُّ" بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّيْنِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ مُّشَدَّدَةٌ مَكْسُوْرَةٌ. وَقَوْلُهٗ: "عَافَسْنَا" هُوَ بِالْعَيْنِ وَالسِّيْنِ الْمُهْمَلَتَيْنِ اَىْ: عَالَجْنَا وَلَاعَبْنَا. وَ"الضَّيْعَاتُ": الْمَعَايِشُ.

✧✧ حضرت ابوربعی حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ عنہ، جو نبی اکرم ﷺ کے کاتبوں (سیکرٹریوں) میں سے تھے، بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے تو دریافت کیا: اے حنظلہ! تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: حنظلہ منافق ہو گیا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: سبحان اللہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: جب ہم نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ہوتے ہیں اور آپ ہمارے

151- اخرجه مسلم (2750) والترمذی (2452) وابن ماجه (4239)

سامنے جہنم اور جنت کا تذکرہ کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے' وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور جب ہم آپ کی بارگاہ سے اٹھ کر آجاتے ہیں اور اپنے بیوی، بچوں اور زمینوں کے معاملات میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر ؓ بولے: اللہ کی قسم! یہ صورتحال تو مجھے بھی درپیش ہوتی ہے۔

حضرت حنظلہ ؓ بیان کرتے ہیں: پھر میں اور حضرت ابوبکر ؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حنظلہ منافق ہوگیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب ہم آپ کی بارگاہ میں موجود ہوتے ہیں اور آپ ہمارے سامنے جہنم اور جنت کا تذکرہ کرتے ہیں تو گویا وہ ہمارے سامنے موجود ہوتی ہے۔ اور جب ہم آپ کے پاس سے جا کر اپنی بیوی، بچوں اور زمینوں کے معاملات میں مشغول ہوتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میرے پاس ذکر کی جس کیفیت میں ہوتے ہو اگر ہمیشہ تمہاری یہی کیفیت رہے تو فرشتے تمہارے بستروں اور تمہارے راستوں میں آ کر تم سے مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ! وقت، وقت (کی کیفیت مختلف ہوتی ہے) یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

"رِبْعِیٌّ": اس میں "ر" پر زیر ہے۔

"الْاُسَیِّدِی": اس میں ہمزہ پر پیش سین پر زبر اور اس کے بعد شد والی "ی" ہے۔

"عَافَسْنَا": اس میں عین ہے اور سین ہے یعنی ہم مشغول رہتے ہیں۔

"الضَّیْعاتُ": یعنی روزمرہ کے معاملات۔

(152) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقَالُوْا: اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ فِی الشَّمْسِ وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ، وَلَا يَتَكَلَّمَ، وَيَصُوْمَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مُرُوْهُ، فَلْيَتَكَلَّمْ، وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَقْعُدْ، وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

✧✧ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ وہاں ایک آدمی کھڑا ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں دریافت کیا لوگوں نے بتایا یہ ابواسرائیل ہے اس نے یہ نذر مانی ہے' وہ دھوپ میں کھڑا رہے گا اور بیٹھے گا نہیں اور سائے میں نہیں آئے گا اور کوئی بات نہیں کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس سے کہو بات چیت کرے اور سائے میں آجائے یا بیٹھ جائے اور اپنے روزے کو مکمل کرے۔

(اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔)

152–اخرجه مالك (1029) واحمد (6/17540) والبخاری (6704) وابو داؤد (3300) وابن ماجه (2136) والدار قطنی (161/4) وابن حبان (4385) وابن الجارود (938) والطبرانی (11871) وعبدالرزاق (15817) والطحاوی فی مشكل الآثار (44/3) والبيهقی (75/10)

بَابٌ فِی الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْاَعْمَالِ

باب 15: اعمال کی محافظت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ﴾ (الحدید: 16)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "کیا ایمان والوں کے لئے وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے ڈر جائیں اور جو حق اس نے نازل کیا ہے (اس سے بھی ڈر جائیں) اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب دی گئی تو ان کی مدت لمبی ہوگئی اور ان کے دل سخت ہو گئے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنَاهُ الْاِنْجِيلَ وَجَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً وَّرَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ﴾ (الحدید: 27)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور ہم نے اسے انجیل عطا کی اور جن لوگوں نے اس کی پیروی کی تو ان کے دلوں میں ہم نے نرمی اور رحمدلی رکھ دی اور جہاں تک رہبانیت کا تعلق ہے تو یہ انہوں نے خود ایجاد کی ہے ہم نے ان پر لازم نہیں کی تھی' انہوں نے صرف اللہ کی رضامندی کے لئے اسے ایجاد کیا تھا لیکن پھر انہوں نے اس کا حق ادا نہیں کیا"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ﴾ (النحل: 92)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تم اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جو پوری محنت کے ساتھ سوت کاتنے کے بعد اسے توڑ دیتی ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴾ (الحجر: 99).

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تم اپنے پروردگار کی عبادت کرو یہاں تک کہ تمہارے پاس یقین آجائے"۔

(153) وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَمِنْهَا: حَدِيْثُ عَائِشَةَ: وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهٗ عَلَيْهِ. وَقَدْ سَبَقَ فِی الْبَابِ قَبْلَهٗ.

✧✧ جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو ان میں سے ایک سیّدہ عائشہ ؓ کی حدیث ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جو باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے۔

یہ حدیث اس سے پہلے ایک باب میں گزر چکی ہے۔

(154) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ مِنَ اللَّيْلِ، اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ، فَقَرَاَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت عمر بن خطاب ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے رات کے وظائف نہ کر سکے اور ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دے تو فجر اور ظہر کے درمیانی وقفے میں اس کو پڑھ لے تو اسے اسی طرح اجر ملے گا جو اسے رات کے وقت پڑھنے کا ملتا ہے۔ (صحیح مسلم)

(155) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَبْدَ اللّٰهِ، لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے عبداللہ تم فلاں کی مانند نہ ہو جانا جو رات کے وقت نفل پڑھا کرتا تھا پھر اس نے نفل پڑھنا ہی چھوڑ دیئے۔ (متفق علیہ)

(156) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَّجَعٍ اَوْ غَيْرِهٖ، صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ کے رات کے وقت کے نوافل بیماری یا کسی اور وجہ سے رہ جاتے تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ وَاٰدَابِهَا
باب 16: سنت اور اس کے آداب کی حفاظت کرنے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾ (الحشر: 7)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور رسول تمہیں جو دے اسے حاصل کر لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے باز آ جاؤ"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴾ (النجم: 3-4)،

154—اخرجه مسلم (747) و ابو داؤد (1313) والترمذی (581) والنسائی (1789) وابن ماجه (1343)

155—اخرجه البخاری (1152) ومسلم (185/1159) والنسائی (1762) و (1763) وابن ماجه (1331)

156—اخرجه مسلم (141/746) والترمذی (445) والنسائی (1788)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور یہ رسول اپنی خواہش نفس سے کوئی بات نہیں کرتا اور اس کی بات صرف وہی ہوتی ہے جو اسے وحی کی جاتی ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ﴾ (آل عمران: 31)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تم فرما دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب بنا دے گا اور تمہارے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ﴾ (الاحزاب: 21)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تمہارے لئے اللہ کے رسول کے اسوہ میں بہترین نمونہ ہے اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی امید (یقین) رکھتا ہو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ (النساء: 65)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں حاکم تسلیم نہ کریں اور پھر جب تم کوئی فیصلہ کرو تو اس کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی الجھن محسوس نہ کریں اور اسے مکمل طور پر تسلیم کریں"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ﴾ (النساء: 59)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور اگر تم کسی چیز کے بارے میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو"۔

قَالَ الْعُلَمَآءُ: مَعْنَاهُ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ،

علماء فرماتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے: اسے کتاب اور سنت کی طرف پھیر دو۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ (النساء: 80)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور جو شخص رسول کی اطاعت کرے گا اس نے اللہ کی اطاعت کی"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَاِنَّكَ لَتَهْدِىْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ...... ﴾ (الشورى : 52-53)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور بے شک تم سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتے ہو اللہ کے راستے کی طرف''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (النور : 63)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''پس ڈرنا چاہئے ان لوگوں کو جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہیں انہیں آزمائش لاحق نہ ہو یا ان تک دردناک عذاب نہ آجائے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ﴾ (الاحزاب : 34)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اے خواتین! تم اس سے نصیحت حاصل کرو جو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیات اور حکمت کی تلاوت کی جاتی ہے''۔

وَالْاٰيَاتِ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ .

اس بارے میں بہت سی آیات موجود ہیں جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو ان میں سے پہلی حدیث یہ ہے۔

(157) وَاَمَا الْاَحَادِيْثُ : **فَالْاَوَّلُ** : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''دَعُوْنِىْ مَا تَرَكْتُكُمْ، اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَىْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو (یعنی خواہ مخواہ سوال نہ کرو) تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت سوالات کرنے اور ان سے اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے اور جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کیا کروں تو اس سے اجتناب کیا کرو اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دیا کروں تو جہاں تک ہو سکے اسے انجام دیا کرو۔ (متفق علیہ)

(158) اَلثَّانِىْ : عَنْ اَبِىْ نَجِيْحٍ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً وَّجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، فَقُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَاَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا، قَالَ: ''اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ تَاَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِىٌّ، وَّاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِىْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ ؛ فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ''

157–اخرجه احمد (1/7371) وعبد الرزاق (20374) والبخارى (7288) و مسلم (1337) والنسائى (2618) وابن حبان (18) وابن خزيمه (2508) والبيهقى (326/4)

158–اخرجهع احمد (6/17145) و ابو داؤد (4607) والترمذى (2676) وابن ماجه (42) والدارمى (1/44) واسناده صحيح

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: ''حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ'' .

''اَلنَّوَاجِذُ'' بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ : الْاَنْيَابُ، وَقِيْلَ : الْاَضْرَاسُ .

✧✧ حضرت ابونجیح عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں وعظ کیا جس سے دل لرز گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ الوداعی بات محسوس ہوتی ہے آپ ہمیں کوئی نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور (حاکم وقت کی) اطاعت اور فرمانبرداری کی نصیحت کرتا ہوں' اگرچہ تم پر کسی حبشی غلام کو امیر مقرر کیا جائے تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا تو تم پر لازم ہے میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو اختیار کرو۔ جو ہدایت کا مرکز ہے اور اسے مضبوطی سے تھام لو اور نئی باتوں سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے' لفظ النواجذ میں ذال معجمہ ہے اور اس سے مراد سامنے کے دانتوں کے ساتھ والے دانت ہیں اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد ''اضراس'' (داڑھیں) ہے۔

(159) **اَلثَّالِثُ** : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''كُلُّ اُمَّتِىْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى '' . قِيْلَ : وَمَنْ يَّاْبٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ''مَنْ اَطَاعَنِىْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِىْ فَقَدْ اَبٰى'' رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرا امتی جنت میں داخل ہوگا ماسوائے اس کے جو انکار کرے، نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا انکار کرنے والا کون ہے یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(160) **اَلرَّابِعُ** : عَنْ اَبِىْ مُسْلِمٍ، وَقِيْلَ : اَبِىْ اِيَاسٍ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ، فَقَالَ: ''كُلْ بِيَمِيْنِكَ'' قَالَ: لَا اَسْتَطِيْعُ . قَالَ: ''لَا اسْتَطَعْتَ''، مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ ابومسلم' ایک قول کے مطابق ابوایاس' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں بائیں ہاتھ سے کھانے لگے تو آپ نے فرمایا: تم دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ انہوں نے عرض کی' میں نہیں کھا سکتا آپ نے فرمایا: تم کھا بھی نہیں سکو گے۔ (راوی کہتے ہیں) اس نے صرف تکبر کی وجہ سے ایسا نہیں کیا پھر وہ شخص اپنا ہاتھ منہ

159–اخرجه البخارى (7280)

160–رواه مسلم احمد' ابن حبان الى الاذكار لابن حجر اس کے الفاظ ہیں ان رسول اللہ ﷺ ابصر رجلاً...... فما وصلت يمينه الى فيه بعد.

تک نہیں لے جا سکا۔

(اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(161) اَلْخَامِسُ : عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : "لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ، اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا حتى كَاَنَّمَا يُسَوِّیْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰی اِذَا رَاٰی اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ . ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فقامَ حَتّٰی كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فرای رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ، فَقَالَ: "عِبَادَ اللّٰهِ، لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ".

◇◇ حضرت ابوعبداللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یا تو تم لوگ اپنی صفوں کو ضرور سیدھا رکھو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ہماری صفیں یوں سیدھی کروایا کرتے تھے جیسے آپ تیروں کو سیدھا کرواتے تھے یہاں تک کہ جب آپ نے دیکھا کہ ہم اسے سمجھ چکے ہیں تو ایک دن آپ تشریف لائے اور (امامت کی جگہ پر) کھڑے ہو کر تکبیر کہنے ہی لگے تھے' آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ باہر نکلا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! یا تو تم صفیں سیدھی کر لو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

(162) اَلسَّادِسُ : عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰی اَهْلِهٖ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاْنِهِمْ، قَالَ: "اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَّكُمْ، فَاِذَا نِمْتُمْ، فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

◇◇ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مدینہ منورہ میں ایک گھر' گھر والوں سمیت جل گیا جب اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دیا کرو۔ (متفق علیہ)

(163) اَلسَّابِعُ : عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ، قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا، وَاَصَابَ طَائِفَةً مِّنْهَا اُخْرٰی اِنَّمَا هِیَ قِيْعَانٌ لَّا تُمْسِكُ مَاءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَاً، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ بِمَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ"

161-اخرجہ البخاری (717) ومسلم (436) وابو داؤد (663) والترمذی (227) والنسائی (809) وابن ماجہ (994)

162-اخرجہ احمد (7/19588) والبخاری (6294) و مسلم (2016) وابن ماجہ (3770) وابن حبان (5520)

163-اخرجہ البخاری (79)' و مسلم (2282)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"فَقُهَ" بِضَمِّ الْقَافِ عَلَى الْمَشْهُوْرِ وَقِيْلَ بِكَسْرِهَا : اَیْ صَارَ فَقِيْهًا .

◇◇ انہی سے یہ روایت ہے' نبی اکرم ﷺ یہ بیان کرتے ہیں' جس ہدایت اور علم کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال ایک بادل کی طرح ہے جو زمین پر بارش نازل کرتا ہے' زمین کا کچھ حصہ پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ پانی کو قبول کر لیتا ہے وہاں گھاس پھوس اور بہت زیادہ سبزہ اگ جاتا ہے اور کچھ حصہ سخت ہوتا ہے اور وہ پانی کو روک لیتا ہے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ دیتا ہے لوگ اسے پیتے ہیں' اسے جانوروں کو پلاتے ہیں اور کھیتی باڑی کے لئے استعمال کرتے ہیں اور زمین کا کچھ حصہ دلدلی ہوتا ہے وہ پانی کو روک نہیں سکتا وہاں کوئی سبزہ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ مثال ہے اس شخص کی جو اللہ کے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ اس چیز کے ہمراہ جس چیز کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا ہے اس کو فائدہ دے وہ علم حاصل کرے اور دوسروں کو بھی ہدایت دے اور جو شخص سر اٹھا کر نہ دیکھے اور دوسروں کو علم نہ دے جس کے ہمراہ مجھے بھیجا گیا ہے تو اس کی مثال دلدلی زمین کی طرح ہے۔ (متفق علیہ)

لفظ "فقہ" میں مشہور ہے کہ "ق" پر پیش پڑھی جائے گی۔ ایک قول کے مطابق اس پر زیر پڑھی جائے گی یعنی وہ فقیہہ ہو گیا۔

(164) اَلثَّامِنُ : عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَثَلِیْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا، وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدَیْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"اَلْجَنَادِبُ" : نَحْوُ الْجَرَادِ وَالْفَرَاشِ، هٰذَا هُوَ الْمَعْرُوْفُ الَّذِیْ يَقَعُ فِی النَّارِ . وَ"الْحُجَزُ" : جَمْعُ حُجْزَةٍ وَهِیَ مَعْقِدُ الْاِزَارِ وَالسَّرَاوِيْلِ .

◇◇ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری اور تمہاری مثال اس شخص کی مانند ہے جو آگ جلائے تو حشرات الارض اور پروانے اس میں گرنا شروع ہو جائیں اور وہ انہیں اس آگ سے بچانے کی کوشش کرے میں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ کر جہنم سے بچانے کی کوشش کرتا ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے نکل جاتے ہو۔

"الجنادب": ٹڈیاں اور پتنگے وغیرہ جو عام طور پر آگ میں گرتے ہیں۔

"الحجز": یہ لفظ حجزہ کی جمع ہے۔ اور اس سے مراد تہبند اور شلوار باندھنے کی جگہ ہے۔

(165) اَلتَّاسِعُ : عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ، وَقَالَ: "اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اَيِّهَا الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

164-اخرجہ مسلم (2285)

165-اخرجہ احمد (5/14943) و مسلم (2033) والترمذی (1802) وابن ماجہ (3270) وابن ابی شیبۃ (297/8) وابن حبان (5253)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهُ : "اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا، فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى، وَّلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ" .

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهُ : "اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَیْءٍ مِّنْ شَاْنِهٖ، حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهٖ، فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى، فَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ" .

✧✧ انہی سے یہ روایت منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے انگلیاں اور برتن چاٹنے کا حکم دیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم نہیں جانتے کہ اس کے کونسے حصے میں برکت ہے۔

مسلم کی حدیث میں یہ روایت ہے' اگر کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے اٹھا لے اور اس کے ساتھ جو گندگی لگی ہوئی ہے وہ اسے صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور اپنے ہاتھ اس وقت تک رومال کے ساتھ نہ صاف کرے جب تک کہ وہ انگلیوں کو نہ چاٹ لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کونسے حصے میں برکت ہے۔

مسلم کی ایک حدیث میں یہ الفاظ شامل ہیں: شیطان ہر شخص کے ساتھ ہر کام میں شامل ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ آدمی کے ساتھ اس کے کھانے میں بھی شریک ہوتا ہے اور جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اس پر لگی ہوئی گندگی کو صاف کر لے اور اسے کھا لے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

(166) اَلْعَاشِرُ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ، فَقَالَ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ ﴾ (الانبیاء: 103) اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلَا وَاِنَّهٗ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِیْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَاَقُوْلُ : يَا رَبِّ اَصْحَابِیْ . فَيُقَالُ : اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ . فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ : ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ : ﴿ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (المائدۃ: 117 - 118) فَيُقَالُ لِیْ : اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"غُرْلًا" : اَیْ غَيْرَ مَخْتُوْنِيْنَ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان وعظ کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برہنہ جسم برہنہ پاؤں اور ختنے کے بغیر اکٹھا کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جیسا کہ ہم نے پہلے ان کی تخلیق کا آغاز کیا تھا اسی طرح پھر دوبارہ زندہ کریں گے۔ یہ ہمارا تم سے وعدہ ہے' ہم ایسا ضرور کریں گے''۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) خبردار سب سے پہلے مخلوق میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور خبردار میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا اور ان کو بائیں طرف لے جایا جائے گا اور میں

166–اخرجہ احمد (1/1950) والبخاری (3349) ومسلم (58/2860) والترمذی (2423) والنسائی (2081) والدارمی (326/2) وابن حبان (4347) والبیہقی فی الاسماء والصفات (138/2)

کہوں گا اے میرے پروردگار یہ لوگ میرے ساتھی ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا' کیا تم نہیں جانتے؟ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا کام کیا تھا تو میں وہی کہوں گا جو نیک بندے نے کہا تھا ''میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان کے درمیان موجود تھا''۔ یہ آیت یہاں تک ہے۔ ''(اللہ تعالیٰ) بڑی دانائی اور حکمت والا ہے'' اس کے بعد مجھ سے کہا جائے گا یہ آپ ﷺ کے بعد ایڑھیوں کے بل مرتد ہو گئے تھے جب تم ان سے جدا ہو گئے تھے۔ (متفق علیہ)

لفظ ''غرل'' کا مطلب ختنے کے بغیر ہے۔

(167) اَلْحَادِیْ عَشَرَ : عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ ، وقَالَ : "اِنَّهٗ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ، وَلَا يَنْكَاُ الْعَدُوَّ، وَاِنَّهٗ يَفْقَاُ الْعَيْنَ، وَيَكْسِرُ السِّنَّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِیْ رِوَایَةٍ : اَنَّ قَرِيْبًا لِّابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ فَنَهَاهُ، وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ، وَقَالَ: "اِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا" ثُمَّ عَادَ، فَقَالَ: اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ، ثُمَّ عُدْتَّ تَخْذِفُ !؟ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا .

✧✧ حضرت ابوسعید عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے خذف (کنکری مارنے) سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے: یہ شکار کو قتل نہیں کرتی دشمن کو ہلاک نہیں کرتی یہ صرف آنکھ پھوڑتی ہے اور دانت توڑ دیتی ہے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ کے ایک رشتے دار نے کنکری ماری۔ حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے اسے روکا اور کہا' نبی اکرم ﷺ نے کنکری مارنے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے' یہ کسی جانور کا شکار نہیں کرتی اور اس نے پھر دوبارہ یہی حرکت کی تو ابن مغفل نے اس کو کہا' میں نے تمہیں یہ بتایا ہے: رسول اللہ ﷺ نے اسے مارنے سے منع فرمایا ہے تم نے پھر یہ کام کیا اور کنکری ماری ہے میں تمہارے ساتھ کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔

(168) وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ - يَعْنِیْ : الْاَسْوَدَ - وَيَقُوْلُ : اِنِّیْ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَّا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ، وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ربیعہ بن عابس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا: انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو اور کسی کو نفع و نقصان نہیں دے سکتے۔ اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی بھی تمہیں بوسہ نہیں دیتا۔

167–اخرجہ البخاری (5479) ومسلم (1954) والنسائی (4830)

168–اخرجہ مسلم (251/1270) واخرجہ البخاری (1605) ومسلم (1270) واحمد (1/226) والدارمی (1863) والبزار (139) والنسائی فی الکبری (3919) وابو یعلی (220) وابن خزیمہ (2711) وابن الجارود (452) وابن حبان (3821) وابن حبان (3821) من طرف من حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

بَابٌ فِیْ وُجُوْبِ الْاِنْقِيَادِ لِحُكْمِ اللّٰهِ وَمَا يَقُوْلُ مَنْ دُعِيَ اِلٰى ذٰلِكَ وَاُمِرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نُهِيَ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب 17: اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرنے کا لازم ہونا

وہ شخص کیا جواب دے جسے اس کی طرف دعوت دی جائے اسے نیکی کا حکم دیا جائے یا اسے برائی سے منع کیا جائے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ (النساء : **65**)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تمہارے پروردگار کی قسم وہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں حاکم تسلیم نہ کریں اور تم نے جو فیصلہ کیا ہو اپنے من میں اس کے لئے کوئی الجھن محسوس نہ کریں اور اسے مکمل طور پر تسلیم کر لیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (النور : **51**)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''بے شک ان مومنین کا جواب کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں یہ ہوتا ہے ہم نے سن لیا اور اس کی فرمانبرداری کی یہی تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں''۔

وَفِيْهِ مِنَ الْاَحَادِيْثِ : حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْمَذْكُوْرُ فِيْ اَوَّلِ الْبَابِ قَبْلَهٗ وَغَيْرُهٗ مِنَ الْاَحَادِيْثِ فِيْهِ ۔

اس بارے میں بہت سی احادیث ہیں جن میں ایک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے اور اس کے علاوہ دیگر احادیث بھی ہیں۔

(169) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ﴾ اَلْاٰيَةَ (البقرة: **283**) اشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكُوْا عَلَى الرُّكَبِ، فَقَالُوْا : اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ : الصَّلٰوةَ وَالْجِهَادَ وَالصِّيَامَ وَالصَّدَقَةَ، وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا .قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ: سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا؟ بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ'' فَلَمَّا اقْتَرَاَهَا الْقَوْمُ، وَذَلَّتْ بِهَا اَلْسِنَتُهُمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اِثْرِهَا : ﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ

169-اخرجه مسلم (125)

مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴾ (البقرة : **285**)

فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ نَسَخَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ - : ﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ﴾ (البقرة : **286**)

قَالَ: نَعَمْ ﴿ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ﴾ قَالَ: نَعَمْ ﴿ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ﴾ قَالَ: نَعَمْ ﴿ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ﴾ قَالَ: نَعَمْ ۔رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

''آسمانوں اور زمین میں جو بھی کچھ موجود ہے' وہ سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ تمہارے ذہن میں کچھ بھی ہے' تم اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ' بہر صورت اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا اور پھر وہ جسے چاہے گا' بخش دے گا اور جسے چاہے گا' عذاب دے گا اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔''

یہ سُن کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پریشان ہو گئے' وہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر ادب سے دو زانو بیٹھ گئے اور عرض کی' اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پہلے ہمیں ان امور کا پابند کیا گیا جو ہماری طاقت کے مطابق تھے جیسے نماز' جہاد' روزہ' صدقہ کرنا وغیرہ۔ اب آپ پر یہ آیت نازل ہوگئی' ہم تو اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے جن لوگوں کو کتاب عطا کی گئی' کیا تم بھی ان کی طرح یہ کہنا چاہتے ہو کہ ہم نے یہ حکم سُن لیا ہے' مگر ہم اسے نہیں مانتے' تم یہ کہو: ''ہم نے سُن لیا اور اس کی اطاعت کرتے ہیں' اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے' (آخرکار) ہم نے تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔''

جس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ اعتراف کیا اسی وقت قرآن کی یہ آیات نازل ہوئیں؟

''رسول پر ان کے پروردگار کی طرف سے جو نازل کیا گیا ہے' وہ اور اہلِ ایمان اس پر یقین رکھتے ہیں اور یہ سب اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں پر یقین رکھتے ہیں۔ (اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ) ہم اس کے رسولوں کے درمیان (ایمان لانے میں) کوئی فرق نہیں کرتے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں' ہم نے یہ حکم سُن لیا اس کی اطاعت کی' اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے' ہم نے تیری ہی طرف لوٹ کے آنا ہے۔''

جب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا؟ اور یہ آیت نازل کی:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلّف نہیں کرتا' ہر شخص کو اس کی نیکیوں کا اجر ملے گا اور گناہوں پر عذاب ہوگا (وہ یہ دعا کرتے ہیں) اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے تو ہم سے مواخذہ نہ

کرنا''۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ٹھیک ہے وہ یہ بھی دعا کرتے ہیں: ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں ایسے سخت احکام کا مکلّف نہ کرنا' جیسے تو نے سابقہ لوگوں کو کیا تھا''۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' ٹھیک ہے (ایسا ہی ہوگا یہ بھی دعا کرتے ہیں) ''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ان احکام کا بھی مکلّف نہ کرنا جن کی ہم طاقت نہیں رکھتے ہیں''۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے (ایسا ہی ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی دعا کی) ''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں معاف کر دینا' ہمیں بخش دینا' ہم پر رحم کرنا' تو ہمارا مولا ہے' تو کفار کے خلاف ہماری مدد کرنا'' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے (ایسا ہی ہوگا)۔ (اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے)

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبِدَعِ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْر
باب 18: بدعت اور نئی ایجاد ہونے والی چیزوں کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ ﴾ (یونس : 32)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''حق کے بعد گمراہی کے علاوہ اور کیا رہ جاتا ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ﴾ (الْاَنعام : 38)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ﴾ (النساء : 59) اَيِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم کسی چیز کے بارے میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو''۔ اس سے مراد کتاب اور سنت ہیں۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ﴾ (الْاَنعام : 153)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے تم اس کی پیروی کرو اور مختلف راستوں کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اس (اللہ تعالیٰ کے) راستے سے الگ کر دیں گے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ﴾ (آل عمران : 31) وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم فرما دو اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو وہ تمہیں محبوب بنا دے گا اور

تمہارے گناہوں کو بخش دے گا''۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ جِدًّا، وَّهِيَ مَشْهُوْرَةٌ فَنَقْتَصِرُ عَلٰى طَرَفٍ مِّنْهَا :

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ بھی بہت سی ہیں ہم ان میں سے چند کو ذکر کرنے پر ہی اکتفا کریں گے۔

(170) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : ''مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ'' ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات ایجاد کرے گا جو اس سے تعلق نہ رکھتی ہو تو وہ مردود ہوگی۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہوگا۔

(171) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، حَتّٰى كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ، يَقُوْلُ : ''صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ'' وَيَقُوْلُ : ''بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ'' وَيَقْرِنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، وَيَقُوْلُ : ''اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ'' ثُمَّ يَقُوْلُ : ''اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ، مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضِيَاعًا فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (بعض اوقات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں' آواز بلند ہو جاتی اور جوش زیادہ ہو جاتا۔ یہاں تک کہ یوں محسوس ہوتا جیسے آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں جو صبح و شام حملہ کرتا ہے۔ (ایک مرتبہ خطبے کے دوران) آپ نے فرمایا: میں اور قیامت ان دونوں کی طرح ہے۔ پھر آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔ (ایک مرتبہ) آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے اور سب سے برے کام نئے ایجاد شدہ ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں ہر مومن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں وہ جو مال چھوڑتا ہے۔ وہ اس کے خاندان کا ہے اور جو وہ قرض یا اہل و عیال چھوڑتا ہے۔ وہ میری طرف (آئیں گے) اور

170-اخرجه احمد (10/26092) والبخاری (2697)ومسلم (1718) و (18/1718)و ابو داؤد (4606)و ابو عوانة (18/18/4)وابن ماجه (14)والقضاعی فی مسند الشهاب (359)والطيالسی (1422)وابن حبان (26) والبيهقی (119/10) والدار قطنی (224/4)

171-اخرجه مسلم (867) والنسائی (1577)وابن ماجه (45)

میرے ذمہ ہوں گے۔

(172) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثُهُ السَّابِقُ فِيْ بَابِ الْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ.

✧✧ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث منقول ہے جو اس سے پہلے سنت کی حفاظت کے باب میں گزر چکی ہے۔

بَابٌ فِيْمَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً اَوْ سَيِّئَةً

باب 19: جو شخص اچھے طریقے کا آغاز کرے یا بُرے طریقے کا آغاز کرے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴾ (الفرقان: 74)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں پرہیزگار لوگوں کا پیشوا بنا دے گا“۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا ﴾ (الانبياء: 73)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا وہ ہمارے حکم کے تحت رہنمائی کرتے تھے“۔

(173) عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ، مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ، عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ، فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ، فَقَالَ: ”﴿ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾، وَالْاٰيَةَ الْاُخْرٰى الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الْحَشْرِ: ﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ﴾ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهِ، مِنْ دِرْهَمِهِ، مِنْ ثَوْبِهِ، مِنْ صَاعِ بُرِّهِ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ - حَتّٰى قَالَ - وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ“ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجَزُ عَنْهَا، بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ، حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهُ مُذْهَبَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا، وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا، وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ

172- اخرجه مسلم (867) والنسائی (1577) وابن ماجه (45)

173- اخرجه مسلم (1017) والنسائی (2553) وابن ماجه (203)

مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: ”مُجْتَابِي النِّمَارِ“ هُوَ بِالْجِيْمِ وَبَعْدَ الْاَلِفِ بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ، وَالنِّمَارِ جَمْعُ نَمِرَةٍ وَهِيَ كِسَاءٌ مِنْ صُوْفٍ مُخَطَّطٌ. وَمَعْنٰى ”مُجْتَابِيْهَا“، اَيْ: لَابِسِيْهَا قَدْ خَرَقُوْهَا فِيْ رُؤُوْسِهِمْ. وَ”الْجَوْبُ“ الْقَطْعُ، وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴾ اَيْ نَحَتُوْهُ وَقَطَعُوْهُ. وَقَوْلُهُ: ”تَمَعَّرَ“ هُوَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ: اَيْ تَغَيَّرَ. وَقَوْلُهُ: ”رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ“ بِفَتْحِ الْكَافِ وَضَمِّهَا: اَيْ صُبْرَتَيْنِ. وَقَوْلُهُ: ”كَاَنَّهُ مُذْهَبَةٌ“ هُوَ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَفَتْحِ الْهَاءِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ قَالَهُ الْقَاضِيْ عِيَاضٌ وَّغَيْرُهُ وَصَحَّحَهُ بَعْضُهُمْ، فَقَالَ: ”مُدْهُنَةٌ“ بِدَالٍ مُهْمَلَةٍ وَضَمِّ الْهَاءِ وَبِالنُّوْنِ وَكَذَا ضَبَطَهُ الْحُمَيْدِيُّ. وَالصَّحِيْحُ الْمَشْهُوْرُ هُوَ الْاَوَّلُ. وَالْمُرَادُ بِهِ عَلَى الْوَجْهَيْنِ: الصَّفَاءُ وَالْاِسْتِنَارَةُ.

✧✧ حضرت ابوعمرو جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم دن کے آغاز میں، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اسی دوران وہاں کچھ لوگ آئے جو ننگے پاؤں تھے، ان کے جسم پر ناکافی کپڑے تھے، انہوں نے پیوند لگے ہوئے کپڑے پہن رکھے تھے اور گلے میں تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں۔ ان میں سے اکثریت، بلکہ سب کا، تعلق ”مضر“ قبیلے سے تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی فاقہ زدہ حالت کو ملاحظہ کیا تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا۔ آپ ﷺ پہلے گھر تشریف لے گئے پھر واپس آئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا (فرمان الٰہی ہے):

”اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک وجود کے ذریعے پیدا کیا ہے۔“ اس آیت کو آپ نے آخر تک، یعنی ”بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگران ہے“ تک پڑھا۔ پھر آپ ﷺ نے سورہ حشر کی یہ آیت تلاوت کی۔ ”اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ خیال رکھے کہ اس نے کل (آخرت) کے لیے کیا بھیجا ہے۔“ ہر شخص اپنے دینار، اپنے درہم، اپنے کپڑے، اپنے جو، اپنی کھجوریں صدقہ کرے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کھجور کا ایک ٹکڑا ہی (صدقہ کر سکتا ہو تو وہ بھی کرے۔)

راوی کہتے ہیں: ایک انصاری صحابی ایک تھیلی بھر کر لائے جو ان سے اٹھائی نہیں جا رہی تھی۔ پھر لوگ باری باری چیزیں لاتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ کھانے اور کپڑوں کے دو ڈھیر بن گئے ہیں اور میں نے دیکھا نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک (خوشی کی وجہ سے) یوں دمک رہا تھا جیسے سونا چمکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں کسی اچھے کام کا آغاز کرے (یعنی روایت قائم کرے) اسے اس عمل کا اجر ملے گا۔ اور اس کے بعد دوسرے لوگ جو اس پر عمل کریں گے (ان کے اجر کے برابر) ثواب اسے ملے گا۔ اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص اسلام میں کسی برے کام (بری روایت) کا آغاز کرے اسے اس کا گناہ ملے گا۔ اور اس کے بعد جتنے بھی لوگ وہ گناہ کریں گے (ان کے گناہ کے برابر) اسے گناہ ملے گا۔ اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

"مُجْتَابِیْ النِّمَارِ" : اس میں جیم ہے اور الف کے بعد ب ہے۔ لفظ "النمار" لفظ نمرۃ کی جمع ہے جو اونی چادر کو کہتے ہیں جس میں لائنیں بنی ہوئی ہوں۔

"مُجْتَابِیْهَا" : انہوں نے پھٹے ہوئے کپڑے اپنے سروں پر باندھے ہوئے تھے۔

"الْجَوْبُ" : کا مطلب ٹکڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں یہی مراد ہے۔

﴿وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ﴾ : "اور قومِ ثمود جنہوں نے چٹان میں بسیرا کیا۔"

یعنی انہوں نے اسے چیر دیا اور اس کے ٹکڑے کر دیے۔

"تَمَعَّرَ" : اس میں عین ہے یعنی وہ متغیر ہو گیا۔

"رَاَیْتُ کَوْمَیْنِ" : اس میں کاف پر زبر اور پیش دونوں پڑھے جاسکتے ہیں یعنی دو ڈھیر

"کَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ" : اس میں ذال اور "ھ" پر زبر پڑھی جائے گی۔ اور اس کے بعد نون ہے۔ اور اس کے بعد "ب" ہے۔ قاضی عیاض اور دیگر اہل علم نے یہی بات بیان کی ہے بعض حضرات نے تصحیف کے طور پر اُسے لفظ "مُدْهُنَةٌ" : بتایا ہے۔ یعنی دال کے بعد "ہ" پر پیش ہے۔ حمیدی نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔ تاہم صحیح اور مشہور پہلا لفظ ہے اور دونوں صورتوں میں مراد صفائی اور چمک ہے۔

(174) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَیْسَ مِنْ نَّفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، لِاَنَّهٗ کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس بھی شخص کو ظلم کے طور پر قتل کیا جائیگا تو آدم کے پہلے بیٹے پر اس کے حصے (کا وبال) ہوگا کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کا آغاز کیا تھا (متفق علیہ)

بَابٌ فِی الدَّلَالَةِ عَلٰی خَیْرٍ وَّالدُّعَاءِ اِلٰی هُدًی اَوْ ضَلَالَةٍ

باب 20: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنا ہدایت یا گمراہی کی طرف بلانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ اُدْعُ اِلٰی رَبِّكَ ﴾ (القصص: 87)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تم اپنے پروردگار کی طرف بلاؤ"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ﴾ (النحل : 125)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تم اپنے پروردگار کے راستے کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ہمراہ بلاؤ"۔

174–اخرجه احمد (2/3630) والبخاری (3335) ومسلم (1677) والترمذی (2673) والنسائی (3996) وابن ماجه (2616) وابن حبان (5983) وعبدالرزاق (19718) وابن ابی شیبة (363/9) والطبرانی (11738) والبیهقی (18/8)

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ﴾ (المائدة : 2)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تم نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں ایک دوسرے کی مدد کرو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ ﴾ (آل عمران : 104)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائے"۔

(175) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی بھلائی کے کام کی طرف رہنمائی کرے اُسے اس بھلائی پر عمل کرنے والے کے اجر کی مانند اجر ملتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(176) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی، کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ، لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا، وَّمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ، کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ، لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَیْئًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہدایت کی طرف بلائے تو اسے بھی ہدایت کی پیروی کرنے والے کی مانند اجر ملے گا اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے تو ان لوگوں کے گناہوں جتنا گناہ ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان دوسرے لوگوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

(177) وَعَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ نِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ : "لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ غَدًا رَّجُلًا یَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ، یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ

175–اخرجه مسلم (1893) والبخاری فی الادب المفرد (142) وابو داؤد (5129) والترمذی (2671)

176–اخرجه مالك فی مؤطه (507) بلاغاً۔ ووصله احمد (3/9171) و مسلم (2674) و ابو داؤد (4609) والترمذی (2674)

177–اخرجه احمد (8/22884) وسعید بن منصور (2472) والبخاری (2942) ومسلم (2406) و ابو داؤد (3661) وابن حبان (6932) والطبرانی (5877) والبیهقی (106/9) وابو نعیم فی الحلیة (62/1)

وَرَسُوْلُهُ"، فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْ اَنْ يُّعْطَاهَا ۔ فَقَالَ: "اَيْنَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِىْ طَالِب؟" فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هُوَ يَشْتَكِىْ عَيْنَيْهِ ۔ قَالَ: "فَاَرْسِلُوْا اِلَيْه" فَاُتِىَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهٗ فَبَرِىءَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يكُنْ بِهٖ وَجَعٌ، فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ ۔ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: "اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِىَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

قَوْلُهٗ: "يَدُوْكُوْنَ": اَىْ يَخُوْضُوْنَ وَيَتَحَدَّثُوْنَ ۔ وَقَوْلُهٗ: "رِسْلِكَ" بِكَسْرِ الرَّاءِ وَبِفَتْحِهَا لغتانِ، وَالْكَسْرُ اَفْصَحُ ۔

✧✧ حضرت ابوالعباس سہل بن سعد ساعدی ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن یہ ارشاد فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ فتح نصیب کرے گا۔ وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ لوگ رات بھر اس انتظار میں رہے کہ کل وہ جھنڈا کس کو دیا جائے گا۔ جب صبح ہوئی اور لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان میں سے ہر کسی کو یہ ہی امید تھی کہ وہ جھنڈا اسی کو مل جائے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی بن ابو طالب کہاں ہیں۔ ان کو بتایا گیا کہ یارسول ﷺ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: انہیں بلا کر لاؤ ان کو بلا کر لایا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا' ان کے لئے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گئے۔ یوں جیسے ان کو کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا کیا ۔حضرت علی ؓ نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ ﷺ میں ان کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا۔ جب تک وہ ہماری مانند (مسلمان) نہیں ہو جاتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آرام سے چلو جب تم ان کے میدان میں اترو اور انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اس بارے میں ان پر اللہ کا کون سا حق لازم ہوتا ہے۔ اللہ کی قسم اگر تمہارے ذریعے اگر ایک شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ بہتر ہوگا۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں' اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''یدوکون'' کا مطلب ہے ''یعنی وہ غور وفکر کرتے ہیں ''رِسْلِكَ'' اس میں ''ر'' پر زیر اور زبر دونوں پڑھے جا سکتے ہیں۔ تاہم زیر پڑھنا زیادہ فصیح ہے۔

(178) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ فَتًى مِّنْ اَسْلَم، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِىْ مَا اَتَجَهَّزُ بِهٖ، قَالَ: "ائْتِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ" فَاَتَاهُ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ: اَعْطِنِى الَّذِىْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ، فَقَالَ: يَا فُلَانَةُ، اَعْطِيْهِ الَّذِىْ تَجَهَّزْتُ بِهٖ، وَلَا تَحْبِسِىْ مِنْهُ شَيْئًا، فَوَاللّٰهِ لَا تَحْبِسِيْنَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں قبیلہ اسلم سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے عرض کی' یارسول اللہ ﷺ میں جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس سامان نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: تم فلاں شخص کے پاس جاؤ اس نے سامان تیار کیا تھا۔ لیکن پھر وہ بیمار ہو گیا' وہ شخص اس دوسرے شخص کے پاس آیا اور بولا: نبی اکرم ﷺ نے تمہیں سلام کہا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے: تم نے جہاد کیلئے جو سامان تیار کیا تھا وہ مجھے دیدو اس نے (اپنی بیوی یا خادمہ) سے کہا: اے فلاں عورت! میں نے جو سامان تیار کیا تھا۔ وہ اسے دیدو اور کوئی چیز نہ روکنا۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے کوئی بھی چیز اس سے روکی تو ہمیں اس میں برکت نصیب نہیں ہوگی۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

178–اخرجه احمد (4/13159) ومسلم (1894) وابو داؤد (2780) وابن حبان (4730)

بَابٌ فِى التَّعَاوُنِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

باب **21**: نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ﴾ (المائدة: 2)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں ایک دوسرے کی مدد کرو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِىْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴾ (العصر: 1-2)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''زمانے کی قسم! بے شک انسان خسارے میں ہے ماسوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے انہوں نے نیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین کی اور صبر کی تلقین کی''۔

قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِى - رَحِمَهُ اللّٰه - كَلَامًا مَعْنَاهُ: اِنَّ النَّاسَ اَوْ اَكْثَرَهُم فِىْ غَفْلَةٍ عَنْ تدبر هٰذِهِ السُّوْرَةِ

امام شافعی ؒ نے اس بارے میں یہ بات بیان کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے۔ لوگ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) لوگوں کی اکثریت اس سورت میں غور وفکر کرنے کے حوالے سے غفلت کا شکار ہے۔

(179) وَعَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِىْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوعبدالرحمٰن زید بن خالد جہنی ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ کی راہ

179–اخرجه احمد (6/17055) والبخاری (2843) ومسلم (1895) وابو داؤد (2509) والترمذی (1628) والنسائی (3180) وابن حبان (3631) وابن الجارود (1037) والطبرانی (5225) والطیالسی (956) والبیہقی (9)

میں کسی غازی کو سامان دے تو اس نے بھی گویا جنگ میں شرکت کی اور جو شخص غازی کے گھر والوں کا اچھی طرح سے خیال رکھے تو اس نے بھی گویا جنگ میں شرکت کی۔ (متفق علیہ)

(180) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بعث بعثًا اِلٰی بَنِیْ لِحْیَانَ مِنْ هُذَیْلٍ، فَقَالَ: "لِیَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَهُمَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

☆☆ حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ ''ہذیل'' کی شاخ ''بنولحیان'' کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور حکم دیا ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جائے (اور دوسرا گھر کا خیال رکھے) ثواب ان دونوں کو ملے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(181) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ، فَقَالَ: "مَنِ الْقَوْمُ؟" قَالُوا : الْمُسْلِمُوْنَ، فَقَالُوْا : مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: "رَسُوْلُ اللّٰهِ"، فَرَفَعَتْ اِلَیْهِ امْرَاَةٌ صَبِیًّا، فَقَالَتْ: اَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: "نَعَمْ، وَلَكِ اَجْرٌ" (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں' ''روحاء'' کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کی ملاقات کچھ سواروں سے ہوئی تو آپ نے دریافت کیا' تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا' مسلمان! انہوں نے دریافت کیا' آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کا رسول! (راوی کہتے ہیں) ان میں سے ایک عورت نے اپنے بچے کو اوپر اُٹھاتے ہوئے دریافت کیا' کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور تمہیں بھی اس کا اجر ملے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(182) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ: "اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُنْفِذُ مَا اُمِرَ بِهٖ فَیُعْطِیْهِ كَامِلًا مُّوَفَّرًا طَیِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَیَدْفَعُهٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ، اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

وَفِیْ رِوَایَةٍ : "اَلَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِهٖ" وَضَبَطُوْا "الْمُتَصَدِّقَیْنِ" بِفَتْحِ الْقَافِ مَعَ كَسْرِ النُّوْنِ عَلَی التَّثْنِیَةِ، وَعَكْسِهٖ عَلَی الْجَمْعِ وَكِلَاهُمَا صَحِیْحٌ .

180–اخرجه مسلم (1896) وابو داؤد (2510)

181–اخرجه مالك فى مؤطه (961) واحمد (1/1898) ومسلم (1336) والنسائى (2646) والطيالسى و ابو يعلى (2400) وابن حبان (3798) وابن الجارود (4111) والحميدى (504) وابو داؤد (1736) وابن خزيمة (3049) والبيهقى (155/5) والطحاوى فى شرح معانى الآثار (252/2)

182–اخرجه مالك فى مؤطه (961) واحمد (1/1898) ومسلم (1336) والنسائى (2646) والطيالسى (2707) وابو يعلى (2400) وابن حبان (3798) وابن الجارود (411) والحميدى (504) وابو داؤد (1736) وابن خزيمه (3049) والبيهقى (155/5) والطحاوى فى شرح معانى آلاثار (256/2)

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وہ امانت دار مسلمان خادم جو اس حکم پر پوری طرح عمل کرتا ہے جو اسے دیا گیا ہو اور اپنی رضامندی کے ساتھ اس شخص کو پوری ادائیگی کرتا ہو جس کے بارے میں حکم دیا گیا ہو تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک (شمار) ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اسے جو حکم دیا گیا ہے وہ ادا کرتا ہے''۔

محدثین نے اس لفظ ''المتصدقین'' پڑھا ہے یعنی ''ق'' پر ''زبر'' اور ''ن'' پر زیر یعنی ''تثنیہ'' کے صیغے کے طور پر اور کچھ نے اسے جمع کے صیغے کے طور پر پڑھا ہے اور دونوں ''صحیح'' ہیں۔

بَابٌ فِی النَّصِیْحَةِ

باب 22: خیر خواہی کا بیان

قَالَ تَعَالٰی :

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (الحجرات : 10)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''بے شک اہلِ ایمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

اِخبارًا عَنْ نُوْحٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ﴿وَاَنْصَحُ لَكُمْ﴾ (الاعراف : 62) وَعَنْ هُوْدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ﴿وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ﴾ (الاعراف : 68)

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی یہ بات نقل کی ہے ''اور میں تمہارے لئے خیر خواہی کرتا ہوں''۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کی یہ بات نقل کی ہے۔

''اور میں تمہارے لئے خیر خواہ ہوں اور امانتدار ہوں''۔

(183) وَاَمَّا الْاَحَادِیْثُ : فَالْاَوَّلُ : عَنْ اَبِیْ رُقَیَّةَ تَمِیْمِ بْنِ اَوْسٍ الدَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ" قُلْنَا : لِمَنْ؟ قَالَ: "لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت ابورقیہ تمیم بن اوس داری ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دین خیر خواہی کا نام ہے ہم نے دریافت کیا کس کے لئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے اس کی کتاب کے لئے اس کے رسول کے لئے اور مسلمانوں کے حکمرانوں کے لئے اور عام افراد کے لئے۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

(184) اَلثَّانِیْ : عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

183–(رواه مسلم) اس کو شافعی واحمد نے روایت کیا۔ نسائی' ابن خزیمہ نے اس کی تخریج کی۔ (سخاوی فی الاربعین)

وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ، وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ، وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کیلئے خیر خواہی کرنے کی بیعت کی تھی۔ (متفق علیہ)

(185) اَلثَّالِثُ : عن اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی اس چیز کو پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

بَابٌ فِی الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ
باب 23: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُوْلٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (آل عمران : 104)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف دعوت دے وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے اور وہی لوگ کامیاب ہیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ﴾ (آل عمران : 110)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کے لئے بھیجا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ ﴾ (الاعراف : 199)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''درگزر کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

184-اخرجه احمد (7/19248)والحمیدی (795) والبخاری (57)ومسلم (56)والترمذی (1925)وابن حبان (4545) والطبرانی (2246)والبیهقی (8)والنسائی (4167)

185-اخرجه احمد (4/12801)والبخاری (13)ومسلم (45) والترمذی (2515) والنسائی (5031)وابن ماجه (66)والدارمی (307/2) وابن حبان (234) وابو عوانة (33/1) والطیالسی (2004) وابن منده فی الایمان (296) وغیرهم۔

﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ یَّاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ﴾ (التوبة : 71)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور مومن مرد اور مومن عورتیں وہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ کَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴾ (المائدة : 78)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ کی زبانی لعنت کی گئی ایسا اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کر گئے وہ برائی سے ایک دوسرے کو نہیں روکتے تھے جو وہ کرتے تھے انہوں نے بہت برا کیا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْیُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْیَکْفُرْ ﴾ (الکهف : 29)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم فرما دو کہ یہ میرے پروردگار کی طرف سے آیا ہوا ہے یہ حق ہے جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ ﴾ (الحجر : 94)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تمہیں جس چیز کا حکم دیا گیا ہے اس کا اعلان کر دو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ فَاَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْءِ وَاَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِیْسٍ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴾ (الاعراف : 165)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور ہم نے نجات دی ان لوگوں کو جو برائی سے روکتے تھے اور ہم نے گرفت کی ان لوگوں پر جنہوں نے ظلم کیا تھا برے عذاب کے ذریعے اس وجہ سے جو وہ برائی کیا کرتے تھے''۔

وَالْاٰیَاتُ فِی الْبَابِ کَثِیْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ ۔

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں جہاں تک حدیث کا تعلق ہے تو اس میں سب سے پہلی حدیث یہ ہے۔

(186) وَاَمَّا الْاَحَادِیْثُ : فَالْاَوَّلُ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ : "مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

186-اخرجه مسلم (49) وابو داؤد (1140)والترمذی (2172)والنسائی (5023) وابن ماجه (1278)

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کو میں نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے جو شخص کسی گناہ کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کردے اور اگر وہ اس چیز کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان کے ذریعے مخالفت کرے، اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو اپنے دل میں اسے بُرا سمجھے یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

(187) اَلثَّانِیْ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ اُمَّةٍ قَبْلِیْ اِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ اُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهِ، ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو مجھ سے پہلے جس امت میں مبعوث کیا ہے تو اس امت میں اس نبی کے حواری ہوتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو نبی کے طریقے کو اختیار کرتے تھے اور اس کے حکم کی پیروی کیا کرتے تھے، پھر ان کے بعد ان کے پیچھے وہ لوگ آئے جو نالائق تھے وہ جو بات کہا کرتے تھے وہ خود نہیں کرتے تھے اور وہ عمل کیا کرتے تھے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا۔ تو جو شخص ان کے ساتھ اپنے ہاتھ کے ذریعے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا اور جو شخص ان کے ساتھ اپنے دل کے ذریعے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا اور جو شخص ان کے ساتھ اپنی زبان کے ذریعے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا اور اس سے نیچے رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔
اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(188) اَلثَّالِثُ : عَنْ اَبِی الْوَلِيْدِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ بُرْهَانٌ، وَعَلٰى اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"اَلْمَنْشَطُ وَالْمَكْرَهُ" بِفَتْحِ مِيْمَيْهِمَا : اَیْ فِی السَّهْلِ وَالصَّعْبِ . وَ"الْاَثَرَةُ" : الْاِخْتِصَاصُ بِالْمُشْتَرَكِ وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهَا . "بَوَاحًا" بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَبَعْدَهَا وَاوٌ ثُمَّ اَلِفٌ ثُمَّ حَاءٌ مُهْمَلَةٌ : اَیْ ظَاهِرًا لَا يَحْتَمِلُ تَاْوِيْلًا .

✧✧ حضرت ابوالولید عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اس بات کے لئے بیعت کی تھی کہ ہم تنگی، آسانی پسندیدگی، ناپسندیدگی اپنے ساتھ ترجیحی سلوک ہر حالت میں (حاکم وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری کریں گے اور ہم حاکم کے ساتھ حکومت کے معاملے میں کوئی جھگڑا نہیں کریں گے ماسوائے اس کے کہ تم لوگ اس

187- اخرجه مسلم (50)
188- اخرجه احمد (8/22795) والبخاری (18) ومسلم (1709) والنسائی (4160) وابن ماجه (2866)

واضح کفر کو دیکھو جو تمہارے پاس موجود اللہ کی کتاب میں واضح کفر ہو اور اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم حق کہتے رہیں گے ہم جہاں کہیں بھی ہوں اور ہم اللہ کی ذات کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔
"اَلْمَنْشَطُ وَالْمَكْرَهُ" ان دونوں میں میم پر پیش پڑھی جائے گی۔ یعنی آسانی اور مشکل وَ "اَلْاَثَرَةُ": یعنی کسی مشترک چیز میں کسی کے ساتھ امتیازی سلوک کرنا۔ اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔ "بَوَاحًا" اس میں ب پر زبر ہے پھر الف ہے پھر ح ہے یعنی وہ ظاہر چیز جس میں تاویل کا احتمال نہ ہو۔

(189) اَلرَّابِعُ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَثَلُ الْقَائِمِ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا، كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا، وَكَانَ الَّذِيْنَ فِیْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوْا : لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِیْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَاِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا، وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

"اَلْقَائِمُ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى" مَعْنَاهُ : الْمُنْكِرُ لَهَا، الْقَائِمُ فِیْ دَفْعِهَا وَاِزَالَتِهَا، وَالْمُرَادُ بِالْحُدُوْدِ : مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ . "اِسْتَهَمُوْا" : اقْتَرَعُوْا .

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والا اور اس کی خلاف ورزی کرنے والا' ان کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے کسی کشتی (پر سوار ہونے) کے بارے میں قرعہ اندازی کی کچھ لوگ کشتی کے بالائی حصے میں آ گئے اور کچھ نیچے والے حصے میں آ گئے۔ نیچے والے حصے کے لوگوں کو جب پانی کی ضرورت ہوتی تو انہیں اوپر والوں کے پاس سے گزرنا پڑتا۔ اس لیے انہوں نے یہ سوچا کہ اگر ہم اپنے حصے میں ایک سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں (تو یہ مناسب ہوگا) اب اگر وہ (اوپر والے) انہیں ایسا کرنے دیتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں تو وہ سب ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے اور اگر وہ (اوپر والے) ان کا ہاتھ تھام لیتے ہیں تو وہ خود بھی بچ جائیں گے اور (باقی) سب لوگ بھی بچ جائیں گے۔
"اَلْقَائِمُ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى" کا مطلب' اس کا انکار کرنے والا ہے جو انہیں دور کرنا اور زائل کرنا چاہتا ہے۔
"الحدود" سے مراد وہ امور ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔
"استهموا" کا مطلب ہے انہوں نے قرعہ اندازی کی۔

(190) اَلْخَامِسُ : عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلَمَةَ هِنْدٍ بِنْتِ اَبِیْ اُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: "اِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ، فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ، وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَّنْ رَضِیَ وَتَابَعَ" قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: "لَا، مَا اَقَامُوْا فِيْكُمْ

189- اخرجه احمد (6/18389) والبخاری (3493) والترمذی (2173) والبيهقی (10)
190- اخرجه احمد (10/26639) ومسلم (1583) و ابو داؤد (4760) و (4761) والترمذی (2265)

الصَّلٰوةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

مَعْنَاهُ: مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ اِنْكَارًا بِيَدٍ وَّلَا لِسَانٍ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الْاِثْمِ، وَاَدّٰى وَظِيْفَتَهُ، وَمَنْ اَنْكَرَ بِحَسَبِ طَاقَتِهِ فَقَدْ سَلِمَ مِنْ هٰذِهِ الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ رَّضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَتَابَعَهُمْ فَهُوَ الْعَاصِيْ ۔

✧✧ سیّدہ اُم سلمہ ہند بنت ابوامیہ حذیفہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو اچھے کام بھی کریں گے اور غلط کام بھی کریں گے جو اچھے کام کرے گا وہ بری ہو جائے گا اور جو بُرے کام کا انکار کرے گا وہ سلامت رہے گا۔ البتہ جس نے (ان کے بُرے کاموں) پر رضا مندی ظاہر کی اور ان کی پیروی کی (وہ سلامت نہیں رہے گا) لوگوں نے عرض کی: ہم ایسے حکمرانوں کے خلاف جنگ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں اس وقت تک نہیں۔

اس کا مفہوم یہ ہے جو شخص دلی طور پر اسے ناپسند کرتا ہو لیکن زبان یا ہاتھ کے ذریعے انکار کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا کیونکہ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اور جو شخص اپنی طاقت کے مطابق اس کا انکار کرے گا وہ اس گناہ سے محفوظ رہے گا۔ اور جو ان کے طرز عمل سے راضی ہوگا اور ان کی پیروی کرے گا وہ شخص گناہ گار ہوگا۔

(191) اَلسَّادِسُ: عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ الْحَكَمِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا، يَقُوْلُ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهِ"، وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: "نَعَمْ، اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ ام المومنین سیّدہ اُم حکم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں عربوں کے لئے بربادی ہے اس شر کے ذریعے جو قریب آچکا ہے۔ آج یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی دو انگلیوں اور انگوٹھے کا حلقہ بنایا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہوں گے آپ نے فرمایا: ہاں اس وقت جب گناہ زیادہ ہو جائیں گے۔ (متفق علیہ)

(192) اَلسَّابِعُ: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ!" فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ، نتحدث فِيْهَا ۔ فَقَالَ

191-اخرجه احمد (10/27843) والبخاری (3346) و مسلم (2880) وعبدالرزاق (20749) والحمیدی (308) وابن ابی شیبة (19061) وابن ماجه (3953) والترمذی (2187) وابن حبان (327) والبیهقی (93/10)

192-اخرجه احمد (4/11309) والبخاری (2465) ومسلم (21201) وابو داؤد (4815) والبخاری فی الادب المفرد (1150) وابن حبان (595) والبیهقی (94/10)

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ، فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ". قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْاَذٰى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: راستے میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے پاس راستے میں بیٹھنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ ہم یہاں آپس میں بات چیت کر لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم نے بیٹھنا ہی ہے تو راستے کو اس کا حق دو لوگوں نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نگاہ کو جھکا کر رکھنا' تکلیف دینے سے بچنا' سلام کا جواب دینا' نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا (متفق علیہ)۔

(193) اَلثَّامِنُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ، وَقَالَ: "يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهِ!" فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَمَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ ۔ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهُ اَبَدًا وَّقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: جو شخص آگ کا انگارہ ہاتھ میں لینا چاہتا ہو وہ اسے پہنے۔ نبی اکرم ﷺ کے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا تم اپنی انگوٹھی اٹھاؤ اور (اسے فروخت کر کے) اس سے نفع حاصل کرو' تو وہ بولا نہیں' اللہ کی قسم! میں اسے کبھی بھی نہیں اٹھاؤں گا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اسے پھینکا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(194) اَلتَّاسِعُ: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ: اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، فَقَالَ: اَيْ بُنَيَّ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ" فَاِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ، فَقَالَ لَهُ: اِجْلِسْ فَاِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ اِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِيْ غَيْرِهِمْ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ ابوسعید حسن بصری بیان کرتے ہیں' ابوسعید حسن بصری بیان کرتے ہیں: عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں' عبیداللہ بن زیاد کے پاس آئے اور بولے اے بیٹے! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے بدترین حاکم ظالم حکمران ہے (اس لئے) تم اس بات سے بچنا کہ تم بھی ان میں شامل ہو جاؤ۔ عبیداللہ نے ان سے درخواست کی' آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ صحابہ کرام (کے طبقے کی) آخری نشانی ہیں تو حضرت عائذ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ان کی

193-اخرجه مسلم (2090)

194-اخرجه احمد (7/20662) ومسلم (1830)

نشانی ہوسکتی ہے؟ نشانی ان کے بعد میں ہوگی اور دوسروں میں ہوگی۔

(195) اَلْعَاشِرُ: عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ، لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِّنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یا تو تم لوگ نیکی کا حکم دیتے رہو گے اور برائی سے روکتے رہو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل کرے گا پھر تم لوگ دعا کرو گے جو قبول نہیں ہوگی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(196) اَلْحَادِىْ عَشَرَ: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' سب سے افضل جہاد ظالم حکمران کے سامنے کلمہ انصاف کہنا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(197) اَلثَّانِىْ عَشَرَ: عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الْبَجَلِيِّ الْاَحْمَسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهٗ فِى الْغَرْزِ: اَىُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَابِرٍ"

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

"اَلْغَرْزُ" بِغَيْنٍ مُّعْجَمَةٍ مَّفْتُوْحَةٍ ثُمَّ رَاءٍ سَاكِنَةٍ ثُمَّ زَاىٍ: وَهُوَ رِكَابُ كَوْرِ الْجَمَلِ اِذَا كَانَ مِنْ جِلْدٍ اَوْ خَشَبٍ وَقِيْلَ: لَا يَخْتَصُّ بِجِلْدٍ وَّخَشَبٍ.

✧✧ حضرت ابوعبداللہ طارق بن شہاب بجلی احمسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا'

195- اخرجه الترمذى (2176) وفى سنده عبد الله بن عبد الرحمن الانصارى' لم يوثقه غير ابن حبان' لكن للحديث شاهد من حديث عائشه رضى الله عنها عند البزار (3304) وشاهد من حديث عبد الله بن عمر رضى الله عنهما عند الطبرانى فى الاوسط (1389) وشاهد من حديث ابى هريرة رضى الله عنه عند البزار (3307) فهو حسن بشواهد

196- ابوداؤد' ترمذی' احمد' ابن ماجہ' طبرانی' بیہقی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اور ترمذی واحمد طارق بن شہاب سے۔ (جامع صغیر سیوطی)

197- اخرجه النسائى (4220) ورجال اسناده ثقات

نبی اکرم ﷺ نے اس وقت اپنا پاؤں رکاب میں رکھا ہوا تھا۔ کون سا جہاد افضل ہے۔ آپ نے فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے سچی بات کہنا۔

اس حدیث کو امام نسائی نے صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

"الغرز" اس سے مراد رکاب ہے جو اونٹ کی زین میں ہوتی ہے۔ خواہ وہ چمڑے کی ہو یا لکڑی کی ہو اور بعض کے قول کے مطابق یہ چمڑے یا لکڑی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔

(198) اَلثَّالِثُ عَشَرَ: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ اَنَّهٗ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ، فَيَقُوْلُ: يَا هٰذَا، اتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ وَهُوَ عَلٰى حَالِهٖ، فَلَا يَمْنَعُهٗ ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَقَعِيْدَهٗ، فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ" ثُمَّ قَالَ: ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ﴾ - اِلٰى قَوْلِهٖ - ﴿فَاسِقُوْنَ﴾ (المائدة: 78-81) ثُمَّ قَالَ: "كَلَّا، وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدِ الظَّالِمِ، وَلَتَاْطِرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا، وَّلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا، اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ، ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

هٰذَا لَفْظُ اَبِىْ دَاوُدَ، وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِى الْمَعَاصِىْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا، فَجَالَسُوْهُمْ فِىْ مَجَالِسِهِمْ، وَوَاكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ، فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، وَّلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ" فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: "لَا، وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا".

قَوْلُهٗ: "تَاْطِرُوْهُمْ": اَىْ تَعْطِفُوْهُمْ. "وَلَتَقْصُرُنَّهٗ": اَىْ لَتَحْبِسُنَّهٗ.

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل میں سب سے پہلی خرابی کا آغاز یوں ہوا کہ ایک شخص ملتا اور دوسرے سے کہتا اے بندے! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم جو کر رہے ہو اسے چھوڑ دو یہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے پھر جب وہ اگلے دن اسے ملا تو دوسرا شخص اسی حال میں تھا تو پہلے نے اسے منع نہیں کیا کیونکہ وہ اس کے ساتھ کھاتا تھا پیتا تھا بیٹھتا تھا جب ان لوگوں نے ایسا کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک جیسے کر دیئے۔

198- اخرجه ابو داؤد (4336) والترمذى (3047) وابن ماجه (4006)

پھر نبی اکرم ﷺ نے پڑھا ''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی لعنت کی گئی ہے۔ ایسا اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کر گئے وہ برائیوں سے روکتے نہیں تھے۔ انہوں نے جو کیا وہ بہت برا کیا تم ان میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھو گے جو دوستی رکھتے ہیں ان لوگوں کے ساتھ جو کافر ہیں وہ اپنے لئے جو چیز آگے بھیج رہے ہیں وہ بہت بری ہے''۔ (یہ آیت یہاں تک ہے) ''فاسق ہیں''۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا ہرگز نہیں اللہ کی قسم یا تو تم نیکی کا حکم دیتے رہو گے اور برائی سے منع کرتے رہو گے اور ظالم کے ہاتھ کو روکتے رہو گے اور اسے حق کے سامنے جھکاتے رہو گے اور تم حق پر اکتفا کرو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے قلوب ایک جیسے کر دے گا اور وہ تم پر اسی طرح لعنت کرے گا جیسے اس نے ان پر کی تھی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور مذکورہ بالا الفاظ حضرت ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بنی اسرائیل میں گناہوں کا آغاز ہوا تو ان کے علماء نے انہیں روکنا شروع کیا لیکن وہ باز نہیں آئے وہ علماء ان کے ساتھ ان کی محفلوں میں بیٹھتے رہے اور کھاتے اور پیتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب ایک جیسے کر دیئے اور (اللہ تعالیٰ نے) حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی ان پر لعنت کی ایسا اس وجہ سے ہوا کیونکہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کر گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے پہلے آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: نہیں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔

یہاں تک کہ تم انہیں حق پر آمادہ کرو گے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں)

''تأطروھم'' اس کا مطلب یہ ہے، تم ان کے ساتھ نرمی کرو گے۔ ''ولتقصرنہ'' اس کا مطلب یہ ہے، تم انہیں روکو گے۔

(199) اَلرَّابِعُ عَشَرَ: عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ، اِنَّکُمْ لتقرؤون هٰذِهِ الْاٰیَةَ: ﴿ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ ﴾ (المائدة: 105) وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: "اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ اَوْشَکَ اَنْ یَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ بِاَسَانِیْدَ صَحِیْحَةٍ۔

✧✧ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے لوگو! تم نے یہ آیت پڑھی ہے:

199- اخرجه ابو داؤد (4338) والترمذی (3057) والنسائی فی الکبری (6/11157) وابن ماجه (4005) وغیرهم، واسناده صحیح

''اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو جو شخص گمراہ ہوگا وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا جبکہ تم ہدایت یافتہ ہو''۔

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ روکیں تو پھر عنقریب اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کرے گا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے مستند اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

بَابُ تَغْلِیْظِ عُقُوْبَةِ مَنْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰی عَنْ مُّنْکَرٍ وَّخَالَفَ قَوْلُهٗ فِعْلَهٗ

باب 24: اس شخص کو شدید سزا دینا جو نیکی کا حکم دے یا برائی سے منع کرے اور اس کا اپنا بیان اس کے عمل کے خلاف ہو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتَابَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴾ (البقرة: 44)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنی ذات کو بھول جاتے ہو جبکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو کیا تم لوگوں کو عقل نہیں ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴾ (الصف: 2-3)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ بات بہت بڑی ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم خود نہیں کرتے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

اِخْبَارًا عَنْ شُعَیْبٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ وَمَا اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ اِلٰی مَا اَنْهٰکُمْ عَنْهُ ﴾ (هود: 88).

اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کا یہ بیان نقل کیا ہے: ''میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اس بارے میں تمہاری مخالفت کروں جس سے میں نے تمہیں روکا ہے (یعنی خود اس پر عمل کر لوں)''۔

(200) وَعَنْ اَبِیْ زَیْدٍ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: "یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَیَدُوْرُ بِهَا کَمَا یَدُوْرُ الْحِمَارُ فِی الرَّحٰی، فَیَجْتَمِعُ اِلَیْهِ اَهْلُ النَّارِ، فَیَقُوْلُوْنَ: یَا فُلَانُ، مَا لَکَ؟ اَلَمْ تَکُ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰی عَنِ الْمُنْکَرِ؟ فَیَقُوْلُ: بَلٰی، کُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْهِ، وَاَنْهٰی عَنِ الْمُنْکَرِ وَاٰتِیْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

قَوْلُهٗ: "تَنْدَلِقُ" هُوَ بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ، وَمَعْنَاهُ تَخْرُجُ. وَ"الْاَقْتَابُ": اَلْاَمْعَاءُ، وَاحِدُهَا قِتْبٌ.

✧✧ حضرت ابوزید اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

200- اخرجه احمد (8/21843) والبخاری (3267) ومسلم (2989)

ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کے پیٹ کی آنتیں باہر آجائیں گی اور وہ انہیں پکڑ کر جہنم میں یوں چکر لگائے گا جیسے گدھا چکی میں چکر لگاتا ہے۔ اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہو کر کہیں گے، اے فلاں! تمہیں کیا ہوا ہے کیا تم نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے روکتے نہیں تھے، وہ جواب دے گا ہاں! میں نیکی کا حکم دیا کرتا تھا لیکن خود عمل نہیں کرتا تھا اور برائی سے منع کیا کرتا تھا لیکن خود اس کا ارتکاب کیا کرتا تھا۔ (متفق علیہ)

تندلق : کا مطلب ہے وہ نکلتا ہے۔ اقتاب : کا مطلب آنتیں ہے۔ اس کی واحد قتب آئے گی۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاَدَاءِ الْاَمَانَةِ

باب 25: امانت کی ادائیگی کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا ﴾ (النساء : 58)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے' تم امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کر دو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴾ (الاحزاب : 72)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''بے شک ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ اس سے گھبرا گئے انسان نے اسے اٹھا لیا بے شک وہ ظالم اور جاہل ہے''۔

(201) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ : اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ : ''وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ'' ۔

✧✧ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' نبی کریم نے فرمایا! منافق کی نشانیاں تین ہیں جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اسے امین مقرر کیا جائے تو خیانت کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔

(202) وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ : حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ نَزَلَ

201–اخرجه احمد (3/9169) والبخاری (33) و مسلم (59) والترمذی (2631) والنسائی (5036) وابن حبان (257) وابن منده فی الایمان (527) وابو عوانة (21/1) والبیهقی (288/6)

202–اخرجه البخاری (6497) ومسلم (143) والترمذی (2179) وابن ماجه (4053)

الْقُرْاٰنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ، وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَّفْعِ الْاَمَانَةِ، فَقَالَ: ''يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ، فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ، فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ، كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَیْءٌ'' ثُمَّ اَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهٗ عَلٰى رِجْلِهٖ ''فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ، فَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّی الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ: اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا، حَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ : مَا اَجْلَدَهٗ! مَا اَظْرَفَهٗ! مَا اَعْقَلَهٗ! وَمَا فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ'' ۔ وَلَقَدْ اَتٰى عَلَیَّ زَمَانٌ وَّمَا اُبَالِیْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ : لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَیَّ دِيْنُهٗ، وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا اَوْ يَهُوْدِيًّا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَیَّ سَاعِيْهِ، وَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

قَوْلُهٗ : ''جَذْرُ'' بِفَتْحِ الْجِيْمِ وَاِسْكَانِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ : وَهُوَ اَصْلُ الشَّیْءِ وَ''الْوَكْتُ'' بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقٍ : الْاَثَرُ الْيَسِيْرُ ۔ وَ''الْمَجْلُ'' بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَاِسْكَانِ الْجِيْمِ : وَهُوَ تَنَفُّطٌ فِی الْيَدِ وَنَحْوِهَا مِنْ اَثَرِ عَمَلٍ وَّغَيْرِهٖ ۔ قَوْلُهٗ : ''مُنْتَبِرًا'' : مُرْتَفِعًا ۔ قَوْلُهٗ : ''سَاعِيْهِ'' : الْوَالِیْ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو باتیں بیان کیں ان میں سے ایک تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا میں انتظار کر رہا ہوں آپ نے ہمیں یہ بات بتائی کہ امانت لوگوں کے دلوں میں نازل ہوئی پھر قرآن نازل ہوا تو لوگوں نے قرآن سے اسی بات کا علم حاصل کیا اور سنت سے اسی بات کا علم حاصل کیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں امانت کے اٹھائے جانے کے بارے میں بتایا اور فرمایا: جب کوئی شخص سو رہا ہو گا تو اس کے دل سے امانت اٹھا لی جائے گی اور اس کا اثر معمولی سا رہ جائے گا۔ پھر وہ شخص سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھا لی جائے گی یہاں تک کہ اس کا اثر آبلے کی مانند رہ جائے گا کہ اگر تم اپنے پاؤں پر کوئی چنگاری ڈالو تو اس کا اثر آبلے کی مانند رہ جائے گا وہ تمہیں پھولا ہوا محسوس ہو گا لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہو گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے کچھ کنکریاں پکڑیں اور انہیں اپنے پاؤں پر لڑھکایا۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) لوگوں کا یہ حال ہو جائے گا کہ ان میں امانت واپس کرنے والا کوئی نہیں رہے گا یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانتدار شخص ہے۔ یہاں تک کہ کہا جائے گا (جو امانت میں خیانت کرتا ہو) یہ کتنا سمجھدار' مضبوط اور تیز آدمی ہے۔ حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہو گا۔

(حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں) میں نے ایسا وقت بھی دیکھا ہے جب میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ میں کس کے ساتھ سودا کر رہا ہوں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اپنے دین کی وجہ سے میرے ساتھ صحیح معاملہ رکھتا اور اگر وہ عیسائی یا یہودی ہوتا تو اس کا حاکم اسے ایسا کرنے پر مجبور کرتا۔ لیکن آج میں تم میں سے صرف فلاں شخص کے ساتھ ہی سودا کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) لفظ جذر میں جیم پر زبر پڑھی جائے گی اور ذال کو ساکن پڑھا جائے گا۔ اس سے مراد کسی چیز کی اصل ہے۔ الوکت : کے آخر میں ت ہے اس کا مطلب تھوڑا سا نشان ہے۔ المجل : میں میم پر زبر اور سین کو ساکن

پڑھا جائے گا۔ اس کا مطلب ہاتھ آبلہ وغیرہ نکلنا ہے جو کام کرنے کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ سے ہو۔ لفظ ''منتبر'' کا مطلب بلند ہونا ہے۔ اور لفظ ''ساعیہ'' کا مطلب اس کی دیکھ بھال کرنا ہے۔

(203) وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، اذْهَبُوْا اِلٰى ابْنِىْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ. قَالَ: فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ، اعْمَدُوْا اِلٰى مُوْسٰى الَّذِىْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تكليما. فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، اذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ، فيقول عيسى: لستُ بصاحبِ ذٰلِكَ، فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ، وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقُوْمَانِ جَنْبَتَىِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ" قُلْتُ: بِاَبِىْ وَاُمِّىْ، اَىُّ شَىْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: "اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِىْ طَرْفَةِ عَيْنٍ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ، وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِىْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ، وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ، يَقُوْلُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ لَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا، وَفِىْ حَافَتَىِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَاْمُوْرَةٌ بِاَخْذِ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ، فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ، وَمُكَرْدَسٌ فِى النَّارِ" وَالَّذِىْ نَفْسُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ، اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ خَرِيْفًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهٗ: "وَرَاءَ وَرَاءَ" هُوَ بِالْفَتْحِ فِيْهِمَا. وَقِيْلَ: بِالضَّمِّ بِلَا تَنْوِيْنٍ وَمَعْنَاهُ: لَسْتُ بِتِلْكَ الدَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ، وَهِىَ كَلِمَةٌ تُذْكَرُ عَلٰى سَبِيْلِ التَّوَاضُعِ. وَقَدْ بَسَطْتُ مَعْنَاهَا فِىْ شَرْحِ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ اور حضرت حذیفہ ؓ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا تو اہل ایمان اُٹھ کھڑے ہوں گے' یہاں تک کہ جنت ان کے نزدیک کر دی جائے گی' وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آ کر درخواست کریں گے' اے ہمارے جدامجد! آپ ہمارے لیے جنت کھلوائیں۔ حضرت آدم جواب دیں گے:

تم اپنے اسی جدامجد کی غلطی کی وجہ سے جنت سے نکالے گئے تھے اس لیے یہ مجھ سے نہیں ہوگا' تم میرے بیٹے اور اللہ تعالیٰ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہی جواب دیں گے کہ یہ مجھ سے نہیں ہوگا کیونکہ خلیل ہونا اور بات ہے۔

203-اخرجه مسلم (195)

تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جنہیں اللہ نے شرف ہم کلامی عطا کیا تھا' لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے' میں ایسا نہیں کر سکتا' تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا۔

اس وقت لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے تو حضرت محمد ﷺ (شفاعت کے لیے) کھڑے ہوں گے۔ آپ کو اس کی اجازت ملے گی اسی طرح امانت اور صلہ رحمی پل صراط کے دونوں کناروں پر کھڑے ہو جائیں گے (تاکہ گزرنے والوں کی مدد کریں)

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) تمہارا پہلا گروہ برق کی مانند ہوگا۔ (حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' برق کی طرح کون سی چیز حرکت کرتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے دیکھا ہے کس طرح پلک جھپکنے میں بجلی جا کر واپس بھی آ جاتی ہے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر کچھ لوگ ہوا کی مانند گزریں گے' پھر کچھ پرندوں کی مانند گزریں گے' پھر آدمیوں کی مانند گزریں گے' ان کی رفتار ان کے اعمال کے مطابق ہوگی' تمہارے نبی ﷺ اس وقت پل صراط پر کھڑے یہی دعا مانگ رہے ہوں گے' اے میرے پروردگار! سلامتی عطا فرما' سلامتی عطا فرما' پھر کمزور اعمال والوں کی باری آئے گی یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص خود کو گھسیٹ کر چلے گا' پل صراط کے دونوں کناروں پر کچھ کانٹے لٹکے ہوں گے جنہیں (جہنمیوں کو) پکڑنے کا حکم ہوگا' ان پکڑے ہوئے لوگوں میں بعض زخمی ہوں گے لیکن پار پہنچ جائیں گے اور بعض جہنم میں گر جائیں گے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں ابوہریرہ ؓ کی جان ہے' جہنم کی گہرائی ستر برس کی مسافت کے برابر ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

لفظ وراء وراء میں دونوں پر زبر پڑھی جائے گی اور ایک قول کے مطابق تنوین کے بغیر پیش پڑھی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے میں اس عظیم درجے کے لائق نہیں ہوں۔ یہ ایک ایسا کلمہ ہے جسے انکساری کے طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہم نے ''شرح صحیح مسلم'' میں اس کے معانی پر تفصیل سے بحث کی ہے۔

(204) وَعَنْ اَبِىْ خُبَيْبٍ، بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ، عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِىْ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ، فَقَالَ: يَا بُنَىَّ، اِنَّهٗ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ اِلَّا ظَالِمٌ اَوْ مَظْلُوْمٌ، وَاِنِّىْ لَا اُرَانِىْ اِلَّا سَاُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُوْمًا، وَاِنَّ مِنْ اَكْبَرِ هَمِّىْ لَدَيْنِىْ، اَفَتَرٰى دَيْنَنَا يُبْقِىْ مِنْ مَالِنَا شَيْئًا؟ ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَىَّ، بِعْ مَا لَنَا وَاقْضِ دَيْنِىْ، وَاَوْصٰى بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهٖ لِبَنِيْهِ، يَعْنِىْ لِبَنِىْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ثُلُثُ الثُّلُثِ. قَالَ: فَاِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَىْءٌ فَثُلُثُهٗ لِبَنِيْكَ. قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ وَازٰى

204-اخرجه البخاري (3129)

بَعْضَ بَنِى الزُّبَيْرِ خُبيبٍ وَّعَبَّادٍ، وَّلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِيْنَ وَتِسْعُ بَنَات . قَالَ عَبْدُ اللّٰه : فَجَعَلَ يُوصِينِىْ بِدَيْنِهٖ وَيَقُوْلُ : يَا بُنَىَّ، اِنْ عَجَزْتَ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِمَوْلَاىَ . قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ مَا اَرَادَ حَتّٰى قُلْتُ : يَا اَبَتِ مَنْ مَّوْلَاكَ؟ قَالَ: اللّٰه . قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا وَقَعْتُ فِىْ كُرْبَةٍ مِّنْ دَيْنِهٖ اِلَّا قُلْتُ: يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهٗ فَيَقْضِيَهٗ . قَالَ: فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ وَلَم يَدَعْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِلَّا اَرَضِيْنَ، مِنْهَا الْغَابَةُ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ، وَدَارَيْنِ بِالبَصْرَةِ، ودَارًا بِالْكُوْفَةِ، ودَارًا بِمِصْرَ . قَالَ: وَاِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِىْ كَانَ عَلَيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَاْتِيْهِ بِالْمَالِ، فَيَسْتَوْدِعُهُ اِيَّاهُ، فَيَقُوْلُ الزُّبَيْرُ : لَا، وَلٰكِنْ هُوَ سَلَفٌ اِنِّىْ اَخْشٰى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ . وَمَا وَلِىَ اِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةً وَلَا خَرَاجًا وَلَا شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِىْ غَزْوٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مَعَ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : فَحَسَبْتُ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهٗ اَلْفَىْ اَلْفٍ وَّمِئَتَىْ اَلْفٍ !؟ فَلَقِىَ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِىْ، كَمْ عَلٰى اَخِىْ مِنَ الدَّيْنِ؟ فَكَتَمْتُهُ وَقُلْتُ : مِئَةُ اَلْفٍ . فَقَالَ حَكِيْمٌ : وَاللّٰهِ مَا اَرٰى اَمْوَالَكُمْ تَسَعُ هٰذِهٖ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : اَرَاَيْتَكَ اِنْ كَانَتْ اَلْفَىْ اَلْفٍ وَمِئَتَىْ اَلْف؟ قَالَ: مَا اَرَاكُمْ تُطِيْقُوْنَ هٰذَا، فَاِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ فَاسْتَعِيْنُوْا بِىْ، قَالَ: وَكَانَ الزُّبَيْرُ قَدِ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِيْنَ وَمِئَةَ اَلْفٍ، فَبَاعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بِاَلْفِ اَلْفٍ وَسِتِّمِئَةِ اَلْفٍ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ شَىْء فَلْيُوَافِنَا بِالغَابَةِ، فَاَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ اَرْبَعُمِئَةِ اَلْفٍ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ : اِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰه : لَا، قَالَ: فَاِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوْهَا فِيْمَا تُؤَخِّرُوْنَ اِنْ اَخَّرْتُمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰه : لَا، قَالَ: فَاقْطَعُوْا لِىْ قِطْعَةً، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : لَكَ مِنْ هَاهُنَا اِلٰى هَاهُنَا . فَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنهَا فَقَضٰى عَنْهُ دَيْنَه وَاَوْفَاهُ، وَبَقِىَ مِنْهَا اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَنِصْفٌ، فَقَدِمَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهٗ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : كَمْ قُوِّمَتِ الْغَابَةُ؟ قَالَ: كُلُّ سَهْمٍ بِمِئَةِ اَلْفٍ، قَالَ: كَمْ بَقِىَ مِنْهَا؟ قَالَ: اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَنِصْفٌ، فَقَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ : قَدْ اَخَذْتُ مِنْهَا سَهْمًا بِمِئَةِ اَلْفٍ، قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ : قَدْ اَخَذْتُ مِنْهَا سَهْمًا بِمِئَةِ اَلْفٍ . وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ : قَدْ اَخَذْتُ سَهْمًا بِمِئَةِ اَلْفٍ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : كَمْ بَقِىَ مِنْهَا؟ قَالَ: سَهْمٌ وَنِصْفُ سَهْمٍ، قَالَ: قَدْ اَخَذْتُهُ بِخَمْسِيْنَ وَمِئَةِ اَلْفٍ . قَالَ: وَبَاعَ عَبْدُ اللّٰه بْنُ جَعفَر نَصِيبَهُ مِنْ مُّعَاوِيَةَ بِسِتِّمِئَةِ اَلْفٍ، فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهٖ، قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ : اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا، قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى اُنَادِىَ بِالْمَوْسِمِ اَرْبَعَ سِنِيْنَ : اَلَا مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَلْنَقْضِهٖ . فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُنَادِىْ فِى الْمَوْسِمِ، فَلَمَّا مَضٰى اَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ وَدَفَعَ الثُّلُثَ . وَكَانَ لِلزُّبَيْرِ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ، فَاَصَابَ كُلَّ امْرَاَةٍ اَلْفُ اَلْف وَمِئَتَا اَلْفٍ، فَجَمِيْعُ مَالِهٖ خَمْسُوْنَ اَلْفَ اَلْفٍ وَّمِئَتَا اَلْفٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ .

✧✧ حضرت ابوخبیب' اس میں ''خ'' پر پیش پڑھی جائے گی۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جنگِ جمل کے

دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے مجھے بلایا تو میں ان کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا' انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے آج ہر شخص ظالم کے طور پر مارا جائے گا یا مظلوم کے طور پر مارا جائے گا۔ اپنے بارے میں مجھے امید ہے' آج مجھے مظلوم کے طور پر مارا جائے گا۔ میرے نزدیک سب سے اہم مسئلہ میرا قرض ہے تم کیا سمجھتے ہو؟ ہمارے مال میں سے قرض کی ادائیگی کے بعد کچھ بچ جائے گا۔ پھر انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے ہمارے مال کو فروخت کر کے میرا قرض ادا کر دینا۔ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے تہائی مال کی وصیت کی۔ اس تہائی مال کا تہائی حصہ ان کے بیٹوں کے لئے یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے بیٹوں کے لئے تھا۔ انہوں نے فرمایا تہائی کا تہائی حصہ ہوگا۔ اگر قرض کی ادائیگی کے بعد بھی تمہارا کچھ مال اضافی ہو جائے تو ایک تہائی حصہ تمہارے بچوں کے لئے ہوگا۔

ہشام بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بعض بچے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بعض بچوں کے ہم عمر تھے جن کا نام خبیب اور عباد تھا اس وقت ان کے نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ اپنے قرض کے بارے میں مجھے وصیت کرتے رہے اور فرمایا: اے میرے بیٹے اگر تم اس کی ادائیگی نہ کر سکو تو تم میرے مولیٰ سے مدد لینا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اللہ کی قسم! مجھے اندازہ نہیں ہو سکا کہ ان کا مطلب کیا ہے۔ میں نے کہا ابا جان! آپ کا مولا کون ہے انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جواب دیتے ہیں اللہ کی قسم! ان کے قرض کے بارے میں جب بھی کسی پریشانی کا شکار ہوا تو میں نے دعا کی اے زبیر کے مولیٰ! ان کے قرض کو ادا کر دے تو اس نے قرض کو ادا کروا دیا۔ اس دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ انہوں نے کوئی دینار کوئی زمین کوئی درہم نہیں چھوڑا۔ البتہ ''غابہ'' میں کچھ زمین تھی، مدینہ منورہ میں گیارہ گھر تھے۔ بصرہ میں دو گھر تھے۔ کوفہ میں ایک گھر تھا اور مصر میں ایک گھر تھا۔ ان کے ذمے اتنا قرض اس لئے تھا کہ کوئی شخص اپنا مال امانت کے طور پر رکھواتا تھا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے' نہیں یہ ادھار ہے۔ مجھے اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کبھی بھی سرکاری عہدے پر فائز نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے کبھی خراج وصول نہیں کیا اور اس طرح کوئی کام نہیں کیا وہ صرف نبی اکرم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگوں میں شریک ہوتے رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب میں نے اندازہ لگایا کہ ان پر کتنا قرض ہے تو وہ تقریباً بائیس لاکھ تھا۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے ملے اور دریافت کیا: اے مرے بھتیجے! میرے بھائی پر کتنا قرض تھا؟ انہوں نے اصل حقیقت ان سے چھپاتے ہوئے کہا ایک لاکھ تھا۔ حکیم نے کہا اللہ کی قسم میرا خیال ہے' تمہارا مال اسے ادا نہیں کر سکے گا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کا کیا خیال ہے' اگر ان کے ذمے بائیس لاکھ قرض ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر تو تم یہ بالکل بھی ادا نہیں کر سکو گے۔ اگر تم اسے ادا نہیں کر سکے تو مجھ سے مدد لے لینا۔

راوی بیان کرتے ہیں' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ''غابہ'' والی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے سولہ لاکھ کے عوض میں فروخت کیا اور پھر انہوں نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ جس شخص نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کچھ

وصول کرنا ہو وہ غابہ میں آ کر ہم سے مل لے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے انہوں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے چار لاکھ روپے لینے تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں انہوں نے کہا اگر تم چاہو تو میں اس کو مزید موخر کر دیتا ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: تم پھر ایسا کرو کہ تم زمین کا ایک ٹکڑا مجھے دے دو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہاں سے لے کر وہاں تک یہ زمین آپ کی ہوئی۔

راوی بیان کرتے ہیں' انہوں نے اس زمین کو فروخت کیا اور اس کے ذریعے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا قرض ادا کیا اور مکمل ادا کر دیا۔ پھر بھی اس زمین کے ساڑھے چار حصے باقی رہ گئے۔ (کافی عرصہ گزرنے کے بعد) وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے آئے۔ اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس عمرو بن عثمان منذر بن زبیر اور ابن زمعہ موجود تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا غابہ والی زمین کی قیمت کتنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کہ ہر ایک حصے کی ایک لاکھ ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کتنے حصے باقی رہ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ساڑھے چار حصے باقی رہ گئے ہیں۔ منذر بن زبیر نے کہا میں ایک لاکھ کے عوض میں ایک حصہ خرید لیتا ہوں۔ عمرو بن عثمان نے کہا کہ ایک لاکھ کے عوض میں ایک حصہ میں لے لیتا ہوں۔ ابن زمعہ نے کہا کہ ایک لاکھ کے عوض ایک حصہ میں لے لیتا ہوں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ اب کتنے باقی رہ گئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: ڈیڑھ حصہ باقی رہ گیا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ڈیڑھ لاکھ کے عوض میں وہ حصہ لے لیتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں' عبداللہ بن جعفر نے اپنا حصہ حضرت معاویہ کو چھ لاکھ کے عوض میں فروخت کیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں' جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اس قرض کو ادا کرنے سے فارغ ہو گئے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں نے یہ کہا کہ اب ہماری وارث ہمارے درمیان تقسیم کر دیجئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں اللہ کی قسم! میں یہ تمہارے درمیان اس وقت تک تقسیم نہیں کروں گا جب تک چار سال تک ہر سال حج کے موقع پر یہ اعلان نہ کروں کہ اگر کسی شخص کے ذمے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا قرض ہے تو ہم اسے ادا کرتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما چار سال تک حج کے موقع پر یہ اعلان کرتے رہے جب چار سال گزر گئے تو انہوں نے وہ مال ان صاحبزادوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی چار بیویاں تھیں۔ ان میں سے ہر ایک بیوی کے حصے میں بارہ لاکھ روپے آئے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ وَالْاَمْرِ بِرَدِّ الْمَظَالِمِ

باب 26: ظلم کا حرام ہونا اور مظالم کو معاف کروانے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ﴾ (غافر: 18)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی سفارش کرنے والا ہوگا جس کی بات مانی جائے گی''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ﴾ (الحج: 71)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا''۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَمِنْهَا : حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمُتَقَدِّمُ فِيْ اٰخِرِ بَابِ الْمُجَاهَدَةِ .

اس بارے میں بہت سی احادیث موجود ہیں ان میں سے ایک حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو مجاہدہ کے باب کے آخر میں گزر چکی ہے۔

(205) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''اتَّقُوا الظُّلْمَ ؛ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ . وَاتَّقُوا الشُّحَّ ؛ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ . حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَائَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور بخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ بخل کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے، انہیں اس بات نے ایک دوسرے کا خون بہانے اور حرام چیزوں کو حلال قرار دینے پر ابھارا تھا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(206) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حقداروں کو ان کا حق قیامت کے دن ضرور ملے گا یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بدلہ لے کر بغیر سینگ والی بکری کو دیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(207) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا، وَلَا نَدْرِيْ مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ حَتّٰى حَمِدَ اللّٰهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَاَطْنَبَ فِيْ ذِكْرِهٖ، وَقَالَ: ''مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَهٗ اُمَّتَهٗ اَنْذَرَهٗ

205- رواہ مسلم۔

206- اخرجہ مسلم (2582)

207- بخاری کتاب المغازی من حدیث ابن وهب بسنده.

نُوْحٌ وَّالنَّبِيُّوْنَ مِنْ بَعْدِهٖ، وَاِنَّهٗ اِنْ يَّخْرُجْ فِيْكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَاْنِهٖ فَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ، اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّهٗ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى، كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ . اَلَا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟" قَالُوْا : نَعَمْ، قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ" ثلاثًا "وَيْلَكُمْ - اَوْ وَيْحَكُمْ -، انْظُرُوْا : لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ"

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوٰى مُسْلِمٌ بَعْضَهٗ .

✧✧ حضرت ابن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ حجۃ الوداع کے بارے میں بات چیت کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں تھا کہ حجۃ الوداع سے کیا مراد ہے؟ یہاں تک کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے بڑی تفصیل سے اس کا ذکر کیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو معبوث کیا ہے۔ اس نے اپنی اُمت کو اس سے ڈرایا ہے یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اور ان کے بعد آنے والے انبیاء نے بھی اس سے ڈرایا ہے وہ تمہارے درمیان ظہور پذیر ہوگا تم سے اس کی حالت مخفی نہیں رہنی چاہیے اور وہ تم سے مخفی نہیں رہے گا تمہارا پروردگار "کانا" نہیں ہے وہ "کانا" ہوگا اس کی دائیں آنکھ کانی ہوگی۔ اس کی آنکھ پھولے انگور کی طرح ہوگی۔ یاد رکھنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک دوسرے کے خون اور اموال اسی طرح قابل احترام رکھے ہیں جیسے یہ دن اس شہر میں اور اس مہینے میں قابل احترام ہے کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ! تو گواہ ہو جا! آپ نے ایسا تین مرتبہ کہا۔

(پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) تمہارا ستیاناس ہو یاد رکھنا میرے بعد زمانہ کفر کی طرح ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع نہ کر دینا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کا بعض حصہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(208) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ، طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ایک بالشت جتنی زمین ناجائز طور پر ہتھیا لے گا اس کے گلے میں سات زمینوں کے وزن جتنا طوق ڈالا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(209) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ، فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ"، ثُمَّ قَرَاَ : ﴿ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴾ (ھود : 102) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوموسیٰ ﷺ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والے کو مہلت دیتا

208–متفق علیہ ابن ماجہ عن عائشہ

209–اخرجہ البخاری (4686) ومسلم (2583) والترمذی (3110) والنسائی فی الکبری (6/11245) وابن ماجہ (4018) وابن حبان (5175) والبیہقی فی الکبری (94/6) وفی الاسماء الاصفات (82/1)

ہے لیکن جب اس کی گرفت کرتا ہے تو پھر اسے نہیں چھوڑتا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

"اور اسی طرح تمہارے پروردگار کی گرفت جب اس نے ایک بستی پر گرفت کی جو ظالم تھی بے شک اس کی پکڑ دردناک اور زبردست ہے"۔ (متفق علیہ)

(210) وَعَنْ مُّعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ ؛ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت معاذ ﷺ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھیجا اور فرمایا: تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں، تم انہیں اس بات کی گواہی کی طرف دعوت دو کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ اس بارے میں تمہاری فرمانبرداری کریں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔

اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری اطاعت کریں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے امراء سے لے کر ان کے غریبوں کو دیدی جائے گی، اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری فرمانبرداری کریں تو تم لوگوں کے اچھے اموال حاصل کرنے سے بچنا اور مظلوم کی دعوت سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔ (متفق علیہ)

(211) وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهٗ : ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ، قَالَ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذَا اُهْدِيَ اِلَيَّ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللّٰهُ، فَيَاْتِيْ فَيَقُوْلُ : هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ اِلَيَّ، اَفَلَا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ اُمِّهٖ حَتّٰى تَاْتِيَهٗ هَدِيَّتُهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا ؟، وَاللّٰهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى، يَحْمِلُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَّهٗ رُغَاءٌ، اَوْ بَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ، اَوْ شَاةً تَيْعَرُ" ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُؤِيَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ، فَقَالَ : "اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ" ثلاثًا .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوحمید ساعدی ﷺ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ اسد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو' جس کا

210–اخرجہ احمد (1/2071) والبخاری (1395) ومسلم (19) وابو داؤد (1584) والترمذی (625) والنسائی (2434) وابن ماجہ (1783) والدارمی (1/379) وابن مندہ (116) وابن حبان (156) والطبرانی (12408) والدار قطنی (136/2) وابن ابی شیبۃ (114/3) وغیرھم

211–اخرجہ البخاری (915) ومسلم (1832) وابو داؤد (2946)

نام ابن لتبیہ تھا۔ زکوۃ کی وصولی کا عامل مقرر کیا۔ ایک روایت میں "صدقے کی وصولی" مذکور ہے۔ جب وہ شخص واپس آیا تو اس نے بتایا یہ آپ کا مال ہے اور یہ تحائف مجھے ملے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: امابعد! اللہ تعالیٰ حکومت کا جو معاملہ میرے سپرد کیا ہے میں تم میں سے کسی ایک کو اس کے کسی کام کا نگران بناتا ہوں اور وہ آ کر یہ کہتے ہیں' یہ آپ کا مال ہے اور یہ تحائف ہمیں ملے ہیں۔ وہ اپنے باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھ جاتے؟ (ایک روایت میں ماں کے گھر کے الفاظ ہیں) تاکہ پتہ چلے کہ انہیں تحائف ملتے ہیں یا نہیں؟ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ تم میں سے جو شخص ایسی کوئی چیز وصول کرے گا قیامت کے دن وہ اس چیز کو اپنی گردن پر اٹھا کر آئے گا۔ وہ اونٹ ہو گا جو بڑ بڑا رہا ہو گا یا گائے ہو گی جو ڈکرا رہی ہو گی یا بکری ہو گی جو منمنا رہی ہو گی۔ (راوی کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر آپ نے دو مرتبہ فرمایا: اے اللہ! (تو گواہ رہنا) میں نے تبلیغ کر دی ہے۔ (متفق علیہ)

(212) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ، مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ مِنْ شَیْءٍ، فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ؛ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جس شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ اس کی عزت یا کسی اور حوالے سے کوئی زیادتی کی ہو تو وہ دنیا میں ہی اس سے معاف کروا لے اس سے پہلے کہ جب درہم اور دینار کام نہیں آئیں گے اگر اس شخص کے پاس کوئی نیک عمل ہو گا تو وہ اس کی زیادتی کے مطابق اس سے لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس اتنی نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس کے ساتھی کی نیکیاں لے کر اس کے سر ڈال دی جائیں گی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(213) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ (متفق علیہ)

(214) وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ

212–اخرجه احمد (3/9621) والبخاری (2449) والطیالسی (3218) وابن حبان (7361) والبیهقی (369/3)

213–اخرجه احمد (2/6525) والبخاری (10) ومسلم (40) نحوه

214–اخرجه احمد (2/2503) والبخاری (3073) وابن ماجه (2849)

كِرْكِرَةُ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ فِی النَّارِ" فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ، فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ کے سامان کا نگران ایک شخص تھا جس کا نام "کرکرہ" تھا وہ فوت ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جہنم میں ہو گا جب لوگوں نے اس کے بارے میں تحقیق کی تو انہوں نے ایک عباء پائی جو اس شخص نے خیانت کے طور پر لی ہوئی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(215) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ: السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ: ثَلَاثٌ مُّتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ، اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا؟" قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ، قَالَ: "اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟" قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: "فَاَیُّ بَلَدٍ هٰذَا؟" قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ. قَالَ: "اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟" قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: "فَاَیُّ يَوْمٍ هٰذَا؟" قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ. قَالَ: "اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟" قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: "فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ، اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلِّغُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ"، ثُمَّ قَالَ: "اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟" قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' وقت اپنی مخصوص رفتار سے گزر رہا ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا ایک سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین لگاتار ہیں۔ یعنی ذیقعدہ' ذوالحج اور محرم (اور چوتھا) رجب ہے۔ جو قبیلہ "مضر" کا مہینہ ہے۔ جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا (آج کل) یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی نیا نام تجویز کریں گے۔ آپ نے دریافت کیا۔ کیا یہ ذوالحج کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی' جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کا

215–اخرجه احمد (7/20408) والبخاری (67) ومسلم (1679) وابو داؤد (1948) وابن ماجه (233) وابن خزيمة (2952) والبيهقی (298/3)

کوئی نیا نام تجویز کریں گے۔ آپ نے دریافت کیا' کیا یہ ''البلدہ'' (مکہ مکرمہ نہیں ہے؟) ہم نے عرض کی' جی ہاں! آپ نے دریافت کیا' یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی' اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی نیا نام تجویز کریں گے۔ آپ نے دریافت کیا' کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی' جی ہاں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے' میرے استاد نے اس حدیث میں) اور تمہاری عزت (کے الفاظ بھی نقل کیے ہیں) تمہارے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جیسے اس مہینے میں' اس شہر میں یہ دن قابل احترام ہے' عنقریب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا اس لئے تم میرے بعد کافر ہو کر آپس میں قتل و غارت گری نہ شروع کر دینا۔ ہر موجود شخص غیر موجود تک یہ پیغام پہنچا دے۔ کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے' جس تک پیغام پہنچایا جائے وہ براہِ راست سننے والے کی بہ نسبت زیادہ بہتر طور پر اسے یاد رکھے (راوی کہتے ہیں) پھر آپ نے فرمایا: خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟

ہم نے عرض کی' جی ہاں' آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا۔ (متفق علیہ)

(216) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِيْنِهِ، فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ" فَقَالَ رَجُلٌ: وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: "وَاِنْ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر لے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا: یارسول اللہ! اگرچہ وہ کوئی معمولی چیز ہو؟ تو آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی شاخ ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(217) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ، فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ، كَانَ غُلُوْلًا يَاْتِيْ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مِنَ الْاَنْصَارِ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ، قَالَ: "وَمَا لَكَ؟" قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: "وَاَنَا اَقُوْلُهُ الْاٰنَ: مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِیءْ بِقَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ، فَمَا اُوْتِیَ مِنْهُ اَخَذَ، وَمَا نُهِیَ عَنْهُ انْتَهٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے جسے ہم کسی کام کا عامل مقرر کرتے ہیں پھر وہ شخص ایک سوئی یا اس سے کم کوئی چیز ہم سے چھپالے تو یہ خیانت ہو گی

216- اخرجه مسلم (137) والنسائی (5434) وابن ماجه (4324)

217- اخرجه مسلم (1833) وابو داؤد (3581)

اور وہ شخص اس چیز کے ہمراہ' قیامت کے دن آئے گا۔ (راوی کہتے ہیں) یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے ایک سیاہ فام انصاری کھڑا ہوا اور عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ نے مجھے عامل مقرر کیا تھا یہ ذمہ داری واپس لے لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا۔ کیوں؟ اس نے عرض کی' میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ تم میں سے جس شخص کو ہم کسی کام کا عامل مقرر کریں وہ تھوڑی یا زیادہ، تمام چیزیں لے کر آئے اسے جو دیا جائے وہ وصول کر لے اور جو نہ دیا جائے اس سے پرہیز کرے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(218) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: فُلَانٌ شَهِيْدٌ، وفُلَانٌ شَهِيْدٌ، حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ، فَقَالُوْا: فُلَانٌ شَهِيْدٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَلَّا، اِنِّيْ رَاَيْتُهُ فِی النَّارِ فِیْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْ عَبَاءَةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' غزوۂ خیبر کے موقع پر بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے شہداء کا ذکر شروع کیا' فلاں شہید ہو گیا' فلاں شہید ہو گیا' اس دوران ایک شخص کا ذکر آیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اسے ایک چادر کی وجہ سے (ایک روایت میں عباء کا ذکر ہے) جو اس نے مالِ غنیمت میں سے چرائی تھی' جہنم میں دیکھا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(219) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ قَامَ فِيْهِمْ، فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، تُكَفَّرُ عَنِّیْ خَطَايَایَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ، اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ قُلْتَ؟" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَتُكَفَّرُ عَنِّیْ خَطَايَایَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ، وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، اِلَّا الدَّيْنَ؛ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِیْ ذٰلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوقتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے یہ بات بیان کی کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان رکھنا افضل ترین اعمال ہیں ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی' یارسول اللہ ﷺ! اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا آپ کے خیال میں میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں

218- مسلم کتاب الایمان۔

219- اخرجه مسلم (1885) والترمذی (1712) والنسائی (3156)

گے؟ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: ہاں! اگر تم اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤ اور اس حال میں ہو کہ تم صبر کرنے والے ثواب کے حصول کی نیت کرنے والے (دشمن کا) سامنا کرنے والے پیٹھ نہ پھیرنے والے ہو پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے کیا سوال کیا تھا؟ اس نے عرض کی اگر مجھے اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے تو کیا آپ کے خیال میں میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر تم صبر کرنے والے ثواب کے حصول کی نیت کرنے والے (دشمن کا) سامنا کرنے والے پیٹھ نہ پھیرنے والے ہو (تو تمہارے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے) سوائے قرض کے یہ بات جبرائیل نے مجھے بتائی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(220) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَتدرونَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟" قَالُوْا : اَلْمُفْلسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاع، فَقَالَ: "اِنَّ الْمُفْلسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیامَةِ بِصَلَاةٍ وَّصِیَامٍ وَزَکَاةٍ، وَّیَاْتِیْ وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا، وقَذَفَ هٰذَا، وَاَکَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَکَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا، فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، وهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْهِ، اُخِذَ مِنْ خَطَایاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: کیا تم جانتے ہو مفلس شخص کون ہوتا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: ہم مفلس اسے سمجھتے ہیں جس کے پاس کوئی درہم اور کوئی سامان نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا مفلس شخص وہ ہوگا جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا اور اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر جھوٹی تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہوگا۔ کسی کا خون بہایا ہوگا، کسی کو مارا پیٹا ہوگا، تو اس کی نیکیاں ان سب لوگوں میں بانٹ دی جائیں گی اور جب اس شخص کی نیکیاں ختم ہو جائیں اور اس کے ذمے ابھی ادائیگیاں باقی ہوں گی تو دوسرے لوگوں کے گناہ اس کے (نامہ اعمال) میں ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(221) وَعَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّمَا اَنا بَشَرٌ، وَّاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ، وَلَعَلَّ بَعْضُکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ، فَاَقْضِیَ لَهٗ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِیْهِ فَاِنَّمَا اَقطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ"

مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

"اَلْحَنَ" اَیْ : اَعْلَمُ .

220–اخرجه احمد (3/8422) ومسلم (2581)

221–اخرجه احمد (10/25728) والبخاري (2485) ومسلم (1713) وابو داؤد (3583) والترمذی (1339) والنسائی (5416) وابن ماجه (2317) والدار قطنی (239/4) وابن حبان (5070) وغيرهم

✧✧ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں ایک انسان ہوں تم اپنا مقدمہ لے کر میرے پاس آتے ہو سکتا ہے، تم میں سے کوئی ایک شخص اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو اور میں اس کے حق میں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں تو جس شخص کے حق میں میں فیصلہ کر دوں تو اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دوں تو میں نے اس کے لئے جہنم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دیا ہے۔ (متفق علیہ)

لفظ اَلحن کا مطلب ہے زیادہ جاننے والا۔

(222) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : "لَنْ یَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِیْ فُسْحَةٍ مِنْ دِیْنِهٖ مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مومن اپنے دین کے اعتبار سے ہمیشہ وسعت کا شکار رہتا ہے جب تک وہ کسی حرام خون کا ارتکاب (یعنی قتل) نہیں کرتا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(223) وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ عَامِرِ الْاَنْصَارِیَّةِ، وَهِیَ امْرَاَةُ حَمْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ : "اِنَّ رِجَالًا یَّتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰهِ بغَیْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧✧ سیّدہ خولہ بنت عامر انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں وہ فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: کچھ لوگ جو اللہ کے مال میں ناحق طور پر تصرف کرتے ہیں۔ قیامت کے دن ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روایت کیا ہے۔

بَابُ تَعْظِیْمِ حُرُمَاتِ الْمُسْلِمِیْنَ وَبَیَانِ حُقُوْقِهِمْ وَالشَّفْقَةِ عَلَیْهِمْ وَرَحْمَتِهِمْ

باب 27: مسلمانوں کی قابل احترام چیزوں کی اہمیت اور ان کے حقوق کا بیان اور ان پر شفقت اور رحمت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ﴾ (الحج : 30)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے گا تو یہ اس کے پروردگار کی بارگاہ میں اس کے لئے زیادہ بہتر ہوگا"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

222–اخرجه البخاری (6862) و (6863)

223–اخرجه احمد (27386– 10/27387) والبخاری (3118) والترمذ (2374) والطبرانی (617/24)

﴿ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴾ (الحج : 32)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا تو بے شک یہ دلوں کے تقویٰ کا حصہ ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (الحجر : 88)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم اپنے پروں کو مسلمانوں کے لئے جھکائے رکھو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَّمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ﴾ (المائدة : 32)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''جو شخص کسی دوسرے کو کسی جان کے بدلے کے بغیر یا زمین میں فساد پیدا کرنے کے لئے قتل کرے گا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اسے زندہ کرے گا (یعنی قتل ہونے سے بچائے گا) گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کیا (یعنی بچایا)''۔

(224) وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا'' وشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)۔ (متفق علیہ)

(225) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''مَنْ مَّرَّ فِىْ شَىْءٍ مِّنْ مَّسَاجِدِنَا، اَوْ اَسْوَاقِنَا، وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ، اَوْ لِيَقْبِضْ عَلٰى نِصَالِهَا بِكَفِّهٖ ؛ اَنْ يُّصِيْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَىْءٍ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو وہ اسے پھل کی طرف سے اپنی ہتھیلی کے ذریعے پکڑ لے تاکہ وہ کسی مسلمان کو اس کے ذریعے نقصان نہ پہنچا دے۔ (متفق علیہ)

(226) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

224-اخرجه احمد (7/19644) والبخاری (841) ومسلم (2585) والترمذی (1928) والنسائی (2559) وابن حبان (232)

22-اخرجه احمد (7/19594) والبخاری (452) ومسلم (1615) وابو داؤد (2586) وابن ماجه (3778)

226-اخرجه البخاری (6011) ومسلم (2586)

''مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِىْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر ؓ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اہل ایمان کی آپس میں ایک دوسرے سے محبت' رحم اور مہربانی کے حوالے سے ان کی مثال ایک جسم کی مانند ہے۔ جس کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو پورا جسم بے خوابی اور بخار کا شکار ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

(227) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَبَّلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِس، فَقَالَ الْاَقْرَعُ : اِنَّ لِىْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا . فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ''مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ !'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ حضرت حسن ؓ کو بوسہ دے رہے تھے تو وہ بولا' میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں نے ان میں سے کسی ایک کو بوسہ نہیں دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(228) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا : اَتُقَبِّلُوْنَ صِبْيَانَكُمْ؟ فَقَالَ: ''نَعَمْ'' قَالُوْا : لٰكِنَّا وَاللّٰهِ مَا نُقَبِّلُ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''اَوَ اَمْلِكُ اِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْ قُلُوْبِكُم الرَّحْمَةَ!'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں کچھ دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: کیا آپ اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں! تو انہوں نے عرض کی: لیکن ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں سے رحمت نکال دی ہو تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ (متفق علیہ)

(229) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ لَّا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا

227-اخرجه البخاری (5997) وفی الادب المفرد (91) ومسلم (2318) وابو داؤد (5218) والترمذی (1911) وابن حبان (457) ترمذی عن ابی سعید بلفظ من لایرحم الناس لا یرحمه الله وطبرانی بلفظ من لا یرحم من فی الارض لا یرحمه من فی السماء عن جریر واحمد بلفظ من لا یرحم لا یرحم ومن لا یغفره لا یغفرله عن جریر ونقله الطبرانی كذا عن جریر وزاد فيه من لا يتب عليه (كذا فی الجامع الصغير للسيوطی)

228-اخرجه البخاری (5998) ومسلم (2317) وابن ماجه (3665)

229-اخرجه احمد (7/19224) والبخاری (6013) ومسلم (2319) وابن حبان (465) والطبرانی (2492) واخرجه الحمیدی (802) والقضاعی (893) والبیهقی (41/9) ترمذی نے نسبت روایت جریر سے مسلم و ترمذی کی طرف سے ہے۔ مگر جامع صغیر میں صحیحین سے اس کو نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے۔

اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔ (متفق علیہ)

(230) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَاِنْ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ، وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِىْ رِوَايَةٍ : "وَذَا الْحَاجَةِ" .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ مختصر نماز پڑھائے' کیونکہ (مقتدیوں) میں کمزور' بیمار اور عمر رسیدہ لوگ بھی شامل ہوتے ہیں' البتہ جب تنہا نماز ادا کر رہا ہو' تو جتنی چاہے (لمبی) نماز ادا کرے۔ (متفق علیہ)

(231) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ، وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْمَلَ بِهٖ؛ خَشْيَةَ اَنْ يَّعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کسی عمل کو ترک کر دیتے تھے حالانکہ آپ کو اسے کرنا پسند ہوتا تھا اس اندیشے کے تحت کہ کہیں لوگ بھی اس پر عمل شروع نہ کر دیں اور وہ ان پر فرض نہ ہو جائے۔

(232) وَعَنْهَا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَهَاهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ، فَقَالُوْا : اِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: "اِنِّىْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، اِنِّىْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِىْ رَبِّىْ وَيَسْقِيْنِىْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

مَعْنَاهُ : يَجْعَلُ فِىَّ قُوَّةَ مَنْ اَكَلَ وَشَرِبَ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو صوم وصال رکھنے سے منع کیا ان پر شفقت کی وجہ سے لوگوں نے کہا' آپ خود تو صوم وصال رکھتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں میرا پروردگار رات کے وقت مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور پلا بھی دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے' وہ مجھ میں اتنی قوت پیدا کر دیتا ہے جو کھانے اور پینے سے حاصل ہوتی ہے۔

(233) وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنِّىْ لَاَ قُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ، وَاُرِيْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيْهَا، فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِىِّ فَاَتَجَوَّزُ فِىْ صَلَاتِىْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهٖ" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ .

230– مؤطا مالك 303' نسائى 822' ان ماجه 986' ابن حبان 1710 عبد الرزاق 3712' بيهقى 17/3 ابن ابى شبيه 54/2

231–اخرجه مالك (303) واحمد (3/7271) والبخارى (703) ومسلم (467) و ابو داؤد (793) والترمذى (236) وابن ابى شيبة (54/2)

232–اخرجه البخارى (1964) ومسلم (1105)

233–اخرجه البخارى (707) و (868)

✧✧ حضرت ابوقتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو میرا ارادہ ہوتا ہے' اسے طویل کروں گا لیکن پھر میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں تاکہ اس کی ماں کو مشقت کا شکار نہ کروں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(234) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِىْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَىْءٍ، فَاِنَّهُ مَنْ يَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَىْءٍ يُدْرِكْهُ، ثُمَّ يَكُبُّهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص صبح کی نماز ادا کرے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں رہتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذمہ کے بارے میں کوتاہی کا مرتکب ہو' اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں داخل کرے گا۔

(235) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يُسْلِمُهُ . مَنْ كَانَ فِىْ حَاجَةِ اَخِيْهِ، كَانَ اللّٰهُ فِىْ حَاجَتِهٖ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی پریشانی دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی قیامت کے دن پریشانی دور کرے گا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کی قیامت کے دن پردہ پوشی کرے گا۔ (متفق علیہ)

(236) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَخُوْنُهُ، وَلَا يَكْذِبُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ، التَّقْوٰى هَاهُنَا، بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے ساتھ خیانت نہیں کرتا اس کے ساتھ جھوٹ نہیں بولتا' اسے رسوا نہیں کرتا۔ ہر مسلمان کی عزت' خون اور مال دوسرے

234–اخرجه مسلم (657) والترمذى (222)

235–اخرجه البخارى (2442) ومسلم (2080) وابو داؤد (4893) والترمذى (1426) وابن حبان (533) والبيهقى (94/6) واحمد (2/5358)

236–اخرجه احمد (3/8109) والترمذى (1928) اسناده صحيح

کے لئے قابل احترام ہے۔ تقویٰ (آپ نے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) یہاں ہے' کسی شخص کے بُرا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے' وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(237) وَعَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لا تَحَاسَدُوْا، وَلا تَنَاجَشُوْا، وَلا تَبَاغَضُوْا، وَلا تَدَابَرُوْا، وَلا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا، الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ : لا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، وَلا يَخْذُلُهُ، التَّقْوٰى هٰهُنَا ويشير اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ وَمَالُهُ وعِرْضُهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"اَلنَّجْشُ" : اَنْ يَّزِيْدَ فِيْ ثَمَنِ سِلْعَةٍ يُّنَادٰى عَلَيْهَا فِي السُّوْقِ وَنَحْوِهٖ، وَلا رَغْبَةَ لَهٗ فِيْ شِرَائِهَا بَلْ يَقْصِدُ اَنْ يَّغُرَّ غَيْرَهُ، وهٰذَا حَرَامٌ .

وَ"التَّدَابُرُ" : اَنْ يُّعْرِضَ عَنِ الْاِنْسَانِ وَيَهْجُرَهُ وَيَجْعَلَهُ كَالشَّيْءِ الَّذِيْ وَرَاءَ الظَّهْرِ وَالدُّبُرِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو ایک دوسرے کے مقابلے میں بولی نہ لگاؤ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو ایک دوسرے کے سودے کے مقابلے میں سودا نہ کرو تم اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بن کر رہو مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اس کو حقیر نہیں سمجھتا وہ اسے رسوا نہیں کرتا تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا) کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے' وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ہر مسلمان کا خون' مال اور عزت دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لفظ ''نجش'' کا مطلب یہ ہے' آدمی کسی سامان کی قیمت میں بازار میں بلند آواز میں زیادہ قیمت لگائے حالانکہ اسے اس کے خریدنے میں کوئی دلچسپی نہ ہو اس کا مقصد یہ ہو کہ وہ دوسرے کو دھوکہ دے یہ حرام ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ ''تدابر'' کا مطلب یہ ہے' آدمی دوسرے شخص سے منہ موڑ لے اور اس سے لاتعلق ہو جائے اور اسے یوں کر دے جیسے پیٹھ کے پیچھے کوئی چیز ہوتی ہے۔

(238) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں

237-اخرجه مسلم (2564) وابن ماجه (4143) مسلم

238-بخاری' مسلم' ابو داؤد طیالسی' دارمی' ابن ماجه' ابو عوانه محمد المستخرج' ابن حبان 334' ابن منده فی کتاب الایمان 296 احمد ج 4 (سخاوی ج 2) نسائی

ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

(239) وَعَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا" فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنْصُرُهُ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا، اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهُ؟ قَالَ: "تَحْجُزُهُ اَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب وہ مظلوم ہو تو میں اس کی مدد کر لوں گا لیکن اگر وہ ظالم ہو تو آپ کے خیال میں' میں اس کی کیسے مدد کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم اسے ظلم سے روک دو یہ اس کی مدد ہو گی۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(240) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ : رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ : اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ، وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ، وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ، وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ" .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا' بیمار کی عیادت کرنا' جنازے کے ساتھ جانا' دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں جب تم اسے ملو تو سلام کرو' جب وہ تمہیں بلائے تو تم اس کی دعوت کو قبول کرو جب وہ تم سے خیر خواہی چاہے تو تم اس کی خیر خواہی کرو جب وہ چھینکے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو تم اسے جواب دو وہ بیمار ہو جائے تو تم اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔

(241) وَعَنْ اَبِيْ عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ : اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ، وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ، وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ، وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمٍ اَوْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ

239-اخرجه احمد (4/13077) والبخاری (2443) والترمذی (2255) وابو یعلی (3838) وابن حبان (5166) والطبرانی (576) والقضاعی (646) والبیهقی (94/6)

240-اخرجه احمد (3/10966) والبخاری (1240) و مسلم (2162) والنسائی (221) والطحاوی (1/222) وابن حبان (214) وعبد الرزاق (19679) والبیهقی (3/386) وابو داؤد (1404) ابو داؤد (1404) والطیالسی (2299)

241-اخرجه احمد (2/8853) ومسلم (5/2162) والترمذی (2809) والنسائی (1938) وابن حبان (5340) والبیهقی (27/1)

شُرْبٍ بِالفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ، وَعَنِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ : وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي السَّبْعِ الْأُوَلِ .

"اَلْمَيَاثِرُ" بِيَاءٍ مُثَنَّاةٍ قَبْلَ الْأَلِفِ، وَثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ بَعْدَهَا : وَهِيَ جَمْعُ مِيْثَرَةٍ، وَهِيَ شَيْءٌ يُتَّخَذُ مِنْ حَرِيْرٍ وَيُحْشَى قُطْنًا أَوْ غَيْرَهُ، وَيُجْعَلُ فِي السَّرْجِ وَكُوْرِ الْبَعِيْرِ يَجْلِسُ عَلَيْهِ الرَّاكِبُ . "وَالْقَسِّيُّ" بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ الْمُشَدَّدَةِ : وَهِيَ ثِيَابٌ تُنْسَجُ مِنْ حَرِيْرٍ وَكَتَّانٍ مُخْتَلِطَيْنِ . "وَإِنْشَادُ الضَّالَّةِ" : تَعْرِيْفُهَا .

✧✧ حضرت ابو عمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں سے منع کیا تھا آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے' جنازے کے ساتھ جانے' چھینکنے والے کو جواب دینے' قسم پوری کروانے' مظلوم کی مدد کرنے' دعوت قبول کرنے' اسلام کو پھیلانے کا حکم دیا تھا اور سونے کی انگوٹھی استعمال کرنے چاندی کے برتن میں پینے' سرخ قسی استعمال کرنے' ریشم' استبرق اور دیباج پہننے سے منع کیا ہے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت کے مطابق پہلی سات چیزوں میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا بھی شامل ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "المیاثر" میں "الف" سے پہلے "ی" ہے اس کے بعد "ث" ہے اور یہ لفظ میثرہ کی جمع ہے یہ اس چیز کو کہتے ہیں جو ریشم سے بنائی جاتی ہے اور اس میں روئی وغیرہ ملائی جاتی ہے اسے زین وغیرہ کے طور پر اور اونٹ کے پالان کے اوپر رکھا جاتا ہے اور سوار اس پر سوار ہوتا ہے۔

لفظ "قسی" میں "ق" پر زبر پڑھی جائے گی اور "س" پر زیر پڑھی جائے گی یہ وہ لباس ہے جسے ریشم اور کتان کو ملا کر بنا جاتا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والا الفاظ "انشاد الضالة" کا مطلب اس کا اعلان کرنا ہے۔

بَابُ سَتْرِ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالنَّهْيِ عَنْ إِشَاعَتِهَا لِغَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

باب 28: مسلمانوں کی پردہ پوشی کرنا اور کسی ضرورت کے بغیر ان کی (خرابیوں) کی اشاعت کرنے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ﴾ (النور : 19)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "بے شک وہ لوگ جو اس بات کو پسند کرتے ہیں' مسلمانوں کے درمیان بے حیائی پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہوگا"۔

(242) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا

242-اخرجه مسلم (2590)

فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو بھی بندہ کسی بندے کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(243) وَعَنْهُ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : "كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ، وَاِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ اَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَيَقُوْلُ : يَا فُلَانُ، عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری اُمت کا ہر گناہ معاف ہو جائے گا ماسوائے اعلانیہ گناہ کے اور اعلانیہ گناہ میں یہ بات شامل ہے کوئی شخص رات کے وقت کوئی عمل کرے اور صبح کے وقت اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی ہو اور وہ کہے۔ اے فلاں! میں نے گزشتہ رات یہ عمل کیا ہے اس کے پروردگار نے تو رات کے وقت اس کی پردہ پوشی کی تھی اور وہ صبح اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے پردے کو ختم کر رہا ہے۔

(244) وَعَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّانِيَةَ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"اَلتَّثْرِيْبُ" : اَلتَّوْبِيْخُ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی کنیز زنا کرے اور اس کا زنا کرنا ثابت ہو جائے تو اسے حد کے طور پر کوڑے مارو لیکن اسے زبانی تکلیف نہ پہنچاؤ اگر وہ دوبارہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے حد کے طور پر کوڑے مارو لیکن زبانی نہ ڈانٹو پھر اگر وہ تیسری مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے فروخت کر دو خواہ وہ بالوں کی ایک رسی کے عوض میں ہو۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "تثریب" کا مطلب ڈانٹ ڈپٹ ہے۔

(245) وَعَنْهُ ، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برجل قَدْ شَرِبَ خَمْرًا، قَالَ: "اِضْرِبُوْهُ" قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ : فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ . فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : اَخْزَاكَ اللّٰهُ، قَالَ: "لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا، لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطٰنَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

243-اخرجه البخاري (6069) ومسلم (2990)

244-اخرجه مالك (1564) والبخاري (2152) ومسلم (1703) وابو داؤد (4469) والترمذي (1445) والنسائي (7247) وابن ماجه (2565)

245-اخرجه البخاري (2777) و (2781)

✧✧ انہی سے یہ روایت منقول ہے، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا، جس نے شراب پی ہوئی تھی، آپ نے فرمایا اس شخص کو مارو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم میں سے کسی نے اسے ہاتھ کے ذریعے مارا اور کسی نے اپنے جوتے کے ذریعے مارا، کسی نے اپنے کپڑے کے ذریعے مارا۔ جب وہ اس سے فارغ ہو گئے تو ایک شخص نے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں رسوا کرے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ایسے نہ کہو اس کے خلاف تم شیطان کی مدد نہ کرو۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِيْنَ

باب 29: مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ (الحج : 77)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''پس تم بھلائی کرو تاکہ تم کامیابی حاصل کرلو''۔

(246) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يُسْلِمُهُ ـ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ، كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مشغول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی پریشانی دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کی قیامت کے دن کی پریشانی دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (متفق علیہ)

(247) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ' وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى، يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ ـ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهُ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

246–بخاری' مسلم' ابو داؤد' ترمذی' ابن حبان (533) بیهقی (94/6)' احمد ج (2)

247–اخرجه البخاری (2442) ومسلم (2080) وابو داؤد (3893) والترمذی (1426) وابن حبان (533) والبیهقی (94/6) واحمد (2/5358)

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے قیامت کے دن کی تکلیف کو دور کرے گا اور جو شخص کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں مشغول رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مشغول رہتا ہے اور جو شخص کسی راستے پہ چلتا ہے تاکہ اس پر چل کر علم حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے اور جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں تو ان پہ سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کا ذکر اپنے پاس موجود (فرشتوں) میں کرتا ہے اور جس شخص کا عمل اسے سست کر دے تو اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الشَّفَاعَةِ

باب 30: شفاعت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهُ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ﴾ (النساء : 85)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور کون شخص اچھی سفارش کرے گا تاکہ اسے بھی اس میں سے حصہ ملے''۔

(248) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلٰى جُلَسَائِهٖ، فَقَالَ: ''اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا، وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا اَحَبَّ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ : ''مَا شَاءَ'' .

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب کوئی شخص کسی ضرورت کے تحت حاضر ہوتا تو آپ حاضرین سے ارشاد فرماتے تم اس کی سفارش کرو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبانی جو پسند کرے فیصلہ سنا دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں ''ماشاء'' کے الفاظ ہیں۔

248–بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الادب وباب التوحید' مسلم باب السنه' احمد (19601) ابو داؤد باب الادب' ترمذی فی العلم' نسائی فی الزکوٰۃ' مزی کہتے ہیں ابوداؤد کے ہاں یہ ابوبکر بن واسہ کی روایت میں ہے۔ بخاری کی روایت میں ماشاء کے الفاظ بھی ہیں کائنات میں کفر و عصیان یہ مولیٰ کی مشیت و ارادہ سے تو ہے لیکن اس کی رضاء اور محبت سے نہیں جیسا فرمایا: ولا یرضی لعبادہ الکفر' القضاعی فی مسند الشهاب (620)

(249) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قِصَّةِ بَرِيْرَةَ وَزَوْجِهَا، قَالَ: قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ رَاجَعْتِهِ؟" قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَأْمُرُنِيْ؟ قَالَ: "إِنَّمَا أَشْفَعُ" قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بریرہ اور اس کے شوہر کے قصے کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا اگر تم اس کے پاس واپس چلی جاؤ (تو یہ مناسب ہوگا) اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا: میں سفارش کر رہا ہوں تو اس نے عرض کی: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے
اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ
باب 31: لوگوں کے درمیان صلح کروانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:
﴿لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوْفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ﴾ (النساء: 114)
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "ان کی اکثر باتوں میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی ماسوائے اس کے جو صدقہ کا حکم دے یا جو نیکی کا حکم دے یا لوگوں کے درمیان صلح کروائے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ (النساء: 128)،
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "صلح زیادہ بہتر ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:
﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ (الانفال: 1)
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:
﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾ (الحجرات: 10)
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "بے شک اہل ایمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں تم اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروا دو"۔

(250) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ: تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَبِكُلِّ خَطْوَةٍ تَمْشِيْهَا إِلَى

249–اخرجہ احمد (7/19601) والبخاری (1432) ومسلم (2627) وابو داؤد (5131) والترمذی (2672) والنسائی (2555) وابن حبان (531) والقضاعی (620)

250–بخاری' مسلم' ابن حبان 3381' بیہقی 187/4' مشکوٰۃ 1896

الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِيْطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
وَمَعْنٰى "تَعْدِلُ بَيْنَهُمَا": تُصْلِحُ بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے اور ہر اس دن میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اگر تم دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرتے ہو تو یہ صدقہ ہے اور اگر تم کسی شخص کو اس کے جانور پر سوار ہونے میں مدد دیتے ہو تو یہ صدقہ ہے اگر تم اس کا سامان اس پر رکھوا دیتے ہو تو یہ صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جس کے ذریعے چل کر تم نماز پڑھنے کے لئے جاتے ہو تو وہ صدقہ ہے اور تم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتے ہو تو یہ صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)
اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "تَعْدِلُ بَيْنَهُمَا" اس کا مطلب یہ ہے' تم انصاف کے ساتھ ان کے درمیان صلح کروا دو۔

(251) وَعَنْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْرًا، أَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ زِيَادَةٌ، قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِّمَّا يَقُوْلُهُ النَّاسُ إِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ، تَعْنِيْ: الْحَرْبَ، وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيْثَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ، وَحَدِيْثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

✧✧ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت عقبہ بن ابو معیط بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو لوگوں کے درمیان صلح کروائے اور بھلائی کو پھیلائے اور بھلائی کی بات کرے۔ (متفق علیہ)
مسلم کی روایت میں یہ الفاظ اضافی ہیں: وہ بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو کسی بھی چیز کے بارے میں جھوٹ بولنے کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا ماسوائے تین چیزوں کے ایک جنگ دوسرا لوگوں کے درمیان صلح کروانا اور تیسرا آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ یا بیوی کا اپنے شوہر کے ساتھ (غیر مضر جھوٹ بولنا)

(252) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا، وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِيْ شَيْءٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَيْنَ الْمُتَأَلِّيْ عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ؟"، فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
مَعْنٰى "يَسْتَوْضِعُهُ": يَسْأَلُهُ أَنْ يَضَعَ عَنْهُ بَعْضَ دَيْنِهِ. "وَيَسْتَرْفِقُهُ": يَسْأَلُهُ الرِّفْقَ. "وَالْمُتَأَلِّيْ":

251–اخرجہ احمد (10/27340) والبخاری (2692) ومسلم (2605) وابو داؤد (4920) والترمذی (1938) والطیالسی (1656) وعبدالرزاق (20196) والبخاری (385) ابن حبان (5733) والطبرانی (282) وفی الکبیر (183/25) والبیہقی (198/197/10)

252–اخرجہ البخاری (2705) ومسلم (1557) واخرجہ مطولاً واحمد (9/24459) ومالک (1309) وابن حبان (5032) والبیہقی (305/5)

الْحَالِفُ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اپنے دروازے پر دو آدمیوں کو بلند آواز میں ایک دوسرے کے ساتھ بحث کرتے ہوئے سنا ایک شخص دوسرے سے قرض کی معافی کے لئے کہہ رہا تھا اور اس سے نرمی کا طلب گار تھا اور دوسرا یہ کہہ رہا تھا اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھانے والا شخص کون ہے۔ جو یہ کہہ رہا ہے' وہ اچھائی نہیں کرے گا؟ اس نے عرض کی' میں ہوں' یا رسول اللہ ﷺ! (یہ دوسرا فریق) جو چاہے گا کا وہی ہوگا۔ (متفق علیہ)

امام نووی ؒ فرماتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "يَسْتَوْضِعُهُ" اس سے مراد یہ ہے' وہ اپنے کچھ قرض میں معافی کے لئے درخواست کر رہا تھا۔

"وَيَسْتَرْفِقُهُ" اس کا مطلب یہ ہے' وہ اس سے نرمی کا مطالبہ کر رہا تھا۔

"وَالْمُتَأَلِّیْ" یعنی وہ قسم اٹھانے والا شخص۔

(253) وَعَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ اَنَّ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِیْ اُنَاسٍ مَّعَهُ، فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ، فَجَآءَ بَلَالٌ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ : يَا اَبَا بَكْرٍ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَّكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ : نَعَمْ، اِنْ شِئْتَ، فَاَقَامَ بِلَالُ الصَّلٰوةَ، وَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ، وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِیْ فِی الصُّفُوْفِ حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ، فَاَخَذَ النَّاسُ فِی التَّصْفِيْقِ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِی الصَّلٰوةِ، فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ فِی التَّصْفِيْقِ الْتَفَتَ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰی وَرَآئَهُ حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ، فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰی لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ، فَقَالَ : "اَيُّهَا النَّاسُ، مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَیْءٌ فِی الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ فِی التَّصْفِيْقِ؟! اِنَّمَا التَّصفيق لِلنِّسَاءِ . مَنْ نَّابَهُ شَیْءٌ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ : سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَاِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْلُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ، اِلَّا الْتَفَتَ . يَا اَبَا بَكْرٍ : مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّیْ بِالنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ؟"، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ : مَا كَانَ يَنْبَغِیْ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

مَعْنٰی "حُبِسَ" : اَمْسَكُوْهُ لِيُضِيْفُوْهُ .

253–بخاری کتاب الصلوٰۃ' کتاب الاحکام' مسلم کتاب الصلوٰۃ' ابو داؤد و نسائی ایضاً فی الصلوٰۃ(اطراف للمزی) مؤطا امام مالک (392) احمد (22915/2) دارمی (317/1) ابن ماجہ'ض ابن حبان (226) ابن خزیمہ (853)' بیہقی (246/2) عبدالرزاق (4072) طبرانی فی الکبیر (5771) الحمیدی (927)' ابن الجارود (211)

✧✧ حضرت ابو العباس سہل بن سعد ساعدی ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کو یہ اطلاع ملی بنو عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہونے والا ہے۔ نبی اکرم ﷺ ان کے درمیان صلح کروانے کے لئے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ نبی اکرم ﷺ وہیں مصروف رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو گیا حضرت بلال ؓ' حضرت ابو بکر ؓ کے پاس آئے اور بولے اے ابو بکر! نبی اکرم ﷺ تو مصروف ہیں اور نماز کا وقت ہو چکا ہے کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے حضرت ابو بکر ؓ نے کہا ٹھیک ہے اگر تم چاہو حضرت بلال ؓ نے نماز کے لئے اقامت کہی۔ حضرت ابو بکر ؓ آگے کھڑے ہوئے انہوں نے تکبیر کہی لوگوں نے بھی تکبیر کہہ دی اس دوران نبی اکرم ﷺ صفوں کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے آئے اور پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کیں۔ حضرت ابو بکر ؓ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو انہوں نے توجہ کی تو نبی اکرم ﷺ موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ (کہ وہ نماز پڑھاتے رہیں) حضرت ابو بکر ؓ نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور الٹے قدموں پیچھے آ گئے اور صف میں آ کر شامل ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے اور لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: اے لوگو! جب نماز کے دوران تمہیں کوئی ضرورت پیش آئی تو تم نے تالیاں بجانی کیوں شروع کر دیں؟ تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے۔ جس شخص کو نماز کے دوران کوئی ضرورت پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو جو بھی اس کی آواز سنے گا وہ متوجہ ہو جائے گا۔ اے ابو بکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا تو تم نے لوگوں کو نماز کیوں نہیں پڑھائی۔ حضرت ابو بکر ؓ نے عرض کی: ابن ابی قحافہ کی یہ اوقات نہیں ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی موجودگی میں لوگوں کو نماز پڑھائے۔ (متفق علیہ)

امام نووی ؒ فرماتے ہیں' "حبس" کا مطلب یہ ان لوگوں نے آپ کو مہمان نوازی کے لیے روک لیا تھا۔

بَابُ فَضْلِ ضَعَفَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْفُقَرَاءِ وَالْخَامِلِيْنَ

باب 32: کمزور' غریب اور عام مسلمانوں کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ ﴾ (الکہف : 28)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تم اپنے آپ ان لوگوں کے ساتھ رکھو جو اپنے پروردگار کی صبح و شام عبادت کرتے ہیں وہ صرف اس کی رضا مندی چاہتے ہیں اور تم ان سے نگاہیں نہ پھیرو"۔

(254) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : "اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعَّفٍ ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ، اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"اَلْعُتُلُّ" : الْغَلِيْظُ الْجَافِیْ . "وَالْجَوَّاظُ" : بِفَتْحِ الْجِيْمِ وَتَشْدِيْدِ الْوَاوِ وَبِالظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ: وَهُوَ

254–اخرجہ البخاری (3918) ومسلم (2853) والترمذی (2650) وابن ماجہ (4116)

الْجَمُوْعُ الْمَنُوْعُ، وَقِيْلَ: الضَّخْمُ الْمُخْتَالُ فِيْ مِشْيَتِهٖ، وَقِيْلَ: الْقَصِيْرُ الْبَطِيْنُ ۔

✧✧ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں ہر کمزور اور عاجز شخص (جنتی ہے)، اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کوئی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے اور کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں ہر سرکش، نافرمان اور متکبر شخص جہنمی ہے۔

"الْعُتُلُّ": کا مطلب سخت مزاج اور تندخو ہونا ہے۔

"اَلْجَوَّاظُ": میں جیم پر زبر پڑھی جائے گی اور واؤ پر شد پڑھی جائے گی اور اس کے بعد "ظ" ہے اس کا مطلب جمع کرنے والا اور روکنے والا (کنجوس) ہے۔ ایک قول کے مطابق وہ بھاری بھر کم شخص جو تکبر کے ساتھ چلے۔ اور ایک قول کے مطابق چھوٹے قد کا موٹا آدمی ہے۔

(255) وَعَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٌ: "مَا رَاْيُكَ فِيْ هٰذَا؟"، فَقَالَ: رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ، هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ، وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ ۔ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ اٰخَرُ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا رَاْيُكَ فِيْ هٰذَا؟" فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ، هٰذَا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا يُنْكَحَ، وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا يُشَفَّعَ، وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

قَوْلُهٗ: "حَرِيٌّ" هُوَ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ: اَيْ حَقِيْقٌ ۔
وَقَوْلُهٗ: "شَفَعَ" بِفَتْحِ الْفَاءِ ۔

✧✧ حضرت ابوالعباس سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ نے اپنے پاس موجود شخص سے دریافت کیا' اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کی: یہ ایک معزز آدمی ہے اللہ کی قسم! یہ اس لائق ہے' اگر یہ کسی کو شادی کا پیغام بھیجے۔ تو اس کے ساتھ شادی ہو جائے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ایک اور شخص وہاں سے گزرا نبی اکرم ﷺ نے اسی شخص سے دریافت کیا۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ غریب مسلمان ہے اس لائق ہے' اگر یہ شادی کا پیغام بھیجے تو اس کے ساتھ شادی نہ کی جائے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ ہو اور اگر یہ کوئی بات کہے تو اس کی بات تک نہ سنی جائے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس پہلے والے جیسے پوری زمین کے برابر لوگوں سے زیادہ بہتر ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "حری" میں "ح" پہ زبر پڑھی جائے گی اور "ر" پر زیر پڑھی جائے گی اور "ی" پر شد پڑھی جائے گی اس کا مطلب یہ ہے' وہ اس کا حقدار ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ میں شَفَعَ "ف" پر زبر پڑھی جائے گی۔

255-اخرجه البخاري (5091)

(256) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: فِيَّ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ ۔ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فِيَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَمَسَاكِيْنُهُمْ، فَقَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا: اِنَّكِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ، وَاِنَّكِ النَّارُ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ، وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جنت اور جہنم نے ایک دوسرے کے ساتھ بحث شروع کی جہنم نے کہا: میرے اندر زبردست اور متکبر لوگ ہیں جنت نے کہا: میرے اندر غریب اور کمزور لوگ ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ کیا جنت تم میری رحمت ہو میں تمہارے ذریعے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور جہنم تم میرا عذاب ہو میں تمہارے ذریعے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرنا میرے ذمے لازم ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(257) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرَّجُلُ السَّمِيْنُ الْعَظِيْمُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک شخص موٹا تازہ اور صحت مند حالت میں قیامت کے دن آئے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا وزن ایک مچھر جتنا بھی نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

(258) وَعَنْهُ: اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ، اَوْ شَابًّا، فَفَقَدَهَا، اَوْ فَقَدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَ عَنْهَا، اَوْ عَنْهُ، فَقَالُوْا: مَاتَ ۔ قَالَ: "اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ" فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا، اَوْ اَمْرَهٗ، فَقَالَ: "دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ" فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: "اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا، وَاِنَّ اللّٰهَ تعالى يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

قَوْلُهٗ: "تَقُمُّ" هُوَ بِفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ: اَيْ تَكْنُسُ ۔ "وَالْقُمَامَةُ": الْكُنَاسَةُ، (وَاٰذَنْتُمُوْنِيْ) بِمَدِّ الْهَمْزَةِ: اَيْ: اَعْلَمْتُمُوْنِيْ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ایک سیاہ فام نوجوان جھاڑو دیا کرتا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اسے غیر موجود پایا آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا اس کا انتقال ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا گویا لوگوں نے اس کے معاملے کو کم حیثیت کا سمجھا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی قبر کی طرف مجھے لے چلو لوگ آپ کو اس کی قبر کے پاس لے گئے آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی پھر فرمایا یہ قبریں رہنے والوں کے لئے تاریکی سے پُر ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ میرے ان پر

256-اخرجه مسلم (2837) واخرجه احمد (4/11740) مطولاً

257-اخرجه البخاري (2729) ومسلم (2785)

258-بخاري، مسلم، احمد (8642/3) ابو داؤد، ابن ماجه، ابن حبان (3086) طيالسي (2446) بيهقي (47/4)

نماز پڑھنے کی وجہ سے ان قبروں کو ان کے لئے روشن کر دیتا ہے۔

"تَقُمُّ" کا مطلب جھاڑو دینا ہے "اَلْقُمَامَه": جھاڑو "اٰذَنْتُمُوْنِیْ": تم نے مجھے بتایا۔

(259) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ انہی سے یہ حدیث بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بکھرے ہوئے بالوں کے مالک، غبار آلود بالوں کے مالک اور دروازوں سے دھتکار دیئے جانے والے کچھ لوگ ایسے ہیں' اگر اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے۔

(260) وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ، وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ، غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ. وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَالْجَدُّ": بِفَتْحِ الْجِيْمِ: الْحَظُّ وَالْغِنٰى. وَقَوْلُهُ: "مَحْبُوْسُوْنَ" اَيْ: لَمْ يُؤْذَنْ لَهُمْ بَعْدُ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ.

✧✧ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والے عام لوگ غریب تھے اور خوشحال لوگوں کو دروازے پر روک لیا گیا تھا البتہ جہنمی لوگوں کو جب جہنم کا حکم دیا گیا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت خواتین کی تھی۔ (متفق علیہ)

اس حدیث میں استعمال ہونے والا لفظ "وَالْجَدُّ" کا مطلب حصہ اور بے نیازی ہے اور "مَحْبُوْسُوْنَ" کا مطلب یہ ہے' انہیں بعد میں جنت میں داخلے کی اجازت نہیں ملی۔

(261) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ، وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا، فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيْهَا، فَاَتَتْهُ اُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ، فَقَالَ: يَا رَبِّ اُمِّيْ وَصَلَاتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ. فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ، فَقَالَ: اَيْ رَبِّ اُمِّيْ وَصَلَاتِيْ، فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ، فَقَالَ: اَيْ رَبِّ اُمِّيْ وَصَلَاتِيْ، فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهِ، فَقَالَتْ:

259- اخرجه مسلم (2622)

260- اخرجه احمد (8/21841) والبخاری (5196) ومسلم (2736) والنسائی (383) وابن حبان (7456) والطبرانی (421) والبیهقی (193)

261- اخرجه البخاری (1206) ومسلم (2550) حافظ کہتے ہیں: بخاری بدء الخلاق' المظالم عن ابی هریره' وعن اعرج فی اواخر الصلوة' مسلم و احمد عن ابو رافع سلمه عن عمران ابو هریره (فتح الباری) مسلم فی الاستیذان- اخرجه مسلم (2413) وابن ماجه (4128)

اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ. فَتَذَاكَرَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ، وَكَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا، فَقَالَتْ: اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهُ، فَتَعَرَّضَتْ لَهُ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا، فَاَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى صَوْمَعَتِهِ، فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَحَمَلَتْ، فَلَمَّا وَلَدَتْ، قَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ، فَاَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَهَدَمُوْا صَوْمَعَتَهُ، وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهُ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ؟ قَالُوْا: زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ. قَالَ: اَيْنَ الصَّبِيُّ؟ فَجَاءُوْا بِهِ فَقَالَ: دَعُوْنِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ، فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهِ، وَقَالَ: يَا غُلَامُ مَنْ اَبُوْكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ الرَّاعِيْ، فَاَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُوْنَهُ وَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ، وَقَالُوْا: نَبْنِيْ لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ: لَا، اَعِيْدُوْهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ، فَفَعَلُوْا. وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ، فَقَالَتْ اُمُّهُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا، فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ"، فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِيْ ارْتِضَاعَهُ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ فِيْهِ، فَجَعَلَ يَمُصُّهَا، قَالَ: "وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا، وَيَقُوْلُوْنَ: زَنَيْتِ سَرَقْتِ، وَهِيَ تَقُوْلُ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. فَقَالَتْ اُمُّهُ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا، فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا، فَهُنَالِكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ، فَقَالَتْ: مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهُ، فَقُلْتَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ، وَمَرُّوْا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ: زَنَيْتِ سَرَقْتِ، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا، فَقُلْتَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا؟! قَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ، وَاِنَّ هٰذِهِ يَقُوْلُوْنَ: زَنَيْتِ، وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ، وَلَمْ تَسْرِقْ، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَالْمُوْمِسَاتُ" بِضَمِّ الْمِيْمِ الْاُوْلٰى، وَاِسْكَانِ الْوَاوِ وَكَسْرِ الْمِيْمِ الثَّانِيَةِ وَبِالسِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ؛ وَهُنَّ الزَّوَانِيْ. وَالْمُوْمِسَةُ: اَلزَّانِيَةُ. وَقَوْلُهُ: "دَابَّةٌ فَارِهَةٌ" بِالْفَاءِ: اَيْ حَاذِقَةٌ نَفِيْسَةٌ. "وَالشَّارَةُ" بِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَتَخْفِيْفِ الرَّاءِ: وَهِيَ الْجَمَالُ الظَّاهِرُ فِي الْهَيْئَةِ وَالْمَلْبَسِ. وَمَعْنٰى "تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ" اَيْ: حَدَّثَتِ الصَّبِيَّ وَحَدَّثَهَا، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: پنگھوڑے میں صرف تین بچوں نے کلام کیا۔ ایک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے، دوسرا جریج (نامی عبادت گزار کے معاملے) سے متعلق بچے نے، جریج ایک عبادت گزار شخص تھا۔ اس نے ایک عبادت گاہ بنائی ہوئی تھی جس میں وہ رہتا تھا۔ ایک دن اس کی والدہ اس کے پاس آئی۔ وہ اس وقت نماز پڑھ رہا تھا، والدہ بولی، اے جریج! اس نے سوچا، اے میرے پروردگار! ایک طرف میری ماں ہے اور دوسری طرف نماز۔ (میں کیا کروں؟) پھر اس نے نماز جاری رکھی۔ اس کی والدہ واپس چلی گئی۔ اگلے دن والدہ پھر اس کے پاس آئی۔ وہ اس وقت بھی نماز پڑھ رہا تھا۔ والدہ نے آواز دی، اے جریج! اس نے سوچا، اے میرے پروردگار! ایک طرف میری ماں ہے اور دوسری طرف میری نماز (میں کیا کروں؟) لیکن اس نے نماز جاری رکھی۔ اس کی والدہ نے دعا کی، اے اللہ! تو اسے اس

وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ فاحشہ عورتوں کا سامنا نہ کرلے۔ بنی اسرائیل آپس میں جریج اور اس کی عبادت کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ ایک بدکردار حسین وجمیل عورت نے (بنی اسرائیل سے) کہا، اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے اسے فتنے کا شکار کرسکتی ہوں۔

پھر وہ عورت جریج کے پاس آئی لیکن جریج نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ پھر وہ عورت اس چرواہے کے پاس آئی جو جریج کی عبادت گاہ میں قیام پذیر تھا۔ اس عورت نے اس چرواہے کو موقع دیا۔ اس نے اس عورت کے ساتھ ناجائز تعلق قائم کیا۔ وہ عورت حاملہ ہوگئی۔ جب اس نے بچے کو جنم دیا تو یہ الزام لگایا کہ یہ جریج کا بچہ ہے۔ لوگ جریج کے پاس آئے اسے اس کی عبادت گاہ سے نکالا اور اس کی عبادت گاہ کو منہدم کرنے کے بعد اسے مارنا پیٹنا شروع کردیا۔ جریج نے پوچھا، تمہارا مسئلہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: تم نے اس بدکردار عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور اس نے تمہارے بچے کو جنم دیا ہے۔ جریج نے دریافت کیا، بچہ کہاں ہے؟ وہ لوگ بچے کو لے کر آگئے جریج نے کہا: ذرا ٹھہرو! مجھے نماز پڑھنے دو۔ اس نے نماز ادا کی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد بچے کے پاس آیا اور اس کے پیٹ میں انگلی چبھو کر دریافت کیا، اے لڑکے! تمہارا باپ کون ہے؟ بچے نے جواب دیا، فلاں چرواہا، لوگوں نے آگے بڑھ کر جریج کو بوسہ دینا اور چھونا شروع کردیا۔ وہ بولے، ہم آپ کے لیے ایک سونے سے بنی ہوئی عبادت گاہ تعمیر کرتے ہیں۔ جریج نے جواب دیا: نہیں، تم مٹی سے دوبارہ عمارت بنا دو جیسے وہ پہلے تھی تو لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

(تیسرے بچے کا واقعہ یہ ہے) ایک دن وہ بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا۔ اس عورت کے پاس سے ایک شخص عمدہ لباس میں، عمدہ سواری پر سوار گزرا۔ اس بچے کی ماں نے دعا کی، اے اللہ! میرے اس بیٹے کو اس شخص کی مانند کردے۔ اس بچے نے پستان کو چھوڑا اور اس شخص کی طرف دیکھا، کچھ دیر دیکھتا رہا اور پھر بولا، اے اللہ! مجھے اس کی مانند نہ کرنا۔ پھر اس بچے نے پستان کی طرف منہ کیا اور دودھ پینا شروع کردیا۔ راوی کہتے ہیں مجھے اچھی طرح یاد ہے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی کو منہ میں ڈال کر اسے چوستے ہوئے بچے کے دودھ پینے کا واقعہ بیان کیا تھا۔

پھر اس کے پاس سے کچھ لوگ ایک لڑکی کو مارتے ہوئے گزرے وہ یہ کہہ رہے تھے' تم نے زنا کیا ہے، تم نے چوری کی ہے، اور وہ لڑکی یہ کہہ رہی تھی حسبی اللہ ونعم الوکیل (میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے) اس بچے کی ماں نے دعا کی، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس لڑکی کی مانند نہ بنانا۔ اس بچے نے دودھ پینا چھوڑ کر اس لڑکی کی طرف دیکھا اور دعا کی، اے اللہ! مجھے اس کی مانند بنا۔

یہاں ان دونوں کی گفتگو شروع ہوگئی ماں بولی، پہلے ایک خوشحال شخص گزرا تو میں نے یہ دعا کی، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنا اور تم نے یہ دعا کی، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ پھر یہ لوگ اس لڑکی کے ساتھ گزرے ہیں۔ یہ اسے مار پیٹ رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں' تم نے زنا کیا ہے اور چوری کی ہے تو میں نے یہ دعا کی، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس لڑکی جیسا نہ بنانا تو تم نے یہ دعا کی، اے اللہ! مجھے اس لڑکی جیسا بنادے تو اس بچے نے جواب دیا: وہ شخص ایک ظالم آدمی تھا اس لیے میں نے یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا اور وہ لڑکی جسے لوگ یہ کہہ رہے تھے' تم نے زنا کیا ہے اس نے زنا نہیں کیا ہے لوگ کہہ رہے تھے، تم نے چوری کی ہے اس نے چوری نہیں کی ہے۔ اس لیے میں نے یہ دعا کی، اے اللہ! مجھے اس جیسا

بنادے۔ (متفق علیہ) "وَالْمُوْمِسَاتُ" میں پہلی میم پر پیش پھر واؤ ساکن پھر دوسری میم پر زیر اور پھر سین۔ اس سے مراد زنا کرنے والی عورتیں ہے۔ وَالْمُوْمِسَةُ: کا مطلب زنا کرنے والی عورت۔ "دَابَّةٌ فَارِهَةٌ" یعنی عمدہ جانور۔ "وَالشَّارَةُ" اس میں شین کے بعد "ر" شد کے بغیر ہوگی۔ اس سے مراد ظاہری حالت اور لباس کے اعتبار سے خوبصورتی ہے۔ "تَرَاجَعَا الْحَدِيْث" کا مطلب اُس عورت نے بچے کے ساتھ بات کی اور بچے نے اس عورت کے ساتھ بات کی۔

بَابُ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيْمِ وَالْبَنَاتِ وَسَائِرِ الضَّعَفَةِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْمُنْكَسِرِيْنَ وَالْإِحْسَانِ اِلَيْهِمْ وَالشَّفْقَةِ عَلَيْهِمْ وَالتَّوَاضُعِ مَعَهُمْ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لَهُمْ

باب **33**: یتیم بچے' بیٹیوں' تمام کمزوروں' غریبوں اور عام لوگوں کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرنا ان کے اوپر احسان کرنا ان کے ساتھ شفقت کا سلوک کرنا ان کے ساتھ انکساری سے پیش آنا اور (اپنی مہربانی کے) پَر ان کے لئے بچھانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (الحجر: 88)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اپنے پروں کو مومنین کے لئے بچھالو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ﴾ (الكهف: 28)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تم اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھو جو صبح وشام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں وہ صرف اس کی رضامندی چاہتے ہیں تم اپنی نگاہیں ان سے نہ پھیرو کہ تم دنیاوی زندگی کی زینت کا ارادہ کرو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴾ (الضحى: 9-10)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "جہاں تک یتیم کا تعلق ہے تو تم اس پر غصہ نہ کرو اور جہاں تک مانگنے والے کا تعلق ہے تو تم اسے نہ جھڑکو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴾ (الماعون: 6)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو قیامت کے دن کو جھٹلاتا ہے یہی وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا"۔

(262) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ

262- اخرجه مسلم (2413) وابن ماجه (4128)

نَفَرٍ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلَيْنَا، وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ . وَرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ وَّبِلَالٌ وَّرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيهِمَا، فَوَقَعَ فِيْ نفس رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تعالى : ﴿ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ ﴾ (الأنعام : 52) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ موجود چھ افراد میں سے ایک تھا مشرکین نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ ان لوگوں کو پرے کر دیں یہ ہمارے پاس آنے کی جرأت نہ کریں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ان لوگوں میں مَیں بھی تھا' ابن مسعود تھے۔ ہذیل قبیلے کا ایک شخص تھا' بلال تھے اور دو آدمی تھے' میں ان کا نام نہیں لوں گا۔ نبی اکرم ﷺ کو خیال آیا' جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ آپ کو خیال آئے' آپ نے سوچا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"اور تم ان لوگوں کو نہ چھوڑو جو اپنے پروردگار کی صبح و شام عبادت کرتے ہیں اور صرف اس کی رضا کے طلب گار ہیں"۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(263) وَعَنْ اَبِيْ هُبَيْرَةَ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَّبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ، فَقَالُوْا : مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَّسَيِّدِهِمْ؟ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: "يَا اَبَا بَكْرٍ، لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ؟ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ" فَاَتَاهُمْ فَقَالَ: يَا اِخْوَتَاهُ، اَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوْا : لَا، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اُخَيَّ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهُ: "مَاْخَذَهَا" اَيْ: لَمْ تَسْتَوْفِ حَقَّهَا مِنْهُ . وَقَوْلُهُ: "يَا اُخَيَّ" : رُوِيَ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الْخَاءِ وَتَخْفِيْفِ الْيَاءِ، وَرُوِيَ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ الْخَاءِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ .

✧✧ حضرت ابو ہبیرہ عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ جو بیعت رضوان میں شرکت کرنے والوں میں شامل ہیں' بیان کرتے ہیں' ابوسفیان' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سمیت کچھ افراد کے پاس آئے تو ان حضرات نے کہا: اللہ تعالیٰ کی تلواروں نے اللہ تعالیٰ کے دشمن کی پکڑ نہیں کی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم لوگ قریش کے ایک بزرگ اور سردار کے بارے میں یہ بات کر رہے ہو تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو یہ بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! شاید تم نے انہیں ناراض کر دیا ہے اگر تم نے انہیں ناراض کر دیا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کر دیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور بولے اے میرے بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا ہے انہوں نے کہا نہیں اے ہمارے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے۔

263- اخرجه مسلم (2504)

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "مَاْخَذَهَا" کا مطلب یہ ہے' اس شخص کے حوالے سے ان کی تلواروں نے اپنا حق ادا نہیں کیا۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "اُخَیَّ" کو "ء" پر زبر اور "خ" پر زیر کے ہمراہ بھی پڑھا گیا ہے اور "ی" پر تخفیف کے ہمراہ بھی پڑھا گیا ہے جبکہ ایک روایت کے مطابق "ء" پر پیش پڑھی جائے گی اور "خ" پر زبر پڑھی جائے گی اور "ی" پر شد پڑھی جائے گی۔

(264) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا" وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

وَ"كَافِلُ الْيَتِيْمِ" : اَلْقَائِمُ بِاُمُوْرِهِ .

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا اور ان دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

کَافِلُ الْیَتِیْمِ کا مطلب اس کی دیکھ بھال کرنے والا۔

(265) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ اَوْ لِغَيْرِهِ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ" وَاَشَارَ الرَّاوِي وَهُوَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَلْيَتِيْمُ لَهُ اَوْ لِغَيْرِهِ" مَعْنَاهُ : قَرِيْبُهُ، اَوِ الْاَجْنَبِيُّ مِنْهُ، فَالْقَرِيْبُ مِثْلُ اَنْ تَكْفُلَهُ اُمُّهُ اَوْ جَدُّهُ اَوْ اَخُوْهُ اَوْ غَيْرُهُمْ مِنْ قَرَابَتِهِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ وہ اپنے خاندان کا ہو یا خاندان کا نہ ہو' میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے راوی نے اشارہ کر کے بتایا یہ راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے فرمان "اَلْيَتِيْمُ لَهُ اَوْ لِغَيْرِهِ" کا مطلب ہے وہ اس شخص کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو' رشتہ دار کی مثال یہ ہے کہ یتیم کی ماں' دادا' بھائی یا اس کے علاوہ کوئی اور رشتہ دار اس کا کفیل ہو۔

(266) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ

264- اخرجه احمد (8/22883) والبخاری (5304) وفی الادب المفرد (135) وابو داؤد (5150) والترمذی (1918) وابن حبان (460) والبیهقی (282/6)

265- اخرجه مسلم (2983)

266- موطا مالك (1713) احمد (9122/3) بخاری' مسلم' ابو داؤد' نسائی الدارمی (379/1) ابن حبان (3298)' ابن خزیمه (2363) بیهقی (11/7)

وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ يَتَعَفَّفُ"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِیْ رِوَايَةٍ فِی الصَّحِيْحَيْنِ : "لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ يَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِیْ لَا يَجِدُ غِنًی يُّغْنِيْهِ، وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلُ النَّاسَ" .

◇◇ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسکین وہ شخص نہیں ہوتا جو ایک یا دو کھجوریں لے کر جائے اور ایک یا دو لقمے لے کر واپس چلا جائے، مسکین وہ شخص ہوتا ہے جو مانگنے سے بچتا ہے۔(متفق علیہ)

صحیحین کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: مسکین وہ شخص نہیں ہوتا جو لوگوں کے گرد چکر کاٹتا ہے اور ایک یا دو لقمے لے کر یا ایک یا دو کھجوریں لے کر واپس چلا جاتا ہے بلکہ مسکین وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاس ضرورت کی چیزیں نہیں ہوتیں لیکن اس کی ضرورت کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ اسے صدقہ ہی دے دیا جائے اور وہ خود بھی کھڑا ہو کر لوگوں سے مانگتا نہیں ہے۔

(267) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ، كَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" وَاَحْسَبُهٗ قَالَ: "وَكَالْقَائِمِ الَّذِیْ لَا يَفْتُرُ، وَكَالصَّائِمِ الَّذِیْ لَا يُفْطِرُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

◇◇ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ عورتوں اور محتاجوں کی مدد کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی راہ جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں میرا خیال ہے' حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں، اس نفل پڑھنے والے کی مانند ہے جو مسلسل نفل پڑھتا ہے اور اس روزہ رکھنے والے کی مانند ہے جو کوئی روزہ نہیں چھوڑتا۔

(268) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ، يُمْنَعُهَا مَنْ يَّاْتِيْهَا، وَيُدْعٰی اِلَيْهَا مَنْ يَّاْبَاهَا، وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِیْ رِوَايَةٍ فِی الصَّحِيْحَيْنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ من قَوْلِهٖ : "بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰی اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ" .

◇◇ انہی سے روایت منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بُرا کھانا ولیمے کا کھانا ہے جس میں اس شخص کو منع کر دیا جاتا ہے جو اس میں شریک ہوتا ہے اور جس شخص کو بلایا جاتا ہے وہ آنے سے انکار کرتا ہے اور جو شخص دعوت کو قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

267-مؤطا مالك (960) احمد (8740/3) بخاری' الادب' المفرد' مسلم' ترمذی' نسائی' ابن ماجه' ابن حبان (4245)' بیهقی (283/6) نسائی (اطراف مزی)

268-مالك فی المؤطا (1160)' احمد (9272/3) احمد' بخاری' مسلم' ابو داؤد' ابن ماجه' ابن حبان (5304) مشكل الآثار (143/4) بیهقی (261/7)

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

صحیحین کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب سے برا کھانا ولیمے کا کھانا ہے جس میں امیروں کو بلا لیا جاتا ہے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(269) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ" وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"جَارِيَتَيْنِ" اَیْ : بِنْتَيْنِ .

◇◇ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ دونوں بالغ ہو جائیں تو وہ قیامت کے دن جب آئے گا تو میں اور وہ اس طرح ہوں گے نبی اکرم ﷺ نے دو انگلیوں کو ملا کر یہ ارشاد فرمایا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی فرماتے ہیں) دو لڑکیوں سے مراد دو بیٹیاں ہیں۔

(270) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَیَّ امْرَاَةٌ وَّمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، تَسْاَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَّاحِدَةٍ، فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ: "مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

◇◇ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک عورت میرے پاس آئی، اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ اس نے مجھ سے (کھانے کے لیے) کچھ مانگا میرے پاس اس وقت صرف ایک کھجور تھی میں نے وہ اسے دیدی۔ اس نے وہ کھجور پکڑی اس کے دو ٹکڑے کئے اور دونوں بیٹیوں کو دیدیے۔ خود اس نے کچھ نہیں کھایا پھر وہ عورت اٹھی اور اپنی بیٹیوں سمیت چلی گئی۔ جب نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ واقعہ سنایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو بیٹیوں کی ذمہ داری نصیب ہو وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے وہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے (بچاؤ کی) رکاوٹ ہو جائیں گی۔ (متفق علیہ)

(271) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْنِیْ مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا، فَاَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا تَمْرَةً وَّرَفَعَتْ اِلٰی فِيْهَا تَمْرَةً لِتَاْكُلَهَا، فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا، فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِیْ كَانَتْ تُرِيْدُ اَنْ تَاْكُلَهَا بَيْنَهُمَا، فَاَعْجَبَنِیْ شَاْنُهَا، فَذَكَرْتُ الَّذِیْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ، اَوْ اَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

269-احمد (12500/4) مسلم' ترمذی' حاكم (7350/4) ابن ابی شیبه (552/8) ابن حبان (447)

270-احمد (24110/9) بخاری' مسلم' ترمذی' ابن حبان (2939) بیهقی (478/7) .(جامع صغیر)

271-اخرجه مسلم (2630) والترمذی (1915)

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں ایک غریب عورت اپنی دو بیٹیوں کو اٹھا کر میرے پاس آئی میں نے اسے کھانے کے لئے تین کھجوریں دیں، اس نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دے دی اور تیسری کھجور اپنے منہ کی طرف لے جانے لگی تھی کہ اسے کھالے تو ان بیٹیوں نے وہ مانگ لی تو اس نے کھجور کے دو حصے کئے جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی اور ان دونوں میں اسے تقسیم کر دیا، مجھے یہ بات بہت اچھی لگی میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا جو اس نے کی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی وجہ سے اس عورت کے لئے جنت کو واجب کر دیا ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس عمل کی وجہ سے اس عورت کو جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(272) وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ خُوَیْلِدِ بْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِیْفَیْنِ: الْیَتِیْمِ وَالْمَرْاَةِ"

حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ.

وَمَعْنٰی "اُحَرِّجُ": اُلْحِقُ الْحَرَجَ وَهُوَ الْاِثْمُ بِمَنْ ضَیَّعَ حَقَّهُمَا، وَاُحَذِّرُ مِنْ ذٰلِكَ تَحْذِیْرًا بَلِیْغًا، وَاَزْجُرُ عَنْهُ زَجْرًا اَكِیْدًا.

✧✧ حضرت ابی شریح خویلد بن عمرو الخزاعی ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ! میں دو کمزور لوگوں کے حق کو (ضائع کرنا) گناہ قرار دیتا ہوں۔ ایک یتیم اور دوسرا عورت۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام نسائی ؒ نے بہترین سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں میں اسے گناہ قرار دیتا ہوں کا مطلب ہے' میں اسے حرج کے ساتھ شامل کرتا ہوں اس کا مطلب گناہ ہے۔ یعنی جو شخص ان دونوں کے حق کو ضائع کرے گا اور میں اس طریقے سے انہیں اس سے بچنے کی تلقین کرتا ہوں اور زیادہ تاکید کے ساتھ اختیار کی ہدایت کرتا ہوں۔

(273) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ"

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ هٰكَذَا مُرْسَلًا، فَاِنَّ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ تَابِعِیٌّ، وَرَوَاهُ الْحَافِظُ اَبُوْ بَكْرٍ الْبَرْقَانِیُّ فِیْ صَحِیْحِهٖ مُتَّصِلًا عَنْ مُصْعَبٍ، عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ.

✧✧ حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص ؓ بیان کرتے ہیں حضرت سعد ؓ نے دیکھا کہ انہیں اپنے سے کم حیثیت والوں پر فضیلت حاصل ہے اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان غریب لوگوں کی وجہ سے ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

272-احمد (9672/3) نسائی فی السنن الکبریٰ باب عشرة النساء (9150/5) ابن ماجه

273-اخرجه احمد (3/9772) والنسائی (9149) فی عشرة النساء باب (64) وابن ماجه (2678)

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے یہ مصعب بن سعد تابعی ہیں۔

حافظ ابوبکر برقانی نے اپنی "صحیح" میں اس کو صحیح سند کے ہمراہ حضرت مصعب ؓ کے حوالے سے ان کے والد سے روایت کیا ہے۔

(274) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عُوَیْمِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: "اِبْغُوْنِی الضُّعَفَاءَ، فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ، بِضُعَفَائِكُمْ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ.

✧✧ حضرت ابودرداء عویمر ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرو کیونکہ تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

بَابُ الْوَصِیَّةِ بِالنِّسَاءِ

باب 34: خواتین کے بارے میں نصیحت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (النساء: 19)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور ان خواتین کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا كُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ (النساء: 129)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ عورتوں کے درمیان انصاف سے کام لو اور اگر تم لالچ رکھتے ہو تو مکمل طور پر ایک کی طرف مائل نہ ہو جاؤ کہ تم دوسری کو یوں ہی چھوڑ دو جیسے وہ لٹکی ہوئی ہے اور تم اصلاح سے کام لو اور تم پرہیزگاری اختیار کرو بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔

(275) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا؛ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ، فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهٗ كَسَرْتَهٗ، وَاِنْ تَرَكْتَهٗ، لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ فِی الصَّحِیْحَیْنِ: "اَلْمَرْاَةُ كَالضِّلَعِ اِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا، وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا، اسْتَمْتَعْتَ

274-اخرجه احمد (8/21790) وابو داؤد (2594) والترمذی (1702) والنسائی (3179) والحاکم (2/2641) وابن حبان (4767)

275-اخرجه البخاری (3331) ومسلم (1468)

وَفِيْهَا عَوَجٌ".

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : "اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ، فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَا عَوَجٌ، وَّاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا، وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا".

قَوْلُهٗ : "عَوَجٌ" هُوَ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالْوَاوِ.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عورتوں کی بھلائی کے بارے میں نصیحت کو قبول کرو عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے۔ پسلی میں سب سے ٹیڑھی اوپر والی پسلی ہوتی ہے۔ تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اسے اس کے حال پر رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھی رہے گی تم عورتوں کے بارے میں نصیحت کو قبول کرو۔ (متفق علیہ)

"صحیحین" کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: عورت پسلی کی مانند ہے اگر تم اسے سیدھا کرو گے تو توڑ دو گے اور اگر تم اسے ویسے استعمال کرتے رہو گے تو اس کے ذریعے فائدہ حاصل کرو گے اور اس میں ٹیڑھا پن باقی رہے گا۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے وہ تمہارے لئے کسی بھی طریقے سے سیدھی نہیں ہوسکتی اگر تم اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو فائدہ حاصل کرتے رہو گے اور اس میں ٹیڑھا پن موجود رہے گا اور اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو تم اسے توڑ دو گے اور اس کو توڑنے سے مراد اس کو طلاق دینا ہے"۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "عوج" میں "ع" پر زبر پڑھی جائے گی اور "و" پر بھی زبر پڑھی جائے گی۔

(276) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِىْ عَقَرَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "﴿اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا﴾ انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ، عَارِمٌ مَّنِيْعٌ فِىْ رَهْطِهٖ"، ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَآءَ، فَوَعَظَ فِيْهِنَّ، فَقَالَ: "يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ" ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِىْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ، وَقَالَ: "لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟!" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَالْعَارِمُ" بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَالرَّاءِ : هُوَ الشِّرِّيْرُ الْمُفْسِدُ، وَقَوْلُهٗ : "انْبَعَثَ"، اَىْ : قَامَ بِسُرْعَةٍ.

✧✧ حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ نے اونٹنی کا ذکر کیا اور اس کے پاؤں کاٹنے والے کا ذکر کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب انہوں نے اپنے بد بخت ترین فرد کو بھیجا"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انہوں نے اس اونٹنی کے لئے اس شخص کو بھیجا جو طاقتور تھا خوشحال تھا اپنے قبیلے میں با حیثیت شخص تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کا تذکرہ کیا اور ان کے بارے میں وعظ فرمایا:

276–اخرجه احمد (16222)' والبخاری (3377) ومسلم (2855) والترمذی (3343) والنسائی (6/11675) وابن ماجه (1983) والدارمی (147/2) وابن حبان (5794) والطبرانی (214/3)

"کوئی شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتا ہے حالانکہ اس نے اس دن کے آخری حصے میں اس عورت کے ساتھ لیٹنا ہوتا ہے"۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہوا خارج ہونے پر ہنسنے کے بارے میں فرمایا: کوئی شخص ایسے کام پر کیوں ہنستا ہے جو وہ خود کرتا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "عارم" میں "ع" اور "ر" ہے جس کا مطلب شریر اور فساد کرنے والا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "اِنْبَعَثَ" کا مطلب یہ ہے' وہ شخص تیزی سے اٹھا۔

(277) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُّؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَّضِىَ مِنْهَا اٰخَرَ"، اَوْ قَالَ: "غَيْرَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَقَوْلُهٗ : "يَفْرَكْ" هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَاِسْكَانِ الْفَاءِ وَفَتْحِ الرَّاءِ مَعْنَاهُ : يُبْغِضُ، يُقَالُ : فَرِكَتِ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا، وَفَرِكَهَا زَوْجُهَا، بِكَسْرِ الراء يفرَكُهَا بِفَتْحِهَا : اَىْ اَبْغَضَهَا، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی مومن کسی مومن عورت کو نا پسندیدہ نہ کہے کیونکہ اگر اس کی شکل پسند نہیں آئے گی تو کوئی دوسری چیز پسند آ جائے گی۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "يَفْرَكْ" میں "ی" پر زبر پڑھی جائے گی اور "ف" کو ساکن پڑھا جائے گی اور "ر" پر زبر پڑھی جائے گی اس کا مطلب یہ ہے' نا پسند کرے جیسا کہ کہا جاتا ہے' فَرِكَتِ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا وَفَرِكَهَا زَوْجُهَا (یعنی عورت نے اپنے شوہر کو نا پسند کیا اور اس کے شوہر نے اس کو نا پسند کیا) اس کو "ر" پر زبر کے ہمراہ بھی پڑھا گیا ہے اور زیر کے ہمراہ بھی پڑھا گیا ہے یعنی اس نے اسے نا پسند کیا باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(278) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ الْجُشَمِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُوْلُ بَعْدَ اَنْ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ، ثُمَّ قَالَ: "اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ، فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ، وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؛ اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَآئِكُمْ حَقًّا، وَّلِنِسَآئِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا ؛ فَحَقُّكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ، وَلَا يَاْذَنَّ فِىْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ ؛ اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِىْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "عَوَانٍ" اَىْ : اَسِيْرَاتٌ جَمْعُ عَانِيَةٍ، بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ، وَهِىَ الْاَسِيْرَةُ، وَالْعَانِىْ : الْاَسِيْرُ. شَبَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةَ فِىْ دُخُوْلِهَا تَحْتَ حُكْمِ الزَّوْجِ بِالْاَسِيْرِ

277–اخرجه مسلم (1469)

278–اخرجه الترمذی (1166) وابن ماجه (1851)

"وَالضَّرْبُ الْمبَرِّحُ" : هُوَ الشَّاقُ الشَّدِيْد وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا" اَیْ : لَا تَطْلُبُوْا طَرِيقًا تَحْتَجُّوْنَ بِهِ عَلَيْهِنَّ وَتُؤْذُوْنَهُنَّ بِه، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

حضرت عمرو بن احوص جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کے بعد وعظ ونصیحت کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! عورتوں کے بارے میں بھلائی کی نصیحت کوقبول کرو وہ تمہاری قیدی ہیں تم ان کے حوالے سے صرف اسی بات کے مالک ہو کر اگر وہ واضح گناہ کا ارتکاب کریں اگر وہ ایسا کریں تو ان کے بستر الگ کر دو اور انہیں مارو لیکن زیادتی نہ کرو اگر وہ تمہاری پیروی کریں تو ان کے خلاف راستہ تلاش نہ کرو خبردار! تمہارا تمہاری بیویوں پر حق ہے اور تمہاری بیویوں کا تم پر حق ہے تمہارا ان پر حق یہ ہے' وہ تمہارے بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہارے گھروں میں اس شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اور ان کا تم پہ حق یہ ہے' تم ان کے لباس اور کھانے میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''عوان'' کا مطلب قیدی ہے یہ لفظ ''عانیات'' کی جمع ہے جس میں ''ع'' ہے اور اس سے مراد قیدی عورت ہے ''عانی'' قیدی کو کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے شوہر کے حکم کے تحت آنے کے حوالے سے عورت کو قیدی سے مشابہہ قرار دیا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''اَلضَّرْبُ الْمُبَرِّحُ'' کا مطلب شدید پٹائی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم ان کے خلاف راستہ تلاش نہ کرو یعنی کوئی ایسا راستہ تلاش نہ کرو جس کے ذریعے تم ان کے خلاف کوئی ثبوت حاصل کرسکو اور انہیں اذیت پہنچاؤ۔

(279) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: "اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ"

حَدِيْثٌ حسنٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ: معنىٰ "لَا تُقَبِّحْ" اَیْ: لَا تَقُلْ : قَبَّحَكِ اللّٰهُ .

✧✧ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کسی ایک شخص کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ہے' جب تم خود کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ اور جب تم خود لباس پہنو تو اسے بھی پہناؤ اور تم اس کے چہرے پر نہ مارو اور اسے بددعا نہ دو اور گھر کے اندر کے علاوہ اس کے ساتھ لاتعلقی اختیار نہ کرو۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے' امام نووی فرماتے ہیں لا تقبح کا مطلب یہ ہے' تم کبھی یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قبیح کردے۔

(280) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَكْمَلُ

279-اخرجه احمد (2/20042) وابو داؤد (2142) وابن ماجه (1950)

الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ"
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کے اعتبار سے سب سے کامل مومن وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہے اور تم میں وہ لوگ بہتر ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہوں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(281) وَعَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ" فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ذَئِرْنَ النِّسَآءُ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ، فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ، فَاَطَافَ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَقَدْ اَطَافَ بِاٰلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ نِسَآءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ اُولٰٓئِكَ بِخِيَارِكُمْ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

قَوْلُهُ : "ذَئِرْنَ" هُوَ بِذَالٍ مُعْجَمَةٍ مَفْتُوْحَةٍ، ثُمَّ هَمْزَةٍ مَكْسُوْرَةٍ، ثُمَّ رَاءٍ سَاكِنَةٍ، ثُمَّ نُوْنٍ، اَیْ اجْتَرَاْنَ، قَوْلُهُ : "اَطَافَ" اَیْ : اَحَاطَ .

✧✧ حضرت ایاس عبداللہ بن ابی ذباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کنیزوں کو نہ مارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی' عورتیں اپنے شوہروں کے سامنے دلیر ہوگئی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں مارنے کی رخصت عطا کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے پاس عورتیں آنا شروع ہوگئیں وہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: محمد کے گھر والوں کے پاس بہت سی خواتین آرہی ہیں جو اپنے شوہروں کی شکایت کرتی ہیں۔ یہ لوگ اچھے نہیں ہیں (جو اپنی بیویوں کو مارتے ہیں۔)

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے مستند اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لفظ ذئرن اس میں ''ذ'' استعمال ہوا ہے جس پر زبر پڑھی گئی ہے۔ پھر اس کے بعد ''ء'' ہے جس پر زیر پڑھی گئی ہے پھر اس کے بعد ''ر'' ہے جو ساکن پڑھی جائے گی پھر اس کے بعد ''ن'' ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے' وہ دلیر ہوگئیں ہیں۔ لفظ ''اطاف'' کا مطلب یہ ہے' انہوں نے گھیر لیا۔

(282) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

280-ترمذی' ابن حبان (479) ابن ماجه' ابو داؤد' احمد (7406/3) عبدالرزاق' طبرانی' حاکم' ج 2' دارمی 2

281-ابو داؤد' نسائی' ابن ماجه' عبد الرزاق (17945) ابن حبان (4189) طبرانی (784) حاکم (2765/2) دارمی (137/2) بیهقی (304/7)

282-مسلم' احمد' نسائی

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عبداللہ بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دنیا سامان ہے اور اس سامان کا بہترین حصہ نیک عورت ہے۔اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

بَابُ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْاَةِ

باب 35: شوہر کا عورت پر کیا حق ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ الرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰه ﴾ (النساء : 34)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''مرد عورتوں کے نگران ہیں اس وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اس لئے کہ وہ اپنے مال میں سے خرچ کرتے ہیں تو جو عورت نیک ہو' ادب کرنے والی ہو' خاوند کی غیر موجودگی میں حفاظت کرنے والی ہو اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے جو حفاظت کا حکم دیا ہے''۔

واَمَا الْاَحَادِيْثُ فَمِنْهَا حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ السَّابِقُ فِى الْبَابِ قَبْلَهٗ ۔

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو اس بارے میں حضرت عمرو بن الاحوص رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے۔

(283) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلَمْ تَاْتِهٖ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا : ''اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ'' ۔

وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَّجُلٍ يَّدْعُوْ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِىْ فِى السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا'' ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے وہ اس کے پاس نہ جائے اور وہ شخص رات بھر اس سے ناراض رہے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔(متفق علیہ)

دونوں کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب کوئی عورت رات بھر اپنے شوہر کے بستر سے الگ رہے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب کوئی شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر آنے کیلئے کہے اور وہ عورت انکار کر دے تو جو ذات آسمان میں ہے وہ اس

283-اخرجه البخاری (3237)ومسلم (1436)

عورت سے اس وقت تک ناراض رہتی ہے جب تک اس کا شوہر اس سے راضی نہیں ہو جاتا۔

(284) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ اَنْ تَصُوْمَ وزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، وَلَا تَاْذَنَ فِىْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِىِّ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ اپنے شوہر کی موجودگی میں نفلی روزہ رکھے البتہ اپنے شوہر کی اجازت سے روزہ رکھ سکتی ہے اور نہ ہی اس کی اجازت کے بغیر کسی شخص کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت دے۔(متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

(285) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَّكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ : وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ، وَّالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر شخص سے اس کی نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا حاکم نگران ہے' آدمی گھر والوں کے بارے میں نگران ہے' عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران ہے' تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کا حساب لیا جائے گا۔(متفق علیہ)

(286) وَعَنْ اَبِىْ عَلِىٍّ طَلْقِ بْنِ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''اِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ'' ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ : ''حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ'' ۔

✧✧ حضرت ابوعلی طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کوئی شخص اپنی حاجت کے لئے اپنی بیوی کو بلائے تو وہ آ جائے اگرچہ وہ تنور پر (روٹیاں کیوں نہ پکا رہی ہو)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(287) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا

284-اخرجه احمد (2/4495)والبخاری (893)ومسلم (1829)وابو داؤد (2928) والترمذی (1795)وابن حبان (4489) والبیهقی (287/6)

285-اخرجه الترمذی (1160) والنسائی (5/8971)فی عشرة النساء باب (21) وابن حبان (4165) والطبرانی (8235) واحمد (5/16288)والبیهقی (294/7)والطیالسی (1097)

286-ترمذی فی النکاح' نسائی الکبریٰ' باب عشرة النساء(الاطراف للمزی) ابن حبان (4165) طبرانی (8253) احمد (16288/5) بیهقی (294/7) طیالسی (1097)

اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' میں نے کسی کو دوسرے کو سجدہ کرنے کی ہدایت دینا ہوتی تو میں عورت کو یہ ہدایت کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

اس حدیث میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(288) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ، وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت فوت ہو جائے اور اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے: وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(289) وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تُؤْذِيْ امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ! فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو اذیت نہیں دیتی مگر یہ کہ اس شخص کی حور عین بیوی یہ کہتی ہے' تم اسے اذیت نہ دو اللہ تعالیٰ تمہیں رسوا کرے بے شک یہ تمہارے پاس کچھ عرصے کے لئے ہے عنقریب یہ تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(290) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً هِيَ اَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

287–اخرجه الترمذی (1162) وابن حبان (4162) والبیھقی (291/7) حاکم فی المستدرک من حدیث بریرہ' ابن حبان(4162) وله شاھد فی البزا من حدیث عبد الله بن بریرہ' شاھد آخر حدیث انس عند احمد والنسائی' شھد عند احمد وغیرہ من حدیث معاذ بن جبل رضی الله عنه

288–ترمذی' ابن ماجه' شاھد عند ابن حبان 6163' من ابی ھریرہ رضی الله عنه ' شاھد آخر عند احمد (261/1) من حدیث عبد الرحمن بن عوف' وله شاھد آخر عند البزاز وابی نعیم فی الحلیة (308/6) من حدیث انس باسناد فیه فقال فالحدیث حسن لشواھده

289–اخرجه احمد (22162)والترمذی (1177) وابن ماجه (2015)

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں اپنے بعد مردوں کے لئے ایسی کوئی آزمائش نہیں چھوڑ رہا جو مردوں کے لیے عورتوں (کی آزمائش) سے زیادہ نقصان دہ ہو۔

بَابُ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ

باب 36: گھر والوں پر خرچ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ (البقرۃ: 233)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور جس کا بچہ ہو ان عورتوں کے کھانے پینے کا اور کپڑوں کا خرچ مناسب طریقے سے اس کے ذمے ہوگا"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ﴾ (الطلاق: 7)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "جس شخص کے پاس گنجائش موجود ہو وہ اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرے اور جس شخص کا رزق تنگ ہو وہ اس میں سے خرچ کرے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اسی بات کا پابند کرتا ہے جو اس نے اسے عطا کیا ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ﴾ (سبأ: 39)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ دے گا"۔

(291) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ رَقَبَةٍ، وَّدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ، وَّدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ، اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام آزاد کرنے کے لئے استعمال کرتے ہو ایک دینار وہ ہے جسے تم کسی غریب پر خرچ کرتے ہو ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہے ان میں سب سے زیادہ اجر والا وہ دینار ہے جسے تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہے۔

290–احمد (8/21805) بخاری' مسلم' ترمذی' ابن ماجه' ابن حبان(5967) عبد الرزاق (20608) طبرانی (417-419) بیھقی (91/7)

291–اخرجه مسلم (995)

اس حدیث کوامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(292) وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَیُقَالُ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَوْبَانَ بْنِ بُجْدُدَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ: دِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی عِیَالِهٖ، وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی دَابَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ ایک روایت کے مطابق حضرت ابوعبدالرحمٰن ثوبان بن بجدد رضی اللہ عنہ؟ جو نبی اکرم ﷺ کا ایک آزاد کردہ غلام ہے۔ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جو دینار خرچ کرتا ہے اس میں سے افضل وہ دینار ہے جو وہ اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔

اس حدیث کوامام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(293) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ لِیْ اَجْرٌ فِیْ بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنْ اُنْفِقَ عَلَیْهِمْ، وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِیَّ؟ فَقَالَ: "نَعَمْ، لَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

✧✧ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' یارسول اللہ! کیا ابوسلمہ کے بچوں کے بارے میں مجھے کوئی اجر ملے گا اگر میں ان پر کچھ خرچ کروں؟ میں انہیں ایسے نہیں چھوڑ سکتی کیونکہ وہ میرے بھی بچے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم ان پر جو خرچ کرو گی اس کا تمہیں اجر ملے گا۔

(294) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ حَدِیْثِهِ الطَّوِیْلِ الَّذِیْ قَدَّمْنَاهُ فِیْ اَوَّلِ الْكِتَابِ فِیْ بَابِ النِّیَّةِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهٗ: "وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیْ فِیْ امْرَاَتِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنی طویل حدیث میں یہ بیان کرتے ہیں' جسے ہم اس کتاب کے آغاز میں نیت کے بیان میں نقل کر چکے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو کچھ بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو کچھ ڈالو گے۔ (اس کا بھی اجر ملے گا)۔ (متفق علیہ)

(295) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةً یَحْتَسِبُهَا فَهِیَ لَهٗ صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

292-اخرجہ مسلم (994) والترمذی (1966) وابن ماجہ (2760)

293-احمد (26571/10) بخاری' مسلم' ابن حبان (4246) طبرانی (796/23)' بیهقی (478/7)

294-مؤطا' مالك' احمد (1524/1) بخاری' مسلم' ابو داؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجه' الادب المفرد للبخاری' ابو یعلی (834) ابن حبان (4249)' ابن الجارود (947) عبدالرزاق (16357) الطیالسی (195) بیهقی (268/6) الدارمی (3196) مشكوٰة (1459)

✧✧ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جب کوئی شخص اپنی بیوی پر کچھ خرچ کرتا ہے اور اس کے ذریعے ثواب کا امیدوار ہوتا ہے تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہوگا۔ (متفق علیہ)

(296) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "كَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُّضَیِّعَ مَنْ یَّقُوْتُ" حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَغَیْرُهٗ.

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِهٖ بِمَعْنَاهُ، قَالَ: "كَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یَّحْبِسَ عَمَّنْ یَّمْلِكُ قُوْتَهٗ".

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے' وہ اپنے زیرکفالت لوگوں کے حقوق کو ضائع کردے۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے اسے امام ابوداؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں اسی مضمون کی ایک روایت نقل کی ہے۔

''آدمی کے گناہگار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے زیرکفالت سے (خرچ) روک لے''۔

(297) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْ یَّوْمٍ یُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَكَانِ یَنْزِلَانِ، فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ دعا کرتا ہے: اے اللہ! (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو مزید مال عطا کر اور دوسرا یہ دعا کرتا ہے: اے اللہ! مال نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کردے۔ (متفق علیہ)

(298) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَخَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی، وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو تمہارے زیرکفالت ہوں ان سے خرچ کا آغاز کرو اور سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو خوشحالی کے عالم میں دیا جائے اور جو شخص مانگنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے مانگنے سے بچائے گا جو شخص بے نیازی کا طلب گار ہوگا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز رکھے گا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

295-احمد (17081/6) بخاری' الادب المفرد 749' مسلم' ترمذی' نسائی (2544)' الكبریٰ (323)' ابن حبان (4239) دارمی (284/2) طبرانی الكبیر (522/17) بیهقی (178/5)

296-احمد (2/6505) ابو داؤد' حاكم فی الزكوٰة (2/1515)

297-بخاری' مسلم' احمد 5060/3' ابن حبان (3333)

298-اخرجه البخاری (1442) ومسلم (1010) واحمد (3/8060) وابن حبان (3333)

بَابُ الْاِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ وَمِنَ الْجَيِّدِ

باب 37: جو چیز پسند ہو اور جو اچھی ہو اُسے خرچ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾ (آل عمران :92)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ ﴾ (البقرة : 267)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! تم نے جو پاکیزہ چیز کمائی ہے اس میں سے خرچ کرو اور جو ہم نے زمین میں سے تمہارے لئے نکالی ہے (اس میں سے خرچ کرو) اور اس میں سے خام چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کر دو''۔

(299) عن اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ، وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرَحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ ۔ قَالَ اَنَسٌ : فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾ قام اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْزَلَ عَلَيْكَ : ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرَحَاءُ، وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ تَعَالٰى، اَرْجُوْ بِرَّهَا، وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''بَخٍ ! ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ''، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ : اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَسَّمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ، وَبَنِيْ عَمِّهٖ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''مَالٌ رَابِحٌ''، رُوِيَ فِي الصَّحِيْحِ ''رَابِحٌ'' و''رَايِحٌ'' بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ، اَيْ : رَابِحٌ عَلَيْكَ نَفْعُهٗ، وَ''بَيْرَحَاءُ'' : حَدِيْقَةُ نَخْلٍ، وَرُوِيَ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَفَتْحِهَا ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں کھجوروں کے باغات کے اعتبار سے سب سے زیادہ مالدار تھے ان کے نزدیک ان کا سب سے زیادہ پسندیدہ باغ ''بیرجاء'' تھا جو مسجد کے سامنے تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم لوگ اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہے''

299–بخاری کتاب الزکوٰۃ والوصایا والوکالہ' والتفسیر' مسلم فی الزکوٰۃ' نسائی فی التفسیر'

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل کی ہے۔

''تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جسے تم پسند کرتے ہو''۔

میرے نزدیک میرا پسندیدہ ترین مال ''بیرحاء'' ہے یہ اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ ہے میں اس کے اجر و ثواب کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امیدوار ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ جیسے مناسب سمجھیں اسے استعمال کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بہت بہترین مال ہے یہ بہت بہترین مال ہے تم نے جو کہا وہ میں نے سن لیا۔ میرا خیال ہے' تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دے دو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسا ہی کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے قریبی رشتہ داروں' اپنے چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (متفق علیہ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''مَالٌ رَابِحٌ'' اسے ''صحیح'' میں روایت کیا گیا ہے اور اسے ''رَایِحٌ'' کے طور پر بھی روایت کیا گیا ہے یعنی اس کا فائدہ تمہیں حاصل ہوگا یا اس کا فائدہ تمہیں راحت پہنچائے گا۔

''بیرحاء'' یہ ایک کھجوروں کے باغ کا نام ہے اس میں ''ب'' کے اوپر زیر بھی روایت کی گئی ہے اور زبر بھی روایت کی گئی ہے۔

بَابُ وُجُوْبِ اَمْرِهٖ اَهْلَهٗ وَاَوْلَادَهُ الْمُمَيِّزِيْنَ وَسَائِرَ مَنْ فِيْ رَعِيَّتِهٖ بِطَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَهْيِهِمْ عَنِ الْمُخَالَفَةِ وَتَاْدِيْبِهِمْ وَمَنْعِهِمْ مِّنِ ارْتِكَابِ مَنْهِيٍّ عَنْهُ

باب 38: اپنے گھر والوں کو اور اولاد کو جو تمیز کر سکتے ہوں اور جو بھی شخص آدمی کی زیر نگرانی ہو اسے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دینا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے احکام کی مخالفت سے منع کرنے اور انہیں ادب سکھانے اور انہیں گناہوں کے ارتکاب سے روکنے کا واجب ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ﴾ (طٰهٰ : 132)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کی پابندی کرو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ﴾ (التحريم : 6)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ''۔

(300) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ

300–بخاری فی الجهاد' الزکوٰۃ' مسلم فی الزکوٰۃ والنسائی فی السیر' احمد (9319) الطیالسی (24/2)' الدارمی (386/1)' ابن حبان (3294-95-96) عبد الرزاق (6940) بیهقی (29/7)

الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "كِخْ كِخْ اِرْمِ بِهَا، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاكُلُ الصَّدَقَةَ !؟" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ : "اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ" .

وَقَوْلُهُ : "كِخْ كِخْ" يُقَالُ : بِاِسْكَانِ الْخَاءِ،

وَيُقَالُ : بِكَسْرِهَا مَعَ التَّنْوِيْنِ وَهِيَ كَلِمَةُ زَجْرٍ لِلصَّبِيِّ عَنِ الْمُسْتَقْذَرَاتِ، وَكَانَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَبِيًّا .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑی وہ اپنے منہ میں ڈالنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تھوک دو اسے تھوک دو اسے پھینک دو کیا تم نہیں جانتے ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے''۔

لفظ ''کخ کخ'' میں ''خ'' کو ساکن پڑھا جاتا ہے۔

یہ بچوں کو گندی چیزوں سے روکنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اس وقت بچے تھے۔

(301) وَعَنْ اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ رَبِيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "يَا غُلَامُ، سَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ" فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِيْ بَعْدُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"وَتَطِيْشُ" : تَدُوْرُ فِيْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ .

✧✧ حضرت ابوحفص رضی اللہ عنہ' عمر بن ابوسلمہ' عبداللہ بن عبدالاسد جو نبی اکرم ﷺ کے سوتیلے بیٹے ہیں' بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کے زیر پرورش بچہ تھا۔ میرا ہاتھ پیالے میں (ہر طرف) گردش کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! بسم اللہ پڑھو اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس کے بعد میرا کھانے کا طریقہ یہی رہا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) لفظ ''تطیش'' کا مطلب پیالے کے کناروں میں گردش کرنا ہے۔

(302) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : "كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ : اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهِ

301- بخاری و مسلم فی الاطعمہ' نسائی فی المحاربہ' ابن ماجہ فی الاطعمہ اور "سم اللہ وکل مما یلیک" کے الفاظ ابوداؤد نے الولیمہ میں نقل کئے۔ (احمد 5/ 16334' ابن حبان 5215)

302- احمد 4495/2' بخاری' مسلم' ابو داؤد' ترمذی' ابن حبان 4490189' بیہقی 287/6

وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا، حاکم نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا، آدمی اپنے گھر والوں کے بارے میں نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا، خادم آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا، تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(303) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا، وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ"

حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ .

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو' جب وہ سات برس کے ہوں اور نہ پڑھنے پر ان کی پٹائی کرو جب وہ دس برس کے ہوں اور ان کے بستر الگ کر دو۔

یہ حدیث حسن ہے اور اسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حسن سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

(304) وَعَنْ اَبِيْ ثُرَيَّةَ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ لِسَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ"

حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : "حَدِيْثٌ حَسَنٌ"

وَلَفْظُ اَبِيْ دَاوُدَ : "مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِيْنَ" .

✧✧ حضرت ابوثریہ سبرۃ بن معبد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بچے کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھنے کی تعلیم دو اور (نماز نہ پڑھنے کی) صورت میں دس برس کی عمر میں اس کی پٹائی کرو۔

یہ حدیث حسن ہے' امام ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں ''بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات برس کا ہو جائے''۔

303- ابو داؤد' باسناد حسن' احمد 2/6701' المستدرک

304- ابو داؤد' ترمذی' احمد' ج 5339/8 (الدارمی) 1431' حاکم ج 831/1' طحاوی 2566' ابن ابی شیبہ 247/1' دارقطنی 230/1' بیہقی 14/2

بَابُ حَقِّ الْجَارِ وَالْوَصِيَّةِ بِهٖ

باب 39: پڑوسی کا حق اور اس بارے میں تلقین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ﴾ (النساء : 36)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ' والدین کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ' قریبی رشتہ داروں کے ساتھ' یتیموں کے ساتھ' غریبوں کے ساتھ اور پڑوسیوں کے ساتھ اور دور کے پڑوسی کے ساتھ اور کروٹ کے ساتھی (یعنی شریک سفر) کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور جن کے تم مالک ہو (ان سب کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ)''۔

(305) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قالا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جبرائیل مجھے پڑوسی (حقوق کا خیال رکھنے) کے بارے میں اتنی تلقین کرتے رہے' میں نے یہ گمان کیا کہ یہ اسے وارث قرار دے دیں گے۔

(306) وَعَنْ اَبِيْ ذرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''يَا اَبَا ذَرٍّ، اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً، فَاَكْثِرْ مَائَهَا، وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: اِنَّ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِيْ : ''اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَكْثِرْ مَاءَ هَا، ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِّنْ جِيْرَانِكَ، فَاَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوْفٍ'' .

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے ابوذر! جب تم شوربا پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال دیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

انہی سے ایک روایت میں یہ منقول ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے خلیل ﷺ نے مجھے یہ تلقین کی تھی جب تم شوربا پکاؤ تو تم پانی زیادہ کر دو اور پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کسی گھر کو دیکھو اور اس میں سے اسے مناسب طور پر بھجوا دو۔

(307) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ،

305- بخاری و مسلم' احمد 26072/10' ترمذی' ابن ماجه' ابن ابی شیبه 545/8' ابن حبان 511' الادب المفرد للبخاری 101' ابو داؤد' بیهقی 275/1.

306- اخرجه مسلم (142/2625) والترمذی (1832) وابن ماجه (2362)

307- بخاری باب الادب' مسلم کتاب الایمان' احمد 7883.3

وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ !'' قِيْلَ : مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ''اَلَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ !'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : ''لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ'' .

''اَلْبَوَائِقُ'' : اَلْغَوَائِلُ وَالشُّرُوْرُ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا' اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا' عرض کی گئی کون یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ''البوائق'' کا مطلب ''خباثت'' اور ''شرارت'' ہے۔

(308) وَعَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِّجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے مومن خواتین! تم میں سے کوئی ایک بھی اپنی پڑوسن سے آنے والی کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو خواہ وہ بکری کا ایک پایہ ہو۔ (متفق علیہ)

(309) وَعَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ''، ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ : مَا لِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ! وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

رُوِيَ ''خُشُبَهٗ'' بِالْاِضَافَةِ وَالْجَمْعِ . وَرُوِيَ ''خَشَبَةً'' بِالتَّنْوِيْنِ عَلَى الْاِفْرَادِ . وَقَوْلُهٗ : مَا لِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ : يَعْنِيْ عَنْ هٰذِهِ السُّنَّةِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اس بات سے منع نہ کرے کہ وہ اس کی دیوار میں شہتیر گاڑھ لے۔

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم اس حکم سے اعراض کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اس وجہ سے تمہارے کندھوں کے درمیان تمہاری پٹائی کر دوں گا۔ (متفق علیہ)

''خُشُبَهٗ'' اس لفظ کو جمع کی شکل میں اضافت کے ہمراہ بھی روایت کیا گیا ہے اور تنوین کے ساتھ مفرد کے طور پر بھی روایت کیا گیا ہے۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا) ما لی اراکم عنها مُعْرِضِينَ: یعنی اس سنت سے۔ (اعراض کرتے ہو)۔

(310) وَعَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلَا

308- اخرجه البخاری (2566) و مسلم (1030) والترمذی (2131)

309- بخاری' مسلم' ابو داؤد' ترمذی' ابن ماجه' حمیدی 1076' ابن حبان 515' بیهقی 68/6' احمد 7706/3' موطا مالك 1462

310- بخاری کتاب الایمان (6018)' مسلم (47)' احمد 762' ابن ابی شیبه 546/8' ابن حبان 506' ابن منده 300

يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان نوازی کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(311) وَعَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْيُحْسِنْ اِلٰى جَارِهٖ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ .

☆☆ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔ اسے امام مسلم نے ان الفاظ میں روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

(312) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَت : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ، فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ؟ قَالَ: "اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں میں ان دونوں میں سے کس کو تحفہ بھیجوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس کا دروازہ تمہارے دروازے سے زیادہ قریب ہو۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(313) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ، وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے

311– بخاری کتاب الادب' احمد 27231/10' ترمذی' مسلم کتاب الایمان' ابو داؤد' حاکم 164/4' ابن حبان 5287' بیہقی 68/5' موطا مالك 1748

312– اخرجه البخاری (6019) و مالك فی الموطا (1748) واحمد (1/27231) و مسلم (48) و ابو داؤد (3748) والحاكم (164/4) و ابن حبان (5287) والبیهقی (68/5)

313– ترمذی' احمد 6577/2' حاکم 7295/4' المفرد للبخاری 115' ابن حبان 518' دارمی 215/2

بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْاَرْحَامِ

باب **40**: والدین کے ساتھ اور رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ﴾ (النساء : **36**)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ اچھائی کرو اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں کے ساتھ اور غریبوں کے ساتھ' قریب کے پڑوسی کے ساتھ' دور کے پڑوسی کے ساتھ' اس کے ساتھ والے کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور جن کے تم مالک ہو اس کے ساتھ (سب کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ)"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ﴾ (النساء : **1**)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تم اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ ﴾ (الرعد : **21**)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ﴾ (العنکبوت : **8**)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں اچھائی کا حکم دیا ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تمہارے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے' تم صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو ان میں سے کوئی ایک یا وہ دونوں جب تمہارے سامنے بڑی عمر کو پہنچ جائیں تو تم ان سے اُف نہ کہو اور انہیں جھڑکو نہیں اور ان کے ساتھ نرمی سے بات کرو' ان کے سامنے رحمت کے ساتھ عاجزی کے پروں کو بچھا دو اور یہ دعا کرو اے میرے پروردگار! ان دونوں پر اسی طرح رحم کر جیسے ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی تھی"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصَالُهٗ فِىْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِىْ وَلِوَالِدَيْكَ ﴾ (لقمان : 14)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کی ہے اس کی ماں نے کئی طرح کی کمزوریوں کے عالم میں حمل کے دوران اس کا خیال رکھا اور دو سال تک اسے دودھ پلایا' اس لئے تاکہ تم میرے شکر گزار بنو اور اپنے والدین کے شکر گزار بنو''۔

(314) وَعَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَىُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ: ''اَلصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا''، قُلْتُ : ثُمَّ اَىٌّ؟ قَالَ: ''بِرُّ الْوَالِدَيْنِ''، قُلْتُ : ثُمَّ اَىٌّ؟ قَالَ: ''الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو وقت پر ادا کرنا، میں نے عرض کی: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، میں نے عرض کی: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: جہاد کرنا۔

(315) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''لَا يَجْزِىْ وَلَدٌ وَّالِدًا اِلَّا اَنْ يَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا، فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا ماسوائے اس کے کہ وہ باپ کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(316) وَعَنْهُ اَيْضًا رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ (متفق علیہ)

(317) وَعَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا

314– اخرجه البخاری (527) و مسلم (85) والترمذی (173) والنسائی (609)

315– اخرجه مسلم (1510) وابو داؤد (5137) والترمذی (1906) وابن ماجه (3657)

316– احمد 7630/2 ' ابن ابی شیبه 546/8' بخاری و مسلم ' ابن حبان 506' ابن منده 301

فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَقَالَتْ : هٰذَا مُقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ، قَالَ: نَعَمْ، اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ، وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ: فَذٰلِكَ لَكِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''اقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ : ﴿ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ ﴾ (محمد : 22 - 23) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِىِّ :

فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ''مَنْ وَّصَلَكِ، وَصَلْتُهٗ، وَمَنْ قَطَعَكِ، قَطَعْتُهٗ''.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا اور اس سے فارغ ہو گیا تو رحم کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: لاتعلقی سے تیری پناہ میں آنے کے لئے یہی مناسب مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ٹھیک ہے کیا تم اس بات سے راضی ہو جو تمہیں ملائے میں اُسے ملاؤں اور جو تمہیں کاٹ دے میں اسے کاٹ دوں تو رحم نے عرض کی۔ جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں یہ مل گیا (یعنی ایسا ہی ہوگا)

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو۔

''کیا عنقریب اگر تم حکمران بن گئے۔ تم لوگ زمین میں فساد کرو گے اور رشتے داری کے حقوق کو پامال کرو گے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور انہیں گونگا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے''۔

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو تمہیں ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تمہیں کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔

(318) وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِىْ؟ قَالَ: ''اُمُّكَ'' قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ''اُمُّكَ''، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ''اُمُّكَ''، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ''اَبُوْكَ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِىْ رِوَايَةٍ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ: ''اُمُّكَ، ثُمَّ اُمُّكَ، ثُمَّ اُمُّكَ، ثُمَّ اَبَاكَ، ثُمَّ اَدْنَاكَ''.

''وَالصَّحَابَةُ'' بِمَعْنٰى : الصُّحْبَةِ . وَقَوْلُهٗ : ''ثُمَّ اَبَاكَ'' هٰكَذَا هُوَ مَنْصُوْبٌ بِفِعْلٍ مَحْذُوْفٍ، اَىْ : ثُمَّ بِرَّ اَبَاكَ . وَفِىْ رِوَايَةٍ : ''ثُمَّ اَبُوْكَ''، وَهٰذَا وَاضِحٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میرے اچھے سلوک کا زیادہ حقدار کون ہے یا رسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ' اس نے دریافت کیا پھر کون ہے آپ نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ اس نے دریافت کیا پھر کون ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ' اس

317–اخرجه البخاری (4830) و مسلم (2554) وابو داؤد (1696)

318– احمد 8352/3' بخاری (5971) مسلم (2548) ابن ماجه (2706)

نے دریافت کیا پھر کون ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا والد۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یارسول اللہ ﷺ اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ، پھر تمہاری والدہ، پھر تمہاری والدہ، پھر تمہارا والد۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی عزیز!

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ صحابہ کا مطلب صحبت (یعنی ساتھ) ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''پھر تمہارا باپ'' اس کو منسوب پڑھا گیا ہے یعنی پھر تم اپنے باپ کے ساتھ۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ثم ابوك'' یہ الفاظ زیادہ واضح ہیں۔

(319) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''رَغِمَ اَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، اَحَدهُمَا اَوْ كِلاَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، مزید خاک آلود ہو، مزید خاک آلود ہو۔ (یعنی وہ بار بار ذلت و رسوائی کا شکار ہو) عرض کی گئی، یارسول اللہ! کون؟ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے والدین کو بڑھاپے کے عالم میں پائے، ان میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو (اور پھر ان کی خدمت کی بدولت) جنت میں داخل نہ ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(320) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ قَرابةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ، وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيئُوْنَ اِلَيَّ، وَاَحْلَمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ، فَقَالَ: ''لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلاَ يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَتُسِفُّهُمْ'' بِضَمِّ التَّاءِ وَكَسْرِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَتَشْدِيْدِ الْفَاءِ، ''وَالْمَلُّ'' بِفَتْحِ الْمِيْمِ، وَتَشْدِيْدِ اللَّامِ وَهُوَ الرَّمَادُ الْحَارُّ: اَيْ كَاَنَّمَا تُطْعِمُهُمُ الرَّمَادَ الْحَارَّ، وَهُوَ تَشْبِيْهٌ لِّمَا يَلْحَقُهُمْ مِنَ الْاِثْمِ بِمَا يَلْحَقُ اٰكِلَ الرَّمَادِ الْحَارِّ مِنَ الْاَلَمِ، وَلاَ شَيْءَ عَلٰى هٰذَا الْمُحْسِنِ اِلَيْهِمْ، لٰكِنْ يَّنَالُهُمْ اِثْمٌ عَظِيْمٌ بِتَقْصِيْرِهِمْ فِيْ حَقِّهِ، وَاِدْخَالِهِمُ الْاَذٰى عَلَيْهِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں جن کے ساتھ میں تعلق برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہوں تو وہ اسے توڑ دیتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں میں ان کے ساتھ تحمل سے پیش آتا ہوں، وہ میرے ساتھ جاہلانہ رویہ کرتے ہیں۔ (مجھے کیا کرنا چاہیے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جیسے تم نے بتایا ہے اگر واقعی ایسا ہے تو تم انہیں جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو اور تم جب تک ایسا کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار تمہیں نصیب رہے گا۔

وَتُسِفُّهُمْ'' اس لفظ میں ت پر پیش س پر زیر اور ث پر شد پڑھی جائے گی۔

319- اخرجه مسلم (2551)

320- اخرجه مسلم (2558)

''وَالْمَلُّ'' اس میں میم پر زبر اور لام پر شد پڑھی جائے گی۔ اس کا مطلب گرم راکھ ہے۔ اس کے ساتھ تشبیہ اس لئے دی ہے کیونکہ ان لوگوں کو اسی طرح گناہ ہوگا جیسے گرم راکھ کھانے والے کو تکلیف ہوتی ہے اور ان کے ساتھ اچھائی کرنے والے اس شخص کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ البتہ ان لوگوں کو اس شخص کے حق میں کمی کی وجہ سے عظیم گناہ ہوگا اور اس شخص کو تکلیف دہ صورتحال میں مبتلا کرنے کی وجہ (گناہ) ہوگا۔

(321) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ، وَيُنْسَاَ لَهُ فِيْ اَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَمَعْنٰى ''يُنْسَاَ لَهُ فِيْ اَثَرِهِ''، اَيْ: يُؤَخَّرَ لَهُ فِيْ اَجَلِهِ وَعُمُرِهِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس بات کی خواہش رکھتا ہو کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اس کی عمر طویل ہو تو اسے رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''يُنْسَأُ لَهُ فِيْ اَثَرِهِ'' سے مراد یہ ہے، اس کی موت میں تاخیر ہو جاتی ہے اور اس کی عمر لمبی ہو جاتی ہے۔

(322) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ، وَّكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرَحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ، فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾ (آل عمران: 92) قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰه تبارك وَتَعَالٰى، يَقُوْلُ: ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرَحَاءُ، وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ تَعَالٰى، اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''بَخٍ! ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ! وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ''، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اَفْعَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَسَّمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَسَبَقَ بَيَانُ اَلْفَاظِهِ فِيْ بَابِ الْاِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں، مدینہ منورہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ باغوں کی ملکیت کے اعتبار سے سب سے مالدار تھے ان کے نزدیک ان کی سب سے پسندیدہ ملکیت ''بیرحاء'' تھی۔ جو مسجد کے سامنے تھی۔ نبی اکرم ﷺ اس باغ میں تشریف لے جایا کرتے تھے اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی:

321- بخاری (2068) مسلم (2557) ابو داؤد (1693) ابن ماجه عن انس، احمد 13812/4 و بخاری من ابی هریره (جامع صغیر) ابن حبان 438، بیهقی 27/7

322- باب الانفاق میں ملاحظه کریں۔ بخاری و مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان 3340، ابن خزیمه 2455، بیهقی 164/6، احمد 12441/4، مالك 1875

"تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہے۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہے۔

میرے نزدیک میرا پسندیدہ مال "بیرحاء" ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اجر و ثواب کا امیدوار ہوں یا رسول اللہ ﷺ! آپ جہاں مناسب سمجھیں اسے خرچ کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہت اچھے یہ بہت نفع بخش مال ہے یہ بہت نفع بخش مال ہے تم نے جو کہا میں نے وہ سن لیا ہے میرا یہ خیال ہے' تم اسے اپنے قریبی رشتے داروں کو دے دو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں ایسا ہی کروں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں' پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قریبی رشتے داروں اور اپنے چچا زاد بھائیوں میں اسے تقسیم کر دیا۔

پسندیدہ چیز خرچ کرنے کے باب میں اس سے پہلے یہ الفاظ گزر چکے ہیں۔

(323) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَقْبَلَ رَجُلٌ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ اَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى . قَالَ: "فَهَلْ لَّكَ مِنْ وَّالِدَيْكَ اَحَدٌ حَيٌّ؟" قَالَ: نَعَمْ، بَلْ كِلَاهُمَا . قَالَ: "فَتَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى؟" قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: "فَارْجِعْ اِلٰى وَالِدَيْكَ، فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا : جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَاْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: "اَحَيٌّ وَّالِدَاكَ؟" قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: "فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ" .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں ہجرت اور جہاد پر آپ سے بیعت کرنا چاہتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اجر کا طلب گار ہوں، آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے، اس نے عرض کی: جی ہاں! دونوں ہی زندہ ہیں، آپ نے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے اجر کو حاصل کرنا چاہتے ہو اس نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: تم پھر اپنے والدین کے پاس واپس جاؤ اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (متفق علیہ) یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

دونوں کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک شخص حاضر خدمت ہوا اس نے آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں تو اس نے عرض کی: جی ہاں! پھر آپ نے فرمایا: تم ان دونوں کی اچھی طرح خدمت کرو۔

323- بخاری فی الجهاد' مسلم فی الادب' ابو داؤد' ترمذی' نسائی فی الجهاد' البزاز (اطرف مری) حمیدی 585' ابن حبان 318' بیهقی 25/9' احمد 6779/2' طیالسی 2254

(324) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِىءِ، وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

وَ"قَطَعَتْ" بِفَتْحِ الْقَافِ وَالطَّاءِ . وَ"رَحِمُهُ" مَرْفُوْعٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنے والا وہ شخص نہیں ہوتا جو کسی اچھائی کا بدلہ دینا چاہتا ہو بلکہ خیال رکھنے والا وہ شخص ہوتا ہے' جب اس کے ساتھ رشتے داری کو ختم کیا جا رہا ہو تو وہ اس وقت اسے برقرار رکھے۔

لفظ "قطعت" میں "ق" اور "ط" پر زبر پڑھی جائے گی۔ لفظ "رحمہ" مرفوع ہے۔

(325) وَعَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ : مَنْ وَّصَلَنِيْ، وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَنِيْ، قَطَعَهُ اللّٰهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رحم (رشتہ داری) عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور وہ یہ کہتا ہے جو مجھے ملائے گا اللہ اُسے ملا کے رکھے گا اور جو مجھے کاٹ دے گا اللہ اسے کاٹ دے گا۔ (متفق علیہ)

(326) وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً وَّلَمْ تَسْتَاْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِيْ يَدُوْرُ عَلَيْهَا فِيْهِ، قَالَتْ: اَشَعَرْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنِّيْ اَعْتَقْتُ وَلِيْدَتِيْ؟ قَالَ: "اَوَ فَعَلْتِ؟" قَالَتْ: نَعَمْ . قَالَ: "اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

326- ام المومنین سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے ایک کنیز کو نبی اکرم ﷺ سے اجازت لئے بغیر آزاد کر دیا، جب نبی اکرم ﷺ ان کی باری کے دن ان کے ہاں آئے تو انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ جانتے ہیں میں نے اپنی کنیز کو آزاد کر دیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے ایسا کر دیا، انہوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا تم اگر اس کو اپنے ماموں کو دے دیتی تو یہ تمہارے لئے اجر کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہوتا۔ (متفق علیہ)

(327) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ : قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ

324- بخاری الادب المفرد 68' ابو داؤد' ترمذی' احمد 6899/2

325- بخاری (5989) و مسلم (2555) مگر جامع صغیر میں اس کی نسبت صرف مسلم کی طرف کی گئی ہے۔

326- بخاری (2592) و مسلم (999)' ابو داؤد (1690)' ابن حبان 3343' طبرانی کبیر 1067/23' بیهقی 179/4' احمد 26881/10

327- بخاری فی الهبه' الخبزیه الادب' مسلم فی الزکاۃ وابو داؤد فی الزکاۃ (اطرف مری) طیالسی 1643' ابن حبان 450' احمد 26981/10

رَاغِبَةٌ، اَفَاَصِلُ اُمِّيْ؟ قَالَ: "نَعَمْ، صِلِيْ اُمَّكِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَقَوْلُهَا : "رَاغِبَةٌ" اَيْ : طَامِعَةٌ عِنْدِيْ تَسْاَلُنِيْ شَيْئًا ؛ قِيْلَ : كَانَتْ اُمُّهَا مِنَ النَّسَبِ، وَقِيْلَ : مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَالصَّحِيْحُ الْاَوَّلُ .

✧ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر بیان کرتی ہیں میری والدہ میرے پاس آئیں یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس کی بات ہے وہ مشرک تھیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا میں نے عرض کی، میری والدہ میرے پاس آئی ہوئی ہیں وہ مجھ سے حسن سلوک کی طلب گار ہیں کیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں تو آپ نے فرمایا ہاں! تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) سیّدہ اسماء کا یہ کہنا "رَاغِبَةٌ" کا مطلب یہ ہے کہ انہیں میرے پاس موجود (مال و دولت) کا لالچ ہے اور انہوں نے مجھ سے کچھ مانگا ہے۔ ایک قول کے مطابق وہ خاتون سیّدہ اسماء کی حقیقی والدہ تھیں اور ایک قول کے مطابق رضاعی والدہ تھیں تاہم پہلا قول درست ہے۔

(328) وَعَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "تَصَدَّقْنَ يَامَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ"،

قَالَتْ: فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقُلْتُ لَهُ : اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهِ، فَاسْاَلْهُ، فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِيءُ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ، فَانْطَلَقْتُ، فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ، فَقُلْنَا لَهُ : ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ : اَتُجْزِيءُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا؟، وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَّحْنُ، فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ هُمَا؟" قَالَ: امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ؟"، قَالَ: امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَهُمَا اَجْرَانِ : اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ سیّدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں، بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کرو خواہ تمہارے زیور ہی کیوں نہ ہو۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئی میں نے ان سے کہا کہ آپ کی مالی حیثیت کم ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صدقہ دینے کا

328-بخاری و مسلم کتاب الزکاۃ۔ یہ مسلم کے لفظ ہیں۔ نسائی فی عشرۃ النساء، ابن ماجہ فی الزکاۃ، ترمذی، احمد 16082/5، طیالسی 1653، طبرانی 729/24، ابن حبان 4248، طحاوی 22/2

حکم دیا ہے آپ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں اور ان سے دریافت کریں کہ اگر میرے لئے یہ جائز ہو تو (وہ میں صدقہ آپ کو دے دوں) ورنہ پھر میں آپ کی بجائے دوسرے کو دوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم خود نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں روانہ ہوئی ایک انصاری خاتون بھی نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر موجود تھی۔ نبی اکرم ﷺ کو ہیبت عطا کی گئی تھی۔ (اس لئے ہم نے اندر جانے کی اجازت نہیں مانگی) حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس باہر آئے تو ہم نے ان سے کہا آپ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جائیں اور نبی اکرم ﷺ کو بتائیں کہ دروازے پر دو خواتین موجود ہیں جو آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتی ہیں۔ اگر وہ دونوں اپنے شوہر یا اپنے زیر کفالت یتیم بچوں کے اوپر صدقہ خرچ کریں تو یہ جائز ہوگا۔ انہیں یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ وہ کون ہیں۔ بلال نے عرض کی: ایک انصاری خاتون ہے اور ایک زینب ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا یہ کون سی زینب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو دگنا اجر ملے گا۔ ایک رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنے کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے کا اجر۔ (متفق علیہ)

(329) وَعَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ هِرَقْلَ : اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ : فَمَا ذَا يَاْمُرُكُمْ بِهِ؟ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ : يَقُوْلُ : "اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ، وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَّاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ اٰبَاؤُكُمْ، وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ، وَالصِّدْقِ، وَالْعَفَافِ، وَالصِّلَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ حضرت ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ اپنی طویل حدیث میں ہرقل کے واقعہ میں یہ بات بیان کرتے ہیں، ہرقل نے ابوسفیان سے کہا وہ یعنی نبی اکرم ﷺ تمہیں کیا حکم دیتے ہیں۔

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے یہ جواب دیا: وہ یہ کہتے ہیں تم صرف اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہارے باپ دادا کا جو عقیدہ تھا اسے ترک کر دو وہ ہمیں نماز پڑھنے، سچ بولنے، پاک دامنی اختیار کرنے اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

(330) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ" . وَفِيْ رِوَايَةٍ : "سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ، فَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِهَا خَيْرًا ؛ فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا"

وَفِيْ رِوَايَةٍ : "فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا، فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا ؛ فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا"، اَوْ قَالَ: "ذِمَّةً وَّصِهْرًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

329-بخاری (7)، مسلم (1773)، ترمذی (2717)، ابن حبان 6555، ابن مندہ 143، بیہقی فی الدلائل 380/4، احمد 2370/1

330- مسلم (2543) و (227/2543)

قَالَ الْعُلَمَاءُ : "اَلرَّحِمُ" : اَلَّتِیْ لَهُمْ كَوْنُ هَاجَرَ اُمِّ اِسْمَاعِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ،
"وَالصِّهْرُ" : كَوْنُ مَارِيَةَ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ .

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ عنقریب ایسی سرزمین فتح کرو گے جہاں قیراط کا ذکر (یعنی رواج) ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم لوگ عنقریب مصر فتح کرو گے۔ یہ وہ سرزمین ہے جہاں قیراط کا نام لیا جاتا ہے تم وہاں کے رہنے والوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین قبول کرو کیونکہ ان کے ساتھ ذمہ اور رشتے داری (دو طرح کا) تعلق ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب تم اسے فتح کر لو تو وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو کیونکہ ان کے ساتھ ذمہ اور رشتے داری (دو طرح کا) تعلق ہوگا۔

راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: ذمہ اور سسرالی رشتے داری (دو طرح کا) تعلق ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

علماء فرماتے ہیں رشتے داری کے تعلق سے مراد یہ ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا تعلق ان سے ہے۔

سسرالی رشتے داری سے مراد یہ ہے نبی اکرم ﷺ کے صاحب زادے ابراہیم کی والدہ سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کا تعلق ان سے ہے۔

(331) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : ﴿ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴾ ﴿الشعراء : 214﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا، فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ، وَقَالَ: "يَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ، يَا بَنِیْ كَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ، اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِیْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ، اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ، اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِیْ هَاشِمٍ، انقذوا انفسكم من النار، يَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا فَاطِمَةُ، اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ . فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "بِبَلَالِهَا" هُوَ بِفَتْحِ الْبَاءِ الثَّانِيَةِ وَكَسْرِهَا، "وَالْبِلَالُ" : اَلْمَاءُ . وَمَعْنَى الْحَدِيْثِ : سَاَصِلُهَا، شَبَّهَ قَطِيْعَتَهَا بِالْحَرَارَةِ تُطْفَأُ بِالْمَاءِ وَهٰذِهِ تُبَرَّدُ بِالصِّلَةِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب یہ آیت نازل ہوئی: "اپنے قریبی عزیزوں کو ڈراؤ"۔
نبی اکرم ﷺ نے قریش کی دعوت کی جب تمام خاص و عام قریشی اکٹھے ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبد شمس کی اولاد! اے کعب بن لوی کی اولاد! خود کو جہنم سے بچاؤ' اے مرہ بن کعب کے فرزندو! خود کو جہنم سے بچاؤ۔
اے عبد مناف کی اولاد! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنو ہاشم! خود کو جہنم سے بچاؤ۔

331–مسلم (204) ترمذی (3185) نسائی فی المجتبیٰ 3646' نسائی فی الکبریٰ 11377/6' ابن حبان 646

اے بنو عبد المطلب! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ میں تمہارے بارے میں اللہ کی بارگاہ میں کچھ نہیں کر سکتا تاہم میرا تم سے جو رشتہ ہے اس کا تمہیں فائدہ حاصل ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کے فرمان "بِبَلَالِهَا" میں دوسری ب پر زبر اور زیر دونوں پڑھے جا سکتے ہیں۔ لفظ "وَالْبِلَالُ": پانی کو کہتے ہیں۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی لاتعلقی کو گرمی کے ساتھ اس لئے تشبیہ دی ہے کیونکہ اسے پانی کے ذریعے بجھایا جا سکتا ہے اور صلہ رحمی کے نتیجے میں یہ ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔

(332) وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ، يَقُوْلُ: "اِنَّ اٰلَ بَنِیْ فُلَانٍ لَيْسُوْا بِاَوْلِيَائِیْ، اِنَّمَا وَلِيِّیَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ .

✧✧ حضرت ابوعبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ فلاں قبیلے کے لوگ میرے مددگار نہیں میرا مددگار اللہ ہے اور نیک مسلمان ہیں' البتہ اس قبیلے کے ساتھ میرا رشتے داری کا تعلق ہے۔ جس کا فائدہ میں انہیں پہنچاؤں گا۔ (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

(333) وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ، وَيُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ . فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "تَعْبُدُ اللّٰهَ، وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ، وَتُؤْتِی الزَّكٰوةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ! آپ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کروا دے اور جہنم سے دور کروا دے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھو۔ (متفق علیہ)

(334) وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ، فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ ؛ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ تَمْرًا، فَالْمَاءُ ؛ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ"، وَقَالَ: "اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَعَلٰى ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ : صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ".
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص نے روزہ افطار کرنا ہو تو وہ کھجور کے ذریعے افطار کرے کیونکہ یہ برکت ہے۔ اگر اسے کھجور نہ ملے تو پانی کے ذریعے کر لے کیونکہ یہ طہارت کا

332–بخاری (5990) مسلم (215) بزاز' احمد 6/17820
333– بخاری فی الزکاۃ' مسلم فی الایمان' نسائی فی الصلاۃ والعلم (مزی) احمد 9/23609' ابن حبان 3246' طبرانی 3924
334– ترمذی 311' احمد 5/163' نسائی و الکبریٰ 3319' ابن ماجہ' دارمی' ابو داؤد' ابن عدی۔

باعث ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: غریب آدمی کو صدقہ دینا صرف صدقہ دینا ہے اور رشتے دار کو صدقہ دینا دو چیزوں پر مشتمل ہے ایک صدقہ اور دوسرا رشتے داری کے حقوق کا خیال۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(335) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَاَةٌ، وَكُنْتُ اُحِبُّهَا، وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا، فَقَالَ لِي: طَلِّقْهَا، فَاَبَيْتُ، فَاَتٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلِّقْهَا"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میری ایک بیوی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند کیا کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے ہدایت کی کہ تم اسے طلاق دے دو میں نے ان کی یہ بات نہیں مانی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ تم اسے طلاق دے دو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(336) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ، قَالَ: اِنَّ لِي امْرَاَةً وَّاِنَّ اُمِّي تَاْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَاِنْ شِئْتَ، فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ، اَوِ احْفَظْهُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میرے پاس ایک آدمی آیا اس نے مجھ سے کہا میری ایک بیوی ہے میری ماں کہتی ہے' میں اسے طلاق دے دوں تو حضرت ابودرداء نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے' اگر اب تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کر دو اگر تم چاہو تو اس کی حفاظت کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(337) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

335- احمد 2/4711' ابو داؤد' ترمذی' ابن ماجه' طیالسی 1822

336- احمد 10/27581' طیالسی 981' حمیدی 395' ترمذی' حاکم 7251' ابن ماجه' ابن حبان 425

337- ترمذی (1904)' ابو داؤد' بخاری (2699)' احمد 1/770

وَفِي الْبَابِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ؛ مِنْهَا حَدِيْثُ اَصْحَابِ الْغَارِ، وَحَدِيْثُ جُرَيْجٍ وَقَدْ سَبَقَا، وَاَحَادِيْثُ مَشْهُوْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ حَذَفْتُهَا اخْتِصَارًا، وَمِنْ اَهَمِّهَا حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الطَّوِيْلُ الْمُشْتَمِلُ عَلٰى جُمَلٍ كَثِيْرَةٍ مِّنْ قَوَاعِدِ الْاِسْلَامِ وَاٰدَابِهِ، وَسَاَذْكُرُهُ بِتَمَامِهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي بَابِ الرَّجَاءِ، قَالَ فِيْهِ:

دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ - يَعْنِي: فِي اَوَّلِ النُّبُوَّةِ - فَقُلْتُ لَهُ: مَا اَنْتَ؟ قَالَ: "نَبِيٌّ"، فَقُلْتُ: وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: "اَرْسَلَنِي اللّٰهُ تَعَالٰى"، فَقُلْتُ: بِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: "اَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَكَسْرِ الْاَوْثَانِ، وَاَنْ يُّوَحَّدَ اللّٰهُ لَا يُشْرَكُ بِهِ شَيْءٌ . . ." وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس بارے میں بہت سی صحیح احادیث ہیں جو مشہور ہیں ان میں سے ایک غار والے حضرات کی حدیث ہے اور ایک حدیث ہے اور یہ احادیث پہلے گزر چکی ہیں' اس کے علاوہ بھی صحیح اور مشہور احادیث ہیں جنہیں میں نے اختصار کے پیش نظر حذف کر دیا ہے۔ ان سب سے زیادہ اہم عمرو بن عنبسہ کی حدیث ہے جو کافی طویل ہے اور بہت سے ایسے بیانات پر مشتمل ہے جو اسلام کے بنیادی اصول اور اس کے آداب ہیں میں عنقریب اس حدیث کو مکمل طور پر (اگر اللہ نے چاہا) "امید کے بیان" میں نقل کروں گا۔ وہ اس حدیث میں بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مکہ میں حاضر ہوا یہ اعلان نبوت کے ابتدائی دور کی بات ہے' میں نے آپ سے دریافت کیا آپ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا: نبی! میں نے دریافت کیا نبی سے مراد کیا ہے' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا آپ کو کس چیز کے ہمراہ اس نے مبعوث کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے مجھے رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنے' بتوں کو توڑنے اور صرف اللہ کی عبادت کرنے اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانے کے احکام کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اس کے بعد انہوں نے مکمل حدیث نقل کی ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ تَحْرِيْمِ الْعُقُوْقِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ

باب 41: والدین کی نافرمانی اور رشتہ داری کے حقوق کی خلاف ورزی کا حرام ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ﴾ (محمد: 22-23)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تو کیا قریب ہے' اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم زمین پر فساد کرو گے اور رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرو گے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور انہیں بہرہ کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُوْلٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْءُ الدَّارِ ﴾ (الرعد : 25)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو اس کے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اس چیز کو کاٹتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور وہ زمین میں فساد کرتے ہیں ان کے لیے لعنت ہے' ان کے لئے بہت بُرا ٹھکانہ ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِىْ صَغِيْرًا ﴾ (الاسراء : 24-23) .

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور تمہارے پروردگار نے یہ فیصلہ کردیا ہے' تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اپنے والدین کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ ان دونوں میں سے کوئی ایک یا وہ دونوں تمہارے سامنے اگر بڑی عمر کو پہنچ جائیں تو تم ان دونوں سے اُف نہ کہو' انہیں جھڑکو نہیں اور ان کے ساتھ نرمی سے بات کرو اور عاجزی کے ساتھ تم رحمت کے بازؤ ان کے سامنے جھکا دو یہ دعا کرواے ہمارے پروردگار! ان دونوں پر اسی طرح رحم فرما جیسے ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی تھی''۔

(338) وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟'' - ثَلَاثًا - قُلْنَا : بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ''اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ''، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: ''اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ'' فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا : لَيْتَهٗ سَكَتَ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں یہ بات آپ نے تین مرتبہ کہی ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا، آپ یہ بات مسلسل دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

(339) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

338- بخاری فی الشهادات' مسلم فی الایمان' ترمذی فی البر' الشهادات

339-بخاری' احمد 2/6901 ' ترمذی' نسائی (جامع صغیر) المجتبیٰ للنسائی 4022' الکبریٰ للنسائی 11101 ' دارمی 2/191' ابن حبان 5562' بیهقی 10/35

قَالَ: ''اَلْكَبَائِرُ : اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ'' رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ .

''اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ'' : اَلَّتِىْ يَحْلِفُهَا كَاذِبًا عَامِدًا، سُمِّيَتْ غَمُوْسًا ؛ لِاَنَّهَا تَغْمِسُ الْحَالِفَ فِى الْاِثْمِ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کبیرہ گناہ یہ ہیں کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''الیمین الغموس'' کا مطلب وہ قسم ہے جیسے کوئی شخص جان بوجھ کر اٹھائے اس کا نام ''غموس'' اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ قسم اٹھانے والے کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے۔

(340) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ!''، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟! قَالَ: ''نَعَمْ، يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَيَسُبُّ اُمَّهٗ، فَيَسُبُّ اُمَّهٗ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِىْ رِوَايَةٍ : ''اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ !''، قِيْلَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟! قَالَ: ''يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَيَسُبُّ اُمَّهٗ، فَيَسُبُّ اُمَّهٗ'' .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کبیرہ گناہوں میں سے ایک بات آدمی کا اپنے ماں باپ کو گالی دینا ہے، لوگوں نے عرض کی: کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے، آپ نے فرمایا ہاں! ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کے باپ کو گالی دے دیتا ہے، یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کی ماں کو گالی دے دیتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ عمل بھی ہے' ایک شخص اپنے ماں باپ پر لعنت کرے، عرض کی گئی یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے ماں باپ پر کیسے لعنت کر سکتا ہے، آپ نے فرمایا: ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

(341) وَعَنْ اَبِىْ مُحَمَّدٍ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ'' قَالَ سُفْيَانُ فِىْ رِوَايَتِهٖ : يَعْنِىْ : قَاطِعَ رَحِمٍ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابومحمد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رشتے داری کے حقوق کو پامال کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

سفیان نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں اس سے مراد قاطع رحم ہے۔ (متفق علیہ)

340-احمد 2/7050' بخاری' مسلم' ترمذی' ابو داؤد' طیالسی 2269' ابن حبان 411' ادب المفرد 1/27

341- متفق علیہ' احمد 5/16732' عبدالرزاق 20328 ' بخاری' مسلم' ابو داؤد' ترمذی' ابن حبان 454' الادب المفرد 64' بیهقی 7/27

(342) وَعَنْ اَبِیْ عِیْسٰی الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی حَرَّمَ عَلَیْكُمْ: عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ، وَمَنْعًا وهَاتِ، وَوَاْدَ الْبَنَاتِ، وكَرِهَ لَكُمْ: قِیْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

قَوْلُهُ: "مَنْعًا" مَعْنَاهُ: مَنْعُ مَا وَجَبَ عَلَیْهِ، وَ"هَاتِ": طَلَبُ مَا لَیْسَ لَهُ. وَ"وَاْدَ الْبَنَاتِ" مَعْنَاهُ: دَفْنُهُنَّ فِی الْحَیَاةِ، وَ"قِیْلَ وَقَالَ" مَعْنَاهُ: الْحَدِیْثُ بِكُلِّ مَا یَسْمَعُهُ، فَیَقُوْلُ: قِیْلَ كَذَا، وقَالَ فُلَانٌ كَذَا مِمَّا لَا یَعْلَمُ صِحَّتَهُ، وَلَا یَظُنُّهَا، وَكَفٰی بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. وَ"اِضَاعَةَ الْمَالِ": تَبْذِیْرُهُ وَصَرفُهُ فِیْ غَیْرِ الْوُجُوْهِ الْمَاْذُوْنِ فِیْهَا مِنْ مَّقَاصِدِ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْیَا، وَتَرْكُ حِفْظِهٖ مَعَ اِمْكَانِ الْحِفْظِ. وَ"كَثْرَةُ السُّؤَالِ": الْاِلْحَاحُ فِیْمَا لَا حَاجَةَ اِلَیْهِ.

وَفِی الْبَابِ اَحَادِیْثُ سَبَقَتْ فِی الْبَابِ قَبْلَهٗ كَحَدِیْثِ: "واَقْطَعُ مَنْ قَطَعَكَ"، وَحَدِیْثُ: "مَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ".

☆ حضرت ابوعیسیٰ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تم پر والدین کی نافرمانی کرنا (ناجائز) لین دین، بیٹیوں کو زندہ گاڑنا حرام قرار دیا ہے اور فضول بحث کرنا اور بکثرت سوالات کرنا اور وقت کو ضائع کرنا تمہارے لئے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہاں منع کرنے کا مطلب اُس چیز کو ادا نہ کرنا ہے جس کی ادائیگی لازم ہو اور لینے کا مطلب اُس چیز کا مطالبہ کرنا ہے جس کا آدمی کو حق نہ ہو۔ اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کا مطلب اُنہیں زندہ دفن کردینا ہے۔ اور قیل وقال کا مطلب ہر سنی ہوئی بات کو بیان کردینا ہے کہ آدمی یہ کہے یہ بات کہی گئی ہے یا فلاں نے یہ کہا ہے جب کہ آدمی کو اُس بات کے درست ہونے کا علم نہ ہو بلکہ گمان بھی نہ ہو (حدیث میں ہے) آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو آگے بیان کردے اور مال کو ضائع کرنے سے مراد اُسے ایسے طریقوں سے خرچ کرنا ہے جن کی دنیا وآخرت کے مقاصد میں سے کسی بھی حوالے سے اجازت نہ ہو۔ اور اس کی حفاظت کرنے کی صلاحیت کے باوجود اس کی حفاظت نہ کرنا ہے۔ اور بکثرت سوال کرنے سے مراد ایسی چیز کو التجا کے ہمراہ مانگنا ہے جس کی ضرورت نہ ہو۔

اس بارے میں کچھ احادیث اس سے پہلے کے باب میں گزر چکی ہیں۔ جیسے یہ حدیث ہے۔ "میں اسے کاٹ دوں گا جو تمہیں کاٹے گا"۔ اور یہ حدیث ہے "جو مجھے کاٹے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا"۔

بَابُ فَضْلِ بِرِّ اَصْدِقَاءِ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَالْاَقَارِبِ وَالزَّوْجَةِ وَسَائِرِ مَنْ یُّنْدَبُ اِكْرَامُهٗ

باب 42: باپ، ماں، قریبی رشتہ داروں، بیوی اور شوہر کے دوستوں کے ساتھ اور ہر اس شخص کے ساتھ اچھائی کرنے کی فضیلت جس کا احترام کرنا بہتر ہو

342- اخرجه احمد (6/18182) والبخاری (844) و مسلم (593) و ابو داؤد (1505) والنسائی (1340)

(343) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِیْهِ" (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین نیکی یہ ہے، آدمی اپنے باپ کے دوست کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(344) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ لَقِیَهٗ بِطَرِیْقِ مَكَّةَ، فَسَلَّمَ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَحَمَلَهٗ عَلٰی حِمَارٍ كَانَ یَرْكَبُهٗ، وَاَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلٰی رَاْسِهٖ، قَالَ ابْنُ دِیْنَارٍ: فَقُلْنَا لَهٗ: اَصْلَحَكَ اللّٰهُ، اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَهُمْ یَرْضَوْنَ بِالْیَسِیْرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِّعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: "اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِیْهِ".

☆☆ عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مکہ کے راستے میں ایک دیہاتی ان سے ملا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا اور اسے بھی اسی گدھے پر سوار کرلیا جس پر خود سوار تھے۔ آپ نے اپنے سر پر موجود عمامہ اسے دیدیا (راوی) ابن دینار کہتے ہیں ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے، یہ دیہاتی لوگ ہیں یہ معمولی سی چیز سے بھی راضی ہو جاتے ہیں (عمامہ دینے کی کیا ضرورت ہے؟) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا، اس شخص کا والد، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے بہترین نیکی یہ ہے، آدمی اپنے والد کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ عمدہ سلوک کرے۔

(345) وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ ابْنِ دِیْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهٗ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مَكَّةَ كَانَ لَهٗ حِمَارٌ یَتَرَوَّحُ عَلَیْهِ اِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ، وَعِمَامَةٌ یَشُدُّ بِهَا رَاْسَهٗ، فَبَیْنَا هُوَ یَوْمًا عَلٰی ذٰلِكَ الْحِمَارِ اِذْ مَرَّ بِهٖ اَعْرَابِیٌّ، فَقَالَ: اَلَسْتَ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلٰی. فَاَعْطَاهُ الْحِمَارَ، فَقَالَ: ارْكَبْ هٰذَا، وَاَعْطَاهُ الْعِمَامَةَ وَقَالَ: اشْدُدْ بِهَا رَاْسَكَ، فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اَعْطَیْتَ هٰذَا الْاَعْرَابِیَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَیْهِ، وعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَاْسَكَ؟ فَقَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: "اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِیْهِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ" وَاِنَّ اَبَاهُ كَانَ صَدِیْقًا لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ.

رَوٰی هٰذِهِ الرِّوَایَاتِ كُلَّهَا مُسْلِمٌ.

☆☆ ابن دینار بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ مکہ جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک گدھا بھی تھا جو ساتھ چل رہا تھا جب وہ اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تھے تو آرام کرنے کے لئے اس پر بیٹھ جایا کرتے تھے انہوں نے سر پر

343۔ اخرجه مسلم (2552) و ابو داؤد (5143) الترمذی (1903) 344- ابو داؤد فی الادب، ابن ماجه، احمد 5/16069، الادب المفرد 35، ابن حبان 418، حاکم 4/7260، طبرانی 19/592، بیهقی 4/28

345- اخرجه مسلم (2558) وابوداؤد (5134) الترمذی (1903)

عمامہ باندھا ہوا تھا ایک دن وہ اس گدھے پر سوار ہو کر جا رہے تھے ایک دیہاتی وہاں سے گزرا۔ انہوں نے دریافت کیا یہ تمام روایات امام مسلم نے نقل کی ہیں کیا تم فلاں بن فلاں نہیں ہو۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ گدھا اسے عطا کر دیا اور فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ آپ نے اسے عمامہ بھی دے دیا اور فرمایا: یہ اپنے سر پر باندھ لو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بعض ساتھیوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے آپ نے اس دیہاتی کو گدھا دے دیا ہے۔ جس پر آرام کے لئے آپ خود بیٹھا کرتے تھے اور وہ عمامہ دے دیا جو آپ خود اپنے سر پر باندھا کرتے تھے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''سب سے بہترین نیکی یہ ہے' آدمی اپنے والد کے فوت ہو جانے کے بعد' اپنے باپ کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے'' اور اس شخص کا والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

یہ تمام روایات امام مسلم نے نقل کی ہیں۔

(346) وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ - بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّیْن - مَالِكِ بْنِ رَبِیْعَةِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَیْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآئَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَلَمَةَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ فَقَالَ: ''نَعَمْ، الصَّلٰوةُ عَلَیْهِمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا، وَاِكْرَامُ صَدِیْقِهِمَا'' رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ .

✧✧ حضرت ابو اُسید مالک بن ربیعہ الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میرے والدین کے حوالے سے کوئی ایسی نیکی باقی ہے جو میں ان کے وصال کے بعد ان کے لیے کر سکوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! ان دونوں کے لئے دعائے رحمت اور ان دونوں کے لئے دعائے مغفرت اور ان دونوں کے وعدوں کو پورا کرنا اور رشتے داری کے ان حقوق کا خیال رکھنا جو صرف ان دونوں کی وجہ سے ہوں اور ان دونوں کے دوستوں کا احترام کرنا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(347) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِسَآءِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِیْجَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَمَا رَاَیْتُهَا قَطُّ، وَلٰكِنْ كَانَ یُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ، ثُمَّ یُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً، ثُمَّ یَبْعَثُهَا فِیْ صَدَائِقِ خَدِیْجَةَ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ: كَاَنْ لَّمْ یَكُنْ فِی الدُّنْیَا اِلَّا خَدِیْجَةَ! فَیَقُوْلُ: ''اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِیْ مِنْهَا وَلَدٌ''
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

وَفِیْ رِوَایَةٍ: وَاِنْ كَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاءَ، فَیُهْدِیْ فِیْ خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا یَسَعُهُنَّ .

وَفِیْ رِوَایَةٍ: كَانَ اِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ، یَقُوْلُ: ''اَرْسِلُوْا بِهَا اِلٰى اَصْدِقَاءِ خَدِیْجَةَ'' .

وَفِیْ رِوَایَةٍ: قَالَتْ: اسْتَاْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ اُخْتُ خَدِیْجَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ

347- بخاری و مسلم' جمع بین الصحیحین للحمیدی' ترمذی

وَسَلَّمَ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِیْجَةَ، فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ، فَقَالَ: ''اَللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ'' .

قَوْلُهَا: ''فَارْتَاحَ'' هُوَ بِالْحَاءِ، وَفِی الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّحِیْحَیْنِ لِلْحُمَیْدِیْ: ''فَارْتَاعَ'' بِالْعَیْنِ وَمَعْنَاهُ: اهتم بِهٖ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' مجھے نبی اکرم ﷺ کی دوسری ازواج رضی اللہ عنہن پر اتنا رشک نہیں آتا تھا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک آیا کرتا تھا میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا تھا لیکن نبی اکرم ﷺ کثرت سے ان کا ذکر کیا کرتے تھے جب کبھی آپ بکری ذبح کرتے تھے تو آپ اس کے کچھ حصوں کو کاٹ کر سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے۔ کبھی میں آپ سے کہتی تھی' گویا دنیا میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی اور خاتون ہی نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے وہ ایسی تھی وہ ایسی تھی (یعنی ان کی خوبیاں گنوایا کرتے تھے) اور میری اولاد بھی اس سے ہوئی۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ بکری ذبح کر کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو جتنی گنجائش ہوتی تھی۔ تحفے کے طور پر بھیجا کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب آپ بکری ذبح کیا کرتے تھے تو فرمایا کرتے تھے اس میں سے کچھ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھی بھیجو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہالہ بنت خویلد جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اجازت مانگنے کا انداز یاد آ گیا تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: اے اللہ! یہ ہالہ بنت خویلد ہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''فارتاح'' میں ''ح'' موجود ہے جبکہ حمیدی کی ''جمع بین الصحیحین'' میں ''ع'' ہے اور اس کا مطلب یہ ہے' آپ نے ان کا خاص اہتمام کیا۔

(348) وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ سَفَرٍ، فَكَانَ یَخْدُمُنِیْ، فَقُلْتُ لَهٗ: لَا تَفْعَلْ، فَقَالَ: اِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ الْاَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا اٰلَیْتُ عَلٰى نَفْسِیْ اَنْ لَّا اَصْحَبَ اَحَدًا مِّنْهُمْ اِلَّا خَدَمْتُهٗ . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں جبیر بن عبداللہ بجلی کے ہمراہ ایک سفر میں روانہ ہوا وہ میری خدمت کرنے لگے تو میں نے ان سے کہا آپ ایسا نہ کریں تو انہوں نے فرمایا میں نے انصار کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جو اچھا سلوک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے یہ دل میں عہد کیا ہے' میں جب بھی ان میں سے کس شخص کے ساتھ ہوں گا تو ان کی خدمت کروں گا۔ (متفق علیہ)

بَابُ اِكْرَامِ اَهْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیَانِ فَضْلِهِمْ

باب 43: نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کی تعظیم اور ان کی فضیلت کا بیان

348- اخرجه البخاری (2888) و مسلم (2513)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴾ (الاحزاب : 33)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے اے اہل بیت! کہ وہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک کر دے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴾ (الحج : 32)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی شعائر کی تعظیم کرے گا تو یہ دلوں کے تقویٰ کا حصہ ہے"۔

(349) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ، وَعَمْرُو ابْنُ مُسْلِمٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ : لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا، رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهُ، وَغَزَوْتَ مَعَهُ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ: لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا، حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِيْ، وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ، وَقَدُمَ عَهْدِيْ، وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ اَعِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ، فَاقْبَلُوْا، وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ . ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: "اَمَّا بَعْدُ، اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ، فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُّوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ، وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ : اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ، فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ"، فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ، وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ" فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ : وَمَنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ يَا زَيْدُ، اَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ؟ قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَلٰكِنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ، قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ اٰلُ عَلِيٍّ وَّاٰلُ عَقِيْلٍ وَاٰلُ جَعْفَرٍ وَاٰلُ عَبَّاسٍ . قَالَ: كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ : "اَلَا وَاِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ : اَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ" .

✧✧ حضرت یزید بن حیان ؓ بیان کرتے ہیں' میں' حصین بن سبرہ اور عمرو بن مسلم حضرت زید بن ارقم ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم ان کے پاس بیٹھ گئے تو حصین نے ان سے کہا: اے زید! آپ نے بہت سی بھلائی دیکھی ہے۔ آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے۔ آپ ﷺ کی احادیث سنی ہیں۔ آپ کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ اے زید! آپ نے بہت زیادہ بھلائی پائی ہے اے زید! آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو تو انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجے! اللہ کی قسم میری عمر زیادہ ہو چکی ہے اور

349– اخرجه مسلم (2408)

وقت بھی کافی گزر چکا ہے۔ میں ان سے میں سے کچھ بھول بھی چکا ہوں۔ اس لئے میں تمہیں جو حدیث سناؤں گا۔ اسے قبول کر لینا اور جو نہ سنا سکوں اس کا مجھے پابند نہ کرنا۔ انہوں نے بتایا' ایک دن نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اس کنویں کے پاس جس کا نام "خم" ہے یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور وعظ نصیحت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔ اما بعد! اے لوگوں میں انسان ہوں۔ عنقریب میرے پروردگار کا فرستادہ میرے پاس آئے گا اور میں نے اس کی دعوت کو قبول کرنا ہے۔ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے۔ جس میں ہدایت اور نور ہے تم اللہ کی کتاب کو حاصل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ (راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے اللہ کی کتاب کے بارے میں ابھارا اور اس بارے میں ترغیب دی پھر آپ نے فرمایا اور میرے اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔

حصین نے حضرت زید ؓ سے دریافت کیا' اے زید! نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کون ہیں؟ کیا نبی اکرم ﷺ کی ازواج اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین میں شامل نہیں ہیں؟ تو حضرت زید ؓ نے جواب دیا: آپ کی ازواج رضی اللہ عنہن اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین میں شامل ہیں لیکن آپ کے اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ قبول کرنا حرام ہے تو حصین نے دریافت کیا وہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت علی ؓ' حضرت عقیل ؓ' حضرت جعفر ؓ اور حضرت عباس ؓ کی آل ہیں' تو حصین نے دریافت کیا' کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: خبردار! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے اور یہ اللہ کی رسی ہے۔ جو شخص اس کی پیروی کرے گا وہ ہدایت پر گامزن رہے گا اور جو شخص اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہی کے راستے پر چلا جائے گا۔

(350) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ - اَنَّهُ قَالَ: ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

مَعْنٰى "ارْقُبُوْهُ" : رَاعُوْهُ وَاحْتَرِمُوْهُ وَاَكْرِمُوْهُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت ابوبکر صدیق ؓ فرماتے ہیں' حضرت محمد ﷺ کے اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کا خاص خیال رکھو۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا مفہوم یہ ہے' تم ان کی قدر کرو' ان کا احترام کرو اور ان کی عزت افزائی کرو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ تَوْقِيْرِ الْعُلَمَاءِ وَالْكِبَارِ وَاَهْلِ الْفَضْلِ وَتَقْدِيْمِهِمْ عَلٰى غَيْرِهِمْ وَرَفْعِ مَجَالِسِهِمْ وَاِظْهَارِ مَرْتَبَتِهِمْ

350– اخرجه البخاري (3713) و (3751)

باب 44: علماء، بڑی عمر کے لوگوں، فضیلت رکھنے والے لوگوں کی تعظیم کرنا اور انہیں دوسروں پر ترجیح دینا ان کے بیٹھنے کی جگہ کو بلند رکھنا اور ان کے مرتبے کا اظہار کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِی الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ ﴾ (الزمر : 9)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم فرما دو! کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے، بے شک عقل مند لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں''۔

(351) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْبَدْرِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانُوْا فِی الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَاءً، فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَاءً، فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا، وَّلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِهٖ، وَلَا يَقْعُدْ فِیْ بَيْتِهٖ عَلٰی تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهٗ : ''فَاَقْدَمُهُمْ سِلْمًا'' بَدَلَ ''سِنًّا'' : اَیْ اِسْلَامًا ۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ : ''يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً، فَاِنْ كَانَتْ قِرَائَتُهُمْ سَوَاءً فَيَؤُمُّهُمْ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَاءً، فَلْيَؤُمُّهُمْ اَكْبَرُهُمْ سِنًّا'' ۔

وَالْمُرَادُ ''بِسُلْطَانِهٖ'' : مَحَلُّ وِلَايَتِهٖ، اَوِ الْمَوْضِعِ الَّذِیْ يَخْتَصُّ بِهٖ ''وَتَكْرِمَتُهٗ'' بِفَتْحِ التَّاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ: وَهِیَ مَا يَنْفَرِدُ بِهٖ مِنْ فِرَاشٍ وَّسَرِيْرٍ وَّنَحْوِهِمَا ۔

✧✧ حضرت ابو مسعود عتبہ بن عمرو بدری انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کو امامت وہ شخص کروائے جو قرآن کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ اگر قرأت میں سب لوگ برابر ہوں، تو وہ جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ اگر سنت میں بھی برابر ہوں، تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو وہ جس کی عمر زیادہ ہو۔ اگر امام مقرر ہو، تو پھر کوئی اور شخص ہرگز امامت نہ کروائے اور کوئی شخص کسی کے گھر میں، اس کی اجازت کے بغیر، اس کی مخصوص مسند پر نہ بیٹھے۔

ایک روایت میں، عمر رسیدہ ہونے کی جگہ، پہلے اسلام قبول کرنے کا ذکر ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں کو امامت وہ شخص کروائے، جو سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کا علم رکھتا ہو۔ اور سب سے بہتر طور پر پڑھ سکتا ہو۔ اگر وہ سب قرأت میں برابر ہوں تو ان کی امامت وہ شخص کروائے جس نے پہلے ہجرت کی ہو؟ اگر وہ ہجرت کے حوالے سے برابر کی حیثیت کے مالک ہوں تو انہیں نماز وہ شخص پڑھائے جو عمر میں سب سے بڑا ہو۔

''بسلطانہ'' سے مراد اسکی حکومت یا وہ جگہ جو اس کیلئے ہی خاص ہو اور ''تکرمتہ'' میں ''تاء'' پر فتحہ اور ''ر'' پر کسرہ ہے اور اس کا مطلب بستر یا چارپائی وغیرہ ہے جو کسی آدمی کیلئے مخصوص ہو۔

(352) وَعَنْهُ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِی الصَّلٰوةِ، وَيَقُوْلُ :

351- اخرجه مسلم (673) والترمذی (235) والنسائی (779) وابن ماجه (980)

352- اخرجه مسلم (432) و ابو داؤد (674) والنسائی (802) وابن ماجه (976)

''اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، لِيَلِنِیْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

وَقَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''لِيَلِنِیْ'' هُوَ بِتَخْفِيْفِ النُّوْنِ وَلَيْسَ قَبْلَهَا يَاءٌ، وَّرُوِیَ بِتَشْدِيْدِ النُّوْنِ مَعَ يَاءٍ قَبْلَهَا ۔ ''وَالنُّهٰی'' : الْعُقُوْلُ ۔ ''وَاُولُوا الْاَحْلَامِ'' : هُمُ الْبَالِغُوْنَ، وَقِيْلَ : اَهْلُ الْحِلْمِ وَالْفَضْلِ ۔

✧✧ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ نماز (باجماعت) کے وقت ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ہدایت کرتے کہ برابر کھڑے ہو اور اختلاف نہ کرو، ورنہ تمہارے دل اختلاف کا شکار ہو جائیں گے۔ (نماز باجماعت کے دوران) میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں، جو عمر رسیدہ اور تجربہ کار ہوں، پھر وہ لوگ جوان سے کم ہوں، پھر وہ جو (کمی میں) ان کے قریب ہوں۔

(حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ (یہ حدیث بیان کرنے کے بعد) فرمانے لگے، آج تم لوگ شدید اختلافات کا شکار ہو چکے ہو۔)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ''لیلنی'' میں ''ن'' تخفیف کے ساتھ ہے اور اس سے پہلے ''ی'' نہیں ہے اور اس لفظ کو ''ن'' کی تشدید اور یاء کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔ اور ''النھی'' سے مراد عقل ہے ''اولو الاحلام'' یعنی بالغ اور علم و فضل والے لوگ۔

(353) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''لِيَلِنِیْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ'' ثَلَاثًا ''وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (نماز میں) تم میں سے سمجھ دار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوا کریں۔ پھر وہ ہوں جو ان سے کم مرتبے کے ہوں۔ راوی کہتے ہیں یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور فرمایا) بازاروں کے شور شرابے سے بچو۔

(354) وَعَنْ اَبِیْ يَحْيٰی، وَقِيْلَ : اَبِیْ مُحَمَّدٍ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ - بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْكَانِ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ - الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰی خَيْبَرَ وَهِیَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ، فَتَفَرَّقَا، فَاَتٰی مُحَيِّصَةُ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِیْ دَمِهٖ قَتِيْلًا، فَدَفَنَهٗ، ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ: ''كَبِّرْ كَبِّرْ'' وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ، فَسَكَتَ، فَتَكَلَّمَا، فَقَالَ: ''اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ؟ ...'' وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

وَقَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''كَبِّرْ كَبِّرْ'' مَعْنَاهُ : يَتَكَلَّمُ الْاَكْبَرُ ۔

353- اخرجه مسلم (123/432) و ابو داؤد (674) والترمذی (228)

354- اخرجه البخاری (3173) و مسلم (1669) و ابو داؤد (4520) والترمذی (1422) والنسائی (2724) وابن ماجه (2677)

✧✧ حضرت ابو یحییٰ رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق ابومحمد سعل بن ابوحثمہ' اس میں "ح" پر زبر پڑھی جائے گی اور "ث" کو ساکن پڑھا جائے گا' انصاری بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ خیبر گئے یہ ان دنوں کی بات ہے جب صلح چل رہی تھی یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ پھر جب حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو اس وقت وہ اپنے خون میں لت پت قتل کئے جا چکے تھے۔ انہوں نے انہیں دفن کر دیا پھر وہ مدینہ منورہ آئے پھر حضرت عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ جو دونوں حضرت مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ گفتگو شروع کرنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو' وہ (عبدالرحمٰن) سب سے کمسن تھے' وہ خاموش ہو گئے پھر دونوں حضرات نے گفتگو کی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم قسم اٹھا کر اپنے قاتل (کو قتل کرنے کا) حق حاصل کر لو گے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد مکمل حدیث نقل کی ہے یہ حدیث (متفق علیہ)

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "کَبِّرْ" اس کا مطلب یہ ہے' بڑا آدمی بات کرے۔

(355) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ يَعْنِيْ فِي الْقَبْرِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: "اَيُّهُمَا اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ؟" فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ احد کے شہداء کو' نبی اکرم ﷺ نے ایک قبر میں دو افراد کے طور پر (دفن کروایا) آپ دریافت کرتے ان دونوں میں سے کسے قرآن پاک زیادہ یاد ہے۔ جب ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ اسے پہلے قبر میں رکھواتے۔

(356) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ، فَجَائَنِيْ رَجُلَانِ، اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ، فَقِيْلَ لِيْ: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهٗ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ مُسْنَدًا وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے خواب دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں۔ میرے پاس دو شخص آئے ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی تو مجھے کہا گیا "بڑے کو دو" چنانچہ میں نے ان میں سے بڑے آدمی کو دے دی۔

امام مسلم نے مسند اور امام بخاری نے تعلیقاً ذکر کی۔

355- بخاری فی الجنائز والمغازی' ابو داؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجه فی الجنائز' ابن ابی شیبه 3/253' ابن حبان 3197' ابن الجرود 552' بیهقی 4/34

356- اخرجه البخاری (246) و مسلم (2271)

(357) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى: اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ، وَالْجَافِيْ عَنْهُ، وَاِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ"

حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی عظمت کے اعتراف میں یہ بات بھی شامل ہے' عمر رسیدہ مسلمان کا احترام کیا جائے اور قرآن کے عالم کا احترام کیا جائے تاہم اس بارے میں انتہا پسندی اور بدتمیزی سے گریز کیا جائے اور انصاف کرنے والے حکمران کا احترام کیا جائے۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(358) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ: "حَقَّ كَبِيْرِنَا".

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کی عزت کو پہچانے نہیں اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ ہیں: ہمارے بڑے کے حق کو نہ پہچانے۔

(359) وَعَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَرَّ بِهَا سَائِلٌ، فَاَعْطَتْهُ كِسْرَةً، وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَّهَيْئَةٌ، فَاَقْعَدَتْهُ، فَاَكَلَ، فَقِيْلَ لَهَا فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ. لٰكِنَّ قَالَ: مَيْمُوْنٌ لَمْ يدرك عَائِشَةَ. وَقَدْ ذَكَرَهٗ مُسْلِمٌ فِيْ اَوَّلِ صَحِيْحِهٖ تَعْلِيْقًا فَقَالَ: وَذُكِرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّنَزِّلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ، وَذَكَرَهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ كِتَابِهٖ "مَعْرِفَةِ عُلُوْمِ الْحَدِيْثِ" وَقَالَ: "هُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت میمون بن ابی شبیب رحمۃ اللہ علیہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نقل کرتے ہیں' ان کے پاس ایک

357- ابو داؤد فی الادب' الادب المفرد للبخاری 357 (اس کی سند میں کلام ہے)

358- اخرجه الترمذی (1920) و ابو داؤد (4943) والبخاری (355) واسناده حسن

359- اخرجه ابو داؤد (4842)

سوالی آیا تو انہوں نے روٹی کا ایک ٹکڑا اسے دے دیا۔ پھر ان کے پاس ایک شخص آیا جس نے اچھے کپڑے پہن رکھے تھے اور اس کا ظاہری حلیہ بھی بہتر تھا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے بٹھا کر مکمل کھانا کھلایا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کے ساتھ ان کی حیثیت کے مطابق سلوک کرو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے لیکن میمون نامی راوی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح کے آغاز میں "تعلیق" کے طور پر نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ لوگوں کے ساتھ ان کی حیثیت کے مطابق سلوک کرو۔ امام حاکم عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں اس حدیث کو نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

(360) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ، فَنَزَلَ عَلٰى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ الْقُرَّآءُ اَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ، كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا، فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ اَخِيْهِ: يَا ابْنَ اَخِيْ، لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ، فَاسْتَاْذِنْ لِيْ عَلَيْهِ، فَاسْتَاْذَنَ لَهُ، فَاَذِنَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ، وَلَا تَحْكُمُ فِيْنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى هَمَّ اَنْ يُّوْقِعَ بِهِ، فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ﴾ (الاعراف: ۱۹۹) وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ. وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عليه، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' عیینہ بن حصن اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس آیا۔ حُر بن قیس ان افراد میں سے تھے جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پاس رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی محفل کے شرکاء اور مشورہ کرنے والے لوگ قرآن کے عالم تھے خواہ بڑی عمر کے ہوں یا چھوٹی عمر کے ہوں عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا: اے میرے بھتیجے! تمہیں امیر کی بارگاہ میں خاص مقام حاصل ہے تم ان کے پاس جانے کے لئے میرے لئے اجازت لو۔ حر نے اس کے لئے اجازت لی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اندر آنے کی اجازت دی جب وہ اندر داخل ہوا تو بولا اے ابن خطاب! اللہ کی قسم! آپ ہمیں مناسب ادائیگی نہیں کرتے اور آپ ہمارے بارے میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ اس کی پٹائی کریں تو حر نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے ارشاد فرمایا ہے:

"تم معافی کو اختیار کرو اور مناسب طریقے سے حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو"۔

یہ شخص جاہل ہے اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے آگے نہیں بڑھے جب انہوں نے یہ آیت سن لی کیونکہ وہ اللہ کی کتاب کے سامنے رُک جایا کرتے تھے۔ (یعنی اس پر بھرپور عمل کیا کرتے تھے)

360- اخرجہ البخاری (4642)

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(361) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لقد كنت عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا، فَكُنْتُ اَحْفَظُ عَنْهُ، فَمَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا اَنَّ هَاهُنَا رِجَالًا هُمْ اَسَنُّ مِنِّيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوسعید سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' میں ایک لڑکا تھا میں نے آپ کی کچھ باتیں یاد رکھی ہیں اور میں یہ بات اس لئے نہیں کرتا کیونکہ یہاں کچھ ایسے افراد بھی موجود ہیں جو مجھ سے زیادہ عمر کے ہیں۔ (متفق علیہ)

(362) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ مَنْ يُّكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ"
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ".

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو نوجوان کسی بزرگ آدمی کی عمر رسیدگی کی وجہ سے اس کا احترام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کر دیتا ہے' جب وہ بوڑھا ہوگا تو وہ لوگ اس کا احترام کریں گے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ زِيَارَةِ اَهْلِ الْخَيْرِ وَمُجَالَسَتِهِمْ وَصُحْبَتِهِمْ وَمَحَبَّتِهِمْ وَطَلَبِ زِيَارَتِهِمْ وَالدُّعَاءِ مِنْهُمْ وَزِيَارَةِ الْمَوَاضِعِ الْفَاضِلَةِ

باب 45: نیک لوگوں کی زیارت کرنا' ان کے ساتھ بیٹھنا' ان کی صحبت اختیار کرنا' ان سے محبت کرنا' ان کی زیارت کی خواہش رکھنا' ان سے دعا کروانا اور فضیلت والے مقامات کی زیارت کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴾

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور جب موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کہا میں اس وقت تک نہیں رکوں گا جب تک میں دو سمندروں کے ملنے کی جگہ تک نہیں پہنچ جاتا یا پھر مسلسل چلتا رہوں گا"۔

اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى :

﴿ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا؟ ﴾ (الکہف: 60-66)،

یہ آیت یہاں تک ہے "موسیٰ نے اس سے کہا کیا میں آپ کی پیروی کر سکتا ہوں تا کہ آپ مجھے بھی اس چیز کی تعلیم دیں

361- مسلم' احمد 7/20237' بخاری (332) ابو داؤد (3195) ترمذی (1035) نسائی (391) ابن ماجہ (1493)

362- ترمذی (2022) (اس کی سند میں کلام ہے)

جس کی ہدایت کی آپ کو تعلیم دی گئی ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ ﴾ (الکھف : 28)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تم اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھو جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور وہ اس کی رضا چاہتے ہیں"۔

(363) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَيْهَا، بَكَتْ، فَقَالَا لَهَا : مَا يُبْكِيْكِ؟ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَا اَبْكِيْ اَنْ لَّا اَكُوْنَ اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَآءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا میرے ساتھ سیّدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس چلو، ہم ان کی زیارت کریں جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے جایا کرتے تھے۔ جب یہ دونوں حضرات ان کی خدمت میں پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ ان دونوں حضرات نے ان سے دریافت کیا' آپ کیوں رو رہی ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتی اللہ تعالیٰ کے پاس جو اجر و ثواب موجود ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ انہوں نے کہا میں اس لئے نہیں رو رہی کہ مجھے اس بات کا علم نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کے پاس جو اجر و ثواب ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ بہتر ہے بلکہ میں اس لئے رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کے نزول کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے تو اس بات نے ان دونوں کو بھی رونے پر ابھارا اور یہ دونوں حضرات بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(364) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهُ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى، فَاَرْصَدَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ، قَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: اُرِيْدُ اَخًا لِّيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ . قَالَ: هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى، قَالَ: فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

يُقَالُ : "اَرْصَدَهُ" لِكَذَا : اِذَا وَكَّلَهُ بِحِفْظِهِ، وَ"الْمَدْرَجَةُ" بِفَتْحِ الْمِيمِ

363– مسلم باب فضل ام ایمن (2454) 'ابن ماجہ (1635) ترمذی کا قول قابل تعجب ہے' انہوں نے اس کو منفرد کہا ہے۔ حلیہ 2/68

364– اخرجہ مسلم (2567) واحمد (3/7924)

وَالرَّاءِ : الطَّرِيْقُ، وَمَعْنٰى (تَرُبُّهَا) : تَقُوْمُ بِهَا، وَتَسْعٰى فِيْ صَلَاحِهَا .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لئے دوسری بستی میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بھیج دیا۔ فرشتے نے دریافت کیا تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو۔ اس شخص نے جواب دیا: میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے دریافت کیا' کیا اس نے تم پر کوئی احسان کیا ہے جس کا تم جواب دینا چاہتے ہو۔ اس شخص نے جواب دیا: نہیں۔ میں اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوں تو فرشتے نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہوں جو تمہاری طرف آیا ہوں اس پیغام کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اس طرح محبت رکھتا ہے۔ جیسے تم اللہ تعالیٰ کی وجہ سے اس شخص سے محبت رکھتے ہو۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "اَرْصَدَهُ" کا مطلب ہے کسی کو پابند کرنا۔ لفظ "وَالْمَدْرَجَةُ" کا مطلب راستہ ہے۔ اس حدیث میں استعمال ہونے والے "تَرُبُّهَا" کا مطلب یہ ہے' تم اسے قائم کرو گے یا اس کی بہتری کی کوشش کرو گے۔

(365) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَّهُ فِي اللّٰهِ، نَادَاهُ مُنَادٍ : بِاَنْ طِبْتَ، وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ"، وَفِيْ بَعْضِ النُّسَخِ : "غَرِيْبٌ" .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ کی رضا کے لئے کسی بیمار کی عیادت کرے یا اپنے بھائی کی زیارت کرے تو ایک پکارنے والا اسے پکار کر کہتا ہے تمہیں مبارک ہو تمہارا چلنا تمہیں مبارک ہو اور تم نے جنت میں اپنی جگہ تیار کر لی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں یہ موجود ہے' یہ حدیث غریب ہے۔

(366) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَجَلِيْسِ السُّوْءِ، كَحَامِلِ الْمِسْكِ، وَنَافِخِ الْكِيْرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ : اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ، وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيْرِ : اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا مُّنْتِنَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(يُحْذِيْكَ) : يُعْطِيْكَ .

✧✧ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بہترین ساتھی اور برے ساتھی

365– ترمذی' احمد 3/8544' ابن ماجہ' ابن حبان 2961' مسلم

366– بخاری فی البیوع والذبائح (مزی فی الاطراف' شرح البخاری للحلبی) احمد 7/19680' مسلم' ابن حبان 561' القضاعی 1380' ابو داؤد

کی مثال مشک بیچنے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے۔ مشک بیچنے والا شخص یا تو تمہیں ویسے ہی دیدے گا یا تم اس سے خرید لو گے ورنہ تم کو اس سے پاکیزہ خوشبو ضرور آئے گی اور بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلا دے گا ورنہ تم کو اس سے بدبو ضرور آئے گی۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "یُحذیكَ" کا مطلب یہ ہے' وہ تمہیں دیدے گا۔

(367) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِیْنِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

وَمَعْنَاهُ: اَنَّ النَّاسَ یَقْصِدُوْنَ فِی الْعَادَةِ مِنَ الْمَرْاَةِ هٰذِهِ الْخِصَالَ الْاَرْبَعَ، فَاحْرَصْ اَنْتَ عَلٰی ذَاتِ الدِّیْنِ، وَاظْفَرْ بِهَا، وَاحْرِصْ عَلٰی صُحْبَتِهَا۔

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' کسی عورت سے چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے' اس کے نسب کی وجہ سے' اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے' تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین دار (عورت) کو ترجیح دو۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے' عام طور پر لوگ ان خوبیوں کی وجہ سے کسی عورت سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو تم یہ لالچ رکھو کہ تم دین دار عورت کو اختیار کرو اور اس کے ذریعے کامیابی حاصل کرو اور اس کے ساتھ کے طلبگار رہو۔

(368) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِیْلَ: "مَا یَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا؟" فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَیْنَ ذٰلِكَ﴾ (مریم: 64) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل سے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے' تم ہمارے پاس جتنا آتے ہو اس سے زیادہ نہیں آتے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

"ہم تمہارے پروردگار کے حکم کے تحت نازل ہوتے ہیں ہمارے آگے' ہمارے پیچھے اور اس کے درمیان جو بھی اس کی ملکیت ہے"۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(369) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا، وَّلَا یَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ"۔

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِهٖ۔

367– اخرجه البخاری (5090) و مسلم (1466) و ابو داؤد (2047) والنسائی (3230) وابن ماجه (1858)

368– بخاری فی التفسیر (3218) نسائی فی الکبریٰ (6/11319)

369– ابو داؤد فی الادب' ترمذی فی الزهد و اشار الی غرابته' احمد 4/11336' طیالسی 2213' ابو داؤد' ترمذی' دارمی 2/103' حاکم 4/128' ابن حبان 554

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' صرف مومن کے ساتھ دوستی رکھو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار لوگ کھائیں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(370) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلرَّجُلُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ، فَلْیَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ یُّخَالِلُ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ، وَّقَالَ التِّرْمِذِیُّ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ"۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا اندازہ اس کے دوست سے ہوتا ہے اس لئے ہر شخص کو اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ اس کا دوست کون ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے مستند اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(371) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ: قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ"۔

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' ایک شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جس کے ساتھ محبت رکھتا ہے ان کے ساتھ ہوگا۔

(372) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَتَی السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟" قَالَ: حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، قَالَ: "اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهُمَا: مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا مِنْ كَثِیْرِ صَوْمٍ، وَّلَا صَلَاةٍ، وَّلَا صَدَقَةٍ، وَّلٰكِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

370– اخرجه احمد (8034-8425) و ابو داؤد (4833) والترمذی (2378) واسناده حسن

371– احمد 7/19543' بخاری' مسلم' ابن حبان 557

372– متفق علیه بخاری فی الادب و مسلم فی البر۔ احمد 4/12992' مسلم' ترمذی' ابن حبان 8' عبدالرزاق 20317

✧✧ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا قیامت کب آئے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کی کیا تیاری کی ہے۔ اس نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول سے محبت، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے ساتھ ہو گے جن سے محبت رکھتے ہو۔ یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے اس کے لئے بہت سی نمازیں، روزے اور صدقہ تو تیار نہیں کیا لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔

(373) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَّلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہوا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی جس سے محبت کرتا ہے اس کے ساتھ ہوگا۔

(374) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلنَّاسُ مَعَادِنٌ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا، وَالْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ

قَوْلُهُ: "اَلْاَرْوَاحُ ..." اِلَخ مِنْ رِّوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' آدمی کانوں کی طرح ہوتے ہیں جیسے سونے اور چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جو لوگ بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ (دینی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ حاصل کرلیں اور روحیں لشکروں اور گروہوں کی مانند ہوتی ہیں، ان میں سے جو ایک دوسرے سے (عالم ارواح میں) متعارف ہوتی ہیں ان کے درمیان (دنیا میں) الفت قائم ہو جاتی ہے اور جو ایک دوسرے سے نامانوس ہوتی ہیں وہ دنیا میں بھی ایک دوسرے سے لاتعلق رہتی ہیں۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے، امام بخاری نے اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "الارواح" کے بعد والے حصے کو سیّدہ عائشہ ؓ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

(375) وَعَنْ اُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، وَيُقَالُ: ابْنُ جَابِرٍ وَّهُوَ - بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ - قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ اَمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ: اَفِيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى

373– اخرجه البخاری (6168) و مسلم (2640)

374– احمد 3/7940' مسلم' ابو داؤد' بخاری' اخرج بعضه مرفوعاً و بعضه تعليقاً

375– اخرجه مسلم (2542) و (224/2542 و/ 225)

اَتٰى عَلٰى اُوَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: اَنْتَ اُوَيْسُ ابْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ، فَبَرَاْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ، ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ، فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ" فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: الْكُوْفَةَ، قَالَ: اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا؟ قَالَ: اَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ، فَوَافَقَ عُمَرَ، فَسَاَلَهُ عَنْ اُوَيْسٍ، فَقَالَ: تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادٍ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ، ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ، كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ، فَافْعَلْ" فَاَتٰى اُوَيْسًا، فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لِيْ. قَالَ: اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ، فَاسْتَغْفِرْ لِيْ. قَالَ: لَقِيْتَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاسْتَغْفَرَ لَهُ، فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ، فَانْطَلَقَ عَلٰى وَجْهِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَيْضًا عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَدُوْا عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَفِيْهِمْ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ، فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ هَاهُنَا اَحَدٌ مِّنَ الْقَرَنِيِّيْنَ؟ فَجَاءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ: "اِنَّ رَجُلًا يَّاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: اُوَيْسٌ، لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَّهُ، قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ تَعَالٰى، فَاَذْهَبَهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَّقِيَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ".

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ: اُوَيْسٌ، وَّلَهُ وَالِدَةٌ وَّكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ، فَمُرُوْهُ، فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ".

قَوْلُهُ: "غَبْرَاءِ النَّاسِ" بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ، وَاِسْكَانِ الْبَاءِ وَبِالْمَدِّ: وَهُمْ فُقَرَاؤُهُمْ وَصَعَالِيْكُهُمْ وَمَنْ لَّا يُعْرَفُ عَيْنُهُ مِنْ اَخْلَاطِهِمْ "وَالْاَمْدَادُ" جَمْعُ مَدَدٍ: وَهُمُ الْاَعْوَانُ وَالنَّاصِرُوْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُمِدُّوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْجِهَادِ.

✧✧ حضرت اسیر بن عمرو ؓ اور ایک قول کے مطابق ابن جابرؓ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب ؓ کے پاس جب بھی اہل یمن کے کچھ افراد آتے تو وہ ان سے دریافت کیا کرتے تھے' کیا تمہارے درمیان اویس بن عامر نامی کوئی شخص ہے۔ یہاں تک کہ حضرت اویس ؓ بھی آ گئے، حضرت عمر ؓ نے ان سے دریافت کیا آپ اویس بن عامر ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر ؓ نے دریافت کیا آپ کا تعلق "مراد" قبیلے سے ہے اور "قرن" سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر ؓ نے دریافت کیا آپ کو برص کی بیماری لاحق ہوئی تھی، اس کے بعد آپ

ٹھیک ہوگئے لیکن اس کا کچھ نشان رہ گیا۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر نے دریافت کیا' آپ کی والدہ (حیات) ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مراد'' قبیلے اور ''قرن'' سے تعلق رکھنے والا اویس بن عامر نامی شخص اہل یمن کے ہمراہ تمہارے پاس آئے گا' اسے برص ہوئی ہوگی جو ٹھیک ہو چکی ہوگی البتہ ایک درہم جتنا نشان باقی رہ گیا ہوگا۔ اس کی والدہ موجود ہیں جن کا وہ فرمانبردار ہے اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھا لے تو اللہ اسے پوری کر دے گا۔ اگر تم سے ہو سکے تو تم اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کروانا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا) آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے تو حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے مغفرت کی دعا کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا، آپ کا کہاں کا ارادہ ہے، انہوں نے جواب دیا: کوفہ کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں آپ کے لئے وہاں کے گورنر کو لکھ نہ دوں۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، مجھے عام لوگوں میں شامل ہونا زیادہ پسند ہے۔ جب اگلا سال آیا تو وہاں کے معززین حج کرنے کے لئے آئے ان کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اویس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہم نے انہیں عام سے گھر اور تھوڑے سے سامان کے ساتھ چھوڑا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مراد قبیلے سے قرن سے تعلق رکھنے والا اویس بن عامر اہل یمن کے وفد کے ساتھ تمہارے پاس آئے گا اسے برص کی بیماری ہوگی جس سے وہ ٹھیک ہو چکا ہوگا، صرف ایک درہم کا نشان باقی ہوگا۔ اس کی والدہ ہوگی جس کا وہ بڑا فرمانبردار ہوگا اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھا لے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پوری کرے گا۔ اگر تم سے ہو سکے تو تم اپنے لئے دعائے مغفرت کروانا۔ پھر وہ (معزز شخص) حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور درخواست کی' تم میرے لئے دعائے مغفرت کرو تو انہوں نے فرمایا: آپ ایک نیا سفر کر کے نئے نئے واپس آئے ہیں آپ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا، آپ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تھی تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اس سے لوگوں کو ان کی عظمت کا پتہ چلا تو وہ وہاں سے روانہ ہوگئے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں' اہل کوفہ وفد کی شکل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو حضرت اویس رضی اللہ عنہ کا مذاق اڑایا کرتا تھا۔ حضرت عمر نے دریافت کیا، کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو کرم سے تعلق رکھتا ہو وہ شخص آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یمن سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا جس کا نام اویس ہوگا۔ یمن میں صرف اس کی والدہ ہوں گی۔ اسے برص کی بیماری لاحق ہوئی اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بیماری ختم کر دی اور اس پر صرف ایک دینار یا درہم جتنی جگہ پر نشان رہ گیا۔ تم میں سے جو شخص بھی اس سے ملے، اس سے اپنے لئے دعائے مغفرت کروانا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تابعین میں سب سے بہتر شخص اویس ہوگا۔ اس کی والدہ ہوگی اور اس پر ایک سفید داغ ہوگا۔ تم اس سے کہنا کہ وہ تمہارے لئے دعائے مغفرت کرے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لفظ ''غبراء الناس'' کا مطلب ہے' ان کے فقراء اور عام لوگ لوگوں کے ہجوم میں جنہیں پہچانا نہیں جا سکتا۔ لفظ امداد یہ لفظ مدد کی جمع ہے اس سے مراد مددگار اور وہ لوگ ہیں جو جہاد میں مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں۔

(376) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَاذَنْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْعُمْرَةِ، فَاَذِنَ لِىْ، وَقَالَ: ''لَا تَنْسَنا يَااُخَىَّ مِنْ دُعَائِكَ'' فَقَالَ كَلِمَةً مَّا يَسُرُّنِىْ اَنَّ لِىْ بِهَا الدُّنْيَا .

وَفِىْ رِوَايَةٍ : وَقَالَ: ''اَشْرِكْنَا يَا اُخَىَّ فِىْ دُعَائِكَ'' .

حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: ''حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ'' .

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی' آپ نے مجھے اجازت دی اور فرمایا: اے میرے بھائی اپنی دعاؤں میں ہمیں نہیں بھولنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ جو بات ارشاد فرمائی ہے' مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' اس کے بدلے میں مجھے پوری دنیا ملے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا' اے میرے بھائی اپنی دعاؤں میں ہمیں بھی شریک رکھنا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(377) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُ قُبَاءَ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا، فَيُصَلِّىْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِىْ رِوَايَةٍ : كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِىْ مَسْجِد قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ رَاكِبًا، وَّمَاشِيًا وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سوار ہو کر اور پیدل قباء جایا کرتے تھے اور وہاں (مسجد قباء میں) دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ مسجد قباء میں ہر ہفتے سوار ہو کر یا پیدل تشریف لایا کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ فَضْلِ الْحُبِّ فِى اللّٰهِ وَالْحِثِّ عَلَيْهِ وَاِعْلَامِ الرَّجُلِ مَنْ يُّحِبُّهٗ، اَنَّهٗ يُحِبُّهٗ، وَمَاذَا يَقُوْلُ لَهٗ اِذَا اَعْلَمَهٗ

باب 46: اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے کی فضیلت' اس کی ترغیب اور ایک شخص کا دوسرے شخص کو یہ بتانا' جس سے وہ محبت کرتا ہو' وہ اس سے وہ محبت کرتا ہے اور جب وہ اسے اس بارے

376- ابو داؤد باب الدعوات (1498)' ترمذی فی الدعوات (3557)' اس سند کے تمام راوی صحیح کے ہیں۔ سوائے عاصم بن عبیداللہ کے سفیان بن وکیع متکلم فیہ راوی ہے۔

377- اخرجه ابو داؤد (1498) والترمذی (3557) باسنادلایخلو من مقال

میں بتانے لگے تو کیا کہے

قَالَ اللّٰہُ تعَالٰی :

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (الفتح : 29)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے بارے میں نہایت سخت ہیں اور آپس میں بڑے رحم کرنے والے ہیں“۔ تم انہیں رکوع اور سجدے کی حالت میں دیکھو گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی چاہتے ہوں گے' ان کے چہروں کی مخصوص نشانی سجدے کے نشان ہوں گے' یہ وہ لوگ ہیں جن کی مثال تورات میں اور جن کی مثال انجیل میں (بیان کی گئی) یہ اس کھیت کی طرح جو اپنی پیداوار کو اگائے۔ پھر اسے طاقت دے اور موٹا (تازہ) کر دے' وہ اپنے سہارے سیدھی کھڑی ہو' اور کسانوں کو اچھی لگے' یہ اس لیے تاکہ ان (صحابہ) کی وجہ سے کافروں کے دل جل جائیں۔ ان میں سے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ مغفرت اور عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : ﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ﴾ (الحشر : 9)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے شہر اور ایمان کو اپنا ٹھکانہ بنا لیا وہ محبت کرتے ہیں ان لوگوں کے ساتھ جو ہجرت کر کے ان کی طرف آئے“۔

(378) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ : اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ، وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ تین خصوصیات جس شخص میں پائی جائیں گی وہ شخص ایمان کی حلاوت کو پا لے گا۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس کے نزدیک ان دونوں کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور یہ کہ وہ کسی شخص سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرے اور یہ کہ اس کے نزدیک کفر میں واپس جانا' جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے بچا لیا ہو۔ اتنا ہی ناپسندیدہ ہو جیسے اسے یہ ناپسند ہے' اسے آگ میں ڈالا جائے۔

(379) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”سَبْعَةٌ يُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ : اِمَامٌ عَادِلٌ، وَّشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ - عَزَّوَجَلَّ - وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حُسْنٍ وَّجَمَالٍ،

378–متفق علیه' احمد 4/13002' ترمذی' نسائی' ابن ماجه' ابن حبان 238' ابن منده 281

379– اخرجه احمد (4476/[illegible]) والبخاری (660) و مسلم (1031) والترمذی (2391) و مالك فی موطا (1777)

فَقَالَ: اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ، فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا خاص سایہ نصیب کرے گا۔ اس دن جب اس کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ ایک عادل حکمران دوسرا وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے نشوونما پائی ہو۔ ایک وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہتا ہو اور دو وہ افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں۔ اسی حالت میں ملتے ہوں اور اسی حالت میں جدا ہوتے ہیں اور ایک وہ شخص جسے کوئی خوبصورت اور صاحب حیثیت عورت (گناہ) کی دعوت دے اور وہ یہ جواب دے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور ایک وہ شخص جو صدقہ کرے اور اسے اتنا خفیہ رکھے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ دائیں نے کیا خرچ کیا ہے اور ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔ (متفق علیہ)

(380) وَعَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ : اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ؟ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا میرے جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ کہاں ہیں۔ آج میں انہیں اپنا خاص سایہ عطا کروں گا۔ اس دن جب میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(381) وَعَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک (کامل) مومن نہ بن جاؤ اور اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ کہ جب تم اسے کر لو گے تو تمہارے اندر محبت زیادہ ہو گی' اپنے درمیان سلام کو عام کر دو۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(382) وَعَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى، فَاَرْصَدَ اللّٰهُ

380– مسلم (2566)' موطا امام مالك (1776)

381– اخرجه مسلم (54) والبخاری فی الادب المفرد (260) والترمذی (2688) وابن ماجه (3692)

382– مسلم' احمد (3/7924)

لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا ..." وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى قَوْلِهٖ : "اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ"
رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وقد سَبَقَ بِالْبَابِ قَبْلَهُ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لئے دوسری بستی میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بھیج دیا۔
اس کے بعد یہ حدیث انہوں نے یہاں تک نقل کی ہے۔ "بے شک اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح محبت کرتا ہے جیسے تم اس کی وجہ سے اس شخص سے محبت کرتے ہو"۔
اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے اور اس سے پہلے ایک باب میں یہ حدیث روایت کی جا چکی ہے۔

(383) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الْاَنْصَارِ : "لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے انصار کے بارے میں ارشاد فرمایا: صرف مومن ان سے محبت رکھے گا اور صرف کافر ان سے بغض رکھے گا جو شخص ان سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔

(384) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : "قَالَ اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ - : اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ، لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ" .
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت معاذ ؓ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری جلال کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے (قیامت کے دن) نور کے منبروں پر ہوں گے اور انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔
اس حدیث کو امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(385) وَعَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ : دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ، فَاِذَا فَتًى بَرَّاقُ الثَّنَايَا وَاِذَا النَّاسُ مَعَهُ، فَاِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ، اَسْنَدُوْهُ اِلَيْهِ، وَصَدَرُوْا عَنْ رَاْيِهِ، فَسَاَلْتُ عَنْهُ، فَقِيْلَ : هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ، هَجَّرْتُ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِيْ بِالتَّهْجِيْرِ، وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ، فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ، ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ : وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ لِلّٰهِ،

383- بخاری' مسلم ترمذی ابن ماجہ ابن حبان 7273' ابن ابی شیبہ نمبر 157-12

384- اخرجہ الترمذی (2390)

385- موطا امام مالک 779طبرانی 20/167 حلیہ 2/131ابن حبان 577 احمد 8/22141

فَقَالَ: اللّٰهِ؟ فَقُلْتُ : اللّٰهِ، فَقَالَ: اللّٰهِ؟ فَقُلْتُ : اللّٰهِ، فَاَخَذَنِيْ بِحَبْوَةِ رِدَائِيْ، فَجَبَذَنِيْ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَبْشِرْ! فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّاِ بِاِسْنَادِهِ الصَّحِيْحِ .
قَوْلُهُ : "هَجَّرْتُ" اَيْ بَكَّرْتُ، وَهُوَ بِتَشْدِيْدِ الْجِيْمِ قَوْلُهُ : "آللّٰهِ" فَقُلْتُ : اَللّٰهِ الْاَوَّلُ بِهَمْزَةٍ مَمْدُوْدَةٍ لِلْاِسْتِفْهَامِ، وَالثَّانِيْ بِلَا مَدٍّ .

✧✧ حضرت ابوادریس خولانی ؓ بیان کرتے ہیں' میں مسجد دمشق میں داخل ہوا وہاں ایک نوجوان موجود تھا جس کے دانت بہت چمکدار تھے لوگ اس کے اردگرد موجود تھے جب ان لوگوں کے درمیان کسی بات پر اختلاف ہوتا تو وہ سب اس کی طرف رجوع کرتے اس کی رائے معلوم کرتے میں نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو بتایا گیا یہ حضرت معاذ بن جبل ؓ ہیں' جب اگلا دن ہوا تو میں جلدی آ گیا میں نے انہیں پایا کہ وہ مجھ سے بھی پہلے آ چکے ہیں پھر میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا' میں ان کا انتظار کرتا رہا' انہوں نے اپنی نماز مکمل کر لی تو میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا' میں نے انہیں سلام کیا پھر میں نے کہا اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں انہوں نے فرمایا: کیا اللہ کی قسم! میں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! انہوں نے دریافت کیا' کیا اللہ کی قسم! میں نے عرض کی: جی ہاں! اللہ کی قسم! تو انہوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑ کر مجھے اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: تمہارے لئے خوشخبری ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے لازم ہو گی جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔
یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام مالک نے موطا میں صحیح سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔
لفظ "ھجرتُ" کا مطلب یہ ہے' میں جلدی آ گیا۔ اس میں "ج" پر شد پڑھی جائے گی۔ لفظ "آاللہ" کا مطلب یہ ہے' اس کے شروع میں "ء" تھا جس پر مد موجود تھی یہ استفہام کے لئے تھا اور دوسرا مد کے بغیر ہو گا۔

(386) وَعَنْ اَبِيْ كَرِيْمَةَ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ، فَلْيُخْبِرْهُ اَنَّهُ يُحِبُّهُ"
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت ابوکریمہ مقداد بن معدیکرب ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جب کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے تو وہ اسے بتا دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

386- ابو داؤد' ترمذی' احمد' الادب المفرد للبخاری' ابن حبان 570حاکم 4/171' نسائی فی عمل الیوم واللیلہ ابن السنی فی الیوم واللیلہ 196حلیہ 6/99

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

(387) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِهٖ، وَقَالَ: "يَا مُعَاذُ، وَاللّٰهِ، اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ، ثُمَّ اُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ"

حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَآئِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ تھام کر ارشاد فرمایا' اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں پھر میں تمہیں وصیت کرتا ہوں' اے معاذ! تم ہر نماز کے بعد یہ پڑھنا نہ چھوڑنا۔

"اے اللہ! تو اپنے ذکر' شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کے لئے میری مدد کر"۔

یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی نے مستند سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

(388) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِهٖ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ لَاُحِبُّ هٰذَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "ءَ اَعْلَمْتَهٗ؟" قَالَ: لَا ۔ قَالَ: "اَعْلِمْهُ" فَلَحِقَهٗ، فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ، فَقَالَ: اَحَبَّكَ الَّذِيْ اَحْبَبْتَنِيْ لَهٗ ۔

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' ایک شخص اس کے پاس سے گزرا تو وہ شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے اسے یہ بات بتائی ہے' اس نے عرض کی' نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے یہ بات بتاؤ۔ وہ شخص اس سے جا کر ملا اور بولا: میں تم سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوں تو اس شخص نے کہا جس اللہ تعالیٰ کی وجہ سے تم مجھ سے محبت کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اپنا محبوب بنائے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے "صحیح" اسناد" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

بَابُ عَلَامَاتِ حُبِّ اللّٰهِ تَعَالٰى لِلْعَبْدِ وَالْحَثِّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهَا وَالسَّعْيِ فِيْ تَحْصِيْلِهَا

باب 47: بندے سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت اور اس بات کی ترغیب کہ ایسے اخلاق پیدا کئے جائیں اور ان کے حصول کی کوشش کی جائے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ ﴾ (آل عمران : **31**)

387- ابو داؤد' نسائی' حاکم 3/5194' احمد' طبرانی فی کتاب الرعا' ابن حبان 2345 ابن عساکر تاریخ دمشق 24/374

388- ابو داؤد 4/12516' احمد' حاکم 4/171 عبدالرزاق 20319

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تم فرما دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور وہ تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا' بے شک وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴾ (المائدة : **54**)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین کو چھوڑ جائے تو عنقریب اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور جو اس سے محبت کرتے ہوں گے جو اہل ایمان کے لئے بڑے نرم ہوں گے اور کفار کے لئے نہایت سخت ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے اور انہیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں ہوگا' وہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے وہ وسعت والا اور علم والا ہے"۔

(389) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا، فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ، كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ، وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِيْ اَعْطَيْتُهٗ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ"

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

مَعْنٰى "اٰذَنْتُهٗ" : اَعْلَمْتُهٗ بِاَنِّيْ مُحَارِبٌ لَّهٗ ۔ وَقَوْلُهٗ : "اسْتَعَاذَنِيْ" رُوِيَ بِالْبَاءِ وَرُوِيَ بِالنُّوْنِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے گا میں اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہوں اور میرا بندہ جس چیز کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے میرے نزدیک اس میں سب سے زیادہ محبوب وہ چیز ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ تھامتا ہے اور اُس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ کسی چیز سے میری پناہ مانگے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "اٰذنته" مطلب ہے' میں اسے بتا رہا ہوں کہ میں

389- بخاری منفرداً' ابن حبان 347' حلیہ ابو نعیم' بیہقی' طبرانی بسند حسن' ابو یعلی بسند ضعیف' ذہبی نے غریب کہا۔

اس کے ساتھ جنگ کروں گا۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''استعاذنی'' (وہ مجھ سے مدد مانگتا ہے)

اس کو ب اور ن دونوں کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔

(390) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ تَعَالَى الْعَبْدَ، نَادٰى جِبْرِيْلَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ فُلَانًا، فَاَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَاَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ تعالى اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ، فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَآءِ، فَيَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يحبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقُبُوْلُ فِي الْاَرْضِ، وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ، فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ. فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ: اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ، ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ".

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل سے فرماتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو تو جبرائیل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور وہ اہل آسمان کے درمیان یہ اعلان کرتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تو تم بھی اس سے محبت کرو تو اہل آسمان بھی اس شخص سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس شخص کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو تو جبرائیل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں اعلان کرتے ہیں، اور یہ کہتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر اس شخص کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب وہ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے تو جبرائیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں شخص کو ناپسند کرتا ہوں تم بھی اسے ناپسند کرو۔ جبرائیل بھی اسے ناپسند کرتے ہیں پھر وہ آسمان میں اعلان کرتے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو ناپسند کرتا ہے تو تم بھی اسے ناپسند کرو تو پھر اس شخص کے لئے زمین میں ناپسندیدگی رکھ دی جاتی ہے۔

(391) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ

390- بخاری، مسلم فی کتاب البر والصلہ، نسائی، ترمذی موطا امام مالک 1778 طیالسی 2436 عبدالرزاق 19673 ابن حبان 364

391- بخاری فی التوحید (7375)، مسلم فی الصلوٰۃ (813)، نسائی فی کتاب الصلاۃ و عمل الیوم واللیلۃ (مزی)

فَكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ ﴿بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾، فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ"؟ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ: لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ایک مہم کا امیر مقرر کیا وہ شخص اپنے ساتھیوں کو ہر رکعت میں قل ہو اللہ ہو احد پڑھایا کرتا تھا جب وہ لوگ واپس آئے، انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: اس سے دریافت کرو یہ ایسا کیوں کرتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا تو اس نے بتایا اس کی وجہ یہ ہے اس میں رحمان کی تعریف بیان کی گئی ہے تو مجھے اسے پڑھنا پسند ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

بَابُ التَّحْذِيْرِ مِنْ اِيْذَاءِ الصَّالِحِيْنَ وَالضَّعَفَةِ وَالْمَسَاكِيْنِ

باب 48: نیک لوگوں اور کمزوروں اور غریبوں کو اذیت پہنچانے سے بچنے کی تلقین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب: 58)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں اس کے بغیر کہ جو انہوں نے کمایا ہے تو وہ لوگ بڑا بہتان لگاتے ہیں اور وہ گناہ کرتے ہیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ (الضحی: 9-10)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''جہاں تک یتیم کا تعلق ہے تو تم اس پر سختی نہ کرو اور جہاں تک مانگنے والے کا تعلق ہے تو تم اسے جھڑکو نہیں''۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ، فَكَثِيْرَةٌ مِّنْهَا:

حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا: "مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ".

وَمِنْهَا حَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِيْ بَابِ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيْمِ، وَقَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا اَبَا بَكْرٍ، لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ".

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ بہت زیادہ ہیں جن میں سے ایک حضرت ابو ہریرہ ؓ سے منقول وہ حدیث ہے جو گزشتہ باب میں نقل کی جا چکی ہے۔

''جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے گا میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں''۔

ان میں سے ایک حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے منقول حدیث ہے جو اس سے پہلے یتیم کے ساتھ نرمی کا سلوک

کرنے کے باب میں گزر چکی ہے اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''اے ابوبکر! اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کر دیا''۔

(392) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ صَلّٰی صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ يُدْرِكْهُ، ثُمَّ يَكُبُّهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کی نماز ادا کرے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ذمے کے حوالے سے تم سے کسی چیز کی باز پرس نہیں کرے گا اور وہ جس سے اپنے ذمے کے بارے میں باز پرس کرے گا اور پھر اس کو (کوتاہی کا مرتکب) پائے گا تو اسے منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

بَابُ اِجْرَاءِ اَحْكَامِ النَّاسِ عَلَى الظَّاهِرِ وَسَرَائِرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی

باب **49**: لوگوں کے ظاہر پر حکم جاری کرنا اور ان کے پوشیدہ معاملات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ﴾ (التوبة: 5)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اگر وہ توبہ کرلے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے تو اس کے راستے کو چھوڑ دو''۔

(393) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے' میں ان (کفار) لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد ﷺ' اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نیز جب تک وہ نماز قائم نہ کریں اور زکوٰۃ ادا نہ کریں جب وہ ایسا کرلیں گے تو وہ اپنی جان و مال کو میری طرف سے محفوظ کرلیں گے تاہم ان کے حق (یعنی کسی سزا) کا معاملہ مختلف ہے اور ان کا

392- مسلم' ترمذی' جامع کبیر' حلیہ' احمد عن ابن عمر مرفوعاً

393- بخاری' مسلم' سنن' اربعہ نے اس کو ابو ہریرہ سے روایت کیا (جامع صغیر للسیوطی) اس روایت کو سیوطی نے اخبار متواترہ میں نقل کیا اور کہا کہ بخاری و مسلم نے ابن عمر اور ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے اور مسلم نے جابر سے نقل کیا ہے۔ (قطف الدزھار المستناثرہ فی الاخبار المتواترہ) مصنفہ ابن ابی شیبہ نے ابو بکر صدیق' عمر فاروق' ابن اویس' جریر البجلیؓ سے روایت کی ہے اور طبرانی نے انس' سمرہ بن جندب اور سہل بن سعد اور ابن عباس اور ابو بکر اور ابو مالک اشجعیؓ سے نقل کی ہے جبکہ بزاز سے عیاض انصاری اور نعمان و بشیرؓ سے روایت کی ہے۔

حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا''۔

(394) وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: ''مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ، وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

✧✧ حضرت ابو عبداللہ طارق بن اشیم' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اس بات کا اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے اور پھر وہ تمام جھوٹے خداؤں کا انکار کرے تو اس کا مال اور اس کی جان محترم ہو جائیں گے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا''۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(395) وَعَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَّقِيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ، فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ اِحْدٰی يَدَیَّ بِالسَّيْفِ، فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَاذَ مِنِّیْ بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، ءَاَقْتُلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ: ''لَا تَقْتُلْهُ'' فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَطَعَ اِحْدٰی يَدَیَّ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا؟! فَقَالَ: ''لَا تَقْتُلْهُ، فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ، وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِیْ قَالَ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَمَعْنٰی ''اَنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ'' اَیْ: مَعْصُوْمُ الدَّمِ مَحْكُوْمٌ بِاِسْلَامِهٖ۔ وَمَعْنٰی ''اَنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ'' اَیْ: مُبَاحُ الدَّمِ بِالْقِصَاصِ لِوَرَثَتِهٖ لَا اَنَّهٗ بِمَنْزِلَتِهٖ فِی الْكُفْرِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

✧✧ حضرت ابو معبد مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے' اگر میں کسی کافر کے مقابلے میں آؤں اور ہم دونوں کی لڑائی شروع ہو جائے اور وہ میرے ایک ہاتھ کو تلوار کے ذریعے مار کر اسے کاٹ دے پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کے پیچھے چلا جائے اور بولے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا تو کیا میں اس کو قتل کر دوں یارسول اللہ! اس کے یہ کہنے کے بعد؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو۔ میں نے یہ عرض کی: یارسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا تھا اور اسے کاٹنے کے بعد پھر اس نے یہ بات کہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو۔ اگر تم اسے قتل کر دو گے تو وہ تمہاری اس جگہ پر آ جائے گا جو تمہارے اس کے قتل کرنے سے پہلے تھی اور تم اس کی جگہ پر چلے جاؤ گے جو اس کے یہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھی (متفق علیہ)

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ''انه بمنزلتك'' کا مطلب یہ ہے: اس کا خون محفوظ ہوگا اور اس پر اسلامی احکامات نافذ ہونگے اور ''انك بمنزلته'' سے مراد یہ ہے: اس کے وارثوں کیلئے قصاص کے طور پر تمہارا خون مباح ہوگا۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ کفر میں اس طرح ہوگا۔ (واللہ اعلم)

394- اخرجه مسلم (23)

395- احمد 9/23878 بخاری' مسلم' ابو داؤد' عبدالرزاق 1899 ابن ابی شیبه 12610 ابن حبان 164 بیهقی 1958 ابن منده

(396) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ عَلٰى مِيَاهِهِمْ، وَلَحِقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَكَفَّ عَنْهُ الْاَنْصَارِيُّ، وطَعَنْتُهُ بِرُمْحِيْ حَتّٰى قَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ، بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ: "يَا اُسَامَةُ، اَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟!" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا، فَقَالَ: "اَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟!" فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَتَلْتَهُ؟!" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِّنَ السِّلَاحِ، قَالَ: "اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتّٰى تَعْلَمَ اَقَالَهَا اَمْ لَا؟!" فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ اَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ.

"اَلْحُرَقَةُ" بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِ الرَّاءِ: بَطْنٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ: الْقَبِيْلَةُ الْمَعْرُوْفَةُ. وَقَوْلُهُ: "مُتَعَوِّذًا": اَيْ مُعْتَصِمًا بِهَا مِنَ الْقَتْلِ لَا مُعْتَقِدًا لَّهَا

✧✧ حضرت اسامہ بن زید ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں جہینہ قبیلے کی شاخ حرقہ کی طرف بھیجا ہم نے صبح کے وقت ان کے پانی کے پاس ان پر حملہ کیا۔ میرا اور ایک انصاری شخص کا ان کے فرد کے ساتھ سامنا ہوا۔ ہم نے اس پر قابو پالیا تو اس نے کہا لا الہ اللہ انصاری نے اپنے ہاتھ کو روک لیا۔ میں نے اپنے نیزے کے ذریعے اسے زخمی کر کے اسے قتل کر دیا۔ جب ہم لوگ مدینہ منورہ آئے اور نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا پتہ چلا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اسامہ! تم نے اسے لا الہ اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے بچنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے لا الہ اللہ کہنے کے بعد اسے قتل کر دیا تھا۔ آپ یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی کہ کاش میں نے اس دن سے پہلے اسلام قبول نہ کیا ہوتا۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے لا الہ اللہ پڑھ لیا تھا اور پھر تم نے اسے قتل کر دیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے ہتھیار کے خوف سے یہ پڑھا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے دل کو چیر کر دیکھا تھا جو تمہیں پتہ چل گیا کہ اس نے یہ دل سے پڑھا ہے یا نہیں۔ نبی اکرم ﷺ یہ بات دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی کہ میں نے اسی دن اسلام قبول کیا ہوتا۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں "حُرقہ" جہینہ قبیلے کی ایک شاخ ہے یہ ایک معروف قبیلہ ہے۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "متعوذاً" کا مطلب یہ ہے' اس نے قتل سے بچنے کے لئے ایسا کیا ہے۔ اس کا اعتقاد رکھتے ہوئے ایسا نہیں کیا۔

(397) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا

396- بخاری فی المغازی والدیات' مسلم فی الایمان' ابو داؤد فی الجهاد' البزاز (اطراف مزی) ابن حبان 4751' احمد 21804

مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَاَنَّهُمُ الْتَقَوْا، فَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِذَا شَاءَ اَنْ يَّقْصِدَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ، وَاَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ. وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهُ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَلَمَّا رَفَعَ عَلَيْهِ السَّيْفَ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَتَلَهُ، فَجَآءَ الْبَشِيْرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ وَاَخْبَرَهُ، حَتّٰى اَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ، فَدَعَاهُ فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: "لِمَ قَتَلْتَهُ؟" فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ، وَقَتَلَ فُلَانًا وَفُلَانًا، وَّسَمّٰى لَهُ نَفَرًا، وَّاِنِّيْ حَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَاَى السَّيْفَ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَقَتَلْتَهُ؟" قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: "فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟" قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اسْتَغْفِرْ لِيْ. قَالَ: "وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟" فَجَعَلَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ: "كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جندب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے بعض مشرکین کے خلاف ایک جنگی مہم روانہ کی' فریقین میں جنگ ہوئی' مشرکین کے لشکر کا ایک سپاہی ایسا شہ زور تھا کہ جس مسلمان کی طرف متوجہ ہوتا اسے شہید کر دیتا۔ ایک مسلمان سپاہی اس کی تاک میں تھا (راوی کہتے ہیں) ہمارے درمیان یہی مشہور ہے' وہ حضرت اسامہ بن زید ؓ تھے' جب آپ نے اس پر وار کرنے کے لیے تلوار لہرائی تو وہ بولا' لا الہ الا اللہ' مگر اس کے باوجود آپ نے اسے قتل کر دیا۔ جب قاصد نے نبی اکرم ﷺ کو اس فتح کی خوش خبری سنائی تو ساتھ میں اس واقعہ کے بارے میں بھی بتایا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ ؓ کو بلا کر دریافت کیا: تم نے اسے کیوں قتل کیا؟ حضرت اسامہ ؓ نے جواب دیا: یارسول اللہ ﷺ! اس نے بہت سے مسلمانوں کو شہید کیا تھا' اور ساتھ میں ان صحابہ ؓ کے نام بھی گنوا دیئے پھر جب اس نے دیکھا کہ اب وہ میری تلوار کی زد میں آ چکا ہے' تو اس نے کلمہ پڑھ لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا (پھر بھی) تم نے اسے قتل کر دیا؟ حضرت اسامہ ؓ نے عرض کی' جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ کلمہ قیامت کے دن تمہارے سامنے آئے گا' تو تم کیا کرو گے؟ حضرت اسامہ نے عرض کی' یارسول اللہ! آپ میرے لیے دعائے مغفرت کریں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ کلمہ قیامت کے دن آئے گا تو تم کیا کرو گے؟ (راوی کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ اسی بات کو دہراتے رہے۔ جب وہ کلمہ قیامت کے دن اٹھے گا تو تم کیا کرو گے؟

(398) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: اِنَّ نَاسًا كَانُوْا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ، وَاِنَّمَا نَاْخُذُكُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ اَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا اَمَّنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ، وَلَيْسَ لَنَا مِنْ سَرِيْرَتِهِ شَيْءٌ، اَللّٰهُ يُحَاسِبُهُ فِيْ سَرِيْرَتِهِ، وَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا سُوْءًا لَّمْ نَاْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَاِنْ قَالَ: اِنَّ سَرِيْرَتَهُ حَسَنَةٌ.

397- مسلم فی الایمان (97)

398- بخاری فی الشهادت (2641)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں وحی کے ذریعے لوگوں کا مواخذہ ہو جاتا تھا۔ اب وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ ہم اب ظاہر کے مطابق مواخذہ کریں گے جو ہمارے سامنے بہتر ظاہر ہوگا۔ ہم اسے امن دیں گے اور اسے قریب رکھیں گے اس کے پوشیدہ معاملات کے ساتھ ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ خود اس کے پوشیدہ معاملات کا حساب لے گا اور جو شخص ہمارے سامنے برائی ظاہر کرے گا ہم اسے امن نہیں دیں گے اور اس کی تصدیق نہیں کریں گے اگرچہ وہ یہ کہے کہ اس کا باطن اچھا ہے۔

بَابُ الْخَوْفِ

باب 50: خوف کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴾ (البقرة : 40)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور مجھی سے تم ڈرتے رہو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴾ (البروج : 12)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بہت سخت ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ وَّمَا نُؤَخِّرُهٗ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴾

(ھود : 102-106)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اسی طرح تمہارے پروردگار نے گرفت کی جب اس نے اس بستی پر گرفت کی جو ظالم تھی اس کی گرفت دردناک اور سخت ہے' بے شک اس میں نشانیاں ہیں اس شخص کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو یہ وہ دن ہے جب لوگوں کو اس کے سامنے جمع کیا جائے گا' یہ وہ دن ہے جب سب حاضر ہوں گے اور ہم نے اس دن کو مخصوص مدت کے لئے موخر کیا ہے اس دن جب وہ آئیں گے تو کوئی بھی شخص اس کی اجازت کے بغیر بات نہیں کرے گا' ان میں سے بعض لوگ بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت ہوں گے تو وہ لوگ جو بد بخت ہوں گے وہ جہنم میں ہوں گے ان کے لئے اس میں مصیبت اور چیخ و پکار ہوگی''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ﴾ (آل عمران : 28)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے بارے میں تمہیں ڈراتا ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴾

(عبس : 37-34)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اس دن جب آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا اپنی ماں اور اپنے باپ سے بھاگے گا اپنی بیوی اور اپنے بچوں سے بھاگے گا اس دن ہر شخص کو اپنی ہی فکر ہوگی''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴾

(الحج : 2-1)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ عظیم چیز ہے جب تم اسے دیکھو گے دودھ پلانے والی عورت وہ اپنے بچے سے غافل ہو جائے گی اور حاملہ عورت اپنے حمل کو ضائع کر دے گی اور تم لوگوں کو مدہوش دیکھو گے حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب شدید ہوگا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ﴾ (الرحمٰن : 46)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''جو اپنے پروردگار کی عظمت سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاءَلُوْنَ قَالُوْا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ، فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴾ (الطور : 28-25)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور وہ ایک دوسرے سے یہ پوچھنے لگتے ہیں کہتے ہیں بے شک پہلے تو ہم اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا اور اس نے ہمیں لُو کے عذاب سے بچا لیا' بے شک اس سے پہلے ہم نے اس کی عبادت کی تھی' بے شک وہ مہربان اور رحم کرنے والا ہے''۔

وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ جِدًّا مَّعْلُوْمَاتٌ وَّالْغَرَضُ الْاِشَارَةُ اِلٰى بَعْضِهَا وَقَدْ حَصَلَ :

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ جِدًّا فَنَذْكُرُ مِنْهَا طَرَفًا وَّبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ :

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں مقصد صرف ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کرنا ہے اور وہ مقصد حاصل ہو گیا ہے۔

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ بھی بہت سی ہیں ان میں سے چند ایک کا یہاں تذکرہ کریں گے۔

(399) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: "اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُّطْفَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ، فَيَنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحَ، وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكَتْبِ رِزْقِهٖ وَاَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِيْدٌ. فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ بات بتائی آپ سچے ہیں اور آپ کی تصدیق کی گئی ہے' کسی شخص کے مادہ تخلیق کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی شکل میں رکھا جاتا ہے۔ پھر وہ اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر وہ اتنے ہی عرصے تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر فرشتے کو بھیجا جاتا ہے وہ روح پھونک دیتا ہے۔

اسے چار چیزوں کا حکم دیا جاتا ہے اس کے رزق اس کی زندگی اس کے عمل اور اس کے بدبخت یا نیک ہونے کے بارے میں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کوئی شخص اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان میں صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جہنم کا سا عمل کرنے لگتا ہے۔ اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی شخص اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت کے سے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

(400) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَّجُرُّوْنَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس دن جہنم کو لایا جائے گا اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی۔ ان میں سے ہر ایک لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

(401) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ لَرَجُلٌ يُّوْضَعُ فِیْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِیْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ. مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا، وَّاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

399- اخرجه البخاری (3208) و مسلم (2643) وابو داؤد (7408) والترمذی (2137) وابن ماجه (76)

400- اخرجه مسلم (2824) والترمذی (2573)

401- بخاری فی الرقاق' مسلم فی صفة النار' کتاب الایمان (مزی)

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن سب سے زیادہ آسان عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے دونوں تلوؤں کے نیچے دو انگارے رکھے جائیں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا اور وہ یہ سمجھے گا کہ اس سے زیادہ شدید عذاب اور کسی کو نہیں ہو رہا حالانکہ اسے سب سے زیادہ ہلکا عذاب ہوگا۔ (متفق علیہ)

(402) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى حُجْزَتِهٖ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے جنہیں جہنم نے ان کے ٹخنوں سے پکڑا ہوا ہوگا۔ ان میں سے کچھ وہ لوگ ہوں گے جنہیں جہنم نے ان کے گھٹنوں سے پکڑا ہوا ہوگا اور ان میں سے کچھ وہ لوگ ہوں گے جنہیں جہنم نے ان کی کمر سے پکڑا ہوا ہوگا اور ان میں سے کچھ وہ لوگ ہوں گے جنہیں جہنم نے ان کی گردن سے پکڑا ہوا ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

"الْحُجْزَةُ": مَعْقِدُ الْاِزَارِ تَحْتَ السُّرَّةِ، وَ"التَّرْقُوَةُ" بِفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ: هِیَ الْعَظْمُ الَّذِیْ عِنْدَ ثُغْرَةِ النَّحْرِ، وَلِلْاِنْسَانِ تَرْقُوَتَانِ فِیْ جَانِبَیِ النَّحْرِ.

"الْحُجْزَةُ" تہہ بند باندھنے کی جگہ جو ناف کے نیچے ہو۔ "التَّرْقُوَةُ" میں "ت" پر زبر "ق" پر پیش ہے۔ یہ وہ ہڈی ہے جو قربانی والی رگ کے قریب ہوتی ہے۔ قربانی والی رگ کے دونوں کناروں پر انسان کی دو ہوتی ہیں۔

(403) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِیْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ"الرَّشْحُ": الْعَرَقُ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے پسینے میں نصف کانوں تک ڈوبا ہوا ہوگا۔ (متفق علیہ)

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "الرَّشْح" کا مطلب پسینہ ہے۔

(404) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خطبنا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطّ، فَقَالَ: "لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا" فَغَطّٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ، وَلَهُمْ خَنِيْنٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

402- مسلم (2845)' احمد 7/20123

403- اخرجه البخاری (4938) و مسلم (2862) والترمذی (3335)

404- بخاری فی التفیر' مسلم فی الفضائل' ترمذی فی التفسیر' نسائی فی الرقائق (مزی) ابن حبان 106 احمد 4/12659 عبدالرزاق 20796

وَفِیْ رِوَایَةٍ : بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَصْحَابِهٖ شَیْءٌ فَخَطَبَ، فَقَالَ: "عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا" فَمَا اَتٰی عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمٌ اَشَدُّ مِنْهُ، غَطَّوْا رُؤُسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِیْنٌ ۔

"اَلْخَنِیْنُ" بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ : هُوَ الْبُکَاءُ مَعَ غُنَّةٍ وَانْتِشَاقِ الصَّوْتِ مِنَ الْاَنْفِ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا میں نے اس کی مانند خطبہ نہیں سنا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھیوں کے بارے میں کسی چیز کا پتہ چلا تو آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میرے سامنے جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا میں نے آج کے دن کی طرح بھلائی اور برائی کو ایک ساتھ کبھی نہیں دیکھا۔ اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر اس سے زیادہ شدید دن اور کوئی نہیں آیا۔ انہوں نے اپنے سر ڈھانپ لیے اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی۔

"اَلْخَنِیْنُ" بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ : هُوَ الْبُکَاءُ مَعَ غُنَّةٍ وَانْتِشَاقِ الصَّوْتِ مِنَ الْاَنْفِ ۔

"اَلْخَنِیْنُ" میں "خ" ہے۔ یہ ناک کی آواز کے ہمراہ رونا ہے۔

(405) وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: "تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْهُمْ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ" قَالَ سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ الرَّاوِیْ عَنِ الْمِقْدَادِ : فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ مَا یَعْنِیْ بِالْمِیْلِ، اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِیْلَ الَّذِیْ تُکْتَحَلُ بِهِ الْعَیْنُ؟ قَالَ: "فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِی الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی حِقْوَیْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ یُّلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا" . وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ اِلٰی فِیْهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن سورج کو مخلوق کے پاس لایا جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کا فاصلہ ایک میل جتنا رہ جائے گا۔

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے سلیم بن عامر نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے نہیں معلوم کہ میل سے مراد کیا ہے۔ اس سے مراد زمین کی مسافت ہے یا وہ سرمہ دانی کی سلائی ہے جس سے آنکھ میں سرمہ ڈالا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: لوگ اپنے اعمال کے حساب سے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے کسی کا پسینہ ٹخنے تک ہوگا' کسی کا گھٹنوں تک ہوگا' کسی کا پیٹھ تک ہوگا اور کسی شخص کو پسینے کی لگام نے کھینچا ہوا ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

405- مسلم (2864)

(406) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا، وَّیُلْجِمُهُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

وَمَعْنٰی "یَذْهَبُ فِی الْاَرْضِ" : یَنْزِلُ وَیَغُوْصُ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن لوگ پسینے میں ڈوب جائیں گے یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں 70 گز تک چلا جائے گا اور اس نے ان لوگوں کو لگام ڈالی ہوئی ہوگی یہاں تک کہ وہ ان کے کانوں تک پہنچا ہوا ہوگا۔ (متفق علیہ)

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "یَذْهَبُ فِی الْاَرْضِ" کا مطلب ہے زمین میں اترے گا اور اس میں جذب ہو جائے گا۔

(407) وَعَنْهُ ، قَالَ: کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ وَجْبَةً ، فَقَالَ: "هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟" قُلْنَا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ۔ قَالَ: "هٰذَا حَجَرٌ رُمِیَ بِهٖ فِی النَّارِ مُنْذُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا، فَهُوَ یَهْوِیْ فِی النَّارِ الْاٰنَ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی قَعْرِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اسی دوران آپ نے ایک آواز سنی۔ آپ نے دریافت کیا' کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کس چیز کی آواز ہے۔ ہم نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ پتھر ہے جسے جہنم میں ستر سال پہلے پھینکا گیا تھا تو اب جب وہ اس کی گہرائی تک پہنچ گیا تو تم نے اس کی آواز سنی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(408) وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ، فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ، وَیَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ، وَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

✧✧ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اس کا پروردگار کلام کرے گا۔ اس شخص کے اور اس کے پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے صرف وہی چیز نظر آئے گی جو اس نے آگے بھیجی تھی۔ وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو اسے وہی چیز نظر آئے گی جو اس نے آگے بھیجی تھی۔ وہ اپنے آگے دیکھے گا تو اسے صرف جہنم نظر آئے گی جو اس کے مدمقابل ہوگی اور تم جہنم

406-بخاری فی الرقاق (6532)' مسلم باب صفة الجنه والنار (2863)

407- مسلم (2844)

408- احمد 6/18674 طیالسی 1039 بخاری' مسلم' نسائی ابن حبان 473 ابن ابی شیبه 3/110 طبرانی کبیر 17/220

سے بچو۔ خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو۔ (متفق علیہ)

(409) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ، اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ، مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَّاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِّلّٰهِ تَعَالٰی. وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَّمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَی الْفُرُشِ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی"

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

وَ"اَطَّتْ" بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَتَشْدِيْدِ الطَّاءِ وَ"تَئِطَّ" بِفَتْحِ التَّاءِ وَبَعْدَهَا هَمْزَةٌ مَّكْسُوْرَةٌ، وَالْاَطِيْطُ: صَوْتُ الرَّحْلِ وَالْقَتَبِ وَشِبْهِهِمَا، وَمَعْنَاهُ: اَنَّ كَثْرَةَ مَنْ فِی السَّمَآءِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْعَابِدِيْنَ قَدْ اَثْقَلَتْهَا حَتّٰی اَطَّتْ. وَ"الصُّعُدَاتُ" بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ: الطُّرُقَاتُ: وَمَعْنٰی: "تَجْاَرُوْنَ": تَسْتَغِيْثُوْنَ.

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں وہ چیز دیکھ لیتا ہوں جسے تم نہیں دیکھ سکتے۔ آسمان چر چراتا ہے اور اسے ایسا کرنا بھی چاہئے کیونکہ اس میں چار انگلیوں کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہے جو خالی ہو ہر جگہ پر فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کے لئے اپنی پیشانی رکھی ہوئی ہے۔ اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ اور تم بستروں پر عورتوں سے لذت حاصل نہ کرو بلکہ تم اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے مختلف راستوں کی طرف نکل جاؤ۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "اَطَّتْ" اس میں "ء" پر زبر پڑھی جائے گی اور "ط" پر شد پڑھی جائے گی۔

"تَئِطُّ" اس میں "ت" پر زبر پڑھی جائے گی اس کے بعد "ء" ہوگا' جس پر زیر پڑھی جائے گی۔

وَالْاَطیط اس سے مراد آدمی یا لکڑی یا دیگر چیزوں کی آواز ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے' آسمان میں عبادت کرنے والے فرشتوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے' انہوں نے آسمان کو وزنی کر دیا ہے یہاں تک کہ وہ چر چراتا ہے۔

"الصُّعُدات" اس میں "ص" پر پیش پڑھی جائے گی اور "ع" پر بھی پیش پڑھی جائے گی۔ اس کا مطلب مختلف راستے ہیں۔

"تَجْاَرُوْن" اس کا مطلب یہ ہے' تم مدد مانگنے کے لئے ایسا کرو گے۔

(410) وَعَنْ اَبِیْ برزة - بِرَاءٍ ثُمَّ زَایٍ - نَضْلَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰی يُسْاَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ؟ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَا فَعَلَ فِيْهِ؟ وَعَنْ مَّالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ؟ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ؟ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ؟"

409–ترمذی فی الذھد' ابن ماجه عن ابی ذر' احمد 8/21572

410–اخرجه الترمذی (2425)

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ' اس میں "ر" ہے اس کے بعد "ز" ہے' نضلہ بن عبید اسلمی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن آدمی اس وقت تک کھڑا رہے گا جب تک اس سے اس کی زندگی کے بارے میں دریافت نہیں کیا جاتا کہ وہ اس نے کس طرح بسر کی اور اس کے علم کے بارے میں دریافت نہیں کیا جاتا کہ اس نے اس پر کسی حد تک عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں دریافت نہیں کیا جاتا کہ اس نے اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے جسم کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا کہ اس نے اسے کن کاموں کے لئے استعمال کیا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ "حسن صحیح" ہے۔

(411) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾ (الزلزلة: 4) ثُمَّ قَالَ: "اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا"؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: "فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰی كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰی ظَهْرِهَا تَقُوْلُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِیْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا"

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"اس دن وہ زمین اپنی خبریں دے گی"۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی اطلاع یہ ہوگی کہ وہ ہر بندے اور بندی کے بارے میں یہ گواہی دے گی کہ انہوں نے اس کی پشت پر کیا کام کیا وہ یہ کہے گی تم نے یہ' یہ کام اس' اس دن کیا تھا تو یہ اس کا اطلاع دینا ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(412) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ اَنْعَمُ! وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ، وَاسْتَمَعَ الْاِذْنَ مَتٰی يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ" فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ: "قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

"اَلْقَرْنُ": هُوَ الصُّوْرُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ﴾ كَذَا فَسَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں کیسے سکون کے ساتھ رہ سکتا

411– ترمذی فی الزھر' نسائی التفسیر' احمد 3/8876 ابن حبان 7360 حاکم 3/3965

412– ترمذی ابواب الزھد' نسائی فی التفسیر۔ ابن حبان 8231 ابو یعلیٰ 71 احمد 1/3010

ہوں جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے اپنا منہ صور کے ساتھ لگایا ہوا ہے اس نے اپنے کان اس طرف لگائے ہوئے ہیں کب اسے پھونک مارنے کا حکم ملے اور وہ پھونک مار دے۔ یہ بات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بنی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ ہدایت کی کہ تم یہ پڑھا کرو۔

''ہمارے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے''۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ''القرن'' سے مراد صور ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے۔ ''اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہی وضاحت کی ہے۔

(413) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَافَ اَدْلَجَ، وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ . اَلا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ، اَلا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

وَ"اَدْلَجَ": بِاِسْكَانِ الدَّالِ وَمَعْنَاهُ سَارَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ . وَالْمُرَادُ التَّشْمِيْرُ فِى الطَّاعَةِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص خوف کا شکار ہو وہ جلدی چل پڑتا ہے اور جو جلدی چل پڑتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے یہ بات یاد رکھنا اللہ تعالیٰ کا سامان بہت مہنگا ہے اور یہ بات یاد رکھنا اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ لفظ ''ادلج'' میں ''د'' کو ساکن پڑھا جائے گا اس کا مطلب یہ ہے رات کے ابتدائی حصے میں سفر شروع کر دینا اور اس سے مراد یہ ہے عبادت میں بھرپور کوشش کرنا باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(414) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ؟! قَالَ: "يَاعَائِشَةُ، الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يُهِمَّهُمْ ذٰلِكَ" .

وَفِىْ رِوَايَةٍ: "الْاَمْرُ اَهَمُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"غُرْلًا" بِضَمِّ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ، اَىْ: غَيْرَ مَخْتُوْنِيْنَ .

✧✧ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن لوگوں کو برہنہ پاؤں برہنہ جسم ختنے کے بغیر زندہ کیا جائے گا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا مرد اور عورتیں ایک ساتھ ہوں گی اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اس وقت معاملہ اتنا شدید ہوگا کہ

413–ترمذی فی الزھد' حاکم 4/7852

414– بخاری (2527) و مسلم (2859) ونسائی (2083) وابن ماجہ (4276)

انہیں اس کا خیال بھی نہیں آئے گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: معاملہ اتنا ہولناک ہوگا کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔ (متفق علیہ)

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''غرل'' میں غ پر پیش پڑھی جائے گی اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

بَابُ الرَّجَاءِ

باب 51: (اللہ تعالیٰ کے فضل کی) امید کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ قُلْ يَا عِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾ (الزمر: 53)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم یہ فرما دو! اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے ساتھ زیادتی کی ہے تم لوگ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو وہ تمام گناہوں کو بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَهَلْ نُجَازِىْ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴾ (سبا: 17)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''ہم صرف ناشکرے کو ہی سزا دیں گے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ اِنَّا قَدْ اُوْحِىَ اِلَيْنَا اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴾ (طٰہٰ: 48)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''بے شک ہماری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے عذاب اس شخص کو ہوگا جو جھٹلائے گا اور منہ پھیر لے گا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَرَحْمَتِىْ وَسِعَتْ كُلَّ شَىْءٍ ﴾ (الاعراف: 156)

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَرَحْمَتِىْ وَسِعَتْ كُلَّ شَىْءٍ﴾ (الاعراف: 156)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور میری رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے''۔

(415) وَعَنْ عبادة بن الصامتِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ

415– احمد 8/22738 بخاری' مسلم' نسائی فی عمل الیوم واللیلہ 1130 ابن حبان 207 ابو عوانہ ص 1 ج 6

وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَّالنَّارَ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : "مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ" .

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس بات کی گواہی دے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام' اللہ تعالیٰ کے بندے اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے مریم کی طرف القاء کیا' اور اس کی (طرف سے آنے والی) روح ہیں' جنت حق ہے اور جہنم حق ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں''۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ' اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔

(416) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "يَقُولُ اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ - : مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ، وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ . وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَّمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً، وَّمَنْ لَّقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

مَعْنَى الْحَدِيثِ : "مَنْ تَقَرَّبَ" إِلَيَّ بِطَاعَتِي "تَقَرَّبْتُ" إِلَيْهِ بِرَحْمَتِي وَإِنْ زَادَ زِدْتُّ "فَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي" وَأَسْرَعَ فِي طَاعَتِي "أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً" أَيْ : صَبَبْتُ عَلَيْهِ الرَّحْمَةَ وَسَبَقْتُهُ بِهَا وَلَمْ أُحْوِجْهُ إِلَى الْمَشْيِ الْكَثِيرِ فِي الْوُصُولِ إِلَى الْمَقْصُودِ "وَقُرَابُ الْأَرْضِ" بِضَمِّ الْقَافِ، وَيُقَالُ : بِكَسْرِهَا وَالضَّمُّ أَصَحُّ وَأَشْهَرُ وَمَعْنَاهُ : مَا يُقَارِبُ مِلَاهَا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی کرے گا اسے دس گنا اجر ملے گا اور میں زیادہ بھی دے سکتا ہوں اور جو شخص ایک برائی کرے گا اس کا بدلہ (گناہ) ایک برائی جتنا ہوگا یا پھر میں اسے بخش دوں گا اور جو شخص ایک ہاتھ میرے قریب آئے گا میں ایک بالشت اس سے قریب ہوں گا اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوگا میں ایک گز اس کے قریب ہوں گا جو شخص چلتے ہوئے میری طرف آئے گا میں دوڑتے ہوئے اس کی طرف آؤں گا۔ جو شخص زمین جتنے گناہ لے کر میری بارگاہ میں حاضر ہو لیکن وہ کسی کو میرا شریک نہ سمجھتا ہو تو میں اتنی ہی مغفرت کے ہمراہ اس سے ملاقات کروں گا۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) حدیث کا معنی یہ ہے: جو کوئی عبادت کے ذریعے میری قربت حاصل کرے میں اپنی رحمت کے ساتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اگر وہ زیادہ کوشش کرے گا تو میری طرف سے بھی زیادہ رحمت ہوگی۔ اور پیدل چل کر آنے کا مطلب یہ ہے کہ میری عبادت کی طرف جلدی کرتا ہے اور دوڑ کر آنے کا مطلب یہ ہے کہ میں بھی پھر اس پر اپنی

416- مسلم (2687) وابن ماجہ (3821)

رحمت انڈیل دیتا ہوں اور حصول مقصد کیلئے اس کو زیادہ چلنے کی تکلیف نہیں دیتا۔ اور "قراب الارض" میں "ق" ضمہ کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے اور کسرہ کے ساتھ بھی لیکن ضمہ کا قول زیادہ صحیح اور مشہور ہے اور اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جو زمین کو تقریباً بھر دیں گی۔

(417) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا الْمُوجِبَتَانِ؟ قَالَ: "مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! (جنت اور جہنم کو) واجب کر دینے والی دو چیزیں کیا ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ سمجھتا ہو وہ جنت میں جائیگا اور جو اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اس کا شریک سمجھتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(418) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ "يَا مُعَاذُ" قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: "يَا مُعَاذُ" قَالَ: لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: "يَا مُعَاذُ" قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، ثَلَاثًا، قَالَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَّشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ" قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: "إِذًا يَتَّكِلُوا" فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَقَوْلُهُ : "تَأَثُّمًا" أَيْ خَوْفًا مِّنَ الْإِثْمِ فِي كَتْمِ هٰذَا الْعِلْمِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سواری پر سوار کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے تین مرتبہ ایسا کہا۔ پھر آپ نے فرمایا: جو بندہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور وہ صدق دل سے اس کی گواہی دے تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اس بارے میں نہ بتا دوں تاکہ وہ خوشخبری حاصل کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ اسی پر تکیہ کر لیں گے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اپنے مرنے کے وقت گناہ سے بچنے کے لئے بیان کی تھی۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ گناہ سے بچنے سے مراد یہ ہے' علم کو چھپانے کے

417- مسلم کتاب الایمان (93)

418- بخاری (128) و مسلم (32)

گناہ سے بچنے کے خوف سے انہوں نے یہ سنائی تھی۔

(419) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ - اَوْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - شَكَّ الرَّاوِیْ - وَلَا يَضُرُّ الشَّكُّ فِیْ عَيْنِ الصَّحَابِیِّ ؛ لِاَنَّهُمْ كُلُّهُمْ عُدُولٌ - قَالَ: لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوْكَ، اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ اَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَاَكَلْنَا وَادَّهَنَّا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِفْعَلُوْا" فَجَاءَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ، وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ فِیْ ذٰلِكَ الْبَرَكَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ" فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهُ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِیْءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ يَّسِيْرٌ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: "خُذُوْا فِیْ اَوْعِيَتِكُمْ" فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِی الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَئُوْهُ وَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے یا شاید صحابی کی معین شخصیت کے بارے میں شک کی وجہ سے کوئی حرج نہیں کیونکہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' غزوۂ تبوک کے موقع پر لوگ شدید بھوک کا شکار ہو گئے تو لوگوں نے عرض کی' یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ اجازت دیں تو ہم پانی لانے کے لیے مخصوص اونٹوں کو ذبح کر کے کھانے اور تیل حاصل کرنے میں استعمال کر لیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا کر لو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی' یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں مزید کم ہو جائیں گی اس لیے یہ مناسب ہوگا کہ آپ لوگوں کا بچا ہوا کھانے کا سامان منگوائیں اور پھر اس پر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اس میں ان لوگوں کے لیے برکت ہو۔ امید ہے' اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! یہ ٹھیک ہے آپ نے دسترخوان منگوایا اور پھر لوگوں کا بچا ہوا کھانے کا سامان منگوایا' کوئی شخص ہاتھ میں جوار' کوئی ہاتھ میں کھجور' کوئی روٹی کا ٹکڑا لیے ہوئے آ رہا تھا یہاں تک کہ یہ سب چیزیں دسترخوان پر اکٹھی ہو گئیں تاہم ان کی مقدار بہت کم تھی پھر نبی اکرم ﷺ نے برکت کی دعا کی اور لوگوں کو حکم دیا (دسترخوان سے یہ چیزیں اُٹھا کر) اپنے برتن بھرنا شروع کر دو۔ چنانچہ سب لوگوں نے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر میں موجود ہر برتن بھر گیا۔ لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا بچ گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' صرف اللہ عبادت کے لائق ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں جو شخص ان دونوں امور (پر ایمان کے) ہمراہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا حالانکہ اسے ان دونوں کے بارے میں کوئی شک نہ ہو' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

419- مسلم فی الایمان (27)

(420) وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّیْ لِقَوْمِیْ بَنِیْ سَالِمٍ، وَكَانَ يَحُوْلُ بَيْنِیْ وَبَيْنَهُمْ وَادٍ اِذَا جَاءَتِ الْاَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَیَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: اِنِّیْ اَنْكَرْتُ بَصَرِیْ وَاِنَّ الْوَادِیَ الَّذِیْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ قَوْمِیْ يَسِيْلُ اِذَا جَاءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَیَّ اجْتِيَازُهُ فَوَدِدْتُ اَنَّكَ تَاْتِیْ فَتُصَلِّیْ فِیْ بَيْتِیْ مَكَانًا اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَاَفْعَلُ" فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ، وَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ: "اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَيْتِكَ؟" فَاَشَرْتُ لَهُ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِیْ اُحِبُّ اَنْ يُّصَلِّیَ فِيْهِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهُ عَلٰى خَزِيْرَةٍ تُصْنَعُ لَهُ، فَسَمِعَ اَهْلُ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِیْ فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ حَتّٰى كَثُرَ الرِّجَالُ فِی الْبَيْتِ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا فَعَلَ مَالِكٌ لَّا اَرَاهُ! فَقَالَ رَجُلٌ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَّا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُلْ ذٰلِكَ، اَلَا تَرَاهُ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى" فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ مَا نَرٰى وُدَّهُ وَلَا حَدِيْثَهُ اِلَّا اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ"عِتْبَانُ": بِكَسْرِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْكَانِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ وَبَعْدَهَا بَاءٌ مُّوَحَّدَةٌ. وَ"الْخَزِيْرَةُ" بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالزَّایِ: هِیَ دَقِيْقٌ يُطْبَخُ بِشَحْمٍ. وَقَوْلُهُ: "ثَابَ رِجَالٌ" بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ: اَیْ جَاءُوْا وَاجْتَمَعُوْا.

✧✧ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' یہ ان حضرات میں سے ہیں جن کو غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے وہ فرماتے ہیں میں اپنی قوم بنو سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ میرے اور ان کے درمیان ایک وادی تھی۔ جب بارش ہو جاتی تھی تو میرا اسے عبور کر کے مسجد تک پہنچنا مشکل ہو جاتا تھا۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری بصارت کمزور ہو چکی ہے اور میرے اور میری قوم کے درمیان ایک وادی ہے' جب اس میں پانی بہنا شروع ہوتا ہے اور بارش آ جاتی ہے تو میرے لیے اسے پار کرنا مشکل ہو جاتا ہے میری یہ خواہش ہے' آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں ایک جگہ پر نماز ادا کریں تاکہ میں اس جگہ کو جائے نماز بنا لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایسا ہی کروں گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دن چڑھنے کے بعد تشریف لائے۔ نبی اکرم ﷺ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے آپ کو اجازت دی۔ آپ ابھی تشریف فرما نہیں ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: تم کہاں یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز ادا کروں۔ میں نے آپ کو اشارہ کر کے اس جگہ کے بارے میں بتایا جہاں میں یہ چاہتا تھا کہ آپ نماز ادا کریں۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے

420- بخاری' مسلم کتاب الایمان' نسائی ابن ماجہ ابن حبان 1223 ابن خزیمہ 329 عبدالرزاق 1929 طبرانی کبیر صفحہ 50جلد 18 احمد 9/23834

ہوئے۔ آپ نے تکبیر کہی۔ ہم نے آپ کے پیچھے صف قائم کر لی۔ آپ نے دو رکعات ادا کیں۔ پھر سلام پھیرا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔ ہم نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا۔ محلے والوں کو جب پتہ چلا کہ نبی اکرم ﷺ میرے گھر پر ہیں تو بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے اور گھر میں بہت سے افراد ہو گئے۔ ایک شخص نے کہا مالک کو کیا ہوا وہ مجھے نظر نہیں آ رہا۔ دوسرے نے کہا وہ منافق ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ نہ کہو کیا تم نے اسے یہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اسے پڑھا ہے۔ اس شخص نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں ہمارا یہ خیال ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم تو یہ دیکھتے ہیں اس کی محبت اور بات چیت صرف منافقین کے ساتھ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جہنم کو اس شخص پر حرام قرار دے دیا ہے جو یہ اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ اعتراف کرے۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "عتبان" میں "ع" مہملہ اور کسرہ کے ساتھ ہے اور "تاء" مثناۃ اور باء موحدہ کے ساتھ ہے۔ اور "الخزیرۃ" خاء معجمہ ہے اور زاء کے ساتھ ہے اور اس سے مراد وہ آٹا ہے جو چربی میں پکایا جاتا ہے۔ اور ان کا یہ قول کہ "ثاب رجال" میں ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آئے اور جمع ہوئے۔

(421) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ السَّبْيِ تَسْعٰى، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِي النَّارِ؟" قُلْنَا: لَا وَاللّٰهِ۔ فَقَالَ: "اَللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کچھ قیدیوں کے پاس تشریف لائے ان میں سے ایک قیدی عورت دوڑتی ہوئی گئی اس نے قیدیوں میں اپنے بچے کو پایا اور اسے لے کر اپنے پیٹ کے ساتھ لگایا اور دودھ پلانا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی۔ ہم نے عرض کی: نہیں۔ اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم کرتا ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر کر رہی ہے۔ (متفق علیہ)

(422) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابٍ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ"۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "غَلَبَتْ غَضَبِيْ"

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "سَبَقَتْ غَضَبِيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

421–اخرجه البخاري (5999) و مسلم (2754)

422– بخاری فی الرقاق، مسلم فی التوبہ، ترمذی ابن ماجہ احمد 3/9603

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر لیا تو اس نے اپنے پاس عرش کے اوپر موجود کتاب میں یہ تحریر کر دیا: میری رحمت میرے غضب پر غالب آ جائے گی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے غضب پر غالب آ گئی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔ (متفق علیہ)

(423) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِئَةَ جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا، فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ، حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيْبَهُ"۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِئَةَ رَحْمَةٍ، أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ، وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَأَخَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا مِّنْ رِّوَايَةِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِئَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَّتَرَاحَمُ بِهَا الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ، وَتِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ"۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ مِئَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ إِلَى الْأَرْضِ، فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ أَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ"۔

✧✧ انہی سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ایک سو حصے کئے ہیں ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا ہے۔

اسی ایک حصے کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنے پاؤں اپنے بچے پر نہیں رکھتا کہ کہیں اسے نقصان نہ پہنچ جائے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں ان میں سے ایک حصہ جنات، انسانوں، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان نازل کر دیا ہے۔

اسی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ شفقت سے پیش آتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور اسی وجہ سے وحشی جانور بھی اپنی اولاد پر مہربانی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں، جن کے ذریعے وہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔ (متفق علیہ)

423– بخاری فی الادب، مسلم فی التوبہ، ابن حبان، ابن حبان 6146، ابن ماجہ 4293، طبرانی 6126، دارمی 2/321، ادب المفرد للبخاری ص 100 ترمذی بیہقی 35، احمد 3/9610

اس حدیث کو امام مسلم ﷫ نے حضرت سلمان فارسی ﷜ کے حوالے سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو حصے ہیں ان میں سے ایک رحمت کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے اور ننانوے حصے قیامت کے دن کے لئے ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ نے جب آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا' اس دن اس نے رحمت کے سو حصے بنائے ان میں سے ہر ایک رحمت آسمان اور زمین کے درمیانی خلاء کے برابر ہے۔

اس نے ان حصوں میں سے ایک حصہ زمین پر رکھا اسی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر مہربانی کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے پر مہربانی کرتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کو مکمل کر دے گا۔

(424) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَحْكِيْ عَنْ رَّبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، قَالَ: "اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا، فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ، فَقَالَ: اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا، فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا، يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى: "فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ" اَيْ: مَا دَامَ يَفْعَلُ هٰكَذَا، يُذْنِبُ وَيَتُوْبُ اَغْفِرُ لَهٗ، فَاِنَّ التَّوْبَةَ تَهْدِمُ مَا قَبْلَهَا.

✧✧ انہی سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے جو آپ نے اپنے پروردگار کے فرمان کے طور پر نقل کیا ہے۔ بندہ گناہ کرتا ہے اور دعا کرتا ہے۔

"اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے' اس کا پروردگار ہے جو اس کے گناہوں کو بخش دے گا اور وہ اس گناہ پر مواخذہ بھی کر سکتا ہے۔

پھر وہ بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے میرے پروردگار! میرے گناہ کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے' اس کا ایک پروردگار ہے جو اس کے گناہ کو بخش سکتا ہے اور اس پر اس کی گرفت بھی کر سکتا ہے۔ پھر وہ بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے۔

اے میرے پروردگار! میرے گناہ کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور وہ جانتا ہے' اس کا ایک پروردگار ہے جو اس کے گناہ کو بخش بھی سکتا ہے اور اس پر گرفت بھی کر سکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ہے اب وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ (متفق علیہ)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان' اب وہ جو چاہے کر سکتا ہے اس سے مراد یہ ہے' وہ بندہ جب تک اس طرح کرتا رہے گا یعنی گناہ کرتا رہے گا اور توبہ کرتا رہے گا تو میں اس کی مغفرت کرتا رہوں گا کیونکہ توبہ ہر چیز کو بھسم کر دیتی ہے۔

(425) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا،

424-بخاری فی التوحید' مسلم فی التوبه' احمد 3/7953 ابن حبان 622 حاکم 4/242 بیهقی 10/177

425- مسلم (2749)

لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ، وَجَاءَ بِقَوْمٍ يُّذْنِبُوْنَ، فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى، فَيَغْفِرُ لَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے گا اور تمہاری جگہ اس قوم کو لے کر آئیگا جو گناہ کریں گے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(426) وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ، لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُّذْنِبُوْنَ، فَيَسْتَغْفِرُوْنَ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری ﷜ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق کو پیدا کرے گا جو گناہ کریں گے اور وہ مغفرت طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(427) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِيْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا، فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا فَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا، فَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِّلْاَنْصَارِ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذْهَبْ فَمَنْ لَقِيْتَ وَرَاءَ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ ﷜ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے' حاضرین میں حضرت ابوبکر صدیق ﷜ اور حضرت عمر ﷜ بھی موجود تھے' اچانک نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور ہمارے درمیان سے تشریف لے گئے' کافی دیر تک جب آپ واپس تشریف نہ لائے تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ شاید آپ ﷺ کسی تکلیف کا شکار ہو گئے ہیں اسی اندیشے کے پیشِ نظر ہم سب وہاں سے اُٹھے' میں سب سے پہلے گھبراہٹ کا شکار ہو کر آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا اور بنونجار سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری کے باغ تک آ پہنچا' (اس کے بعد انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا ہے جس کے آخر میں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اور اس باغ سے باہر تمہیں جو بھی ایسا شخص ملے جو پورے یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو' اسے جنت کی خوش خبری دے دو۔

(428) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا

426-اخرجه مسلم (2748)

427- مسلم (31)

428-اخرجه مسلم (202)

قَوْلَ اللّٰهِ - عَزَّوَجَلَّ - فِیْ اِبْرَاهِیْمَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ﴿ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ﴾ (ابراهیم: 36) اَلْاٰیَةَ، وَقَوْلَ عِیْسٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴾ (المائدة: 118) فَرَفَعَ یَدَیْهِ وَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ" وَبَكٰی، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ - : "یَا جِبْرِیْلُ، اذْهَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ -وَرَبُّكَ اَعْلَمُ - فَسَلْهُ مَا یُبْكِیْهِ؟" فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ، فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، بِمَا قَالَ - وَهُوَ اَعْلَمُ - فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : "یَا جِبْرِیْلُ، اذْهَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ، فَقُلْ : اِنَّا سَنُرْضِیْكَ فِیْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

"اے میرے پروردگار! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا جو شخص میری پیروی کرے تو وہ مجھ سے ہوگا"۔

اور اللہ تعالیٰ نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول نقل کیا ہے۔

"اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو' تو غالب اور حکمت والا ہے"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور دعا کی۔

"اے اللہ! میری امت' میری امت (کو بخش دے)" پھر آپ رونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"اے جبرائیل! تم محمد کے پاس جاؤ' ویسے پروردگار زیادہ جانتا ہے اور ان سے دریافت کرو کہ وہ کیوں رو رہے ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں جو بتایا' اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل! تم محمد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ ہم تمہیں تمہاری امت کے بارے میں راضی کر دیں گے اور تمہیں ناراض نہیں کریں گے"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(429) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ، فَقَالَ: "یَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ؟ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ؟" قُلْتُ : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ . قَالَ: "فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْهُ، وَلَا یُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا، وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا" فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: "لَا تُبَشِّرْهُمْ فَیَتَّكِلُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا۔ آپ نے فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے۔ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے' وہ بندے صرف اُسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے' جو شخص کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہوا' اسے عذاب نہ دے میں

429- بخاری فی التوحید و مسلم فی الایمان۔ احمد 8/66065 عبدالرزاق 2056 طیاسی 565 ترمذی ابن ماجہ طبرانی کبیر 20/656 ابن حبان 210 الدعوانہ صفحہ 17 جلد 1 ابن مندہ 92

نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ خوشخبری کیا میں لوگوں کو نہ سناؤں۔ آپ نے فرمایا۔ تم انہیں یہ خوشخبری نہ سناؤ ورنہ وہ اسی پر اکتفا کرلیں گے۔ (متفق علیہ)

(430) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِی الْقَبْرِ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی: ﴿ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ﴾ (ابراهیم: 27)" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جب مسلمان سے قبر میں سوال کیا جائے اور وہ یہ گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق ہوگا۔

"اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دنیاوی زندگی اور آخرت میں ثابت قول پر پختہ رکھے گا"۔

(431) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً، اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْیَا، وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَدَّخِرُ لَهٗ حَسَنَاتِهٖ فِی الْاٰخِرَةِ، وَیُعْقِبُهٗ رِزْقًا فِی الدُّنْیَا عَلٰی طَاعَتِهٖ" .

وَفِیْ رِوَایَةٍ : "اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً یُعْطٰی بِهَا فِی الدُّنْیَا، وَیُجْزٰی بِهَا فِی الْاٰخِرَةِ . وَاَمَّا الْكَافِرُ فَیُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ لِلّٰهِ تَعَالٰی فِی الدُّنْیَا، حَتّٰی اِذَا اَفْضٰی اِلَی الْاٰخِرَةِ، لَمْ یَكُنْ لَّهٗ حَسَنَةٌ یُّجْزٰی بِهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جب کافر کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کے نتیجے میں دنیا میں ہی اسے اس کا بدلہ مل جاتا ہے اور جب کوئی مومن نیک عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو سنبھال کر رکھ لیتا ہے اور دنیا میں اس کی اطاعت کے مطابق اسے رزق عطا کرتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ کسی مومن پر نیکی کے حوالے سے ظلم نہیں کرتا وہ اسے دنیا میں عطا کرتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا اجر عطا کرے گا لیکن کافر شخص اس نے جو نیکیاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں کی ہیں اس کا بدلہ دنیا میں مل جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ آخرت میں جاتا ہے تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہیں ہوتی جس کا اسے بدلہ ملے۔

(432) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : "مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰی بَابِ اَحَدِكُمْ یَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"اَلْغَمْرُ" : اَلْكَثِیْرُ .

430- بخاری فی التفسیر' مسلم فی صفة النار' نسائی فی الجنائز ابو دائود ترمذی طیاسی 745 ابن حبان 206 ابن ماجه 1026 نسائی فی الکبری 6/11264

431- مسلم (2808)

432- مسلم (668)

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ نمازوں کی مثال بہنے والی اس نہر کی مانند ہے جو کسی شخص کے دروازے پر ہو اور وہ پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والا لفظ ''اَلْغَمْرُ'' کا مطلب بہت زیادہ ہونا ہے۔

(433) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: ''مَا مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ، فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَّا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو بھی شخص فوت ہو جائے اور چالیس افراد اس کی نماز جنازہ ادا کریں جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے بارے ان کی سفارش کو قبول کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(434) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِيْنَ، فَقَالَ: ''اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟'' قُلْنَا: نَعَمْ . قَالَ: ''اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟'' قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: ''وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وذلك اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ، وَمَا اَنْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ، اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن مسعود بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چالیس کے قریب افراد ایک خیمے میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے مجھے یہ امید ہے' تم لوگ اہل جنت کا نصف ہو گے اور یہ بات ہے' جنت میں صرف مسلمان شخص داخل ہوگا اور تم لوگ مشرکین کے درمیان یوں ہو گے جیسے سیاہ بیل کی کھال پر سفید بال ہوتا ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) سرخ بیل کی کھال پر سیاہ بال ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

(435) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا، فَيَقُوْلُ: هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ'' .

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

433-اخرجہ مسلم (948) و ابو دائود (3170) و ابن ماجہ (1489)

434-بخاری (6528) و مسلم (2211) والترمذی (2547) وابن ماجہ (4283)

435-مسلم (2767)

بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهٗ: ''دَفَعَ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا، فَيَقُوْلُ: هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ'' مَعْنَاهُ مَا جَآءَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ''لِكُلِّ اَحَدٍ مَّنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ، فَالْمُؤْمِنُ اِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ خَلَفَهُ الْكَافِرُ فِي النَّارِ؛ لِاَنَّهٗ مُسْتَحِقٌّ لِّذٰلِكَ بِكُفْرِهٖ'' وَمَعْنٰى ''فِكَاكُكَ'': اَنَّكَ كُنْتَ مُعَرَّضًا لِّدُخُوْلِ النَّارِ، وَهٰذَا فِكَاكُكَ؛ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى، قَدَّرَ لِلنَّارِ عَدَدًا يَّمْلَؤُهَا، فَاِذَا دَخَلَهَا الْكُفَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ وَكُفْرِهِمْ، صَارُوْا فِيْ مَعْنَى الْفِكَاكِ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے سپرد ایک یہودی یا عیسائی کرے گا اور فرمائے گا یہ جہنم کے لئے تمہارا فدیہ ہے۔

انہی سے ایک روایت میں یہ منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن کچھ مسلمان پہاڑوں کے جتنے گناہ لے کر جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ پھر بھی ان کی مغفرت کرے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' حدیث کے یہ الفاظ کہ اللہ ہر مسلمان کے سپرد ایک یہودی یا عیسائی کر کے یہ فرمائے گا کہ یہ تمہارا جہنم کے لئے فدیہ ہے اس کا مفہوم یہ ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور حدیث میں ہے' ہر ایک کا جنت میں مخصوص ٹھکانہ ہے اور اس کے پیچھے کافر کا جہنم میں ایک مخصوص ٹھکانہ ہے۔ جب مومن جنت میں داخل ہو جائے گا تو کافر کو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا کیونکہ وہ اپنے کفر کی وجہ سے اسی کا مستحق ہے۔ مذکورہ بالا حدیث میں یہ ہے' اس کا مطلب یہ ہوگا یہ تمہیں جہنم میں داخل کرنے کے لئے پیش کیا گیا تھا لیکن یہ تمہارا فدیہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' اللہ تعالیٰ نے جہنم کے لئے مخصوص تعداد مقرر کی ہے جو کہ اسے بھر دے گی جب کفار اپنے گناہوں اور کفر کی وجہ سے اس میں داخل ہو جائیں گے تو گویا وہ مسلمانوں کے لئے فدیے کا مفہوم اختیار کر جائیں گے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(436) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: ''يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ رَّبِّهٖ حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهٗ عَلَيْهِ، فَيُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ، فَيَقُوْلُ: اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّ اَعْرِفُ، قَالَ: فَاِنِّيْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطٰى صَحِيْفَةَ حَسَنَاتِهٖ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

''كَنَفَهٗ'': سَتْرُهٗ وَرَحْمَتُهٗ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ قیامت کے دن بندہ مومن کو اس کے پروردگار کے قریب کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت میں اس کو ڈھانپ لے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور فرمائے گا' کیا تم اس گناہ کو پہچانتے ہو۔ وہ کہے گا' پروردگار میں اسے پہچانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں تمہاری پردہ پوشی کی تھی آج میں اسے تمہارے لیے بخش رہا ہوں تو اس شخص کو اس کی

436-بخاری فی الرقاق (2441)' مسلم فی الجنہ (2768) ابن ماجہ (183)

نیکیوں کا صحیفہ دے دیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ عورۃ کا مطلب اس کا پردہ اور رحمت ہے۔

(437) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ (هود : 114) فَقَالَ الرَّجُلُ: اِلَيَّ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے ایک خاتون کا بوسہ لے لیا وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

''دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں''۔

اس شخص نے دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ کیا یہ میرے لیے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میری تمام امت کے لئے ہے۔ (متفق علیہ)

(438) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَصَبْتُ حَدًّا، فَاَقِمْهُ عَلَيَّ، وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ، فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ، قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ . قَالَ: "هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلٰوةَ"؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: "قَدْ غُفِرَ لَكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَقَوْلُهُ : "اَصَبْتُ حَدًّا" مَعْنَاهُ : مَعْصِيَةً تُوجِبُ التَّعْزِيرَ، وَلَيْسَ الْمُرَادُ الْحدّ الشَّرْعِيَّ الْحَقِيْقِيَّ كَحَدِّ الزِّنَا وَالخمر وَغَيْرِهِمَا، فَاِنَّ هٰذِهِ الْحُدودَ لَا تَسْقُطُ بِالصَّلٰوةِ، وَلَا يَجُوْزُ لِلْاِمَامِ تَرْكُهَا .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ ﷺ اسے مجھ پر جاری کریں۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی۔ جب آپ نے نماز ادا کی تو اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ مجھے اللہ کی کتاب کے مطابق سزا دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ہمارے ساتھ نماز میں شرکت کی ہے۔ اس نے عرض کی: ہاں۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: تمہاری بخشش ہوگئی ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا یہ کہنا کہ میں نے حد کا ارتکاب کیا اس سے مراد وہ گناہ ہے جو سزا کو لازم کرے۔ اس سے مراد زنا' شراب یا اسی طرح کی دوسری حدود نہیں ہیں کیونکہ یہ حدود نماز کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتی ہیں اور امام کے لئے انہیں ترک کرنا جائز نہیں ہے۔

(439) وَعَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ

437-بخاری (526) و مسلم (2763)

438-بخاری (6823) و مسلم (2764)

439-اخرجه احمد (2834) والترمذی (1816)

الْاَكْلَةَ، فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا، اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ، فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"الْاَكْلَةَ" : بِفَتْحِ الْهمزة وهي المرةُ الْواحدةُ مِنَ الْاَكلِ كَالغَدوةِ وَالْعَشْوَةِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے راضی ہو جاتا ہے جو کچھ کھا کر اس (کھانا ملنے) پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہو یا کچھ پیتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "الأكلة" میں ہمزہ پر فتحہ ہے اور اس سے مراد ہے: ایک وقت کا کھانا یعنی جیسے صبح کا یا شام کا کھانا۔ واللہ اعلم۔

(440) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنے دست رحمت کو بڑھاتا ہے تاکہ دن کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کر لے اور دن کے وقت اپنے دست رحمت کو بڑھاتا ہے' رات کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کر لے (ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا) جب سورج مغرب کی طرف سے نکل آئے گا۔

(441) وَعَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ - بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالْبَاءِ - السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ وَاَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَظُنُّ اَنَّ النَّاسَ عَلٰى ضَلَالَةٍ، وَاَنَّهُمْ لَيْسُوْا عَلٰى شَيْءٍ، وَهُمْ يَعْبُدُوْنَ الْاَوْثَانَ، فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ اَخْبَارًا، فَقَعَدْتُ عَلٰى رَاحِلَتِيْ، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْفِيًا، جُرَآءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ، فَتَلَطَّفْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا اَنْتَ؟ قَالَ: "اَنَا نَبِيٌّ" قُلْتُ : وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: "اَرْسَلَنِيَ اللّٰهُ" قُلْتُ : وَبِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: "اَرْسَلَنِيْ بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ، وَكَسْرِ الْاَوْثَانِ، وَاَنْ يُّوَحَّدَ اللّٰهُ لَا يُشْرَكُ بِهٖ شَيْءٌ" قُلْتُ : فَمَنْ مَّعَكَ عَلٰى هٰذَا؟ قَالَ: "حُرٌّ وَّعَبْدٌ" وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ اَبُوْ بَكْرٍ وَّبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قُلْتُ : اِنِّيْ مُتَّبِعُكَ، قَالَ: "اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا، اَلَا تَرٰى حَالِيْ وَحَالَ النَّاسِ؟ وَلٰكِنِ ارْجِعْ اِلٰى اَهْلِكَ فَاِذَا سَمِعْتَ بِيْ قَدْ ظَهَرْتُ فَاْتِنِيْ" قَالَ: فَذَهَبْتُ اِلٰى اَهْلِيْ وَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى قَدِمَ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِيْ الْمَدِيْنَةَ، فَقُلْتُ : مَا فَعَلَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ؟ فَقَالُوْا : النَّاسُ اِلَيْهِ سِرَاعٌ، وَقَدْ اَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ، فَلَمْ يَسْتَطِيْعُوْا ذٰلِكَ، فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنِيْ؟ قَالَ: "نَعَمْ، اَنْتَ الَّذِيْ لَقِيْتَنِيْ بِمَكَّةَ" قَالَ: فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ عَمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ وَاَجْهَلُهُ، اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ؟ قَالَ: "صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ اَقْصِرْ

440-اخرجه مسلم (2759)

441-مسلم (832)

عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحٍ، فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَىْ شَيْطٰنٍ، وَحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ، ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ، ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ، فَاِنَّهُ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ، فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ، فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّىَ الْعَصْرَ، ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَىْ شَيْطَانٍ، وَّحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ" قَالَ: فَقُلْتُ: يَا نَبِىَّ اللّٰهِ، فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِىْ عَنْهُ؟ فَقَالَ: "مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُّقَرِّبُ وَضُوْئَهُ، فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْثِرُ، اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ، اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ، اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ، فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِىْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ، وَّفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى، اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَةِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ". فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَبَا اُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ اُمَامَةَ: يَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ: فِىْ مَقَامٍ وَّاحِدٍ يُعْطٰى هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَقَالَ عَمْرٌو: يَا اَبَا اُمَامَةَ، لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّىْ، وَرَقَّ عَظْمِىْ، وَاقْتَرَبَ اَجَلِىْ، وَمَا بِىْ حَاجَةٌ اَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَلَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا - حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ - مَا حَدَّثْتُ اَبَدًا بِهٖ، وَلٰكِنِّىْ سَمِعْتُهٗ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهٗ: "جُرَءَاءُ عَلَيْهِ قَوْمُهٗ" هُوَ بِجِيْمٍ مَّضْمُوْمَةٍ وَّبِالْمَدِّ عَلٰى وَزْنِ عُلَمَاءَ، اَىْ: جَاسِرُوْنَ مُسْتَطِيْلُوْنَ غَيْرُ هَائِبِيْنَ، هٰذِهِ الرِّوَايَةُ الْمَشْهُوْرَةُ، وَرَوَاهُ الْحُمَيْدِىُّ وَغَيْرُهٗ "حِرَاءٌ" بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ، وَقَالَ: مَعْنَاهُ غِضَابٌ ذَوُوْ غَمٍّ وَهَمٍّ، قَدْ عِيْلَ صَبْرُهُمْ بِهٖ، حَتّٰى اَثَّرَ فِىْ اَجْسَامِهِمْ، مِنْ قَوْلِهِمْ: حَرٰى جِسْمُهٗ يَحْرٰى، اِذَا نَقَصَ مِنْ اَلَمٍ اَوْ غَمٍّ وَنَحْوِهٖ، وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ بِالْجِيْمِ. قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَ قَرْنَىْ شَيْطَانٍ" اَىْ نَاحِيَتَىْ رَاْسِهٖ وَالْمُرَادُ التَّمْثِيْلُ، وَمَعْنَاهُ: اَنَّهٗ حِيْنَئِذٍ يَّتَحَرَّكُ الشَّيْطٰنُ وَشِيْعَتُهٗ، وَيَتَسَلَّطُوْنَ.

وَقَوْلُهٗ: "يُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ" مَعْنَاهُ يُحْضِرُ الْمَاءَ الَّذِىْ يَتَوَضَّاُ بِهٖ، وَقَوْلُهٗ: "اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا" هُوَ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ: اَىْ سَقَطَتْ، وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ "جَرَتْ" بِالْجِيْمِ، وَالصَّحِيْحُ بِالْخَاءِ وَهُوَ رِوَايَةُ الْجُمْهُوْرِ. وَقَوْلُهٗ: "فَيَنْتَثِرُ" اَىْ يَسْتَخْرِجُ مَا فِىْ اَنْفِهٖ مِنْ اَذًى وَّالنَّثْرَةُ: طَرَفُ الْاَنْفِ.

✧✧ حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں، میں یہ سمجھتا تھا۔ کہ لوگ گمراہی کا شکار ہیں۔ ان کا کوئی عقیدہ (ٹھیک) نہیں ہے۔ یہ بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔ پھر میں نے مکہ مکرمہ کے ایک شخص کے بارے میں سنا جو اطلاعات دیتا تھا۔ (یعنی جس نے دعویٰ نبوت کیا تھا) میں اپنی سواری پر سوار ہو کر اس سے ملنے کے لیے روانہ ہوا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ اپنی قوم کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے روپوشی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ میں کوشش کر کے، مکہ مکرمہ میں، آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ میں نے دریافت کیا، آپ کون ہیں؟ آپ نے جواب دیا: میں نبی ہوں، میں نے دریافت کیا، نبی کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس چیز کے ہمراہ مبعوث کیا ہے؟ آپ نے فرمایا (میری تعلیمات یہ ہیں) صلہ رحمی کی جائے، بتوں کو توڑ دیا جائے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا جائے۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ سمجھا جائے۔ میں نے دریافت کیا آپ کے ساتھ اور کون اس نظریے کا حامی ہے؟ آپ نے جواب دیا: ایک آزاد شخص اور ایک غلام، (عمرو بن عنبسہ کہتے ہیں) اس وقت نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کا شرف صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا تھا۔ میں نے عرض کی: میں بھی آپ کی پیروی کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا: اس وقت تم ایسا نہیں کر سکتے تم دیکھ رہے ہو۔ کہ میرے اور لوگوں کے درمیان کیا صورتحال ہے؟ ابھی تم اپنے گھر واپس جاؤ۔ جب تمہیں میرے بارے میں اطلاع ملے کہ مجھے غلبہ حاصل ہو چکا ہے اس وقت میرے پاس آنا۔

(عمرو بن عنبسہ کہتے ہیں) میں اپنے گھر واپس آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ میں اپنے علاقے میں ہی موجود رہا۔ تاہم میں آپ کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہتا۔ اور جب بھی کوئی مدینہ سے آتا تو میں اس سے اس بارے میں دریافت کرتا یہاں تک کہ ایک مرتبہ مدینہ کے رہنے والے کچھ لوگ ہمارے علاقے میں آئے میں نے دریافت کیا وہ صاحب جو مدینہ میں آئے ہیں۔ ان کا کیا حال ہے؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ لوگ بہت تیزی کے ساتھ ان کی دعوت قبول کر رہے ہیں۔ ان کی اپنی قوم نے انہیں قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ لیکن اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

(عمرو کہتے ہیں) میں مدینہ منورہ آیا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ آپ نے جواب دیا: ہاں! تم وہی ہو۔ جو مجھے مکہ میں ملے تھے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! پھر میں نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ مجھے ان احکام کے بارے میں بتائیں جس کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔ اور میں ان سے ناواقف ہوں۔ آپ مجھے نماز کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، صبح کی نماز پڑھو اور پھر اس وقت تک نماز نہ پڑھو جب تک سورج طلوع ہو جانے کے بعد بلند نہ ہو جائے۔ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان میں طلوع ہوتا ہے۔ اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر تم (چاشت کی) نماز پڑھو۔ کیونکہ نماز مشہود و محضور ہوتی ہے (نماز کے بارے میں گواہی دی جائے گی۔ اور اس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں) یہاں تک کہ جب نیزے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے (یعنی عین زوال کا وقت ہو جائے) تو اس وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔ پھر جب اس کا سایہ آ جائے (یعنی سورج ڈھل جائے) تو اس وقت (ظہر کی) نماز پڑھو۔ کیونکہ نماز مشہود اور محضور ہوتی ہے۔ پھر تم عصر کی نماز پڑھو اور اس کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔

(عمرو بن عنبسہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے وضو کے بارے میں کچھ بتائیں۔ تو آپ نے فرمایا: جو شخص ثواب کے حصول کے لیے وضو کرتا ہے، وہ کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے، ناک صاف کرتا ہے، تو

اس کے چہرے، منہ اور نتھنوں کے گناہ گر جاتے ہیں، پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنا چہرہ دھوتا ہے۔ تو اس کے چہرے کے گناہ، داڑھی کے اطراف میں سے بھی، پانی سمیت گر جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے دونوں بازو کہنیوں تک دھوتا ہے۔ تو اس کے دونوں بازوؤں کے گناہ، یہاں تک کہ ناخنوں سے بھی، پانی کے ہمراہ گر جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے بالوں کے آس پاس سے بھی، اس کے سر کے گناہ پانی کے ہمراہ گر جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے۔ تو اس کے ناخنوں سمیت، اس کے پاؤں کے گناہ بھی گر جاتے ہیں۔ پھر وہ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے۔ اس کی ثناء بیان کرتا ہے۔ وہ جس بزرگی کا اہل ہے اس کا تذکرہ کرتا ہے۔ اپنے دل کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر لیتا ہے۔ تو اس کے تمام گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں۔ جیسے وہ اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

حضرت عمرو بن عنبسہ ؓ نے یہ روایت صحابی رسول حضرت ابو امامہ ؓ کو سنائی تو حضرت ابو امامہ ؓ نے کہا: اے عمرو! ذرا غور کریں کہ آپ کیا بیان کر رہے ہیں؟ کیا ایک ہی جگہ پر کسی انسان کو یہ سب کچھ عطا کر دیا جائے گا؟ تو حضرت عمرو ؓ بولے، اے ابو امامہ! میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں۔ میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں، میری موت کا وقت قریب آ چکا ہے۔ مجھے کیا ضرورت ہے؟ کہ میں اللہ تعالیٰ اور اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کروں۔ اگر میں نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں کبھی بھی اسے بیان نہ کرتا۔ لیکن میں نے تو یہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ سنی ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) آپ ﷺ کا یہ قول "جرآء علیه قومه" میں "ج" ضمہ اور مد کے ساتھ علماء کے وزن پر ہے۔ یعنی وہ لوگ جرأت والے اور بے خوف دست درازی کرنے والے ہیں۔ یہی مشہور روایت ہے اور اس روایت کو حمیدی اور بعض دوسروں نے روایت کیا ہے جس میں "حراء" میں حاء مہملہ ہے اور کسرہ کے ساتھ ہے اور کہا ہے کہ اس سے مراد غصے والے اور غم والے ہیں۔ جن کی صبر کی حد ختم ہو چکی ہو۔ یہاں تک کہ ان کے جسم میں انکی باتوں کا اثر آنے لگا ہو۔ حرٰی جسمه یحرٰی" اس وقت کہا جاتا ہے جب غم یا درد کی وجہ سے کوئی خرابی پیدا ہو جائے اور صحیح یہ ہے کہ یہ "ج" کے ساتھ ہے۔ "بین قرنی الشیطٰن" سے مراد ہے کہ سر کے دونوں کناروں کے درمیان، اس کا مقصد تمثیل ہے اور اس کا معنی ہے اس وقت شیطان اور اسکی جماعت حرکت کرتے ہیں اور تسلط حاصل کرتے ہیں اور یہ قول "الاخرت خطایا" اس میں خاء معجمہ ہے اور اس کا مطلب ہے "گر جاتے ہیں" اور بعضوں نے اسے "جرت" روایت کیا ہے جیم کے ساتھ۔ اور صحیح روایت خاء کے ساتھ ہے اور یہ جمہور کی روایت ہے۔ اور یہ قول "فینتشر" کا مطلب ہے: ناک سے گندگی وغیرہ نکالتا ہے۔ اور "النثرة" کا مطلب ہے ناک کا کنارہ۔

(442) وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةَ اُمَّةٍ، قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا، فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا، وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ، عَذَّبَهَا

442- اخرجه مسلم (2288)

وَنَبِيُّهَا حَيٌّ، فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ حَيٌّ يَنْظُرُ، فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَاكِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو اس امت سے پہلے اس کے نبی کو وفات دے دیتا ہے اور اس نبی کو اس امت کے لئے پہلے جانے والا پیش رو بنا دیتا ہے اور جب وہ کسی امت کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے عذاب دیتا ہے جبکہ اس امت کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس امت کو ہلاک کر دیتا ہے اور وہ نبی زندگی میں اسے دیکھ لیتا ہے یوں اس امت کی ہلاکت کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس نبی کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ لوگ اس نبی کی تکذیب کرتے ہیں اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔

بَابُ فَضْلُ الرَّجَاءِ

باب 52: اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِخْبَارًا عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندے کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں

﴿وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقَاهُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوْا﴾ (غافر: 44-45)

"میں اپنے معاملے کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک وہ بندوں کو ملاحظہ فرما رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے ان لوگوں کی بری تدبیر سے بچا لیا"۔

(443) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ: "قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَاَنَا مَعَهٗ حَيْثُ يَذْكُرُنِيْ، وَاللّٰهِ، اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهٗ بِالْفَلَاةِ، وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَّمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا، وَّاِذَا اَقْبَلَ اِلَيَّ يَمْشِيْ اَقْبَلْتُ اِلَيْهِ اُهَرْوِلُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ اِحْدٰى رِوَايَاتِ مُسْلِمٍ. وَتَقَدَّمَ شَرْحُهٗ فِى الْبَابِ قَبْلَهٗ.

وَرُوِيَ فِى الصَّحِيْحَيْنِ: "وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ" بِالنُّوْنِ، وَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ "حَيْثُ" بِالثَّاءِ وَكِلَاهُمَا صَحِيْحٌ.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں وہ جہاں مجھے یاد کرتا ہے میں وہاں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تم میں سے اپنے کسی ایک بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنی کسی گمشدہ سواری کو پالے اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک گرہ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور جو شخص ایک گرہ میرے قریب ہوتا

443- اخرجه البخاری (7405) و مسلم فی الذکر والدعا (2675) و فی التوبه (1/2675)

ہے تو میں ایک ''باع'' اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو شخص میری طرف چل کے آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (متفق علیہ)

یہ الفاظ مسلم کی روایات میں سے ایک روایت کے ہیں اس کی شرح پہلے ایک باب میں گزر چکی ہے۔
صحیحین میں ایک روایت میں ہے۔
''جہاں وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔''
لیکن اس حدیث میں لفظ ''حیث'' استعمال ہوا ہے اور یہ دونوں مستند ہیں۔

(444) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ اَيَّام، يَقُوْلُ : ''لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ - عَزَّوَجَلَّ -'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین دن پہلے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر ایک مرتے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو۔

(445) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : ''قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : يَا ابْنَ اٰدَمَ، اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا اُبَالِيْ . يَا ابْنَ اٰدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ . يَا ابْنَ اٰدَمَ، اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا، لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً'' رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ''حَدِيْثٌ حَسَنٌ'' .

''عَنَانُ السَّمَآءِ'' بِفَتْحِ الْعَيْنِ، قِيْلَ : هُوَ مَا عَنَّ لَكَ مِنْهَا، اَيْ : ظَهَرَ اِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ، وَقِيْلَ : هُوَ السَّحَابُ . وَ''قُرَابُ الْاَرْضِ'' بِضَمِّ الْقَافِ، وَقِيْلَ : بِكَسْرِهَا، وَالضَّمُّ اَصَحُّ وَاَشْهَرُ، وَهُوَ : مَا يُقَارِبُ مِلَاَهَا، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! تم جب تک مجھ سے دعا کرتے رہو گے اور مجھ سے امید رکھو گے، میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں خواہ تمہارا عمل کیسا ہی کیوں نہ ہو اور میں کوئی پراہ نہیں کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تمہارے گناہ آسمان کی بلندی پر پہنچ جائیں اور پھر تم مجھ سے مغفرت طلب کرو تو میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تم زمین کے جتنے گناہ لے کر میرے پاس آؤ اور پھر تم اس حالت میں میری بارگاہ میں حاضر ہو کہ تم کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراتے ہوئے تو میں اتنی ہی مغفرت کے ہمراہ تم سے ملوں گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عنان

444–مسلم ' ابو داؤد' ابن ماجه ابن حبان 236' طيالسى 1779' بيهقى 3/378 احمد 5/14127
445–اخرجه الترمذى (3551)

السماء اس میں ''ع'' پر زبر پڑھی جائے گی۔
ایک قول کے مطابق اس کا مطلب وہ چیز ہے جو تمہارے سامنے ہو یعنی جو ظاہر ہو جب تم سر اٹھاؤ ایک قول کے مطابق اس کا مطلب بادل ہے۔ ''قراب الأرض'' اس میں ''ق'' پر پیش پڑھی جائے گی۔ ایک قول کے مطابق اس پر زیر پڑھی جائے گی لیکن پیش پڑھنا زیادہ بہتر اور مشہور ہے اور اس سے مراد وہ چیز ہے جو زمین کو بھر دے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ

باب 53: خوف اور امید کو اکٹھا کرنا

اِعْلَمْ اَنَّ الْمُخْتَارَ لِلْعَبْدِ فِيْ حَالِ صِحَّتِهِ اَنْ يَّكُوْنَ خَائِفًا رَّاجِيًا، وَّيَكُوْنَ خَوْفُهُ وَرَجَاؤُهُ سَوَاءً، وَّفِيْ حَالِ الْمَرَضِ يُمَحَّضُ الرَّجَاءُ، وَقَوَاعِدُ الشَّرْعِ مِنْ نُّصُوْصِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مُتَظَاهِرَةٌ عَلٰى ذٰلِكَ .

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ بات جان لو آدمی کو اس بات کا اختیار حاصل ہے، وہ اپنی صحت کے عالم میں خوف زدہ بھی رہے اور امید بھی رکھے اس کا خوف اور امید برابر ہوں جو کتاب وسنت کی رو سے ثابت ہیں۔ اور ان کے علاوہ دیگر دلائل بھی اس بات کو ظاہر کرتے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :
﴿ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ ﴾ (الأعراف : 99)،
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''صرف خسارہ حاصل کرنے والے لوگ ہی اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے خود کو محفوظ سمجھتے ہیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :
﴿ اِنَّهُ لَا يَيْاَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ ﴾ (يوسف : 87)
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اللہ کی رحمت سے صرف کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :
﴿ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ﴾ (آل عمران: 106)،
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اس دن جب کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ ہوں گے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :
﴿ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهُ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (الأعراف : 166)،
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''بے شک تمہارا پروردگار بہت جلد عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنیوالا ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :
﴿ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴾ (الانفطار : 14-13)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''بے شک نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور بے شک گنہگار جہنم میں ہونگے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَّاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ﴾ (القارعة : 6-9)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور جس شخص کا پلڑا بھاری ہوگا وہ رضا مندی والی زندگی میں ہوگا اور جس شخص کا پلڑا ہلکا ہوگا اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا''۔

وَالْاٰيَاتِ فِىْ هٰذَا الْمَعْنٰى كَثِيْرَةٌ . فَيَجْتَمِعُ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ فِىْ اٰيَتَيْنِ مُقْتَرِنَتَيْنِ اَوْ اٰيَات اَوْ اٰيَةٍ .

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں جس میں خوف اور امید کو اکٹھا کیا گیا ہے وہ ملی ہوئی دو آیات یا چند آیات یا ایک آیت ہوگی۔

(446) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ، مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ، وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ، مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کے پاس موجود سزا کا پتہ چل جائے تو کوئی بھی شخص جنت کی امید نہ رکھے' آرزو نہ کرے اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پتہ چل جائے تو کوئی بھی شخص جنت سے مایوس نہ ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(447) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا النَّاسُ اَوِ الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ، فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً، قَالَتْ: قَدِّمُوْنِىْ قَدِّمُوْنِىْ، وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ، قَالَتْ : يَا وَيْلَهَا ! اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَىْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ، وَلَوْ سَمِعَهٗ صَعِقَ'' رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ .

✧✧ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اٹھا لیتے ہیں (مراد ہے اپنے کندھے پر اٹھا لیتے ہیں) تو اگر وہ نیک ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے' مجھے آگے لے جاؤ اور اگر وہ نیک نہیں ہوتا تو وہ کہتا ہے' ہائے بربادی تم اسے کہاں لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز انسان کے علاوہ ہر ایک سنتا ہے۔ اگر آدمی اسے سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

(448) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''اَلْجَنَّةُ

446- اخرجه مسلم (2755)

447- اخرجه احمد (4/11552) والبخارى (1314) والنسائى (1907) وابن حبان (3038) وعبدالرزاق (2650) والبيهقى (21/4)

448- بخارى و احمد 2/366 (جامع صغير) ابن حبان 661' بيهقى 3/368

اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ'' رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ .

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت تم میں سے کسی ایک کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور جہنم بھی ایسی ہی ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَشَوْقًا اِلَيْهِ

باب 54: اللہ کی بارگاہ میں رونے کی فضیلت اور اس کی بارگاہ (میں حاضری) کا اشتیاق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴾ (الاسراء : 109)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''وہ اور وہ لوگ ٹھوڑی کے بل گر گئے روتے ہوئے اور ان کے خشوع میں اضافہ ہوا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴾ (النجم : 59) .

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''کیا اس بات پر تم لوگ حیران ہوتے ہو' تم ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو''۔

(449) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''اِقْرَاْ عَلَىَّ الْقُرْاٰنَ'' قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْرَاُ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ؟! قَالَ: ''اِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِىْ'' فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَآءِ، حَتّٰى جِئْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةُ : ﴿ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴾ (النساء : 41) قَالَ: ''حَسْبُكَ الْاٰنَ'' فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم میرے سامنے قرآن پڑھو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن پڑھوں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے' آپ نے فرمایا: لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے دوسرے کی زبانی سنوں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۃ نساء کی آیات تلاوت کرنا شروع کی۔ جب میں اسی آیت پر پہنچا ''اس وقت کیا ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئینگے'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بس اتنا ہی کافی ہے میں نے توجہ کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (متفق علیہ)

(450) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَّا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ، فَقَالَ: ''لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا'' قَالَ: فَغَطّٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ، وَلَهُمْ خَنِيْنٌ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَسَبَقَ بَيَانُهٗ فِىْ بَابِ الْخَوْفِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا میں نے اس طرح کا خطبہ کبھی نہیں سنا

449- بخارى التفسير' مسلم فى الفضائل' ترمذى' نسائى فى التفسير' ابو دائود' ابن حبان 87065' طبرانى 8460' ابو يعلى 5228' بيهقى 10/231

450- بخارى' مسلم' احمد 4/12659 ابن حبان 106

آپ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں اگر تم جان جاؤ تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔ راوی کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی۔ (متفق علیہ)

امام نووی ؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سے پہلے خوف کے باب میں گزر چکی ہے۔

(451) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ حَتّٰى یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ، وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ".

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ کے خوف کی وجہ سے روتا ہو۔ اس وقت تک جب تک دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے اور اللہ کی راہ میں غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

اس حدیث کو امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(452) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ: اِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ، فَقَالَ: اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

انہی سے ہی یہ روایت منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس دن جب اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت کے علاوہ اور کوئی سایہ حاصل نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص سایہ رحمت سات افراد کو نصیب کرے گا۔ عادل حکمران وہ نوجوان جس کی پرورش اللہ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو وہ شخص جس کا دل مسجد سے متعلق رہے وہ دو افراد جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اسی حالت میں ملتے ہیں اور اسی حالت میں ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔ وہ شخص جسے کوئی خوبصورت صاحب حیثیت عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جو صدقہ کرتے ہوئے اسے اتنا خفیہ رکھے کہ دائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چلے کہ بائیں نے کیا خرچ کیا ہے اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

(453) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ وَلِجَوْفِهٖ اَزِیْزٌ كَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ.

451–ترمذی فی الجہاد، احمد 3/10565، نسائی 3108، ابن ماجہ، حاکم 4/260

452–بخاری، مسلم، احمد 10/4486، ترمذی 239، نسائی، موطا مالک 1777

453–ابو دائود فی الصلاۃ، ترمذی فی الشمائل، احمد 5/16212، نسائی، ابن حبان 265، ابن خزیمہ 900، بیہقی 2/251

حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ فِی الشَّمَائِلِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ.

حضرت عبداللہ بن شخیر ؓ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ کے سینے سے ہنڈیا کے جیسی آواز آرہی تھی۔ ایسا رونے کی وجہ سے ہو رہا تھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے امام ابوداؤد ؒ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی ؒ نے اسے صحیح اسناد کے ہمراہ شمائل ترمذی ؒ میں روایت کیا ہے۔

(454) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: "اِنَّ اللّٰهَ - عَزَّوَجَلَّ - اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْكَ: ﴿لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا﴾ قَالَ: وَسَمَّانِیْ؟ قَالَ: "نَعَمْ" فَبَكٰى اُبَیٌّ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَجَعَلَ اُبَیٌّ یَبْكِیْ.

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب ؓ سے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے اس بات کی ہدایت دی ہے، میں تمہارے سامنے اس سورت کی تلاوت کروں۔ حضرت ابی بن کعب ؓ نے دریافت کیا کہ اس نے میرا نام لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! حضرت ابی بن کعب ؓ رو پڑے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں حضرت اُبی نے رونا شروع کر دیا۔

(455) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا نَزُوْرُهَا، كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَزُوْرُهَا، فَلَمَّا انْتَهَیَا اِلَیْهَا بَكَتْ، فَقَالَا لَهَا: مَا یُبْكِیْكِ؟ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَیْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ! قَالَتْ: مَا اَبْكِیْ اَنْ لَّا اَكُوْنَ اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنِّیْ اَبْكِیْ اَنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ؛ فَهَیَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا یَبْكِیَانِ مَعَهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَقَدْ سَبَقَ فِیْ بَابِ زِیَارَةِ اَهْلِ الْخَیْرِ.

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد کی بات ہے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے حضرت عمر ؓ سے کہا، میرے ساتھ سیّدہ ام ایمن ؓ کے ہاں چلو! ہم ان سے مل کے آتے ہیں۔ جیسے نبی اکرم ﷺ ان سے ملنے جایا کرتے تھے۔ جب ہم ان کے ہاں پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ ان دونوں حضرات نے دریافت کیا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ اللہ کی بارگاہ اس کے رسول کیلئے زیادہ بہتر ہے تو سیّدہ ام ایمن ؓ نے جواب دیا۔ میں اس وجہ سے نہیں رو رہی کہ مجھے یہ پتہ نہیں ہے، اللہ کی بارگاہ اس کے رسول کیلئے زیادہ بہتر ہے بلکہ میں اس لیے رو رہی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کے نزول کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ سیّدہ ام ایمن ؓ نے ان دونوں صاحبان کو بھی آزردہ کر دیا اور وہ دونوں صاحبان بھی آپ کے ساتھ رونے لگے۔

454–بخاری فی الفضائل و التفسیر، مسلم فی کتاب الصلاۃ ترمذی، عبدالرزاق 20411، احمد 4/12322

455–اخرجہ احمد (12322) والبخاری (3809) و مسلم (799) والترمذی (3795) و عبدالرزاق (20411)

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ اہل خیر کی زیارت کے باب میں یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

(456) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ، قِيْلَ لَهُ فِي الصَّلٰوةِ، فَقَالَ: "مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ" فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ، اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ، فَقَالَ: "مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ".

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدید ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بارے میں کہا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھا دے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی حضرت ابوبکر نرم دل آدمی ہیں جب وہ قرآن پڑھیں گے تو رونا شروع کر دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہو کہ وہ نماز پڑھا دے۔

ایک روایت میں جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے وہ فرماتی ہیں: ابوبکر! جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو قرات نہیں سنا سکیں گے۔ (متفق علیہ)

(457) وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَّكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ، فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ اِنْ غُطِّيَ بِهَا رَاْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ؛ وَاِنْ غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهُ، ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ. اَوْ قَالَ: اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا - قَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا رکھا گیا تو انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے وہ مجھ سے بہتر تھے ان کو کفن دینے کے لئے کچھ نہیں مل رہا تھا۔ صرف ایک چادر تھی جس کے ذریعے سے ان کا سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے۔ اگر اس کے ذریعے ان کے پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ظاہر ہو جاتا تھا پھر ہمارے لیے دنیا اتنی فراخ کر دی گئی جو تمہارے سامنے ہے۔ ہمیں یہ اندیشہ ہے' ہمیں نیکیوں کا پھل بہت جلدی مل گیا ہے پھر انہوں نے رونا شروع کر دیا اور کھانا نہیں کھایا۔

(458) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

456- اخرجه البخاری (628) و مسلم (418)/94) ورواية السيدة عائشة رضی الله عنها اخرجها البخاری (198) ومسلم (418)

457- اخرجه البخاری (1273)

458- اخرجه الترمذی (1675) و فی اسناده الوليد بن جميل الفلسطينی وهو ضعيف و باقی رجال الاسناد ثقات (اس کی سند میں ولید بن جمیل ضعیف ہے)

وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَاَثَرَيْنِ: قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. وَاَمَّا الْاَثَرَانِ: فَاَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَاَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانات سے عزیز کوئی چیز نہیں ہے' ایک اللہ کے خوف سے نکلنے والا آنسو کا قطرہ اور دوسرا اس خون کا قطرہ جسے اللہ کی راہ میں بہایا گیا ہو اور دو نشانات میں سے ایک اللہ کی راہ میں آنے والا (زخم) کا نشان اور ایک اللہ کے فرض کی ادائیگی میں نتیجے میں ماتھے یا پاؤں پہ (ٹخنے کے پاس) پڑنے والا نشان۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(459) وَفِي الْبَابِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا: حَدِيْثُ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ. وَقَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ النَّهْيِ عَنِ الْبِدَعِ.

اس بارے میں احادیث بہت زیادہ ہیں جن میں سے ایک حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وعظ کیا جس سے دل لرز گئے' آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

یہ حدیث اس سے پہلے "بدعت کی ممانعت" کے باب میں گزر چکی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْحَثِّ عَلَى التَّقَلُّلِ مِنْهَا وَفَضْلِ الْفَقْرِ

باب 55: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے کی فضیلت

دنیا کو قلیل طور پر استعمال کرنے کی ترغیب اور فقر کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ اَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰى اِذَا اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَا اَنَّهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَيْهَا اَتَاهَا اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴾ (يونس: 24)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "بے شک دنیاوی زندگی کی مثال پانی کی طرح ہے جسے ہم آسمان سے نازل کرتے تو اس کی وجہ سے زمین سے اگنے والی چیزیں جنہیں لوگ اور جانور کھاتے ہیں اچھی طرح اگ جائے یہاں تک کہ زمین اچھی طرح سج جائے اور آراستہ ہو جائے اور زمین کا مالک یہ سمجھے کہ وہ اگی ہوئی چیز پر قابو پالیں گے پھر ان کے پاس رات کے وقت یا دن کے وقت ہمارا حکم آجائے اور ہم اسے کاٹے ہوئے کھیت کی مانند کر دیں گویا وہ گزشتہ کل تھی ہی نہیں اسی طرح ہم آیات کو ان

459- احمد 6/7145' ابو دائود' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی 1/44

لوگوں کے لئے وضاحت سے بیان کرتے ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ اَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ○ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴾ (الكهف : 46-45)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم ان کے سامنے دنیاوی زندگی کی مثال بیان کر دو جیسے وہ پانی ہے جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا ہو اور اس کے ذریعے زمین سے نباتات اگ جائیں اور پھر وہ سوکھی ہوئی گھاس کی طرح ہو جائے جسے ہوائیں اڑا دیں، تو اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، مال، اولاد، دنیاوی زندگی کی چیزیں ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تمہارے پروردگار کے پاس رہنے والے ثواب کی اعتبار سے بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بہتر ہیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَّفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴾ (الحديد : 20)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم یہ بات جان لو کہ دنیاوی زندگی صرف کھیل تماشا ہے اور آرائش ہے اور ایک دوسرے کے درمیان فخر کرنے کا ذریعہ ہے اور مال اور اولاد میں کثرت کی طلب کا نام ہے اس بادل کی طرح جس کی اگائی ہوئی چیز کفار کو اچھی لگتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتا ہے تو تم اسے زرد دیکھتے ہو پھر وہ یوں ہو جاتا ہے جس طرح روندا ہوا ہو اور آخرت میں شدید عذاب ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت بھی ہوگی اور اس کی رضا مندی بھی ہوگی دنیاوی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴾ (آل عمران : 14)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''لوگوں کے لئے عورتوں، بچوں سونے چاندی کے ڈھیروں، نشان لگائے ہوئے گھوڑوں اور جانوروں اور کھیتوں میں، دلچسپی آراستہ کر دی گئی ہے یہ دنیاوی زندگی کا سامان ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین ٹھکانہ ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴾ (فاطر : 5)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے تو دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں مبتلا نہ کرے اور وہ (شیطان) اللہ تعالیٰ کے بارے میں تمہیں کسی غلط فہمی کا شکار نہ کرے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴾ (التكاثر : 5-1)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''کثرت تمہیں غافل کر دے گی یہاں تک کہ تم قبروں کو دیکھ لو گے اور عنقریب تمہیں پتا چل جائے گا پھر عنقریب اچھی طرح تمہیں پتا چل جائے گا عنقریب تمہیں یقینی علم حاصل ہو جائے گا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَمَا هٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَّاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴾ (العنكبوت : 64)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور یہ دنیاوی زندگی صرف کھیل اور تماشا ہے بے شک آخرت کی زندگی سچی ہے اگر انہیں اس کا علم ہو''۔

وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّشْهُوْرَةٌ .

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَاَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصَرَ فَنُنَبِّهُ بِطَرَفٍ مِّنْهَا عَلٰى مَا سِوَاهُ .

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں۔ جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ بھی گنتی سے کہیں زیادہ ہیں۔ ہم ان میں سے چند ایک یہاں نمونے کے طور پر ذکر کریں گے اور بقیہ کو ترک کر دیں گے۔

(460) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا، فَقَدِمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، انْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ، ثُمَّ قَالَ: "اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ؟" فَقَالُوْا : اَجَلْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: "اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا، فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین بھیجا وہ وہاں سے جزیہ لے کر آئے اور بحرین کا مال لے کر آئے۔ جب انصار نے ابو عبیدہ کی آمد کے بارے میں سنا تو فجر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں شریک ہوئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی اور سلام پھیر لیا تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے۔

460- اخرجه البخاری (3158) و مسلم (2961) والترمذی (2462) و ابن ماجه (3997)

نبی اکرم ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرائے' فرمایا: میرا خیال ہے' تم نے یہ بات سن لی ہے' ابوعبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آیا ہے انہوں نے عرض کی: جی! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خوشخبری حاصل کرو اور وہ امیدیں رکھو جو کہ تمہیں خوش رکھیں۔ اللہ کی قسم مجھے تمہارے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے۔ لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے' یہ دنیا تمہارے لیے کشادہ ہو جائے گی جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کے لئے کشادہ ہوئی تھی اور تم اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے جیسے وہ لوگ راغب ہوئے تھے اور وہ تمہیں بھی ہلاکت کا شکار کر دے گی جیسے انہیں اس نے ہلاکت کا شکار کر دیا تھا۔ (متفق علیہ)

(461) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ: "اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ م بَعْدِیْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

◇◇ حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ ہم سب لوگ آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے آپ نے فرمایا: اپنے بعد مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا اندیشہ ہے' تمہارے لیے دنیا کی آرائش و زیبائش کو کھول دیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(462) وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا، فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

◇◇ انہی سے روایت میں منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دنیا سرسبز ہے۔ (اللہ) اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں موقع دیا ہے' تم اس میں کس طرح کے عمل کرتے ہو اور تم دنیا سے ڈرو اور خواتین (کے ساتھ ناروا سلوک) سے ڈرو۔

(463) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

◇◇ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے۔ (متفق علیہ)

(464) وَعَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ: فَيَرْجِعُ اثْنَانِ، وَيَبْقٰى وَاحِدٌ: يَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

◇◇ انہی سے یہ روایت منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں اس کے اہل خانہ اس کا مال اور اس کا عمل۔ اُن میں سے دو واپس آ جاتے ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتا ہے۔ اہل خانہ اور مال واپس آ

61- قطعة من حديث طويل اخرجه احمد (4/11865) والبخارى (921) و مسلم (1052) والنسائى (2580) والطيالسى (2180) وعبدالرزاق (20028) وابن حبان (3225)

462- مسلم (2742)

463- اخرجه البخارى (3795) و مسلم (1805) والترمذى (3857)

464- بخارى فى الرقاق' مسلم الزهد' ترمذى فى الزهد' نسائى (الاطراف) احمد 4/12081' ابن حبان 3107' حميدى 1186

جاتے ہیں اور عمل وہیں رہ جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

(465) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَيُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ، هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ، وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِی الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ، هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ، مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

◇◇ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن' اہل جہنم میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جسے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں ملی تھیں پھر اسے جہنم میں غوطہ دینے کے بعد دریافت کیا جائے گا۔ اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ کیا تمہیں کبھی کوئی نعمت ملی ہے؟ وہ جواب دے گا۔ اللہ کی قسم! اے میرے پروردگار! نہیں! پھر اہل جنت میں سے اسے شخص کو لایا جائے گا۔ جو دُنیا میں سب سے زیادہ تکلیف کا شکار رہا۔ اسے جنت کا چکر لگوا کر اس سے دریافت کیا جائے گا اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی؟ کیا تمہارا کبھی کسی سختی سے واسطہ پڑا؟ وہ جواب دے گا اللہ کی قسم! اے میرے پروردگار! نہیں! میں نے کبھی کوئی پریشانی نہیں دیکھی میرا کبھی کسی سختی سے واسطہ نہیں پڑا۔

(466) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا الدُّنْيَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ فِی الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ!" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

◇◇ حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ' جو بنوفہر سے تعلق رکھتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دُنیا کی مثال اسی طرح ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی کو سمندر میں ڈالے (راوی نے اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارے کر کے بتایا) اور پھر اس بات کا جائزہ لے کر اس پر کتنا پانی آیا ہے؟

(467) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوْقِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَيْهِ، فَمَرَّ بِجَدْیٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ، فَتَنَاوَلَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِهِ، ثُمَّ قَالَ: "اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟" فَقَالُوْا: مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَیْءٍ وَّمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ ثُمَّ قَالَ: "اَتُحِبُّوْنَ اَنَّهُ لَكُمْ؟" قَالُوْا: وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا، اِنَّهُ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ! فَقَالَ: "فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

قَوْلُهُ: "كَنَفَتَيْهِ" اَیْ: عَنْ جَانِبَيْهِ ۔ وَ"الْاَسَكُّ": الصَّغِيْرُ الْاُذُنِ ۔

◇◇ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بالائی علاقے سے تشریف لاتے ہوئے

465- اخرجه مسلم (2807) والنسائى (3160)

466- اخرجه احمد (18030) و مسلم (2959) والترمذى (2323) وابن ماجه (4108) وابن حبان (4330) والحاكم (4/7898) والطبرانى فى الكبير (713/20)

467- اخرجه مسلم (2957) وابو دائود (187)

بازار سے گزرے۔ آپ کے دونوں اطراف میں لوگ موجود تھے۔ آپ بکری کے ایک بچے کے پاس سے گزرے جو کچھ دیر پہلے مرا تھا۔ آپ اس کے پاس آئے اور اس کے کان پکڑ کر ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ایک درہم کے عوض میں اسے خریدنا پسند کرے گا۔ لوگوں نے عرض کی: ہم اسے کسی بھی چیز کے بدلے میں لینا پسند نہیں کریں گے ہم اس کا کریں گے کیا؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہاری یہ خواہش ہے' تمہیں یہ مل جائے۔ لوگوں نے عرض کی' اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ ہوتا تو بھی اس میں عیب موجود تھا کہ اس کا ایک کان چھوٹا تھا اور اب تو یہ مردہ ہے اس کا کیا کرنا ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارے نزدیک جتنا بے قیمت یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دُنیا اس سے زیادہ بے قیمت ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) آپ ﷺ کا یہ قول "کنفیه" سے مراد ہے کہ آپ کے دونوں جانب اور "الاسك" کا مطلب ہے چھوٹے کانوں والا۔

(468) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرَّةِ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاسْتَقْبَلَنَا اُحُدٌ، فَقَالَ: "يَا اَبَا ذَرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ: "مَا يَسُرُّنِیْ اَنَّ عِنْدِیْ مِثْلَ اُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِی عَلَیَّ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّعِنْدِیْ مِنْهُ دِيْنَارٌ، اِلَّا شَیْءٌ اَرْصُدُهٗ لِدَيْنٍ، اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهٖ فِیْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا" عن يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَمِنْ خَلْفِهٖ، ثُمَّ سَارَ، فَقَالَ: "اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا" عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَمِنْ خَلْفِهٖ "وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ". ثُمَّ قَالَ لِیْ: "مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتّٰی اٰتِيَكَ" ثُمَّ انْطَلَقَ فِیْ سَوَادِ اللَّيْلِ حَتّٰی تَوَارٰی، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، قَدِ ارْتَفَعَ، فَتَخَوَّفْتُ اَنْ يَّكُوْنَ اَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرَدْتُّ اَنْ اٰتِيَهٗ فَذَكَرْتُ قَوْلَهٗ: "لَا تَبْرَحْ حَتّٰی اٰتِيَكَ" فَلَمْ اَبْرَحْ حَتّٰی اَتَانِیْ، فَقُلْتُ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ مِنْهُ، فَذَكَرْتُ لَهٗ، فَقَالَ: "وَهَلْ سَمِعْتَهٗ؟" قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: "ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِیْ. فَقَالَ: مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ"، قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: "وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ.

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین میں چل رہا تھا احد پہاڑ ہمارے سامنے آیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' میرے پاس اس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر مجھ پر تین دن گزر جائیں اور میرے پاس ان میں سے ایک دینار بھی موجود ہو ماسوائے اس کے کہ جسے میں نے قرض کی ادائیگی کے لئے سنبھال کر رکھا ہے۔ میں اللہ کے بندوں کے بارے میں یہی کہتا رہوں گا کہ اسے اتنا مل جائے اور اتنا مل جائے اپنے دائیں طرف بائیں طرف اپنے پیچھے پھر آپ چلتے رہے، آپ نے فرمایا (مال کے اعتبار سے دنیا میں) کثرت رکھنے والے لوگ قیامت کے دن کمتر ہوں گے ماسوائے اس شخص کے جو اپنے مال کے بارے میں یہ کہے کہ اسے اتنا مل جائے اسے اتنا مل جائے وہ اپنے دائیں بائیں اور پیچھے خرچ کرے اور ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم یہیں ٹھہر جاؤ آگے نہیں آنا جب تک میں

468–اخرجه البخاری (2388) ومسلم فی الزكاة (94) باب (9) الترغيب فی الصدقة والترمذی (2744)

واپس نہیں آجاتا۔ پھر آپ رات کی تاریکی میں تشریف لے گئے یہاں تک کہ چھپ گئے۔

پھر میں نے ایک بلند آواز سنی مجھے اندیشہ ہوا کہ شاید نبی اکرم ﷺ کو کوئی مشکل پیش آگئی ہے میں آگے جانے لگا پھر مجھے آپ کا یہ فرمان یاد آگیا کہ جب تک میں نہ آجاؤں تم نے آگے نہیں جانا۔ میں آگے نہیں بڑھا، پھر آپ تشریف لائے میں نے عرض کی: میں نے ایک آواز سنی تھی اور مجھے اس کی طرف سے اندیشہ ہوا، میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا تم نے وہ آواز سنی تھی، میں نے عرض جی ہاں! آپ نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے وہ میرے پاس آئے تھے، انہوں نے بتایا کہ آپ کی امت کا جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے دریافت کیا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو یا چوری کی ہو، انہوں نے جواب دیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو یا چوری کی ہو۔ (متفق علیہ)

یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

(469) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ كَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا، لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا تَمُرَّ عَلَیَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَّعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اَرْصُدُهٗ لِدَيْنٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' مجھ پر تین راتیں گزر جائیں اور پھر بھی ان میں سے کوئی ایک چیز باقی ہو ماسوائے اس کے جو قرض کی ادائیگی کے لئے میں نے سنبھال کر رکھا ہو۔ (متفق علیہ)

(470) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ؛ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٌ وَّفِیْ رِوَايَةِ الْبُخَارِیِّ: "اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ".

✧✧ انہی سے یہ روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: تم اس شخص کا جائزہ لو جو تم سے کمتر حیثیت کا مالک ہے، تم اس شخص کا جائزہ نہ لو جو تم سے برتر حیثیت کا مالک ہے۔ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے' تم اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر کی جانے والی نعمتوں کو حقیر نہیں سمجھو گے۔ (متفق علیہ)

یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب کوئی شخص اس شخص کی طرف دیکھے جسے مال اور صورت کے اعتبار سے اس پر فضیلت دی گئی ہو تو اسے اس شخص کو بھی دیکھنا چاہئے جو اس سے کمتر حیثیت کا مالک ہے۔

469–اخرجه احمد (3/7489) والبخاری (2389) ومسلم (991) وابن ماجه (4231) وابن حبان (3214)

470–اخرجه احمد (3/7453) والبخاری (7490) ومسلم (2973) والترمذی (2513) وابن ماجه (4142) ابن حبان (713)

(471) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ، وَالدِّرْهَمِ، وَالْقَطِيْفَةِ، وَالْخَمِيْصَةِ، اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ، وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دینار و درہم اور چادروں کا بندہ ہلاک ہو جائے اگر اسے کچھ دیا جائے تو راضی رہتا ہے اور اگر کچھ نہ دیں تو ناراض ہوتا ہے۔

(472) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ: اِمَّا اِزَارٌ، وَّاِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوْا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهٖ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے میں نے اہل صفہ کے ستر افراد کو دیکھا ہے ان میں سے کسی ایک شخص کے اوپر بھی اوڑھنے والی چادر نہیں ہوتی تھی۔ صرف تہبند ہوتا تھا اور ایک اضافی چادر ہوتی تھی جسے وہ اپنی گردن پر باندھ لیتے تھے۔ ان میں سے کچھ کی چادریں ٹخنوں تک آتی تھیں تو وہ انہیں ہاتھوں کے ذریعے سنبھال کر رکھتے تھے تاکہ ان کی شرمگاہ ظاہر نہ ہو جائے۔

(473) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ، وَجَنَّةُ الْكَافِرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔

(474) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ، فَقَالَ: "كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ، اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ". وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

قَالُوْا فِيْ شَرْحِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنَاهُ: لَا تَرْكَنْ اِلَى الدُّنْيَا وَلَا تَتَّخِذْهَا وَطَنًا، وَّلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِطُوْلِ الْبَقَاءِ فِيْهَا، وَلَا بِالْاِعْتِنَاءِ بِهَا، وَلَا تَتَعَلَّقْ مِنْهَا اِلَّا بِمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْغَرِيْبُ فِيْ غَيْرِ وَطَنِهٖ، وَلَا تَشْتَغِلْ فِيْهَا بِمَا لَا يَشْتَغِلُ بِهِ الْغَرِيْبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الذَّهَابَ اِلٰى اَهْلِهٖ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ .

✧✧ حضرت ابن عمر ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: دنیا میں یوں رہو جیسے تم مسافر ہو یا اجنبی ہو۔

471–اخرجه البخاری (7435)

472–اخرجه البخاری (442) وابن حبان (682) والبیهقی (2/241) واحمد فی "الزهد" (ص /13)

473–مسلم 8996' احمد ' ترمذی ' ابن ماجه عن ابی هریره' عبرانی' حاکم عن ابن عمر حلیلد ابن نعیم' ابن حبان 687

474–احمد 2/4794' بخاری' ترمذی' ابن ماجه' ابن حبان 698' بیهقی 3/369

حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں جب شام ہو جائے تو تم صبح ہونے کا انتظام نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام ہونے کا انتظار نہ کرو۔ بیماری سے پہلے صحت کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو۔

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں علماء نے اس حدیث کی شرح میں یہ بات بیان کی ہے' تم دنیا کی طرف میلان نہ رکھو اور اسے اپنا وطن نہ بنا لو اور اپنے دل میں لمبی زندگی کی آرزو نہ کرو اور اس کی طرف زیادہ دل نہ لگاؤ، اس کے ساتھ صرف اتنا ہی تعلق رکھو جتنا کسی مسافر کا ہوتا ہے جو اپنے گھر کی طرف روانہ ہونا چاہتا ہے، باقی اللہ کی مدد سے توفیق نصیب ہوتی ہے۔

(475) وَعَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ اَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِي النَّاسُ، فَقَالَ: "اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ"

حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُ بِاَسَانِيْدَ حَسَنَةٍ .

✧✧ حضرت ابو العباس سہل بن سعد سعدی ؓ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ایسے عمل کے بارے میں میری رہنمائی کریں کہ جب میں اسے انجام دوں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھے محبوب رکھیں اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ' اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور لوگوں کے پاس جو ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ لوگ تم سے محبت کریں گے۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابن ماجہ ؒ اور بہت سے محدثین ؒ نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(476) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَا اَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا، فَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِيْ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"اَلدَّقَلُ" بِفَتْحِ الدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَالْقَافِ: رَدِيْءُ التَّمْرِ .

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر ؓ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب ؓ نے اس بات کا تذکرہ کیا جو لوگوں کو دنیا (کی نعمتیں) مل چکی ہیں اور پھر یہ بتایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے' آپ کسی وقت (بھوک کی وجہ سے) نڈھال ہوتے تھے آپ کے پاس عام کھجوریں اتنی بھی نہیں ہوتی تھیں جن کے ذریعے آپ پیٹ بھر لیتے۔

(امام نووی ؒ فرماتے ہیں) "الدقل" میں دال مہملہ فتحہ کے ساتھ ہے اور "ق" ہے اس کا مطلب ہے ردی کھجور۔

475–اخرجه ابن ماجه (4102) و تعقبه الامام ابو صیری فی "مضباح الزجاجة" وقال: فی اسناده خالد بن عمرو وهو ضعیف متفق علی ضعقه واتهم بالوضع۔ واوردله العقیلی هذا الحدیث' وقال لیس له اصل من حدیث الثوری اهم وقد نقص تحسین النووی ؒ له' حاکم فی الرقاق مگر یہ روایت درجہ حسن کو نہیں پہنچتی اس کے راوی قدس و غیر ثقہ ہیں۔

476–اخرجه مسلم (2978) وابن ماجه (4146)

(477) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا فِيْ بَيْتِيْ مِنْ شَيْءٍ يَّاْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِّيْ، فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ، فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
قَوْلُهَا: "شَطْرُ شَعِيْرٍ" اَيْ: شَيْءٌ مِّنْ شَعِيْرٍ، كَذَا فَسَّرَهُ التِّرْمِذِيُّ.

❖ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا۔ پورے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے۔ صرف ایک الماری میں تھوڑے سے جو تھے' میں انہیں کھاتی رہی۔ کافی عرصے کے بعد میں نے انہیں ماپ لیا تو وہ بھی ختم ہو گئے۔ (متفق علیہ)

حدیث: اس حدیث میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ شَطْرُ شَعِيْرٍ سے مراد تھوڑے سے جو ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسی طرح سے اس کی وضاحت کی ہے۔

(478) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِيْنَارًا، وَّلَا دِرْهَمًا، وَّلَا عَبْدًا، وَّلَا اَمَةً، وَّلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا، وَسِلَاحَهٗ، وَاَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

❖ حضرتحضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ جو حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا' جو ام المومنین ہیں' کے بھائی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی وفات کے وقت کوئی دینار و درہم' کنیز یا کوئی اور چیز نہیں چھوڑی۔ صرف ایک خچر تھا جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے ہتھیار تھے اور ایک زمین تھی جسے آپ ﷺ نے مسافروں کے لئے صدقہ قرار دیا تھا۔

(479) وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ، فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ، وَتَرَكَ نَمِرَةً، فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهٗ، بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَاِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ، بَدَا رَاْسُهٗ، فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ نُّغَطِّيَ رَاْسَهٗ، وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِّنَ الْاِذْخِرِ، وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ، فَهُوَ يَهْدِبُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
"النَّمِرَةُ": كِسَاءٌ مُّلَوَّنٌ مِّنْ صُوْفٍ. وَقَوْلُهٗ: "اَيْنَعَتْ" اَيْ: نَضِجَتْ وَاَدْرَكَتْ. وَقَوْلُهٗ: "يَهْدِبُهَا" هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الدَّالِ وَكَسْرِهَا لُغَتَانِ: اَيْ: يَقْطُفُهَا وَيَجْتَنِيْهَا، وَهٰذِهٖ اِسْتِعَارَةٌ لِّمَا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ مِّنَ الدُّنْيَا وَتَمَكَّنُوْا فِيْهَا.

❖ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' ہم نے اللہ کے نبی ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی۔ ہمارا مقصد

477–اخرجه البخاری 3097' و مسلم 2973' وابن ماجه 3345
478–اخرجه البخاری (2739)
479–اخرجه احمد (7/21134) والبخاری (1276) و مسلم (940) و ابو داؤد (3155) والترمذی (3853) والنسائی (1902)

صرف یہ تھا کہ ہمارا اجر اللہ کی طرف سے واجب ہو جائے۔ ہم میں سے کچھ لوگ فوت ہو گئے اور انہوں نے کچھ اجر وصول نہیں کیا۔ ان میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جنہیں غزوۂ اُحد کے موقع پر شہید کیا گیا انہوں نے ایک چادر چھوڑی تھی جس کے ذریعے ان کا سر ڈھانپ دیتے تھے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور اگر ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے تو ان کا سر ظاہر ہو جاتا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کے سر کو ڈھانپ دیں اور پاؤں پر گھاس رکھ دیں اور ہم میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جن کا پھل تیار ہو چکا ہے اور وہ اسے چن رہے ہیں۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "النمرۃ" دھاری دار اونی چادر۔ اور "اینعت" یعنی پھل پک گئے اور یہ قول "یھدبھا" میں یاء پر فتحہ ہے اور دال پر ضمہ اور کسرہ دونوں طرح ہے یعنی وہ اسے کاٹتا ہے اور چنتا ہے اور یہ اس بات کیلئے استعارہ ہے' اللہ نے انہیں دنیا میں فراوانی اور قوت عطا کی ہے۔

(480) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ ِالسَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، مَا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ"
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

❖ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر دنیا کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے ایک پر کے برابر ہوتی تو وہ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(481) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَّلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَا، اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمًا وَّمُتَعَلِّمًا"
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دنیا ملعون ہے اور اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے ماسوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور جو شخص اس کا ذکر کرتا ہو' اس کے بعد وہ شخص جو عالم ہو یا طالب علم ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(482) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ جائیدادیں نہ بناؤ ورنہ تم دنیا

480– ترمذی' ابن عدی فی الکامل 5/319' الشھاب للقضاعی 1/116' حلیه 3/30
481– ترمذی فی الزھد' ابن ماجه' حلیة 3/157
482– ترمذی' احمد' حاکم 4/7910' طیاسی 379' تاریخ بغداد 1/18 احمد 2/3579

ہی کے ہو کر رہ جاؤ گے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(483) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا، فَقَالَ: "مَا هٰذَا؟" فَقُلْنَا: قَدْ وَهَى، فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ، فَقَالَ: "مَا اَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ".

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِاِسْنَادِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے۔ ہم اس وقت اپنا جھونپڑا درست کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا ہے (یعنی کیا کر رہے ہو؟)۔ ہم نے عرض کی: یہ خراب ہو گیا تھا ہم اسے درست کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ خیال ہے' معاملہ (یعنی قیامت) اس سے بھی جلدی آ جائے گا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ اور مسلم کی سند کے ہمراہ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(484) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً، وَفِتْنَةُ اُمَّتِي: الْمَالُ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر امت کی ایک آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(485) وَعَنْ اَبِي عَمْرٍو، وَيُقَالُ: اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَيُقَالُ: اَبُوْ لَيْلَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْكُنُهُ، وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ، وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ". قَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَالِمٍ

483- ترمذی' ابو دائود' احمد 2/6512' ابن ماجہ' ابن حبان 2996

484- ترمذی فی الزھد' نسائی فی الرقاق' عبدالبر وابن مندہ' ابو نعیم فی معرفۃ الصحابہ' احمد 6/17478' ابن حبان 3223' طبرانی الکبیر 19/404' حاکم 4/7896' قضاعی 1062 بخاری تاریخ الکبیر 7/220

485- اخرجه الترمذی (2348) والحاکم (4/7866) وصححه واقره الذهبی! وفی اسناده: حریث بن السائب. وثقه ابن معین وقال ابو حاتم: مابه باس. وقال زکریا لساجیی' ضعیف' وقیل الهلالی البصری الماذن' صدوق' یخطیء من السابعة اهـ وباقی رجال الاسناد ثقات.

الْبَلْخِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ شُمَيْلٍ، يَقُوْلُ: الْجِلْفُ: الْخُبْزُ لَيْسَ مَعَهُ اِدَامٌ، وَقَالَ غَيْرُهُ: هُوَ غَلِيْظُ الْخُبْزِ. وَقَالَ الْهَرَوِيُّ: الْمُرَادُ بِهِ هُنَا وِعَاءُ الْخُبْزِ، كَالْجَوَالِقِ وَالْخُرْجِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

✧✧ حضرت ابوعمرو رضی اللہ عنہ اور ایک اور روایت کے مطابق حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ ایک اور روایت کے مطابق حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ' عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابن آدم کی ضروریات کے لئے یہی چیزیں کافی ہیں ایک گھر جس میں وہ رہ سکے ایک لباس جس سے وہ اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ سکے اور خشک روٹی اور پانی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے امام ابوداؤد رحمہ اللہ سلیمان بن سالم بلخی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں میں نے نضر بن شمیل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ الجف سے مراد وہ روٹی ہے جس کے ساتھ سالن موجود نہ ہو اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے' اس سے مراد موٹی روٹی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں اس سے مراد روٹی کا برتن ہے جیسے کھجوروں وغیرہ کا برتن ہوتا ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(486) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ - بِكَسْرِ الشِّيْنِ وَالْخَاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقْرَاُ: ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: "يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ: مَالِيْ، مَالِيْ، وَهَلْ لَّكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ، اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ، اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ؟!"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ (کثرت تمہیں غافل کر دے گا) پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا: ابن آدم! میرا مال' میرا مال کرتا رہتا ہے۔ اے ابن آدم! تمہارا مال وہی ہے' جسے تم کھا کر ختم کر دو یا پہن کر پرانا کر دو یا صدقہ کر کے آگے بھیج دو۔

(487) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ، فَقَالَ: "اُنْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ؟" قَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: "اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ"

486- اخرجه احمد (5/27327) و مسلم (2958) والترمذی (2342) والنسائی (3615) وفی "الکبری" (6/11786) والطیالسی (1148) وابن حبان (701) وابو نعیم فی "الحلیة" (6/281) والبیهقی (71/4) والقضاعی فی "مسند الشهاب" (1217) والحاکم (2/3969)

487- منکر الحدیث اخرجه الترمذی (2357) وفی اسناده شداد الراسبیی' قال البخاری ضعفه عبدالصمد بن الوارث "التهذیب" (278/4) وفیه ابو الوزاع الراسبیی البصری. قال احمد وسحاق بن منلصور عن یحیی: ثقة وقال النسائی: منکر الحدیث' وقال الدوریی عن ابن معین لیس بشییء و ذکره ابن حبان فی "الثقات" "التهذیب" (39/2) واخرجه ابن حبان فی "صحیحه" (2922) باسناده اشد ضعفاً. و فیی الباب عن ابیی سعید الخدیی رضی الله عنه باسناد فیه مقال! وبالجملة فان متن الحدیث لایتماشی مع الشرع الحنیف. والله اعلم.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

"اَلتِّجْفَافُ" بِكَسْرِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ وَإِسْكَانِ الْجِيْمِ وَبِالْفَاءِ الْمُكَرَّرَةِ: وَهُوَ شَيْءٌ يُلْبَسُهُ الْفَرَسُ، لِيُتَّقٰى بِهِ الْاَذٰى، وَقَدْ يَلْبَسُهُ الْاِنْسَانُ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذرا غور کرو تم کیا کہہ رہے ہو۔ اس نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں' یہ بات اس نے تین مرتبہ کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو غربت کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ' کیونکہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے غربت اس کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے آتی ہے جتنی تیزی سے سیلاب اپنی منزل کی طرف بڑھتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ "التجفاف" اس میں ت پر زیر پڑھی جائے گی اور اس پر شد پڑھی جائے گی اس میں ج ساکن ہے اس کے بعد ف کو دو مرتبہ پڑھا جائے گا۔ اس سے مراد وہ چیز ہوتی ہے جو گھوڑے پر ڈالی جاتی ہے تاکہ اسے گندگی سے بچایا جا سکے یا اس سے مراد وہ کپڑا ہے جسے آدمی پہنتا ہے۔

(488) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو بھوکے بھیڑیوں کو بکریوں پر چھوڑا جائے وہ انہیں اتنا خراب نہیں کریں گے جتنا مال کا اور عزت کا لالچ آدمی کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(489) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ، فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً. فَقَالَ: "مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا؟ مَا اَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کے پہلو میں اس کا نشان تھا۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ یہاں بستر بچھا لیتے تو مناسب تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا دنیا سے کیا واسطہ! میں دنیا میں اس طرح ہوں جس طرح کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سایہ کے لئے

488– ترمذی' احمد (جامع صغیر) احمد 5/15784' ترمذی 2383' الدمی 2730' ابن حبان 3228' طبرانی الکبیر 9/189 عبداللہ بن المبارک فی الزھد 181' ابن ابی شیبہ 13/241

489– اخرجہ احمد (2/3709) والترمذی (2384) وابن ماجہ (4109) والحاکم (4/7859) والطیالسی (77) واسنادہ صحیح

رُکتا ہے اور پھر اٹھ کر چل دیتا ہے اور اسے وہیں چھوڑ دیتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(490) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِمِئَةِ عَامٍ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غریب لوگ امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں' یہ حدیث صحیح ہے۔

(491) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ.

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے جنت کو دیکھا تو مجھے اس میں اکثریت غریبوں کی نظر آئی میں نے جہنم کو دیکھا تو مجھے اس میں اکثریت خواتین کی نظر آئی۔ (متفق علیہ)

(492) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ، وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ، غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ"الْجَدُّ": اَلْحَظُّ وَالْغِنٰى. وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ فَضْلِ الضَّعَفَةِ.

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والے عام لوگ غریب تھے اور خوشحال لوگوں کو روک دیا گیا تھا۔ البتہ اہل جہنم کو جہنم میں جانے کا حکم مل گیا۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "الجد" کا مطلب ہے حصہ اور مالداری۔ اور یہ حدیث "فضل الضعفة" کے باب

490– اخرجہ احمد (3/7951) والترمذی (2360) وابن ماجہ (4122) وابن حبان (676) وابن ابی شیبۃ (13/246) وابو نعیم فی "الحلیۃ" واسنادہ حسن

491– بخاری فی النکاح' مسلم فی الدعورت' ترمذی فی صفۃ جھنم' نسائی فی عشرۃ انساء احمد 7/19873' ابن حبان 7400' طبرانی الکبیر 18/278' عبدالرزاق 20610' بیھقی 194

492– بخاری فی النکاح' مسلم فی العورت' نسائی فی عشرۃ النساء احمد فی السند 8/21841' طبرانی 421' بیھقی 193

میں گزر چکی ہے۔

(493) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِیْدٍ : اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہے وہ لبید کا یہ مصرعہ ہے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز فانی ہے''۔

بَابُ فَضْلِ الْجُوْعِ وَخُشُوْنَةِ الْعَیْشِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَى الْقَلِیْلِ مِنَ الْمَاْكُوْلِ وَالْمَشْرُوْبِ وَالْمَلْبُوْسِ وَغَیْرِهَا مِنْ حُظُوْظِ النَّفْسِ وَتَرْكِ الشَّهَوَاتِ

باب **56**: بھوکے رہنے مشقت والی زندگی بسر کرنے' کھانے' پینے اور پہننے اور دیگر معاملات میں پرتعیش چیزوں اور خواہشات کو ترک کر کے تھوڑے پر اکتفا کرنیکی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْئًا ﴾ (مریم : 60-59)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اس کے بعد ان کی جگہ وہ لوگ آگئے جنہوں نے نماز کو ترک کیا اور انہوں نے خواہشات کی پیروی کی عنقریب وہ جہنم میں پہنچ جائیں گے' ماسوائے اس کے جو توبہ کرے' ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہوگا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ﴾ (القصص: 80-79)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تو وہ اپنی قوم کے سامنے اپنی آرائش کی حالت میں نکلا جو لوگ دنیاوی زندگی کے طلبگار تھے انہوں نے کہا اے کاش ہمیں بھی وہی ملتا جو قارون کو دیا گیا ہے اسے تو بہت کچھ ملا ہے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا تمہارا ستیاناس ہو اللہ تعالیٰ کا ثواب جو اس شخص کے لئے ہے جو ایمان لایا ہو اور نیک عمل کئے ہوں اس سے زیادہ بہتر ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

493- بخاری فی الادب والرقاق مسلم فی اشعر' ترمذی' فی الاستیذان' اشمائل' ابن ماجه فی الادب (الاطراف للمزی) احمد 3/10080 ابن حبان 5784' بیهقی 10/237' حلیه 7/201 شمائل ترمذی 242

﴿ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴾ (التکاثر : 8)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴾ (الاسراء : 18)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''جو شخص جلدی چاہتا ہو ہم اس شخص کو اس بارے میں جلدی عطا کر دیں گے جو ہم چاہیں گے اور جس کے لئے ہم چاہیں گے کہ ہم اس کے لئے جہنم بنا دیں گے جس میں وہ پہنچ جائے گا اس حال میں کہ اس کی مذمت کی گئی ہوگی اور اسے دھکے دیئے گئے ہوں گے''۔

وَالْاٰیَاتُ فِی الْبَابِ كَثِیْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ .

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں۔

(494) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِیْرٍ یَّوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ حَتّٰى قُبِضَ . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

وَفِیْ رِوَایَةٍ : مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَیَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کے گھر والوں نے کبھی بھی لگا تار دو دن تک جو کی روٹی سے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اہل خانہ نے کبھی بھی گندم کی روٹی لگا تار تین دن تک نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

(495) وَعَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ : وَاللّٰهِ، یَا ابْنَ اُخْتِیْ، اِنْ كُنَّا نَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ، ثُمَّ الْهِلَالِ : ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِیْ شَهْرَیْنِ، وَمَا اُوْقِدَ فِیْ اَبْیَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ . قُلْتُ : یَا خَالَةُ، فَمَا كَانَ یُعِیْشُكُمْ؟ قَالَتْ: اَلْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ، اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِیْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا یُرْسِلُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهَا فَیَسْقِیْنَا . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اے میرے بھانجے! ہم ایک چاند دیکھ لیتے تھے پھر اگلا چاند دیکھ لیتے تھے۔ دو مہینے میں تین چاند دیکھ لیتے تھے لیکن نبی اکرم ﷺ کے گھر میں (کھانا پکانے

494- اخرجه احمد (9/25279) والبخاری (5416) و مسلم (2970)/(22) والترمذی (2357)

495- اخرجه البخاری (2567) و مسلم (2972) وابن حبان (6348)

کے لئے) آگ نہیں جلتی تھی۔ میں نے پوچھا خالہ جان! آپ لوگوں کا گزارہ کیسے ہوتا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: دو سیاہ چیزوں کے ساتھ کھجور اور پانی' البتہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ انصاری پڑوسی تھے۔ ان کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ان کا دودھ بھیج دیا کرتے تھے تو وہ آپ ہمیں پینے کے لئے دے دیا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

(496) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ شَاةٌ مَصْلِیَّةٌ، فَدَعَوْهُ فَاَبٰی اَنْ یَاْكُلَ . وَقَالَ: خرج رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْیَا وَلَمْ یَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

"مَصْلِیَّةٌ" بِفَتْحِ الْمِیْمِ : اَیْ مَشْوِیَّةٌ .

❖ حضرت ابو سعید مقبری ؓ' حضرت ابو ہریرہ ؓ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری موجود تھی۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کو بھی دعوت دی تو حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ جب اس دنیا سے تشریف لے گئے تو آپ نے جَو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی ؒ فرماتے ہیں) "مصلیة" میم پر فتحہ کے ساتھ یعنی بھنی ہوئی۔

(497) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ یَاْكُلِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ حَتّٰی مَاتَ، وَمَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰی مَاتَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ : وَلَا رَاٰی شَاةً سَمِیْطًا بِعَیْنِهٖ قَطُّ .

❖ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی (امیروں والے) دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا نہیں کھایا۔ یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا اور آپ نے کبھی بھی نرم روٹی نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے کبھی بھی سمیط بکری کا گوشت نہیں کھایا (سمیط اس بکری کو کہتے ہیں جسے ذبح کرنے کے بعد اس کے گوشت کے بال گرم پانی میں صاف کیے جائیں)

(498) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"الدَّقَلُ" : تَمْرٌ رَدِیْءٌ .

❖ حضرت نعمان بن بشیر ؓ بیان کرتے ہیں میں نے تمہارے نبی کو دیکھا ہے آپ کے پاس عام کھجوریں اتنی بھی

496- اخرجه البخاری (5414)

497- اخرجه احمد (4/12298) والبخاری (8385) وابن ماجه (3309) وابن حبان (6355) والترمذی (2363) وفی الشمائل (152) والبیهقی (342/1)

498- مسلم' ابن ماجه

نہیں ہوتی تھیں کہ آپ ان کے ذریعے اپنا پیٹ بھر سکیں۔

(امام نووی ؒ فرماتے ہیں) "الدقل" یعنی ردی کھجور۔

(499) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ مِنْ حِیْنِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی . فَقِیْلَ لَهٗ : هَلْ كَانَ لَكُمْ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ؟ قَالَ: مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِّنْ حِیْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی، فَقِیْلَ لَهٗ : كَیْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ الشَّعِیْرَ غَیْرَ مَنْخُوْلٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهٗ وَنَنْفُخُهٗ، فَیَطِیْرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِیَ ثَرَّیْنَاهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

قَوْلُهٗ : "النَّقِیّ" هُوَ بِفَتْحِ النُّوْنِ وَكَسْرِ الْقَافِ وَتَشْدِیْدِ الْیَاءِ : وَهُوَ الْخُبْزُ الْحُوَّارٰی، وَهُوَ : الدَّرْمَكُ . قَوْلُهٗ : "ثَرَّیْنَاهُ" هُوَ بِثَاءٍ مُّثَلَّثَةٍ، ثُمَّ رَاءٍ مُّشَدَّدَةٍ، ثُمَّ یَاءٍ مُّثَنَّاةٍ مِّنْ تَحْتُ ثُمَّ نُوْنٍ، اَیْ : بَلَلْنَاهُ وَعَجَنَّاهُ .

❖ حضرت سہل بن سعد ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کو جب سے اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا اس وقت سے لے کر آپ کے وصال تک آپ نے کبھی بھی میدے کی روٹی نہیں کھائی۔

ان سے دریافت کیا گیا نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں آپ لوگوں کے پاس چھلنیاں ہوتی تھیں۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کو جب سے اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا ہے تب سے لے کر آپ کے وصال تک آپ نے کبھی بھی چھلنی استعمال نہیں کی۔ پھر ان سے دریافت کیا گیا آپ جو کو چھانے بغیر کیسے کھایا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہم اسے پیسنے کے بعد اس میں پھونک مار دیا کرتے تھے جس نے اڑنا ہوتا تھا اڑ جاتا تھا جو باقی بچتا تھا اسے ہم گوندھ لیا کرتے تھے۔

(امام نووی ؒ فرماتے ہیں) یہ قول "النقی" میں ن پر فتحہ اور ق پر کسرہ ہے اور یاء پر شد ہے اور اس سے مراد میدے کی روٹی ہے۔ یہ "الدرمك" بھی ہے۔

اور یہ قول "ثریناہ" اس میں ثاء مثلثہ ہے پھر راء مشددة ہے۔ اس کے بعد یاء مثناة ہے اور پھر ن کے ساتھ یعنی اسے تر کر کے گوندھ لیتے تھے۔

(500) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ لَیْلَةٍ، فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: "مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُیُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟" قَالَا : اَلْجُوْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: "وَاَنَا، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، لَاَخْرَجَنِی الَّذِیْ اَخْرَجَكُمَا، قُوْمُوْا" فَقَامَا مَعَهٗ، فَاَتٰی رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَاِذَا هُوَ لَیْسَ فِیْ بَیْتِهٖ، فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ، قَالَتْ: مَرْحَبًا وَّاَهْلًا . فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ

499- اخرجه احمد (22877) والبخاری (5410 والترمذی (2364) وابن ماجه (3335) وابن حبان (6347) والطبرانی (5796)

500- اخرجه مسلم (2038) وابلفظ قریب اخرجه الترمذی (2379) وکذا ابن حبان (5217) والطبرانی فی "الصغیر" (185)

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيْنَ فُلَانٌ؟" قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ. اِذْ جَآءَ الْاَنْصَارِيُّ، فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِّنِّيْ، فَانْطَلَقَ فَجَآئَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَّتَمْرٌ وَّرُطَبٌ، فَقَالَ: كُلُوْا، وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ" فَذَبَحَ لَهُمْ، فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا. فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهَا: "يَسْتَعْذِبُ" اَيْ: يَطْلُبُ الْمَاءَ الْعَذْبَ، وَهُوَ الطَّيِّبُ. وَ"الْعِذْقُ" بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَاِسْكَانِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ: وَهُوَ الْكِبَاسَةُ، وَهِيَ الْغُصْنُ. وَ"الْمُدْيَةُ" بِضَمِّ الْمِيْمِ وَكَسْرِهَا: هِيَ السِّكِّيْنُ. وَ"الْحَلُوْبُ": ذَاتُ اللَّبَنِ.

وَالسُّؤَالُ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ سُؤَالُ تَعْدِيْدِ النِّعَمِ لَا سُؤَالُ تَوْبِيْخٍ وَّتَعْذِيْبٍ، وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ.

وَهٰذَا الْاَنْصَارِيُّ الَّذِيْ اَتَوْهُ هُوَ، اَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ، كَذَا جَآءَ مُبَيَّنًا فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَغَيْرِهٖ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ ﷜ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ دن یا شاید رات کے وقت نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ کا سامنا حضرت ابوبکر ﷜ اور حضرت عمر ﷜ سے ہوا تو آپ نے دریافت کیا تم دونوں کو اس وقت کس چیز نے گھر سے نکلنے پر مجبور کیا ہے؟ ان دونوں نے عرض کی، یارسول اللہ! بھوک نے' آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں بھی اسی وجہ سے باہر آیا ہوں۔ جس وجہ سے تم دونوں آئے ہو' چلو! یہ دونوں حضرات آپ کے ساتھ چل پڑے نبی اکرم ﷺ ایک انصاری کے ہاں تشریف لائے وہ گھر میں موجود نہیں تھے۔ اس کی بیوی نے آپ کو دیکھا تو بولی۔ مرحبا! خوش آمدید! نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے دریافت کیا۔ فلاں شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی' وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں' اسی دوران وہ انصاری صحابی بھی آ گئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو بولے۔ الحمدللہ! آج کسی کے مہمان بھی میرے مہمانوں سے زیادہ معزز نہیں ہوں گے وہ انصاری (گھر کے اندر) گئے اور ایک ٹوکری لے کر آئے۔ جس میں کچی' خشک اور تازہ کھجوریں تھیں۔ وہ بولے آپ حضرات یہ کھائیے پھر انہوں نے (بکری ذبح کرنے کیلئے) چھری پکڑی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دودھ دینے والی نہ کرنا۔ اس انصاری نے وہ بکری ان حضرات کیلئے ذبح کی ان حضرات نے بکری کا گوشت' کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ جب وہ اچھی طرح سیر ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر ﷜ اور حضرت عمر ﷜ سے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا تم بھوک کی وجہ سے گھر سے نکلے تھے اور گھر واپس پہنچنے سے پہلے تمہیں یہ نعمتیں مل گئی (یہ سب اللہ کی عطا ہے)

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کا یہ قول "یستعذب" کا مطلب یہ ہے: میٹھا پانی لینے گیا ہے۔ اور یہ طیب بھی ہے۔ اور "العذق" عین پر کسر، ذال ساکن اور معجمۃ ہے۔ اور یہ خوشہ اور شاخ کو کہتے ہیں۔ اور "المدیۃ" میں "م" ضمہ اور کسرہ دونوں کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب ہے "چھری"۔ اور "الحلوب" سے مراد ہے دودھ والی۔ اور نعمتوں کے بارے میں سوال سے مراد یہ ہے' نعمتیں شمار ہونگی اور یہ سوال جھڑک یا عذاب کے طور پر نہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

اور وہ انصاری جس کے ہاں آپ ﷺ تشریف لائے ان کا نام ابو الھیثم بن التہان تھا۔ جیسا کہ ترمذی وغیرہ کی روایت میں واضح مذکور ہے۔

(501) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرِ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ، وَكَانَ اَمِيْرًا عَلَى الْبَصْرَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ، وَّوَلَّتْ حَذَّاءَ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا، وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلٰى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا، فَانْتَقِلُوْا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ، فَاِنَّهٗ قَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا، لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا، وَّاللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ اَفَعَجِبْتُمْ؟! وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ عَامًا، وَّلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَّهُوَ كَظِيْظٌ مِّنَ الزِّحَامِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا، فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا، وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا، فَمَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا اَصْبَحَ اَمِيْرًا عَلٰى مِصْرٍ مِّنَ الْاَمْصَارِ، وَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ نَفْسِيْ عَظِيْمًا، وَّعِنْدَ اللّٰهِ صَغِيْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهٗ: "اٰذَنَتْ" هُوَ بِمَدِّ الْاَلِفِ، اَيْ: اَعْلَمَتْ. وَقَوْلُهٗ: "بِصُرْمٍ" هُوَ بِضَمِّ الصَّادِ، اَيْ: بِانْقِطَاعِهَا وَفَنَائِهَا. وَقَوْلُهٗ: "وَوَلَّتْ حَذَّاءَ" هُوَ بِحَاءٍ مُّهْمَلَةٍ مَفْتُوْحَةٍ، ثُمَّ ذَالٍ مُعْجَمَةٍ مُشَدَّدَةٍ، ثُمَّ اَلِفٍ مَّمْدُوْدَةٍ، اَيْ: سَرِيْعَةٍ. وَ"الصُّبَابَةُ" بِضَمِّ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ: الْبَقِيَّةُ الْيَسِيْرَةُ. وَقَوْلُهٗ: "يَتَصَابُّهَا" هُوَ بتشديد الباء قبل الهاء، اَيْ: يَجْمَعُهَا. وَ"الْكَظِيْظُ": الْكَثِيْرُ الْمُمْتَلِئُ. وَقَوْلُهٗ: "قَرِحَتْ" هُوَ بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِ الرَّاءِ، اَيْ صَارَتْ فِيْهَا قُرُوْحٌ.

✧✧ خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عتبہ ﷜ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد کہا: دُنیا ختم ہونے والی ہے اور منہ پھیر کر چلی جائے گی وہ اتنی ہی باقی رہ گئی ہے جیسے برتن میں کچھ پانی باقی رہ جاتا ہے جسے کوئی آدمی چھوڑ دیتا ہے تم دُنیا سے ایک ایسے جہاں کی طرف منتقل ہو جاؤ گے۔ جو ختم نہیں ہوگا اس لئے تم بہترین زادراہ کے ہمراہ منتقل ہونا۔ کیونکہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے' اگر کسی پتھر کو جہنم کے گڑھے میں پھینکا جائے تو وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا اور پھر بھی اس کی تہہ تک نہیں پہنچ سکے گا اور اللہ کی قسم! اس (جہنم) نے بھرنا ہی ہے کیا تم حیران ہو رہے ہو؟ ہمیں یہ بتایا گیا ہے' جنت کے دروازے کے ایک پٹ سے دوسرے پٹ کے درمیان چالیس برس کی مسافت ہے اور ایک دن

501–اخرجه احمد (167586) و مسلم (2967)

ایسا آئے گا۔ جب وہ لوگوں سے بھری ہوئی ہوگی۔ میں نبی اکرم ﷺ کے ان سات صحابہ میں ایک ہوں جن کی خوراک صرف درخت کے پتے تھے یہاں تک کہ ہماری باچھیں چھل گئیں تھی مجھے ایک چادر ملی میں نے اُس کے دو حصے کئے ایک سعد بن مالک کو دیدیا ہم دونوں نے ان کا تہبند بنا لیا۔ آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر ہے میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کو بڑا سمجھتا رہوں اور اللہ کی بارگاہ میں چھوٹا ہوں۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "آذنت" میں الف مد کے ساتھ ہے یعنی اعلان کیا اور یہ قول کہ "بصرم" صاد پر ضمہ کے ساتھ یعنی اپنے ختم اور فنا ہو جانے کا۔ اور یہ قول کہ "وولت حذراء" اس میں حاء مہملۃ ہے اور مفتوحہ ہے۔ پھر ذال معجمۃ اور مشددہ ہے۔ پھر الف ممدودہ ہے یعنی جلدی جلدی۔ اور "الصبابۃ" میں صاد مہملۃ ہے اور ضمہ کے ساتھ ہے۔ اس کا مطلب ہے باقی یا تھوڑا سا۔ اور یہ قول "یتصابھا" میں باء تشدید کے ساتھ ہے ہاء سے پہلے یعنی اسے جمع کرتا ہے۔ اور "الکظیظ" سے مراد ہے بہت بھرا ہوا اور یہ قول "قرحت" اس میں قاف پر فتحہ اور راء پر کسرہ ہے اس سے مراد یہ ہے ان میں زخم ہو گئے۔

(502) وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخْرَجَتْ لَنَا عَآئِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَاءً وَّاِزَارًا غَلِيْظًا، قالَتْ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَيْنِ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک چادر اور ایک موٹا تہبند نکالا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ کا وصال ان دو کپڑوں میں ہوا تھا۔ (متفق علیہ)

(503) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنِّىْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ، وَهٰذَا السَّمُرُ، حَتّٰى اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهٗ خَلْطٌ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

"الْحُبْلَةَ" بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْكَانِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ: وَهِىَ وَالسَّمُرُ، نَوْعَانِ مَعْرُوْفَانِ مِنْ شَجَرِ الْبَادِيَةِ ۔

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں سب سے پہلا عرب شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکا تھا۔ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوا کرتے تھے۔ ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف درختوں کے پتے اور یہ کیکر کے پتے ہوا کرتے تھے اور ہم میں سے کوئی شخص اس طرح حاجت کرتا تھا جس طرح بکری مینگنیاں کرتی ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "الحبلۃ" میں حاء مہملۃ ضمہ کے ساتھ اور باء موحدہ ساکن ہے اور یہ اور السمر دونوں جنگل کے مشہور درخت ہیں۔

502–بخاری و مسلم، ابو دائود، ترمذی، ابن ماجہ، ابو یعلی 4943/4432، ابن حبان 6623، عبدالرزاق 20624، احمد 9/25051

503–بخاری فی الاطعمہ، والرقاق، مسلم، ترمذی، فی الزھد، نسائی فی المناقب، ابن ماجہ السنہ (اطراف للمزی) احمد 1/1498، دارمی 2415، ابو یعلی 732، ابن حبان 6989، حمیدی 78

(504) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ وَالْغَرِيْبِ: مَعْنٰى "قُوْتًا" اَىْ: مَا يَسُدُّ الرَّمَقَ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے اللہ! محمد کے گھر والوں کو ان کی (قوت) ضروری خوراک جتنا رزق عطا فرما۔ (متفق علیہ)

اہل لغت کے نزدیک "قوت" اس خوراک کو کہتے ہیں جو زندگی برقرار رکھنے کے لئے کافی ہو۔

(505) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَاللّٰهِ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِىْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ، وَاِنْ كُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِىْ مِنَ الْجُوْعِ ۔ وَلَقَدْ قَعَدْتُّ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِىْ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ، فَمَرَّ بِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِىْ، وَعَرَفَ مَا فِىْ وَجْهِىْ وَمَا فِىْ نَفْسِىْ، ثُمَّ قَالَ: "اَبَا هِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "اِلْحَقْ" وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهٗ، فَدَخَلَ فَاسْتَاْذَنَ، فَاَذِنَ لِىْ فَدَخَلْتُ، فَوَجَدَ لَبَنًا فِىْ قَدَحٍ، فَقَالَ: "مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ؟" قَالُوْا: اَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ – اَوْ فُلَانَةٌ – قَالَ: "اَبَا هِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "اِلْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِىْ" قَالَ: وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ، لَا يَاْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّلَا مَالٍ وَّلَا عَلٰى اَحَدٍ، وَّكَانَ اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ، وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَّاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ، وَاَصَابَ مِنْهَا، وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا ۔ فَسَاءَنِىْ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِىْ اَهْلِ الصُّفَّةِ! كُنْتُ اَحَقُّ اَنْ اُصِيْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰى بِهَا، فَاِذَا جَاءُوْا وَاَمَرَنِىْ فَكُنْتُ اَنَا اُعْطِيْهِمْ؛ وَمَا عَسٰى اَنْ يَّبْلُغَنِىْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ ۔ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ، فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَاَقْبَلُوْا وَاسْتَاْذَنُوْا، فَاَذِنَ لَهُمْ وَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ، قَالَ: "يَا اَبَا هِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "خُذْ فَاَعْطِهِمْ" قَالَ: فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ، فَجَعَلْتُ اُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَىَّ الْقَدَحَ، فَاُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَىَّ الْقَدَحَ، فَاُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَىَّ الْقَدَحَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ رَوِىَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى يَدِهٖ، فَنَظَرَ اِلَىَّ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ: "اَبَا هِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "بَقِيْتُ اَنَا وَاَنْتَ" قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "اُقْعُدْ فَاشْرَبْ" فَقَعَدْتُّ فَشَرِبْتُ، فَقَالَ "اِشْرَبْ" فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُوْلُ: "اِشْرَبْ" حَتّٰى قُلْتُ: لَا، وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا! قَالَ: "فَاَرِنِىْ"

504– بخاری و مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ (الاطراف) ابن حبان 6344، ابن ابی شیبہ 13/240، دلائل النبوہ بیہقی 6/87، احمد 3/7176

505– بخاری فی الرقاق، ترمذی فی الزھد، نسائی فی الرقاق، احمد 3/10684، ابن حبان 6535، حاکم 3/4291، دلائل بیہقی 101/6، حلیہ 1/338

فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنا جگر زمین پر دبا لیتا تھا اور میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ ایک دن میں راستے میں بیٹھا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے' آپ نے مجھے دیکھا تو مسکرا دیئے آپ کو میرے چہرے سے میری حالت کا اندازہ ہوگیا، آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ادھر آؤ، آپ تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پیچھے آیا آپ اندر چلے گئے میں نے اجازت مانگی آپ نے مجھے اجازت دی میں اندر آگیا آپ نے ایک پیالے میں دودھ پایا، آپ نے فرمایا یہ کہاں سے آیا ہے، لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں صاحب یا فلاں عورت نے آپ کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا: اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا کر لاؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے ان کا کوئی گھر بار نہیں تھا اور کوئی مال نہیں تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ آجاتا تھا تو آپ انہیں عطا کیا کرتے تھے اور خود اسے استعمال نہیں کرتے تھے۔

لیکن جب آپ کی خدمت میں کوئی تحفہ آتا تھا تو وہ آپ ان کی طرف بھی بھیجا کرتے تھے اور خود بھی استعمال کیا کرتے تھے۔ آپ اس تحفے میں ان لوگوں کو اپنا حصے دار بنایا کرتے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تو میرے لئے یہ بات بڑی پریشانی کا باعث بنی میں نے سوچا اس دودھ کے ساتھ اہل صفہ کا کیا ہوگا، میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کہ میں اسے پی لوں تاکہ مجھے اس کے ذریعے قوت حاصل ہو جب وہ لوگ آجائیں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ ہدایت کریں گے تو مجھے یہ انہیں دینا پڑے گا پھر تو مجھے اس دودھ میں سے کچھ بھی نہیں مل سکے گا، لیکن اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کے بغیر چارہ بھی کوئی نہیں تھا، میں اہل صفہ کے پاس آیا اور انہیں دعوت دی، وہ لوگ آگئے انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی، وہ لوگ گھر میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو اور انہیں دو، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس پیالے کو پکڑا اور ان میں سے ایک شخص کو دیا، اس نے پی لیا جب وہ سیر ہوگیا تو اس نے وہ پیالہ مجھے واپس کیا، میں نے وہ دوسرے شخص کو دیا اس نے بھی پی لیا، جب وہ سیر ہوگیا تو اس نے مجھے وہ پیالہ واپس کر دیا، میں نے پھر اگلے شخص کو دیا، اس نے بھی پینے کے بعد جب سیر ہوگیا تو وہ پیالہ مجھے واپس کر دیا یہاں تک کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا تمام حاضرین سیراب ہو چکے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ پکڑا اسے اپنے دست مبارک پر رکھا، آپ نے میری طرف دیکھا مسکرائے اور کہا اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں حاضر ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف میں اور تم باقی رہ گئے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے ٹھیک فرمایا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور تم پی لو! میں بیٹھ گیا اور میں نے اسے پی لیا، آپ نے فرمایا اور پیو! میں نے اور پیا آپ مجھے یہی فرماتے رہے اور پیو! یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اب اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ مجھے دو میں نے وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی بسم اللہ پڑھی اور بچا ہوا دودھ پی لیا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(506) وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَخِرٌّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَغْشِيًّا عَلَيَّ، فَيَجِيْءُ الْجَائِيْ، فَيَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰى عُنُقِيْ، وَيَرٰى اَنِّيْ مَجْنُوْنٌ وَّمَا بِيْ مِنْ جُنُوْنٍ، مَا بِيْ اِلَّا الْجُوْعُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' مجھے اپنے بارے میں اچھی طرح یاد ہے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان مدہوش پڑا ہوا تھا۔ ایک شخص میرے پاس آیا اس نے اپنا پاؤں میری گردن پر رکھا وہ سمجھا کہ میں پاگل ہوں حالانکہ مجھے کوئی جنون نہیں تھا صرف بھوک کی وجہ سے ایسا تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(507) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فِيْ ثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ بیان کرتی ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے عوض میں گروی رکھی ہوئی تھی۔ (متفق علیہ)

(508) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهٗ بِشَعِيْرٍ، وَّمَشَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَّاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَّلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: "مَا اَصْبَحَ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ وَلَا اَمْسٰى" وَاِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ اَبْيَاتٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

"اَلْاِهَالَةُ" بِكَسْرِ الْهَمْزَةِ: اَلشَّحْمُ الذَّائِبُ . وَ"اَلسَّنِخَةُ" بِالنُّوْنِ وَالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ: وَهِيَ الْمُتَغَيِّرَةُ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ کو جو کے عوض میں گروی رکھوایا ہوا تھا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور چربی لے کر حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ محمد کے گھر والوں کے پاس کبھی بھی صبح کے وقت یا شام کے وقت (اناج کا) صاع نہیں ہوتا۔ (متفق علیہ)

راوی بیان کرتے ہیں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نو گھر تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "الاھالۃ" میں ہمزہ پر کسرہ ہے۔ اس کا معنی ہے پگھلی ہوئی چربی، اور "السنخۃ" میں

506–اخرجه البخاری (7324) والترمذی (2374)

507– اخرجه البخاری (2917) و مسلم (1603) والنسائی (4623) وابن ماجه (2436)

508–(514) اخرجه البخاری (2069)

ن اور خاء معجمۃ ہے اور اس کا مطلب ہے تبدیل کی ہوئی۔

(509) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، اِمَّا اِزَارٌ وَّاِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهٖ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهٗ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اہل صفہ کے ستر افراد کو دیکھا ہے ان میں کوئی ایک بھی ایسا شخص نہیں ہے جس کے پاس چادر ہو صرف تہبند ہوتا تھا اور ایک کپڑا سا ہوتا تھا جسے وہ اپنی گردن پر باندھ لیتے تھے جو ان کے نصف پنڈلیوں تک پہنچتا تھا اور کسی کا ٹخنوں تک پہنچتا تھا وہ اسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کر رکھتا تا کہ اس کی شرمگاہ بے پردہ نہ ہو جائے۔

(510) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُدُمٍ حَشْوُهٗ لِيْفٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کا بستر چمڑے سے بنا ہوا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(511) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَدْبَرَ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا اَخَا الْاَنْصَارِ، كَيْفَ اَخِيْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟" فَقَالَ: صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يَّعُوْدُهٗ مِنْكُمْ؟" فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهٗ، وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ، مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ، وَّلَا خِفَافٌ، وَّلَا قَلَانِسُ ، وَلَا قُمُصٌ، نَمْشِيْ فِيْ تِلْكَ السِّبَاخِ، حَتّٰى جِئْنَاهُ، فَاسْتَاْخَرَ قَوْمُهٗ مِنْ حَوْلِهٖ حَتّٰى دَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ مَعَهٗ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک انصاری صحابی وہاں آئے۔ آپ کو سلام کیا۔ وہ واپس جانے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا' اے انصاری! ہمارے بھائی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کیسے ہیں؟ اس نے عرض کی: اچھے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا، تم میں سے کون ان کی عیادت کے لیے جانا چاہے گا؟ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے، تو آپ کے ساتھ ہم لوگ بھی اٹھ گئے۔ ہماری تعداد دس سے کچھ زیادہ تھی۔ ہمارے پاس نہ جوتے موجود تھے۔ نہ ہی جرابیں تھی۔ ٹوپی یا قمیص بھی موجود نہ تھی۔

509– اخرجہ البخاری (2069) و (2508)

510– بخاری' احمد 9/24264' ابن حبان 6361

511– اخرجہ مسلم (925)

(سخت گرمی کے موسم میں) پتھریلی زمین پر چلتے ہوئے ہم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئے، ان کے آس پاس موجود لوگ پیچھے ہٹ گئے اور نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھ آنے والے اصحاب سمیت، ان کے قریب ہو گئے۔

(512) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ: "خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ" قَالَ عِمْرَانُ: فَمَا اَدْرِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا "ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَّشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ، وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ ہے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے نہیں یاد نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ کے بعد یا تین مرتبہ کے بعد فرمایا: پھر اس کے بعد وہ لوگ ہوں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی اور وہ خیانت کریں گے اور انہیں امین مقرر نہیں کیا جائے گا وہ نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور ان کے درمیان موٹاپا ظاہر ہوگا۔

(513) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا ابْنَ اٰدَمَ، اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ، وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ، وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ، وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے آدم کے بیٹے! اگر تم اضافی مال خرچ کر دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم اسے روک کر رکھو تو یہ تمہارے لئے برا ہے اور ضرورت کے مطابق چیزیں رکھنے پر تمہاری ممانعت نہیں ہوگی اور جو لوگ تمہارے زیر کفالت ہوں ان سے (خرچ) آغاز کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(514) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحْصِنٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَطْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ، مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ، عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ، فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

"سِرْبِهٖ": بِكَسْرِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ: اَيْ نَفْسِهٖ، وَقِيْلَ: قَوْمِهٖ .

✧✧ حضرت عبیداللہ بن محصن انصاری خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص تم میں

512– اخرجہ البخاری (2651) و مسلم (2535) والنسائی (3818)

513– ترمذی فی الزھد' مسلم فی الزکاۃ' احمد 8/22328

514– بخاری فی الادب المفرد 300' عبیداللہ بن محصن مجھول ہے' ترمذی' ابن ماجہ' ابن حبان 671' حلیہ 5/249 فی سندہ ضعف' طبرانی فی الاوسط 1849

سے امن کی حالت میں ہو اور جسمانی طور پر تندرست ہو اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہو تو گویا اسے دنیا اپنی تمام تر نعمتوں سمیت مل گئی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

''سربہ'' اس میں س پر زیر پڑھی جائے گی۔ اس سے مراد آدمی کی ذات ہے۔ اس روایت کے مطابق اس سے مراد آدمی کی قوم ہے۔

(515) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ، وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا، وَّقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

◇◇ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے اسلام قبول کیا، اسے ضرورت کے مطابق رزق عطا کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے اس (ملے ہوئے رزق) پر قناعت کرنے کی توفیق دیدے تو وہ شخص کامیاب ہو گیا۔

(516) وَعَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِلْاِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهٗ كَفَافًا وَّقَنِعَ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ"۔

◇◇ حضرت ابو محمد فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس شخص کو مبارک ہو جسے اسلام کی ہدایت مل جائے اور اس کی زندگی ضروریات کے مطابق ہو اور وہ قناعت کرے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(517) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا، وَّاَهْلُهٗ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً، وَّكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ"۔

◇◇ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کئی راتیں بھوک کے عالم میں گزار دیا کرتے تھے جبکہ آپ کے اہل خانہ کو رات کے وقت کھانے کے لئے کچھ نہیں ملتا تھا اور ان کی اکثر خوراک ''جو'' کی روٹی ہوتی تھی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(518) وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى

515–مسلم 2/6583، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان 67، بیہقی 4/196

516–ترمذی، ابن حبان، حاکم 1/98، مسند قضاعی 616، احمد 9/23999، طبرانی فی الکبیر 18/7861

517–ترمذی ابن ماجہ (جامع صغیر) مسلم، احمد 1/2303، ابن حمید 592، طبرانی 11900

518–ترمذی فی الزھد، ابن حبان 724، طبرانی فی الکبیر 18/798، حلیہ 2/17، احمد 9/23993

بِالنَّاسِ، يَخِرُّ رِجَالٌ مِّنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ - وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ - حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَابُ: هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ. فَاِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: "لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى، لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَّحَاجَةً"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ"۔

"الْخَصَاصَةُ": اَلْفَاقَةُ وَالْجُوْعُ الشَّدِيْدُ۔

◇◇ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے تو نماز کے دوران بعض حضرات بھوک کی وجہ سے گر جایا کرتے تھے یہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ دیہاتی یہ کہا کرتے تھے یہ لوگ پاگل ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ نے ان کی طرف منہ کر کے فرمایا: اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی کیا حیثیت ہے تو تم یہ پسند کرو گے کہ تمہارے فاقے اور ضرورت میں اضافہ ہو جائے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

الخصاصۃ کا مطلب فاقہ اور شدید بھوک ہے۔

(519) وَعَنْ اَبِيْ كَرِيْمَةَ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَا مَلَاَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُّقِمْنَ صُلْبَهٗ، فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِّطَعَامِهٖ، وَثُلُثٌ لِّشَرَابِهٖ، وَثُلُثٌ لِّنَفْسِهٖ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ"۔

"اُكُلَاتٌ" اَيْ: لُقَمٌ۔

◇◇ حضرت ابو کریمہ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آدمی پیٹ سے زیادہ برا برتن اور کوئی نہیں بھرتا۔ آدمی کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں لیکن اگر کسی نے ضرور کھانا ہو تو ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے رکھے۔ ایک تہائی پینے کے لئے رکھے اور ایک تہائی اپنی ذات کے لئے رکھے (یا شاید یہ مفہوم ہے سانس لینے کے لئے رکھے)۔

اس حدیث کو امام ترمذی علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونیوالے لفظ ''اکلات'' کا مطلب لقمے ہیں۔

(520) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ اَصْحَابُ

519–احمد 6/17186، ترمذی، نسائی فی الکبریٰ 4/2769 ابن حبان 672، حاکم 4/7139، طبرانی الکبیر (20/244) مسند القضاعی 1340، ابن ماجہ

520–ابو داؤد فی الترجل، ابن ماجہ فی الزھد، حمیدی 357، حاکم فی الایمان 1/18، احمد فی الزھد، ص 7، مسند قضاعی، امالی عراق۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ، اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ" يَعْنِىْ: التَّقَحُّلَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

"اَلْبَذَاذَةُ" - بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَالذَّالَيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ - وَهِىَ رَثَاثَةُ الْهَيْئَةِ وَتَرْكُ فَاخِرِ اللِّبَاسِ. وَاَمَّا "التَّقَحُّلُ" فَبِالْقَافِ وَالْحَاءِ: قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: الْمُتَقَحِّلُ هُوَ الرَّجُلُ الْيَابِسُ الْجِلْدِ مِنْ خُشُوْنَةِ الْعَيْشِ وَتَرْكِ التَّرَفُّهِ.

✧✧ حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ انصاری الحارثی ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے ایک دن آپ کے سامنے دنیا کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیاتم سنتے ہو کیاتم سنتے ہو' عیش وعشرت کوترک کرنا ایمان کا حصہ ہے۔ (راوی کہتے ہیں) اس سے مرادتعیّشاتِ زندگی ہیں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے روایت کیا ہے۔ امام نووی ؒ فرماتے ہیں''البذاذۃ'' اس میں ''ب'' کے بعد دو مرتبہ ''ذ'' آئی ہے۔ اس سے مراد رثاثۃ ہے اوراس کوترک کرنے سے مرادلباس فاخرانہ کوترک کرنا ہے۔ لفظ''التقحلّ'' اس میں ''ق'' ہے اوراس کے بعد''ح'' ہے۔ اہلِ لغت فرماتے ہیں۔''المتحقلّ'' اس سے مراد وہ شخص ہے تعیّشات زندگی اور خوشحالی کو چھوڑنے کی وجہ سے اس کی کھال کھینچ چکی تھی۔

(521) وَعَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَّرَ عَلَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، نَتَلَقّٰى عِيْرًا لِّقُرَيْشٍ، وَّزَوَّدَنَا جِرَابًا مِّنْ تَمْرٍ لَّمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ، فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يُعْطِيْنَا تَمْرَةً تَمْرَةً، فَقِيْلَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا؟ قَالَ: نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِىُّ، ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، فَتَكْفِيْنَا يَوْمَنَا اِلَى اللَّيْلِ، وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ، ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَاْكُلُهُ. قَالَ: وَانْطَلَقْنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيْبِ الضَّخْمِ، فَاَتَيْنَاهُ فَاِذَا هِىَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ، فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: مَيْتَةٌ، ثُمَّ قَالَ: لَا، بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوْا، فَاَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا، وَّنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَّقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْطَعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ اَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ، وَلَقَدْ اَخَذَ مِنَّا اَبُوْ عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاَقْعَدَهُمْ فِىْ وَقْبِ عَيْنِهِ وَاَخَذَ ضِلْعًا مِّنْ اَضْلَاعِهِ فَاَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ اَعْظَمَ بَعِيْرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَّحْمِهِ وَشَائِقَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: "هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ، فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَّحْمِهِ شَىْءٌ فَتُطْعِمُوْنَا؟" فَاَرْسَلْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَاَكَلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْجِرَابُ": وِعَاءٌ مِّنْ جِلْدٍ مَعْرُوْفٌ، وَّهُوَ بِكَسْرِ الْجِيْمِ وَفَتْحِهَا وَالْكَسْرُ اَفْصَحُ. قَوْلُهُ: "نَمَصُّهَا"

521– مسلم فی الاطعمہ' بخاری فی الشرکہ والمغازی ترمذی فی الزھد' نسائی فی الصید والسیر' ابن ماجہ فی الزھد (اللطراف) احمد 5/4344

بِفَتْحِ الْمِيْمِ، وَ"الْخَبَطُ": وَرَقُ شَجَرٍ مَعْرُوْفٍ تَاْكُلُهُ الْإِبِلُ. وَ"الْكَثِيْبُ": التَّلُّ مِنَ الرَّمْلِ، وَ"الْوَقْبُ": بِفَتْحِ الْوَاوِ وَاِسْكَانِ الْقَافِ وَبَعْدَهَا بَاءٌ مُّوَحَّدَةٌ وَّهُوَ نُقْرَةُ الْعَيْنِ. وَ"الْقِلَالُ": الْجِرَارُ. وَ"الْفِدَرُ" بِكَسْرِ الْفَاءِ وَفَتْحِ الدَّالِ: الْقِطَعُ. "رَحَلَ الْبَعِيْرَ" بِتَخْفِيْفِ الْحَاءِ: اَىْ جَعَلَ عَلَيْهِ الرَّحْلَ. "الْوَشَائِقُ" بِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالْقَافِ: اللَّحْمُ الَّذِىْ اقْتُطِعَ لِيُقَدَّدَ مِنْهُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر بھیجا اور حضرت ابوعبیدہ ؓ کو ہمارا امیر مقرر کیا ہم نے قریش کے قافلے کا تعاقب کرنا تھا۔ ہم نے زدراہ کے طور پر کھجوروں کی بوریاں رکھ لیں۔ ہمیں ان کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملی حضرت ابوعبیدہ ؓ ہمیں ایک کھجور دیا کرتے تھے۔ حضرت جابر ؓ سے پوچھا گیا آپ اس ایک کھجور کے ذریعے گزارہ کیسے کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اسے یوں چوس لیا کرتے تھے جیسے بچہ چوس لیتا ہے اور اس کے بعد ہم پانی پی لیتے تھے۔ یہ اس دن میں رات تک ہمارے لئے کافی ہوتا تھا۔ ہم لوگ اپنی لاٹھیوں کے ذریعے درخت کے پتے جھاڑ دیتے تھے اور پھر اسے پانی سے گیلا کر کے کھالیا کرتے تھے۔ ہم چلتے ہوئے سمندر کے ساحل تک آ گئے۔

سمندر کے ساحل پر ہمیں ایک بڑے ٹیلے جیسی چیز نظر آئی جب ہم اس کے پاس آئے تو وہ ایک جانور (مچھلی) تھا جسے ''عنبر'' کہا جاتا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ ؓ نے فرمایا یہ مردار ہے۔ (اس لئے ہم اسے نہیں کھائیں گے) پھر انہوں نے خود ہی کہا ہم اللہ کے رسول کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں ہیں تم لوگ حالت اضطرار میں ہو اس لئے تم اسے کھا لو۔ (حضرت جابر ؓ کہتے ہیں) ہم نے وہاں ایک مہینہ قیام کیا (اور اس کا گوشت کھاتے رہے) ہماری تعداد تین سو تھی۔ ہم صحت مند ہو گئے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے' ہم اس کی آنکھ کے سوراخ میں سے ڈول بھر کر چربی نکالتے تھے اور ہم اس کا گوشت یوں کاٹتے تھے جیسے بیل ہوتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بیل جتنا گوشت کاٹتے تھے۔ حضرت ابوعبیدہ ؓ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا اور اس کی آنکھ کے سوراخ میں انہیں بیٹھا دیا پھر اس کی ایک پسلی کو لے کر کھڑا کیا اور ہمارے پاس موجود سب سے اونچے اونٹ پر پالان رکھا تو وہ اس پسلی کے نیچے سے گزر گیا ہم نے (مدینہ منورہ واپسی کے سفر میں) اس کا گوشت زادراہ کے طور پر ٹکڑے کر کے رکھ لیا جب ہم مدینہ آئے تو ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے نکالا ہے۔ تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت ہے تاکہ تم ہمیں بھی کھلاؤ ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس کا گوشت بھیجا تو آپ نے اسے کھالیا۔

(امام نووی ؒ فرماتے ہیں) "الجراب" سے مراد ہے چمڑے کا مشہور برتن، اور اس میں ''ج'' پر کسرہ اور فتحہ دونوں ہیں لیکن زیادہ فصیح ''کسرہ'' کے ساتھ ہے۔ اور ان کا یہ فرمانا "نمنصھا" اس میں م پر فتحہ ہے۔ اور "الخبط" ایک مشہور درخت کے پتے جو اونٹ کھاتے ہیں اور "الکثیب" ریت کا ٹیلہ، اور "الوقب" میں واؤ پر فتحہ اور قاف ساکن ہے اور اس کے بعد باء موحدۃ ہے اور اس کا مطلب ہے آنکھ کا گڑھا۔ اور "القلال" یعنی مٹکے۔ اور "القدر" میں فاء کسرہ کے اور دال فتحہ کے ساتھ ہے۔ یعنی ٹکڑا۔ "رحل البعیر" اس میں حاء تخفیف کے ساتھ ہے یعنی اونٹ پر کجاوہ ڈالا۔ "الوشائق" ش معجمۃ کے ساتھ اور ''ق'' کے ساتھ اس کا مطلب ہے وہ گوشت جو خشک کرنے کیلئے کاٹا جائے۔ واللہ اعلم۔

(522) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّصْغِ.

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

"الرُّصْغُ" بِالصَّادِ وَالرُّسْغِ بِالسِّيْنِ اَيْضًا: هُوَ الْمَفْصِلُ بَيْنَ الْكَفِّ وَالسَّاعِدِ.

✧✧ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کی قمیص کی آستینیں کلائیوں تک ہوتی تھیں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ''الرضع'' یہ لفظ ''ص'' کے ساتھ آتا ہے اور لفظ رسغ کے ساتھ بھی آتا ہے۔ اس سے مراد ہتھیلی اور بازو کا جوڑ ہے۔

(523) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّا كُنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَجَاؤُوا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ. فَقَالَ: "اَنَا نَازِلٌ" ثُمَّ قَامَ، وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ، وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ، فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ اَوْ اَهْيَمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِيْ اِلَى الْبَيْتِ، فَقُلْتُ لِامْرَاَتِيْ: رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَّا فِيْ ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: عِنْدِيْ شَعِيْرٌ وَّعَنَاقٌ، فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنْتُ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْعَجِيْنُ قَدِ انْكَسَرَ، وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْاَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ تَنْضَجُ، فَقُلْتُ: طُعَيِّمٌ لِيْ، فَقُمْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ اَوْ رَجُلَانِ، قَالَ: "كَمْ هُوَ"؟ فَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: "كَثِيْرٌ طَيِّبٌ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ، وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰى اٰتِيَ" فَقَالَ: "قُوْمُوْا"، فَقَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ: وَيْحَكِ قَدْ جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَمَنْ مَعَهُمْ! قَالَتْ: هَلْ سَاَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: "ادْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا" فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ، وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ، وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ اِذَا اَخَذَ مِنْهُ، وَيُقَرِّبُ اِلٰى اَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ وَيَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوْا، وَبَقِيَ مِنْهُ، فَقَالَ: "كُلِيْ هٰذَا وَاَهْدِيْ، فَاِنَّ النَّاسَ اَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا، فَانْكَفَاْتُ اِلَى امْرَاَتِيْ، فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا، فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ، وَّلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ، فَفَرَغَتْ اِلٰى فَرَاغِيْ، وَقَطَّعْتُهَا فِيْ بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِيْ بِرَسُوْلِ

522– اخرجه ابو داؤد (4027) والترمذی (1765) ورجال اسناده ثقات

523–اخرجه البخاری (3070) و مسلم (2039)

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَّعَهُ، فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا، وَطَحَنْتُ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ، فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَكَ، فَصَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ: اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّهَلَا بِكُمْ" فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْءَ" فَجِئْتُ، وَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ، حَتّٰى جِئْتُ امْرَاَتِيْ، فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ! فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قُلْتِ. فَاَخْرَجَتْ عَجِيْنًا، فَبَسَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: "ادْعِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ، وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ، وَلَا تُنْزِلُوْهَا" وَهُمْ اَلْفٌ، فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا، وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَاِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ.

قَوْلُهُ: "عَرَضَتْ كُدْيَةٌ" بِضَمِّ الْكَافِ وَاِسْكَانِ الدَّالِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ تَحْتُ، وَهِيَ قِطْعَةٌ غَلِيْظَةٌ صُلْبَةٌ مِنَ الْاَرْضِ لَا يَعْمَلُ فِيْهَا الْفَاْسُ، وَ"الْكَثِيْبُ" اَصْلُهُ تَلُّ الرَّمْلِ، وَالْمُرَادُ هُنَا: صَارَتْ تُرَابًا نَاعِمًا، وَهُوَ مَعْنٰى "اَهْيَلَ". وَ"الْاَثَافِيُّ": الْاَحْجَارُ الَّتِيْ يَكُوْنُ عَلَيْهَا الْقِدْرُ، وَ"تَضَاغَطُوْا": تَزَاحَمُوْا. وَ"الْمَجَاعَةُ": الْجُوْعُ، وَهُوَ بِفَتْحِ الْمِيْمِ. وَ"الْخَمَصُ": بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالْمِيْمِ: الْجُوْعُ، وَ"انْكَفَاْتُ": انْقَلَبْتُ وَرَجَعْتُ. وَ"الْبُهَيْمَةُ" بِضَمِّ الْبَاءِ، تَصْغِيْرُ بَهْمَةٍ وَهِيَ، الْعَنَاقُ، بِفَتْحِ الْعَيْنِ. وَ"الدَّاجِنُ": هِيَ الَّتِيْ اَلِفَتِ الْبَيْتَ: وَ"السُّوْرُ" الطَّعَامُ الَّذِيْ يُدْعَى النَّاسُ اِلَيْهِ؛ وَهُوَ بِالْفَارِسِيَّةِ. وَ"حَيَّهَلَا" اَيْ تَعَالَوْا. وَقَوْلُهَا "بِكَ وَبِكَ" اَيْ خَاصَمَتْهُ وَسَبَّتْهُ، لِاَنَّهَا اعْتَقَدَتْ اَنَّ الَّذِيْ عِنْدَهَا لَا يَكْفِيْهِمْ، فَاسْتَحْيَتْ وَخَفِيَ عَلَيْهَا مَا اَكْرَمَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذِهِ الْمُعْجِزَةِ الظَّاهِرَةِ وَالْاٰيَةِ الْبَاهِرَةِ. "بَسَقَ" اَيْ: بَصَقَ؛ وَيُقَالُ اَيْضًا: بَزَقَ، ثَلَاثُ لُغَاتٍ. وَ"عَمَدَ" بِفَتْحِ الْمِيْمِ، اَيْ: قَصَدَ. وَ"اقْدَحِيْ" اَيْ: اغْرِفِيْ؛ وَالْمِقْدَحَةُ: الْمِغْرَفَةُ. وَ"تَغِطُّ" اَيْ: لِغَلَيَانِهَا صَوْتٌ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ خندق کھود رہے تھے۔ ایک سخت چٹان سامنے آ گئی لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا خندق میں یہ چٹان سامنے آ گئی ہے آپ نے فرمایا: میں نیچے اُترتا ہوں پھر آپ کھڑے ہوئے آپ نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا۔ ہم لوگوں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے کدال پکڑی ضرب لگائی تو وہ بھربھرے ٹیلے کی طرح ہو گئی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے گھر جانے کی اجازت دیجئے (گھر آ کر) میں نے اپنی بیوی سے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسی کیفیت میں دیکھا ہے جس پر صبر نہیں کیا جا سکتا۔ کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے اس نے جواب دیا: میرے پاس کچھ جَو ہیں اور بکری کا بچہ ہے میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور جو پیس لئے ہم نے گوشت ہنڈیا میں ڈالا پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آٹا گوندھا جا چکا تھا اور ہنڈیا چولہے پر رکھی جا چکی تھی وہ تیار ہونے والی تھی میں نے عرض کی: میرے ہاں تھوڑا سا کھانا ہے یا رسول اللہ ﷺ ایک یا دو صاحبان کے ساتھ تشریف لے چلیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا وہ کتنا ہے؟ میں نے آپ ﷺ کو بتایا' آپ نے فرمایا: بہت ہے اور پاکیزہ ہے تم اس عورت سے کہہ دو وہ ہنڈیا کو نیچے نہ اُتارے اور تنور میں روٹی نہ لگائے جب تک میں

نہ آجاؤں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (سب لوگ) چلو۔ تمام مہاجرین اور انصار اُٹھ کھڑے ہوئے میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور بولا: تمہارے لئے خرابی ہے۔ نبی اکرم ﷺ مہاجرین اور انصار کے ساتھ آرہے ہیں اس نے دریافت کیا' کیا نبی اکرم ﷺ نے آپ سے کچھ پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا' ہاں!

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اندر آؤ لیکن ہجوم نہ کرو پھر نبی اکرم ﷺ روٹی کو توڑ کر اس پر گوشت رکھتے جب آپ ہنڈیا اور تنور میں سے نکال لیتے تو اسے ڈھانپ لیتے پھر وہ کھانا اپنے ساتھیوں کے آگے کرتے آپ اسی طرح روٹی توڑتے اور سالن نکالتے رہے یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا بھی بچ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے (میری بیوی سے) فرمایا تم اسے کھاؤ اور تحفے کے طور پر بھیجو کیونکہ لوگ بھوک کا شکار ہیں۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خندق کھودی گئی تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو بھوک کے عالم میں پایا میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور پوچھا کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو شدید بھوک کے عالم میں دیکھا ہے وہ ایک تھیلا نکال کر میرے پاس لائی جس میں ایک صاع جَو تھے۔ ہمارے ہاں ایک بکری کا بچہ تھا میں نے اسے ذبح کیا اس عورت نے جو پیس لئے میرے فارغ ہونے تک وہ بھی فارغ ہو گئی میں نے گوشت کے ٹکڑے اس کی ہنڈیا میں ڈالے اور واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے مجھ سے کہا آپ مجھے نبی اکرم ﷺ اور ان کے ساتھیوں کے سامنے شرمندگی کا شکار نہ کیجئے گا۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس آکر میں نے سرگوشی میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہم نے بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیس لئے ہیں آپ اپنے کچھ ساتھیوں سمیت تشریف لے آئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں کہا: اے خندق والو! جابر نے کھانا تیار کیا ہے تم سب چلو! نبی اکرم ﷺ نے ہدایت کی جب تک میں نہیں آجاتا تم اپنی ہنڈیا (چولہے سے نیچے) نہ اتارنا اور اپنے آٹے کی روٹی نہ پکانا' میں آیا نبی اکرم ﷺ بھی لوگوں سے پہلے تشریف لے آئے میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ بولی آپ یہ اور آپ وہ۔ (یعنی ناراضگی ظاہر کی) میں نے کہا: میں نے وہی کہا تھا جو تم نے کہا تھا۔ پھر اس عورت نے آٹا نکالا نبی اکرم ﷺ نے اس میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر آپ ہنڈیا کی طرف بڑھے۔ اس میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر آپ نے فرمایا کسی عورت کو بلاؤ تا کہ وہ تمہارے ساتھ روٹیاں پکائے اور تم اپنی ہنڈیا میں سے پیالے میں سالن ڈالتی رہو۔ ہنڈیا کو نیچے نہ اُتارنا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان لوگوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ان سب نے کھانا کھالیا اور باقی کھانا چھوڑ کر چلے گئے جب کہ ہماری ہنڈیا پہلے کی طرح بھری ہوئی تھی اور ہمارے آٹے سے روٹیاں پکائی جارہی تھیں۔

''کُدْیَۃٌ'' یہ سخت ٹکڑے کو کہتے ہیں جو زمین کے ساتھ ملا ہوا ہو اور اس پر کدال اثر نہ کرے۔ وَ''الْکَثِیْبُ'' اس کا مطلب ریت کا ٹیلا ہے اور یہاں مراد اس کا نرم مٹی ہو جانا ہے اور لفظ ''اہیل'' کا بھی یہی مطلب ہے۔ وَ''الْاَثَافِیُّ'' وہ پتھر جن پر ہنڈیاں رکھی جاتی ہیں۔ ''تَضَاغَطُوْا'' انہوں نے بھیڑ کر دی۔

''الْمَجَاعَۃُ'' بھوک ''اَلْخَمَصُ'' میں مڑ گیا اور میں واپس آیا۔ ''بھیمۃ'' یہ لفظ ''بھمۃ'' کا اسم تصغیر ہے یہ بکری کے بچے کو کہتے ہیں ''عناق'' میں ''ع'' پر زبر پڑھی جائے گی۔

''اَلدَّاجِنُ'' یہ پالتو کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ''اَلسُّؤْرُ'' وہ کھانا جس کے لئے لوگوں کو دعوت دی جائے یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ ''حَیَّھَلَا'' یعنی چلو ''بِكَ وَبِكَ'' یعنی اس نے ان کے ساتھ جھگڑا کیا اور انہیں برا کہا کیونکہ وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ ان کے پاس جو کچھ موجود ہے وہ ان لوگوں کے لئے کافی نہیں ہوگا اس لئے اسے شرمندگی محسوس ہوئی۔ اسے یہ پتہ نہیں چلا کہ اللہ تعالیٰ نے اس ظاہر ہونے والے معجزے اور واضح نشانی کے ذریعے اپنے نبی کی عظمت کو ظاہر کرنا ہے۔

''بسق'' یہ دراصل ''بصق'' ہے اور اسے ''بزق'' بھی پڑھا گیا ہے۔ اس کی تین لغات ہیں۔ (اس کا مطلب تھوک ڈالنا ہے)۔

''عمد'' اس نے ارادہ کیا ''اقدحی'' یعنی تم چمچے سے ڈالو ''المقدحۃ'' چمچا ''تغط'' ہانڈی کے جوش مارنے کی آواز۔

(524) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ: قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَیْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ، ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَّهَا، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِیْ وَرَدَّتْنِیْ بِبَعْضِهٖ، ثُمَّ اَرْسَلَتْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبْتُ بِهٖ، فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ؟" فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: "اَلِطَعَامٍ؟" فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُوْمُوْا" فَانْطَلَقُوْا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ، قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ؟ فَقَالَتْ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ حَتّٰی دَخَلَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلُمِّیْ مَا عِنْدَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ" فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ، ثُمَّ قَالَ: "ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ" فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ: "ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ" فَاَذِنَ لهم حَتّٰی اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا اَو ثَمَانُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ: فَمَا زَالَ يَدْخُلُ عَشَرَةٌ، وَّيَخْرُجُ عَشَرَةٌ حَتّٰی لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ، فَاَكَلَ حَتّٰی شَبِعَ، ثُمَّ هَيَّاَهَا فَاِذَا هِیَ مِثْلُهَا حِيْنَ اَكَلُوْا مِنْهَا.

وَفِیْ رِوَايَةٍ: فَاَكَلُوْا عَشَرَةً عَشَرَةً، حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا، ثُمَّ اَكَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ، وَتَرَكُوْا سُؤْرًا.

وَفِیْ رِوَايَةٍ: ثُمَّ اَفْضَلُوْا مَا بَلَغُوا جِيْرَانَهُمْ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ عن انس، قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَوَجَدْتُّهٗ جَالِسًا مَّعَ

524–اخرجه البخاری (422) و مسلم (2040) والترمذی (363)

اَصْحَابِه، وَقَدْ عَصَبَ بَطْنَهٗ، بِعِصَابَةٍ، فَقُلْتُ لِبَعْضِ اَصْحَابِه : لِمَ عَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهٗ؟ فَقَالُوْا : مِنَ الْجوعِ، فَذَهَبْتُ اِلٰى اَبِىْ طَلْحَةَ، وَهُوَ زَوْجُ اُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، فَقُلْتُ : يَا اَبَتَاهُ، قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَبَ بَطْنَهٗ بِعِصَابَةٍ، فَسَاَلْتُ بَعْضَ اَصْحَابِه، فَقَالُوْا : مِنَ الْجُوْعِ ـ فَدَخَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى اُمِّى، فَقَالَ : هَلْ مِنْ شَىْءٍ؟ قَالَتْ : نَعَمْ، عِنْدِىْ كِسَرٌ مِّنْ خُبْزٍ وَّتَمَرَاتٌ، فَاِنْ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهٗ اَشْبَعْنَاهُ، وَاِنْ جَآءَ اٰخَرُ مَعَهٗ قَلَّ عَنْهُمْ ـ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے۔ جس سے مجھے بھوک کا اندازہ ہوا کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر انہوں نے جَو کی کچھ روٹیاں نکالیں پھر انہوں نے اپنی چادر لی اس چادر کے کچھ حصے میں ان روٹیوں کو لپیٹا اور پھر اسے میرے کپڑوں کے نیچے (بغل میں) رکھ دیا اور چادر کا کچھ حصہ مجھ پر ڈال دیا۔ پھر انہوں نے مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا میں وہ لے کر آیا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں بیٹھے ہوئے پایا۔ آپ کے ساتھ کچھ لوگ تھے۔ میں ان کے پاس آ کر کھڑا ہوا نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا' کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے دریافت کیا' کیا کھانے کے لئے؟ میں نے عرض کی' جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے (لوگوں سے) فرمایا: اٹھو' وہ سب لوگ چل پڑے' میں ان کے آگے چلتا ہوا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اُم سلیم! نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں ہمارے پاس ان سب کو کھلانے کے لئے نہیں ہے۔ سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گئے (وہ راستے میں) نبی اکرم ﷺ سے ملے نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ آئے یہ دونوں اندر تشریف لائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُم سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہے اسے لے آؤ۔ وہ روٹیاں لے آئیں نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ان کے ٹکڑے کئے گئے سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے ڈبے میں سے گھی نچوڑ کر سالن بنا لیا۔ پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس پر پڑھا پھر آپ نے ہدایت کی دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اندر آنے کے لئے کہا انہوں نے کھانا کھایا اور سیر ہو کر چلے گئے پھر آپ نے ہدایت کی دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اندر آنے کے لئے کہا انہوں نے کھانا کھایا اور چلے گئے پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ان سب لوگوں نے کھانا کھایا اور سیر ہو گئے۔ ان کی تعداد ستر یا شاید اَسّی تھی۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ لوگ دس کی تعداد میں اندر آتے اور دس کی تعداد میں باہر جاتے ان میں سے ہر ایک اندر آیا اس نے کھانا کھایا اور سیر ہو گیا۔ سب لوگوں کے کھانا کھا لینے کے بعد جب اس کھانے کو دیکھا گیا تو وہ اتنا ہی تھا (جتنا پہلے تھا)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان لوگوں نے 10,10 کر کے کھانا کھایا یہاں تک کہ 80 افراد نے کھانا کھا لیا اس

کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اور گھر والوں نے کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا بچ گیا۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے اتنا کھانا باقی چھوڑا جو پڑوسیوں کو بھی بھجوایا گیا۔

ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ہیں: میں ایک دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے پایا۔ آپ نے اپنے پیٹ پر پٹکا باندھا ہوا تھا۔ میں نے آپ کے ایک ساتھی سے دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پیٹ پر پٹکا کیوں باندھا ہوا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: بھوک کی وجہ سے' میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' یہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے۔ میں نے کہا ابا جان! میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے پیٹ پر پٹکا باندھا ہوا تھا میں نے آپ کے ساتھیوں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا یہ بھوک کی وجہ سے ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میری والدہ کے پاس آئے اور دریافت کیا' کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے۔ انہوں نے جواب دیا' جی ہاں! میرے پاس کچھ روٹی کے ٹکڑے ہیں اور کچھ کھجوریں ہیں اگر نبی اکرم ﷺ تنہا ہمارے پاس تشریف لائے تو سیر ہو کر کھانا کھا لیں گے۔ لیکن اگر آپ کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی آ گئے تو کھانا تھوڑا ہو جائے گا۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

بَابُ الْقَنَاعَةِ وَالْعَفَافِ وَالْاِقْتِصَادِ فِى الْمَعِيْشَةِ وَالْاِنْفَاقِ وَذَمِّ السَّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضُرُوْرَةٍ

باب **57**: قناعت مانگنے سے بچنا تمام معاملات میں میانہ روی اختیار کرنا اور خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرنا اور ضرورت کے بغیر مانگنے کی مذمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ﴾ (هود : **6**)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور زمین پر موجود ہر جانور کا رزق اللہ کے ذمے ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِى الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ لَا يَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ﴾ (البقرة : **273**)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''وہ غریب لوگ جنہیں اللہ کی راہ میں روک لیا گیا ہے وہ زمین میں سفر کرنیکی استطاعت نہیں رکھتے لاعلم شخص ان کے مانگنے سے بچنے کی وجہ سے انہیں خوشحال سمجھتا ہے تم انہیں ان کے چہرے سے پہچان لو گے وہ لوگ لوگوں سے چمٹ کر مانگتے نہیں ہیں''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴾ (الفرقان : **67**)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو اس میں فضول خرچی نہیں کرتے اور کنجوسی بھی نہیں کرتے وہ

درمیانہ راستہ اختیار کرتے ہیں"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَّمَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴾

(الذاریات : 57-56) .

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے تا کہ وہ ہماری عبادت کریں میں ان سے رزق نہیں چاہتا اور میں ان سے یہ نہیں چاہتا کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ، فَتَقَدَّمَ مُعْظَمُهَا فِي الْبَابَيْنِ السَّابِقِيْنِ، وَمِمَّا لَمْ يَتَقَدَّمْ .

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں دو اہم احادیث سابقہ بابوں میں گزر چکی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو ابھی ذکر نہیں ہوئی ہیں۔

(525) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"اَلْعَرَضُ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالرَّاءِ : هُوَ الْمَالُ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خوشحالی سامان زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ اصل خوشحالی نفس کی بے نیازی ہے۔ (متفق علیہ)

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "العرض" میں ع پر زبر پڑھی جائے گی اور "ر" پر بھی زبر پڑھی جائے گی اس سے مراد مال ہے۔

(526) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص کامیاب ہو گیا جو مسلمان ہوا اسے ضروریات کے مطابق رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے عطا کیا اس پر قناعت کرنے کی اسے توفیق دی۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(527) وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ، ثُمَّ قَالَ: "يَا حَكِيْمُ، اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، فَمَنْ اَخَذَهُ

525-اخرجہ احمد (3/7320) والبخاری (6446) و مسلم (1051) والحمیدی (1207) وابو نعیم فی "الحلیۃ" 4/99)

526-مسلم' احمد 2/6583' ترمذی' ابن ماجہ (جامع صغیر) ابن حبان 670' بیہقی 4/196

527-بخاری فی الوصایا والخمس والرقاق والزکاۃ' ترمذی فی الزہد' نسائی فی الزکاۃ والرقاق (اطراف) ابن حبان 3220' دارمی 1/388' عبدالرزاق 20041' طبرانی 3078' احمد 5/15321' بیہقی 4/196

بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى" قَالَ حكيم : فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْعُوْ حَكِيْمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ، فَيَاْبٰى اَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَهُ . فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، اُشْهِدُكُمْ عَلٰى حَكِيْمٍ اَنِّيْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِيْ قَسَمَهُ اللّٰهُ لَهُ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّاْخُذَهُ . فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"يَرْزَاُ" بِرَاءٍ ثُمَّ زَايٍ ثُمَّ هَمْزَةٍ ؛ اَيْ : لَمْ يَاْخُذْ مِنْ اَحَدٍ شَيْئًا، وَاَصْلُ الرُّزْءِ : النُّقْصَانُ، اَيْ : لَمْ يَنْقُصْ اَحَدًا شَيْئًا بِالْاَخْذِ مِنْهُ، وَ"اِشْرَافُ النَّفْسِ" : تَطَلُّعُهَا وَطَمَعُهَا بِالشَّيْءِ . وَ"سَخَاوَةُ النَّفْسِ" : هِيَ عَدَمُ الْاِشْرَافِ اِلَى الشَّيْءِ، وَالطَّمَعِ فِيْهِ، وَالْمُبَالَاةِ بِهٖ وَالشَّرَهِ .

✧✧ حضرت حکیم بن حزام ؓ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ مانگا۔ آپ نے وہ مجھے عطا کر دیا۔ میں نے پھر مانگا تو آپ نے عطا کر دیا۔ میں نے پھر مانگا تو آپ نے عطا کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا! اے حکیم! یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جو شخص نفس کی سخاوت کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا اس کیلئے اس میں برکت رکھی جائے گی اور جو شخص لالچ کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا۔ اس کیلئے اس میں برکت نہیں ہوگی اور وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

حضرت حکیم ؓ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے آپ کے بعد میں کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔ یہاں تک کہ میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔

راوی کہتے ہیں حضرت ابوبکر ؓ نے حضرت حکیم ؓ کو بلوایا تا کہ انہیں عطیات دیں لیکن انہوں نے کچھ بھی لینے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر ؓ نے انہیں بلوایا تا کہ انہیں کچھ دیں تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ! میں حکیم کے بارے میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے انہیں ان کا وہ حق پیش کیا جو اللہ تعالیٰ نے اس مال غنیمت میں ان کیلئے طے کیا لیکن انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت حکیم ؓ نے اپنی وفات تک کبھی کسی شخص سے کچھ نہیں مانگا۔ (متفق علیہ)

"یرزا" راء کے ساتھ' پھر زاء ہے پھر ہمزہ ہے یعنی کسی سے کچھ نہیں لیا اور اصل میں "الرزء" سے مراد ہے نقصان یعنی کسی سے کچھ لے کر اس کا مال کم نہیں کیا۔ "اشراف النفس" یعنی کسی چیز کی طرف جھانکنا اور اسکی طمع رکھنا ہے۔ "سخاوۃ النفس" کا مطلب ہے کسی چیز کی طرف توجہ نہ کرنا اسکی لالچ اور طمع نہ رکھنا اور اسکی پرواہ نہ کرنا۔

(528) وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

528-اخرجہ البخاری (4128) و مسلم (1816) وابن حبان 4734' والبیہقی (258/5)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ وَّنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيْرٌ نَعْتَقِبُهُ، فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمِيْ، وَسَقَطَتْ اَظْفَارِيْ، فَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰى اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ، فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ عَلٰى اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ، قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ: فَحَدَّثَ اَبُوْ مُوْسٰى بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: مَا كُنْتُ اَصْنَعُ بِاَنْ اَذْكُرَهُ! قَالَ: كَاَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَّكُوْنَ شَيْئًا مِّنْ عَمَلِهِ اَفْشَاهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابو برداء رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک ایسے غزوے میں شریک ہوئے جس میں چھ آدمیوں کے لئے ایک اونٹ تھا۔ اس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے۔ ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے۔ میرے بھی پاؤں زخمی ہوئے اور میرے ناخن گر گئے۔ ہم اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹا کرتے تھے اسی لیے اس مہم کا نام ''غزوہ ذات الرقاع'' رکھا گیا کیونکہ اس میں ہم نے اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹے تھے۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ پہلے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی۔ پھر اسے بیان کرنے کو ناپسند کیا اور بولے مجھے اس کا تذکرہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ گویا انہیں یہ بات ناپسند تھی کہ وہ اپنے عمل سے متعلق کسی (نامعلوم بات) کو افشاء کریں۔ (متفق علیہ)

(529) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ - بِفَتْحِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقَ وَاِسْكَانِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِ اللَّامِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَالٍ اَوْ سَبْيٍ فَقَسَّمَهُ، فَاَعْطٰى رِجَالًا، وَّتَرَكَ رِجَالًا، فَبَلَغَهُ اَنَّ الَّذِيْنَ تَرَكَ عَتَبُوْا، فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ اَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ''اَمَّا بَعْدُ، فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِيْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ اُعْطِيْ، وَلٰكِنِّيْ اِنَّمَا اُعْطِيْ اَقْوَامًا لِّمَا اَرٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ، وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ، مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ'' قَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: فَوَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

''الْهَلَعُ'': هُوَ اَشَدُّ الْجَزَعِ، وَقِيْلَ: الضَّجَرُ .

✧✧ حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ مال یا قیدی لائے گئے۔ آپ نے انہیں تقسیم کیا۔ آپ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہیں دیا۔ پھر آپ کو پتہ چلا کہ آپ نے جنہیں نہیں دیا وہ ناراض ہو گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کے بعد فرمایا۔

''امابعد! اللہ کی قسم میں ایک شخص کو کچھ دے دیتا ہوں اور دوسرے کو کچھ نہیں دیتا حالانکہ جسے میں نہیں دیتا وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے جسے دیتا ہوں۔ میں کچھ لوگوں کو اس لیے دے دیتا ہوں کیونکہ ان کے دلوں میں مجھے گھبراہٹ اور بے چینی محسوس ہوتی ہے اور کچھ لوگوں کو میں اس کے سپرد کر دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بے نیازی اور بھلائی رکھی ہے ان میں سے ایک عمرو بن تغلب ہے۔

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے عوض میں مجھے

529-اخرجه البخاری (923)

سرخ اونٹ مل جائیں۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ''الھلع'' شدید گھبراہٹ کا عالم اور اس سے مراد بے صبری اور بے قراری بھی ہے۔

(530) وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَلَفْظُ مُسْلِمٍ اَخْصَرُ .

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (خرچ کرنے کا) آغاز تم ان سے کرو جو تمہارے زیر کفالت ہوں۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو ضروریات پوری ہونے کے بعد دیا جائے۔ جو شخص مانگنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو شخص (لوگوں سے) بے نیازی اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ بخاری کے الفاظ ہیں، مسلم کے الفاظ زیادہ مختصر ہیں۔

(531) وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْاَلَةِ، فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا، فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْاَلَتُهُ مِنِّيْ شَيْئًا وَّاَنَا لَهُ كَارِهٌ، فَيُبَارَكَ لَهُ فِيْمَا اَعْطَيْتُهُ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، معاویہ بن ابوسفیان روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مانگنے میں پیچھے نہ پڑ جاؤ۔ اللہ کی قسم! اگر کوئی شخص مجھ سے کچھ مانگے اور مجھ سے کوئی چیز نکلوا لے جبکہ مجھے وہ پسند نہ ہو تو جو میں نے اسے دیا ہوگا اس میں اسے برکت نصیب نہیں ہوگی۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(532) وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً اَوْ ثَمَانِيَةً اَوْ سَبْعَةً، فَقَالَ: ''اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ'' وَكُنَّا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ، فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: ''اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ'' فَبَسَطْنَا اَيْدِيَنَا، وَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: ''عَلٰى اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَّالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِيْعُوا اللّٰهَ'' وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيْفَةً: ''وَلَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَيْئًا'' فَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَ اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ اَحَدِهِمْ فَمَا يَسْاَلُ اَحَدًا يُّنَاوِلُهُ اِيَّاهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

530-اخرجه البخاری (1427) واللفظ له واخرجه مسلم (1034)

531-اخرجه مسلم (1038) والنسائی (2529)

532-مسلم فی الزکاۃ ابو داؤد، نسائی فی الصلاۃ، ابن ماجه فی الجهاد، ابن حبان 3385، طبرانی کبیر 18/67

✧✧ حضرت ابوعبدالرحمٰن عوف بن مالک اشجعی ؓ بیان کرتے ہیں۔ ہم نو' آٹھ یا شاید سات افراد نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے۔ آپ نے دریافت کیا' کیا تم لوگ اللہ کے رسول کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرو گے۔ ہم نے کچھ عرصہ پہلے بیعت کی تھی۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے۔ ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور عرض کی: ہم پہلے آپ کی بیعت کر چکے ہیں۔ اب ہم کس بات پر آپ کی بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: اس بات پر کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گے۔ کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔ پانچ نمازیں ادا کرو گے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو گے' اور پھر آپ نے پست آواز میں کہا' لوگوں سے کچھ مانگو گے نہیں۔

راوی کہتے ہیں میں نے ان حضرات کو دیکھا' اگر ان میں سے کسی کا کوڑا بھی زمین پر گر گیا تو اس نے کسی کو یہ نہیں کہا کہ وہ اس کو پکڑا دے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(533) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَزَالُ الْمَسْاَلَةُ بِاَحَدِكُمْ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْمُزْعَةُ"، بِضَمِّ الْمِيْمِ وَاِسْكَانِ الزَّايِ وَبِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ: الْقِطْعَةُ.

✧✧ حضرت ابن عمر ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مانگتا رہے گا جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

(امام نووی ؒ فرماتے ہیں) "المزعة" میم پر ضمہ ہے اور زاء ساکن ہے اور عین مہملہ ہے۔ اس کا مطلب ہے ٹکڑا۔

(534) وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْاَلَةِ: "اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' آپ اس وقت منبر پر موجود تھے' آپ صدقہ کرنے اور مانگنے سے بچنے کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔ (متفق علیہ)

(535) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَاَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا؛ فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (ضرورت کے بغیر اپنا مال)

533–اخرجه البخاری (1474) و مسلم (103/1040) والنسائی (2484)

534–بخاری و مسلم' مالك فی الموطا' ابو داؤد' نسائی' ابن حبان 3364' بیهقی , 1974' احمد 2/4474' دارمی 1/389' الشاب 231

535–اخرجه مسلم (1041) وابن ماجه (1838)

زیادہ کرنے کیلئے لوگوں سے مانگے گا وہ درحقیقت انگارہ مانگے گا اب اس کی مرضی ہے تھوڑا مانگے یا زیادہ مانگے۔ (متفق علیہ)

(536) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الْمَسْاَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ، اِلَّا اَنْ يَسْاَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

"الْكَدُّ": الْخَدْشُ وَنَحْوُهُ.

✧✧ سمرۃ بن جندب بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مانگنا ایک خراش ہے جو آدمی اپنے چہرے پر ڈال لیتا ہے۔ آدمی صرف حاکم سے مانگے یا بہت مجبوری ہو تو پھر مانگے۔

اس حدیث کو امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(امام نووی ؒ فرماتے ہیں) "الکد" یعنی خراش وغیرہ۔

(537) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ، فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ اَوْ اٰجِلٍ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

"يُوْشِكُ" بِكَسْرِ الشِّيْنِ: اَيْ يُسْرِعُ.

✧✧ حضرت ابن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو فاقہ لاحق ہو اور پھر وہ لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کرے تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہو جائے گا اور جو شخص اللہ کے سامنے اسے رکھے تو اللہ اسے جلد یا بدیر رزق عطا کر دے گا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ اور امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ "یوشك" اس میں "ش" پر زیر پڑھی جائے گی اس سے مراد جلدی ہے۔

(538) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَكَفَّلَ لِيْ اَنْ لَّا يَسْاَلَ النَّاسَ شَيْئًا، وَاَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟" فَقُلْتُ: اَنَا، فَكَانَ لَا يَسْاَلُ اَحَدًا شَيْئًا.
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

✧✧ حضرت ثوبان ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کون شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے

536–صحیح الاسناده اخرجه احمد (7/2040) و ابو داؤد (1739) والترمذی (681) واللفظ له' والنسائی (2598) وابن حبان (3397) والطبرانی (6767) والبیهقی (197/4)

537–اخرجه احمد (2/3696) و ابوداؤد (1645) والترمذی (2333)

538–اخرجه احمد (8/22448) وابو داؤد (1643) اخرجه احمد (5/15916) ومسلم (1044) وحبو داؤد (1640) والنسائی (2578) والحمیدی (819) والدارمی (396/1) وابن حبان (329) وابن خزیمة (2359) وابن الجارود (267) والطبرانی (947/18-955) والدارقطنی (119/2) والبیهقی (73/6)

گا کہ وہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا۔ تو میں اس کو جنت کی ضمانت دے دوں؟ (حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں عرض کی: میں! (راوی کہتے ہیں) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(**539**) وَعَنْ اَبِیْ بِشْرٍ قَبِیْصَةَ بِنِ الْمُخَارِقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ فِیْهَا، فَقَالَ: "اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِیَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا" ثُمَّ قَالَ: "یَا قَبِیْصَةُ، اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى یُصِیْبَهَا، ثُمَّ یُمْسِكُ، وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى یُصِیْبَ قِوامًا مِّنْ عَیْشٍ - اَوْ قَالَ: سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ - وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ، حَتّٰى یَقُوْلَ ثَلَاثَةٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهِ: لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ. فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ، اَوْ قَالَ: سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ، فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْاَلَةِ یَا قَبِیْصَةُ سُحْتٌ، یَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْحَمَالَةُ" بِفَتْحِ الْحَاءِ: اَنْ یَّقَعَ قِتَالٌ وَّنَحْوُهُ بَیْنَ فَرِیْقَیْنِ، فَیُصْلِحُ اِنْسَانٌ بَیْنَهُمْ عَلٰى مَالٍ یَّتَحَمَّلُهُ وَیَلْتَزِمُهُ عَلٰى نَفْسِهِ. وَ"الْجَائِحَةُ" الْاٰفَةُ تُصِیْبُ مَالَ الْاِنْسَانِ. وَ"الْقِوَامُ" بِكَسْرِ الْقَافِ وَفَتْحِهَا: هُوَ مَا یَقُوْمُ بِهٖ اَمْرُ الْاِنْسَانِ مِنْ مَّالٍ وَّنَحْوِهٖ. وَ"السِّدَادُ" بِكَسْرِ السِّیْنِ: مَا یَسُدُّ حَاجَةَ الْمُعْوِزِ وَیَكْفِیْهِ، وَ"الْفَاقَةُ": الْفَقْرُ. وَ"الْحِجٰى": الْعَقْلُ.

✧✧ حضرت ابو بشر قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے کچھ ادائیگی اپنے ذمے لے لی۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ اس سلسلے میں آپ سے کچھ مانگوں' آپ نے فرمایا: تم ٹھہرو! جب ہمارے پاس صدقے (کے مال) میں سے کوئی چیز آئے گی تو ہم تمہارے لیے حکم دے دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے قبیصہ! مانگنا تین میں سے کسی ایک شخص کے لئے جائز ہے۔ ایک وہ شخص جو کسی ادائیگی کو اپنے ذمے لے۔ اس کے لئے مانگنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ وہ اسے ادا کر دے۔ اس کے بعد وہ اس سے رُک جائے۔ ایک وہ شخص جس پر کوئی آفت آئے اور وہ اس کے مال (زرعی زمین یا باغ) کو ضائع کر دے اس شخص کے لئے مانگنا جائز ہے یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات حاصل کر لے اور ایک وہ شخص جسے فاقہ لاحق ہو اور اس کی قوم کے تین سمجھ دار آدمی یہ کہیں کہ فلاں شخص کو فاقہ لاحق ہے تو اس شخص کے لئے مانگنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات کو پوری کر لے اس کے علاوہ جو بھی شخص مانگے گا اے قبیصہ! وہ حرام ہوگا اور اس کو کھانے والا حرام کھانے والا ہوگا۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "الحمالة" میں حاء پر فتحہ ہے۔ اس کا مطلب ہے جب دو لوگوں میں جھگڑا ہو جائے کوئی بندہ مال کی ادائیگی اپنے ذمے لے کر ان میں صلح کرا دے۔ "الجائحة" سے مراد ہے وہ آفت جو کسی آدمی کے مال کو لاحق

539- مسلم فی الزکاۃ' ابو داؤد نسائی فی الزکاۃ' احمد 5/15916' حمیدی 819' دارمی 1/396' ابن حبان 3291' ابن خزیمہ 2359' ابن الجارود 267' طبرانی کبیر 18' دارقطنی 2/119' بیہقی 6/73

ہو۔ "القام" میں ق پر کسرہ اور فتحہ دونوں، اس کا مطلب ہے: مال وغیرہ جس کے ساتھ انسان کا وقت صحیح گزرتا رہے۔ "السداد" س پر کسرہ کے ساتھ جو کسی ضرورت مند کی حاجت کو پہنچے اور اسے پورا کرے۔ "الفاقة" یعنی فقر، اور "الحجی" یعنی عقل۔

(**540**) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَیْسَ الْمِسْكِیْنُ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِیْنَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًى یُّغْنِیْهِ، وَلَا یُفْطَنُ لَهُ فَیُتَصَدَّقُ عَلَیْهِ، وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْاَلَ النَّاسَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غریب وہ نہیں ہوتا جو لوگوں کے گرد چکر لگاتا ہے اور ایک یا دو لقمے لے کر یا ایک یا دو کھجوروں لے کر واپس چلا جاتا ہے بلکہ غریب وہ آدمی ہوتا ہے جس کے پاس ضروریات کے لئے چیزیں نہ ہوں اور یہ پتہ بھی نہ چل سکے کے اسے صدقہ ہی دے دیا جائے اور وہ خود بھی کھڑا ہو کر لوگوں سے مانگتا نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

بَابُ جَوَازِ الْاَخْذِ مِنْ غَیْرِ مَسْاَلَةٍ وَّلَا تَطَلُّعٍ اِلَیْهِ

باب 58: مانگے یا لالچ کیے بغیر (مال) لینا جائز ہے

(**541**) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِیْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْنِی الْعَطَاءَ، فَاَقُوْلُ: اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَیْهِ مِنِّیْ. فَقَالَ: "خُذْهُ، اِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَیْءٌ وَّاَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ، فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ، فَاِنْ شِئْتَ كُلْهُ، وَاِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْ بِهٖ، وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ" قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا یَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا، وَّلَا یَرُدُّ شَیْئًا اُعْطِیَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

(مُشْرِفٌ): بِالشِّیْنِ الْمُعْجَمَةِ: اَیْ مُتَطَلِّعٌ اِلَیْهِ.

✧✧ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ عطا کیا میں نے عرض کی' آپ یہ اسے دیں جس کو اس کی مجھ سے زیادہ ضرورت ہو آپ نے فرمایا: تم اسے لو! جب یہ مال تمہارے پاس آئے اور تمہیں اس کا لالچ نہ ہو اور تم نے اسے مانگا نہ ہو۔ تو اسے لے لو اور اس سے اپنے مال میں اضافہ کر لو اگر چاہو تو خود استعمال کر لو اور اگر چاہو تو اسے صدقہ کر دو اور جو (مال) ایسا نہ ہو تم اس کے پیچھے نہ جاؤ۔

سالم بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ مانگتے نہیں تھے اور جو انہیں دے دیا جاتا تھا اسے واپس نہیں

540-بخاری فی التفسیر' مسلم فی الزکاۃ' نسائی فی الزکاۃ والتفسیر (اطراف مزی) موطا مالك 1713' احمد 3/9122' ابو داؤد' ابن حبان 3298' ابن خزیمہ 2363' بیہقی 4/195

541-اخرجه البخاری (1473) والنسائی (2603) واحمد (1/100) والدارمی (1647) وابن خزیمة (2365) والبزار (244)

کرتے تھے۔

(امام نووی ؒ فرماتے ہیں) "مشرف" شین معجمہ کے ساتھ، یعنی اس کی طرف جھانکنے والا۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْأَكْلِ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَالتَّعَفُّفِ بِهٖ عَنِ السُّؤَالِ وَالتَّعَرُّضِ لِلْإِعْطَاءِ

باب 59: اپنے ہاتھ کے ذریعے کما کر کھانے اور مانگنے سے بچنے کی ترغیب اور دوسروں کو دینے کی ترغیب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ﴾ (الجمعة : 10) .

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "جب نماز مکمل ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کو تلاش کرو"۔

(542) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَأَنْ يَّأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهٗ ثُمَّ يَأْتِيَ الْجَبَلَ، فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا، فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ، خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّسْأَلَ النَّاسَ، أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوْهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر بن عوامؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص رسیاں لے کر پہاڑ پر جائے اور وہاں سے لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر لا کر فروخت کر دے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسے مانگنے سے محفوظ رکھے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے، وہ لوگوں سے مانگے اور وہ چاہیں اسے دیں اور اگر چاہیں تو نہ دیں۔

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

(543) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَأَنْ يَّحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهٖ، خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّسْأَلَ أَحَدًا، فَيُعْطِيَهٗ أَوْ يَمْنَعَهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کسی ایک شخص کا اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا لادلینا اس سے زیادہ بہتر ہے، وہ کسی سے مانگے اور وہ اسے دے یا نہ دے۔

(544) وَعَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كَانَ دَاوُدُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے

542-اخرجه البخارى (1470) و مسلم (1047) ومالك فى "الموطا" (1883) والترمذى (680) والنسائى (2588) والحميدى (1056) وابن حبان (3387) وابن ابى شيبة (209/3) واحمد (3/10156)

543-بخارى فى الزكاة، مسلم، ترمذى فى الزكاة، قول مالك 1883، نسائى 2588، حميدى 1056، ابن حبان 3387، ابن ابى شيبه 3/209، احمد 3/10156

544- بخارى فى البيوع، طبرانى صغير ص 17، واوسط 1205، ابن حبان 6227

محنت کر کے کھایا کرتے تھے اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

(545) وَعَنْهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كَانَ زَكَرِيَّا - عَلَيْهِ السَّلَامُ - نَجَّارًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

(546) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ أَنْ يَّأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِيْهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت مقدام بن معدیکرب ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی اپنے ہاتھ سے محنت کر کے جو کھاتا ہے اس سے زیادہ بہتر کھانا کبھی بھی کسی نے نہیں کھایا اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھایا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْكَرَمِ وَالْجُوْدِ وَالْإِنْفَاقِ فِيْ وُجُوْهِ الْخَيْرِ ثِقَةً بِاللّٰهِ تَعَالٰى

باب 60: کرم اور جود کا بیان، بھلائی کے مختلف کاموں میں اللہ تعالیٰ پر یقین کرتے ہوئے خرچ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ﴾ (سبا : 39).

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تم جو بھی خرچ کرو گے وہ اس کا بدلہ دے گا"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾ (البقرة : 272).

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تم جو بھی بھلائی خرچ کرو گے وہ تمہارے لئے ہوگی اور اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرو گے اور تم جو بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا اور تمہارے ساتھ کوئی بھی زیادتی نہیں ہوگی"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

545-اخرجه مسلم (2379) واحمد (3/7952) واللفظ له

546-اخرجه البخارى (2072)

﴿وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (البقرة : 273) .

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور تم جو بھی بھلائی خرچ کرو گے تو اللہ کو اس کا علم ہے''۔

(547) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَمَعْنَاهُ: يَنْبَغِي أَنْ لَا يُغْبَطَ أَحَدٌ إِلَّا عَلَى إِحْدَى هَاتَيْنِ الْخَصْلَتَيْنِ .

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حسد (رشک) صرف دو لوگوں پر کیا جاسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور اسے حق کے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق دی ہو دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے' ان دو خصوصیات میں سے کسی ایک خصوصیت رکھنے والے پر رشک کرنا چاہیے۔

(548) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟'' قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ . قَالَ: ''فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ'' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ انہی سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کون شخص ایسا ہے جس کے نزدیک اس کے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے ہر ایک شخص کو اپنا ہی مال زیادہ محبوب ہوگا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی کا مال وہ ہے جو وہ آگے بھیجے اور جو وہ چھوڑ دے وہ اس کے وارث کا مال ہوگا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(549) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آگ سے بچنے کی کوشش کرو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو۔

(550) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ،

547- اخرجه احمد (2/3651) والبخاری (73) و مسلم (816) وابن ماجه (4208) وابن حبان (90) والبیهقی (88/10)

548- اخرجه البخاری (6442) والنسائی (3614)

549- بخاری' مسلم' طبرانی کبیر 17/207' طیالسی 1036' نسائی 2556' ابن حبان 472' احمد 6/18274

فَقَالَ: لَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ نے کبھی بھی ''نہ'' نہیں کہا۔ (متفق علیہ)

(551) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُوْلُ الْآخَرُ: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی بندے خرچ کرتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو مزید عطا فرما! دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! نہ خرچ کرنے والے کا مال ضائع کر دے۔

(552) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ يُنْفَقْ عَلَيْكَ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اے ابن آدم! تم خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(553) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ''تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' کون سا اسلام زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کھانا کھلانا ہر جاننے والے اور انجان شخص کو سلام کرنا۔

(554) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''أَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً: أَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا؛ رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى بِهَا الْجَنَّةَ'' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ بَيَانِ كَثْرَةِ طُرُقِ الْخَيْرِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چالیس خصوصیات ہیں' جن میں سب سے

550- اخرجه البخاری (6034) و مسلم (2311)

551- اخرجه احمد (10505) والبخاری (4684) ومسلم (993) والترمذی (3045) وابن ماجه (197) وابن حبان (725)

552- بخاری و مسلم 1' ترمذی' ابن ماجه' ابن حبان 725' احمد 3/10505

553- اخرجه احمد (2/6592) والبخاری (12) و مسلم (39) وابو داؤد (5194) والنسائی (5010) وابن ماجه (3253) وابن حبان (505) واخرجه البخاری فی "الادب المفرد" وابو نعیم فی "الحلیة" (287/1)

554- بخاری فی الهبة' ابو داؤد فی الزکاة

بہترین (کسی معاوضے کے بغیر دوہنے کے لئے) بکری دینا ہے اور جو بھی آدمی ان میں سے کسی ایک خصوصیت پر عمل کرے گا اس کے ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ اس سے پہلے بھلائی کے مختلف راستوں کے باب میں یہ روایت گزر چکی ہے۔

(555) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ صُدَیِّ بْنِ عَجْلَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا ابْنَ اٰدَمَ، اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ، وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ، وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ، وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اے ابن آدم! تمہارا اضافی مال خرچ کر دینا زیادہ بہتر ہے اگر تم اسے روک کر رکھو تو یہ تمہارے لئے بُرا ہے اور جو تمہاری ضرورت کے مطابق ہو اس پر تمہیں ملامت نہیں کی جائے گی اور جو تمہارے زیر کفالت ہوں تو اپنے خرچ کا آغاز ان سے کرو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

(556) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ، وَلَقَدْ جَاءَهٗ رَجُلٌ، فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ، فَقَالَ: يَا قَوْمِ، اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا يُّعْطِیْ عَطَاءً مَّنْ لَّا يَخْشَى الْفَقْرَ، وَاِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيْدُ اِلَّا الدُّنْيَا، فَمَا يَلْبَثُ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى يَكُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اسلام کے نام پر جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ نے عطا کر دی ایک مرتبہ ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ آپ نے اسے دو پہاڑوں میں موجود جگہ جتنی بکریاں عطا کر دیں۔ جب وہ اپنی قوم کے پاس واپس گیا تو بولا اے قوم! مسلمان ہو جاؤ حضرت محمدؐ اتنا عطا کر دیتے ہیں' اس کے بعد غربت کا اندیشہ نہیں رہتا۔ (راوی کہتے ہیں) کوئی شخص اسلام قبول کرتا تھا اس کی مراد دنیا ہوتی تھی لیکن کچھ ہی عرصہ گزرنے کے بعد اسلام اس کے نزدیک دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جاتا تھا۔

(557) وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قسم رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانُوْا اَحَقَّ بِهٖ مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: "اِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِیْ اَنْ يَّسْاَلُوْنِیْ بِالْفُحْشِ، اَوْ يُبَخِّلُوْنِیْ، وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے کچھ تقسیم کیا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ان لوگوں

555–احمد 8/22328' مسلم' ترمذی

556–اخرجه مسلم (58/2312)

557–اخرجه مسلم (1056)

کے علاوہ دوسرے لوگ اس کے زیادہ حقدار ہیں آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے میرے سامنے یہی صورت رکھی تھی کہ یا تو یہ سختی کے ساتھ مجھ سے مانگیں اور میں انہیں عطا کر دوں یا پھر یہ مجھے بخیل قرار دیں حالانکہ میں بخیل نہیں ہوں۔

(558) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ، فَعَلِقَهُ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهٗ، حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ، فَخَطِفَتْ رِدَاءَهٗ، فَوَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "اَعْطُوْنِیْ رِدَائِیْ، فَلَوْ كَانَ لِیْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا، لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذَّابًا وَّلَا جَبَانًا" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

"مَقْفَلَهٗ" اَیْ: فِیْ حَالِ رُجُوْعِهٖ وَ"السَّمُرَةُ": شَجَرَةٌ. وَ"الْعِضَاهُ": شَجَرٌ لَّهٗ شَوْكٌ.

✧✧ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے یہ حنین سے واپسی کی بات ہے۔ دیہاتیوں نے آپ سے مانگنے کے لئے آپ کو گھیر لیا یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو کیکر کے درخت کی طرف جانے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے آپ کی چادر کھینچ لی نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے اور فرمایا: میری چادر مجھے دو اگر میرے پاس ان درختوں جتنی نعمتیں ہوں تو میں ان کو تمہارے درمیان تقسیم کر دوں گا تم مجھے کنجوس جھوٹا یا بزدل نہیں پاؤ گے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ میں لفظ مقفلہ کا مطلب یہ ہے' واپس آتے ہوئے اور لفظ "سمرہ" کیکر کے درخت کو کہتے ہیں اور لفظ "عضاۃ" ایسے درخت کو کہتے ہیں جس میں کانٹے موجود ہوں۔

(559) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ -" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ مال میں کوئی کمی نہیں کرتا اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ آدمی کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے انکساری اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سر بلندی عطا کرے گا۔

(560) وَعَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ الْاَنْمَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "ثَلَاثَةٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ، وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ، وَّلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَّظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا، وَّلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ - اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ، قَالَ: "اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا، فَهُوَ

558–بخاری فی الجهاد و الجمس' ابن ماجه' احمد 5/16756' ابن حبان 4720

559–اخرجه مسلم (2588)

560–اخرجه احمد (6/18053) والترمذی (2332) واللفظ له

يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا، فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ . وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا، وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا، فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ، يَقُولُ : لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ بِنِيَّتِهِ، فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ . وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا، وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا، فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ . وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُولُ : لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ بِنِيَّتِهِ، فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" .

✧✧ حضرت ابو کبشہ عمرو بن سعد الانماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تین چیزوں کے بارے میں قسم اٹھاتا ہوں اور تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں کہ تم انہیں یاد رکھنا۔ صدقہ آدمی کے مال میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ جس بندے کے ساتھ زیادتی ہو اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص مانگنا شروع کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے غربت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں شاید اس کی مانند کوئی اور لفظ استعمال کیا) نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک اور بات بتا رہا ہوں اسے یاد رکھنا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا دنیا میں چار طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہو وہ اس کے بارے میں اپنے پروردگار سے ڈرتا ہو اور اس میں رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھتا ہو وہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کا علم رکھتا ہو یہ قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے افضل مقام پر ہوگا۔ دوسرا وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو مگر مال نہ عطا کیا ہو وہ نیت کا سچا ہو اور یہ کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح نیک عمل کرتا تو یہ اس کی نیت ہوگی۔ ان دونوں کا اجر ایک جیسا ہوگا۔ تیسرا وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو لیکن علم عطا نہ کیا ہو وہ اپنے مال کو جہالت کی وجہ سے ضائع کرتا ہو اور اس کے بارے میں اپنے پروردگار سے ڈرتا نہ ہو اور رشتے داری کے حقوق کا خیال نہ رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کا اس میں جو حق ہے۔ اس سے واقف نہ ہو تو یہ سب سے بُرے مقام پر ہوگا اور چوتھا وہ بندہ جیسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال عطا کیا ہو اور نہ ہی علم عطا کیا ہو لیکن وہ یہ کہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس میں فلاں شخص کی طرح (گناہ کا کام) کرتا تو یہ اس کی نیت ہوگی تو ان دونوں کا وبال ایک جیسا ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(561) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَا بَقِيَ مِنْهَا؟" قَالَتْ: مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا . قَالَ: "بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ صَحِيحٌ" . وَمَعْنَاهُ : تَصَدَّقُوا بِهَا إِلَّا كَتِفَهَا . فَقَالَ: بَقِيَتْ لَنَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَتِفَهَا .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگوں نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں سے کیا باقی بچا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس میں سے صرف کندھا باقی بچا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ

561- اخرجه الترمذی (2478) اسناده صحیح

ساری باقی بچ گئی ہے صرف کندھا باقی نہیں بچا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اس کا مطلب یہ ہے' تم نے کندھے کے علاوہ اس کو صدقہ کر دیا تو وہ آخرت میں تمارے لئے باقی رہ گیا صرف وہ کندھا باقی نہیں رہا۔

(562) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا تُوكِي فَيُوكَى اللّٰهُ عَلَيْكِ" .

وَفِي رِوَايَةٍ : "أَنْفِقِي أَوِ انْفَحِي، أَوِ انْضَحِي، وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَ"انْفَحِي" بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ، وَهُوَ بِمَعْنَى "أَنْفِقِي" وَكَذٰلِكَ "انْضَحِي" .

✧✧ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں رکاوٹ نہ ڈالو ورنہ تم پر (یعنی تمہارے رزق پر) رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم خرچ کرو، صرف کرو اور گن کر خرچ نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن کر عطا کرے گا اور روکو نہیں ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے روک لے گا۔

لفظ "انفحی" میں "ح" ہے اور اس کا مطلب "انفقی" (تم خرچ کرو) ہے "انضحی" کا بھی یہی مطلب ہے۔

(563) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : "مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ - أَوْ وَفَرَتْ - عَلَى جِلْدِهِ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهُ، وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَأَمَّا الْبَخِيلُ، فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَ"الْجُنَّةُ" : الدِّرْعُ ؛ وَمَعْنَاهُ أَنَّ الْمُنْفِقَ كُلَّمَا أَنْفَقَ سَبَغَتْ، وَطَالَتْ حَتّٰى تَجُرَّ وَرَاءَهُ، وَتُخْفِيَ رِجْلَيْهِ وَأَثَرَ مَشْيِهِ وَخُطُوَاتِهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کنجوسی کرنے والے اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جن پر لوہے کی زرہیں ہوں جو ان کے سینے سے لے کر گردن تک ہوں۔ خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو وہ اسی کی جلد پر کشادہ ہو جاتی ہے (اور پھسل کر) اس کے پوروں پر آ جاتی ہے اور اس کے قدموں کے نشان کو ڈھانپ لیتی ہے (یعنی نیچے گر جاتی ہے) اور کنجوس شخص جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر سمٹ جاتا ہے وہ شخص اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کشادہ کر نہیں پاتا۔

562- اخرجه احمد (26978) والبخاری (1433) ومسلم (1029) والنسائی (2550) وابن حبان (3209) وعبدالرزاق (20056) والطبرانی فی الکبیر (337/24) والبیهقی (186/4)

563- اخرجه احمد (7488) والبخاری (1443) ومسلم (1012) والنسائی (2546) وابن حبان (3313) والحمیدی (1064) والبیهقی (186/4)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''اَلْجُنَّةُ'' کا مطلب ذرہ ہے اور اس حدیث کا مفہوم یہ ہے' خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو وہ پھسل کر نیچے آجاتی ہے اور اس کے پاؤں اور قدموں کے نشانات کو چھپا دیتی ہے۔

(564) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ، ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَلْفَلُوُّ" بِفَتْحِ الْفَاءِ وَضَمِّ اللَّامِ وَتَشْدِيْدِ الْوَاوِ، وَيُقَالُ اَيْضًا: بِكَسْرِ الْفَاءِ وَاِسْكَانِ اللَّامِ وَتَخْفِيْفِ الْوَاوِ: وَهُوَ الْمُهْرُ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پاکیزہ کمائی میں سے' ویسے تو اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ چیز کو قبول کرتا ہے، ایک کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھتا ہے اور پھر صدقہ کرنے والے کے لئے اسے بڑھاتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ (کھجور جتنا صدقہ) پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔

''الفلو'' میں فاء پر فتحہ اور لام پر ضم اور واؤ پر تشدید ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فاء پر کسرہ ہے اور لام ساکن ہے اور واؤ تخفیف ہے۔ اور اس کا مطلب ہے بچھڑا۔

(565) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ، اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ، فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ، فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ، فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ، فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ، فَقَالَ لَهٗ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ، فَقَالَ لَهٗ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، لِمَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ؟ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَاؤُهٗ، يَقُوْلُ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ، فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا، فَقَالَ: اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا، فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ، وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا، وَّاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"اَلْحَرَّةُ" اَلْاَرْضُ الْمُلَبَّسَةُ حِجَارَةً سَوْدَاءَ. وَ"الشَّرْجَةُ" بِفَتْحِ الشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَاِسْكَانِ الرَّاءِ وَبِالْجِيْمِ: هِيَ مَسِيْلُ الْمَاءِ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا اس نے ایک بادل میں یہ آواز سنی (اے بادل!) تم فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو وہ بادل ایک طرف ہٹ گیا اور اس نے

564- اخرجه البخاری (1410) و مسلم (1014) والترمذی (661) والنسائی (2524) وابن ماجه (1842) والحمیدی (1154) ومالك (1874) وابن حبان (270) والبیهقی (ص /328) واحمد (3/7638) وابن خزیمة (ص /71) و فی صحیحه (2426)

565- اخرجه مسلم (2984)

ایک پتھریلی زمین پر بارش برسائی وہ تمام پانی ایک نالے میں اکٹھا ہو گیا، وہ شخص اس پانی کے پیچھے چل پڑا وہاں ایک شخص اپنے بیلچے کے ذریعے اپنے باغ کو پانی لگا رہا تھا، پہلے شخص نے اس سے دریافت کیا، اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ ہے، یہ وہی نام تھا جو اس نے بادل میں سنا تھا، دوسرے نے دریافت کیا، تم نے میرا نام کیوں پوچھا ہے اس نے بتایا یہ پانی جس بادل کا ہے میں نے اس میں ایک آواز سنی تھی جس نے تمہارا نام لے کر یہ کہا تھا کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو تم اس باغ میں کیا عمل کرتے ہو اس نے جواب دیا: اب تم یہ کہہ رہے ہو (تو بتا دیتا ہوں) میں اس کی پیداوار کا خیال رکھتا ہوں، اس کا ایک تہائی حصہ صدقہ کر دیتا ہوں ایک تہائی حصہ میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں اور ایک تہائی حصہ میں اسی باغ پر لگا دیتا ہو۔

''الحرة'' سے مراد ہے سیاہ پتھروں والی زمین، اور ''الشرجة'' میں شین پر فتحہ اور یہ معجمة ہے۔ راء ساکن ہے اور جیم کے ساتھ ہے۔ اور اس کا مطلب ہے ''پانی''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُخْلِ وَالشُّحِّ
باب 61: بخل اور کنجوسی کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰى ﴾ (اللیل: 8-11)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو شخص بخل کا مظاہرہ کرے اور بے نیازی ظاہر کرے اور اچھائی کو جھٹلا دے تو ہم اسے دشواری میں مبتلا کریں گے اور اس کا مال اس کے کام نہیں آئے گا جب وہ ہلاکت کا شکار ہو گا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (التغابن: 16)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جس شخص کو لالچ سے بچا لیا گیا وہ کامیابی حاصل کرنیوالوں میں ہے''۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَتَقَدَّمَتْ جُمْلَةٌ مِّنْهَا فِي الْبَابِ السَّابِقِ.

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو اس بارے میں احادیث سابقہ ابواب میں گزر چکی ہیں۔

(566) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اتَّقُوا الظُّلْمَ؛ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ. وَاتَّقُوا الشُّحَّ؛ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہو گا اور کنجوسی سے بچو کیونکہ کنجوسی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاکت کا شکار کیا اور اس نے انہیں (ایک

566- اخرجه مسلم (2578)

دوسرے کا) خون بہانے پر ابھارا اور انہوں نے حرام چیزوں کو حلال قرار دیا۔ (صحیح مسلم)

بَابُ الْاِیْثَارِ وَالْمُوَاسَاةِ

باب 62: ایثار اور غم خواری کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ (الحشر : 9)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور وہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود شدید ضرورت ہوتی ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴾ (الدھر : 8).

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور وہ اپنی خواہش ہونے کے باوجود غریب' یتیم اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں''۔

(567) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّیْ مَجْهُوْدٌ، فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَآئِهٖ، فَقَالَتْ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی، فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰی قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ : لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''مَنْ يُّضِيْفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ؟'' فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ : اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی رَحْلِهٖ، فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ : اَكْرِمِیْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ : هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ؟ فَقَالَتْ: لَا، اِلَّا قُوْتَ صِبْيَانِیْ ۔ قَالَ: فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَیْءٍ وَّاِذَا اَرَادُوا الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيْهِمْ، وَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَطْفِئِی السِّرَاجَ، وَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ ۔ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ''لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں بھوکا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کو پیغام بھجوایا، انہوں نے کہا (یعنی جواباً پیغام بھجوایا) اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، میرے پاس صرف پانی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دوسری (زوجہ محترمہ) کو پیغام بھجوایا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا: یہاں تک کہ ان تمام (ازواج مطہرات ؓ) نے یہی جواب دیا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میرے پاس صرف پانی موجود ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا، آج رات کون اسے اپنا مہمان بنائے گا؟ ایک انصاری نے عرض کی: میں! یارسول اللہ! وہ انصاری اس شخص کو ساتھ لے کر اپنے گھر چلا گیا اس نے اپنی بیوی سے کہا نبی اکرم ﷺ کے مہمان کی عزت افزائی کرنا۔

567–اخرجه البخاری (3798) و مسلم (2054) والنسائی (6/11582) والترمذی (3304) وابن حبان (5286) والواحدی (ص /281) والبیهقی (185/4)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس نے اپنی بیوی سے یہ دریافت کیا، کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے اس نے جواب دیا: نہیں، صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے، اس نے کہا تم انہیں بہلا لینا اور جب وہ کھانا چاہیں تو انہیں سلا دینا۔ جب ہمارا مہمان اندر آئے تو چراغ بجھا دینا اور یہ ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں، جب وہ لوگ کھانے کے لئے بیٹھے تو مہمان نے کھانا کھا لیا اور وہ دونوں رات بھر بھوکے رہے اگلے دن جب وہ انصاری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم نے جو گزشتہ رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آیا۔

(568) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِی الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِی الْاَرْبَعَةِ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِی الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِی الْاَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِی الثَّمَانِيَةَ'' ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں حضرت جابر ؓ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے۔

(569) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَةٍ لَّهٗ، فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهٗ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰی مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهٗ، وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلٌ مِّنْ زَادٍ، فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰی مَنْ لَّا زَادَ لَهٗ'' فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتّٰی رَاَيْنَا اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِیْ فَضْلٍ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

✧✧ حضرت ابو سعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے ایک شخص اپنی سواری پر سوار آیا اس نے دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا (تاکہ کسی ضرورت مند کو اپنے پیچھے بٹھا لے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس اضافی سواری ہو وہ اسے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس شخص کے پاس اضافی زاد راہ ہو وہ اسے دے جس کے پاس زادراہ نہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مال کی مختلف اصناف کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ ہم نے یہ سمجھا کہ ہم میں سے کسی ایک کو بھی اضافی چیز رکھنے کا حق نہیں ہے۔

(570) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ امْرَاَةً جَآئَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

568– بخاری' مسلم عن ابی ھریرہ' و مسلم و احمد و ترمذی' نسائی من جابر' احمد 5/151006' ابن ماجه' ابن حبان 5237' ابن ابی شیبه 8/326

569–اخرجه مسلم (1728) وابو داؤد (1663)

570– اخرجه البخاری (1277) واحمد (8/22888)

بِبُرْدَةٍ مَنْسُوْجَةٍ، فَقَالَتْ: نَسَجْتُهَا بِيَدَيَّ لِاَكْسُوْكَهَا، فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا، فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُهُ، فَقَالَ فُلَانٌ: اُكْسُنِيْهَا مَا اَحْسَنَهَا! فَقَالَ: "نَعَمْ" فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا، ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ: فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا اَحْسَنْتَ! لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا، ثُمَّ سَاَلْتَهُ وَعَلِمْتَ اَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ: اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُهُ لِاَلْبَسَهَا، اِنَّمَا سَاَلْتُهُ لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک خاتون بُنی ہوئی چادر لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ اسے آپ کو پہننے کے لئے دوں، نبی اکرم ﷺ کو اس کی ضرورت بھی تھی، آپ نے اسے لے لیا بعد میں آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے اسے تہبند کے طور پر پہنا ہوا تھا، ایک شخص نے کہا یہ آپ مجھے دے دیں یہ کتنی اچھی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، آپ اس محفل میں تھوڑی دیر بیٹھے رہے پھر واپس تشریف لے گئے اور اس چادر کو لپیٹ کر اس شخص کو بھجوا دیا، حاضرین نے اس سے کہا تم نے اچھا نہیں کیا، نبی اکرم ﷺ نے اسے پہنا تھا اور آپکو اس کی ضرورت بھی تھی تم نے پھر بھی آپ سے مانگ لی، تمہیں پتہ ہے' نبی اکرم ﷺ سائل کو رد نہیں کرتے، اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے یہ آپ سے اس لئے نہیں مانگی کہ میں اسے پہن لوں میں نے یہ اس لئے مانگی ہے تاکہ یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ چادر اس شخص کا کفن بنی تھی۔

(571) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ، اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ، جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"اَرْمَلُوْا": فَرَغَ زَادُهُمْ اَوْ قَارَبَ الْفَرَاغَ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اشعر قبیلے کے لوگوں کا جنگ میں زادِ راہ کم ہو جائے یا مدینہ منورہ میں ان کے گھر والوں کی خوراک کم ہو جائے تو یہ لوگ اپنے پاس موجود سب کچھ ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں اور پھر اسے ایک برتن میں (حساب لگا کر) آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

"ارملوا" کا مطلب ہے ان کا زادِ راہ ختم ہو گیا یا ختم ہونے کے قریب ہو گیا۔

بَابُ التَّنَافُسِ فِيْ اُمُوْرِ الْاٰخِرَةِ وَالْاِسْتِكْثَارِ مِمَّا يُتَبَرَّكُ بِهٖ

باب 63: آخرت سے متعلق امور میں رغبت اختیار کرنا اور جن چیزوں سے برکت حاصل کی جاتی ہے انہیں بکثرت استعمال کرنا

571-اخرجه البخاري (2486) و مسلم (2500)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ﴾ (المطففين: 26).

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور اس بارے میں رغبت اختیار کرنیوالوں کو رغبت اختیار کرنا چاہئے"۔

(572) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ، وَّعَنْ يَّسَارِهِ الْاَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: "اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ؟" فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا. فَتَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"تَلَّهُ" بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ: اَيْ وَضَعَهُ. وَهٰذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا، آپ نے اسے پی لیا، آپکے دائیں طرف ایک لڑکا موجود تھا اور بائیں طرف بڑی عمر کے افراد تھے، آپ نے لڑکے سے دریافت کیا، کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں ان لوگوں کو (پہلے) دے دوں؟ وہ لڑکا بولا: نہیں' اللہ کی قسم! میں آپ کی طرف سے ملنے والے اپنے حصے کے بارے میں کسی کے لئے ایثار نہیں کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے وہ مشروب اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

"تلہ" میں "ت" ہے یعنی اسے رکھ دیا، وہ لڑکا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

(573) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَيْنَا اَيُّوْبُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا، فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ، فَنَادَاهُ رَبُّهٗ - عَزَّوَجَلَّ -: يَا اَيُّوْبُ، اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى؟! قَالَ: بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ ہو کر غسل کر رہے تھے ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنی شروع ہوئیں، حضرت ایوب علیہ السلام نے انہیں اپنے کپڑے میں ڈالنا شروع کیا، ان کے پروردگار نے ان سے کہا، اے ایوب! تم جو دیکھ رہے ہو کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کیا، انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تیری عزت کی قسم! میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔

بَابُ فَضْلِ الْغَنِيِّ الشَّاكِرِ وَهُوَ مَنْ اَخَذَ الْمَالَ مِنْ وَّجْهِهٖ وَصَرَفَهٗ فِيْ وُجُوْهِهِ الْمَاْمُوْرِ بِهَا

باب 64: شکر گزار مالدار شخص کی فضیلت یہ وہ شخص ہے جو اسے جائز طریقے سے حاصل کرے

572- بخاری فی اعظام و الغصب وا لشرب مسلم فی الاشربہ و نسائی فی الاشربہ' احمد 8/22887' ابن حبان 5335' طبرانی 5769' بیہقی 7/286

573- بخاری فی کتاب الانبیاء' احمد 3/8165' نسائی ابن حبان 6229' بیہقی فی الاسماء 306/ ص' طیالسی 2455

اور اس طریقے سے خرچ کرے جس کا اسے حکم دیا گیا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴾ (الليل: 5-7)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور وہ شخص جس نے دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اچھائی کی تصدیق کی تو ہم اسے آسانی فراہم کریں گے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴾ (الليل: 17-21)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور وہ شخص جہنم سے الگ رکھا جائے گا جو پرہیزگار ہے جو اپنا مال دیتا ہے اور اس کا تزکیہ کرتا ہے اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں ہے جس کی وہ جزا دی جائے وہ صرف اللہ کی رضا کا طلبگار ہے اور وہ عنقریب (اس سے) راضی ہو جائے گا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴾ (البقرة: 271)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم نیکی کو اعلانیہ طور پر دو یہ بہت اچھی بات ہے لیکن اگر تم ان کو پوشیدہ رکھو اور غریبوں کو دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴾ (آل عمران: 92)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جسے تم پسند کرتے ہو اور تم جو بھی چیز خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس چیز کا علم ہے''۔

وَالْاٰيَاتُ فِيْ فَضْلِ الْاِنْفَاقِ فِي الطَّاعَاتِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ .

نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کی فضیلت کے بارے میں بہت سی آیات موجود ہیں۔

(574) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وتقدم شرحه قريبًا .

574- اخرجه احمد (2/3652) والبخاری (2417)

⬩⬩ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حسد (یعنی رشک) صرف دو چیزوں میں ہو سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور اسے حق کی راہ میں اس مال کو خرچ کرنے کی توفیق دی ہو اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرے اور اس کی تعلیم دے۔

اس حدیث کی شرح کچھ پہلے گزر چکی ہے۔

(575) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ، فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهٗ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"الْاٰنَاءُ": السَّاعَاتُ .

⬩⬩ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: صرف دو آدمیوں کے بارے میں رشک کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہو اور وہ رات بھر اور دن بھر اس کی تلاوت کرتا رہے، دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ مال عطا کرے اور وہ رات بھر اور دن بھر اسے خرچ کرتا رہے۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''الاناء'' کا مطلب گھڑیاں ہیں۔

(576) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى، وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، فَقَالَ: "وَمَا ذَاكَ؟" فَقَالُوْا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيَعْتِقُوْنَ وَلَا نَعْتِقُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟" قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ، دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً" فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ .

"الدُّثُوْرُ": الْاَمْوَالُ الْكَثِيْرَةُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

⬩⬩ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غریب مہاجرین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی! مالدار لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت لے گئے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا وہ کیسے، انہوں نے عرض کی: وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جیسے ہم لوگ ادا کرتے ہیں اور اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم لوگ روزے رکھتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم لوگ صدقہ نہیں کرتے وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم لوگ غلام آزاد نہیں کرتے، نبی

575- مسلم

576- بخاری' مسلم' نسائی' عمل الیوم واللیلہ 146' ابو عوانہ 2/248' ابن حبان 2014' بیہقی 2/186

اکرم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز کی تعلیم نہ دوں جس کے ذریعے تم اس شخص تک پہنچ جاؤ جو تم سے آگے چلا گیا ہو اور اس شخص سے آگے نکل جاؤ جو تم سے پیچھے ہے اور تم سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں ہوگا ماسوائے اس کے جو اسی طرح عمل کرے جو تم نے کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں، یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھا کرو۔

پھر غریب مہاجرین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی یہ بات سن لی ہے جو ہم عمل کرتے ہیں تو وہ بھی اسی کی مانند عمل کرنے لگے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہے عطا کرے۔ یہ (روایت مسلم کی ہے۔)

لفظ "الدثور" کا مطلب بہت زیادہ مال ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَقَصْرِ الْاَمَلِ

باب 65: موت کو یاد کرنا اور امید کا کم ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴾ (آل عمران: 185)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "ہر شخص نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور تمہیں تمہارا اجر قیامت کے دن مکمل دیا جائے گا اور جس شخص کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہوگیا اور دنیاوی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ﴾ (لقمان: 34)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کوئی یہ نہیں جانتا کہ اسے کس جگہ پر موت آئے گی"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴾ (النحل: 61)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "جب ان کی موت آجائے گی تو اس میں ایک گھڑی پیچھے نہیں ہوگی اور ایک گھڑی آگے نہیں ہوگی"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ

فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴾ (المنافقون: 11-9)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں جو ایسا کرے گا وہ خسارہ پانے والا ہوگا اور جو ہم نے تمہیں رزق عطا کیا ہے تو اسے خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی ایک کو موت آجائے اور وہ کہے کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے تھوڑی سی اور مہلت کیوں نہیں دی تو میں بھی صدقہ کرتا اور میں بھی نیک لوگوں میں سے ہو جاتا جب کسی شخص کی موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اسے مہلت نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴾

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک شخص کے پاس موت آئی تو اس نے کہا اے میرے پروردگار تو مجھے واپس کر دے تاکہ میں نیک اعمال کروں اس چیز کے بارے میں جو میں نے چھوڑا ہے یہ صرف ایک بات ہے جو اس نے کہی ہے اور اس کے پیچھے برزخ ہے اور وہ اس دن تک وہاں رہے گا جب لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ پھر جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو ان کے درمیان اس دن کوئی نسبی تعلق نہیں ہوگا اور وہ ایک دوسرے سے مانگ نہیں سکیں گے، اور جس شخص کا نامہ اعمال وزنی ہوگا وہ کامیابی حاصل کرنے والوں میں ہوگا اور جس کا نامہ اعمال ہلکا ہوگا وہ جہنم میں ہوگا یہ ان لوگوں میں ہوگا جن لوگوں نے اپنے آپ کو خسارے کا شکار کیا۔ یہ جہنم میں ہوں گے اور ہمیشہ وہاں رہیں گے ان کے منہ پر آگ کے شعلے نکلیں گے اور وہ اس میں منہ چڑاتے ہوئے ہوں گے کیا تمہارے سامنے میری آیات کی تلاوت نہیں کی گئی تھی اور تم نے انکو جھٹلایا تھا"۔

اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى :

﴿ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ قَالَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴾ (المؤمنون: 115-99)،

یہ آیت یہاں تک ہے "تم زمین میں کتنے برس تک رہے وہ جواب دیں گے ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ تم گننے والوں سے سوال کرو! وہ کہے گا تم وہاں تھوڑا عرصہ رہے اگر تمہیں علم ہو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں فضول پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ ﴾ (الحديد : 16)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد سے لرز جائیں اور جو حق نازل ہوا ہے اس کی وجہ سے اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو پہلے کتاب دی گئی اور ان کی مدت دراز ہوگئی اور ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر گنہگار ہیں''۔

وَالْاٰيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ .

اس بارے میں آیات بہت زیادہ ہیں۔

(577) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ، فَقَالَ: ''كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ'' .

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ : اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے میرے دونوں کندھے پکڑے اور فرمایا: دنیا میں یوں رہو جیسے تم اجنبی ہو یا مسافر ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے' جب شام ہو جائے تو صبح ہونے کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی بیماری سے پہلے صحت کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(578) وَعَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''مَا حَقُّ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ، لَهُ شَيْءٌ يُّوْصِي فِيْهِ، يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : ''يَبِيْتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ'' قَالَ ابْنُ عمر : مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُّنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِيْ وَصِيَّتِيْ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مسلمان کو اس بات کا حق نہیں ہے' اگر کسی کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کر سکتا ہو تو دو دن گزر جائیں اور اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تین دن گزر جائیں۔

577–احمد 4467/2 بخاری' ترمذی' ابن ماجه' ابن حبان 698' بیهقی 369/3

578–اخرجه مالك فی موطه (1492) واحمد 2/4902' والبخاری 2738' و مسلم 1627' و ابو داؤد 2862' والترمذی 974' والنسائی 3618' وابن ماجه 26599' والطیالسی 1841' وابن حبان 6024' والبیهقی 271/6, 272

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: میں نے جب سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان سنا ہے کوئی ایک رات بھی ایسی نہیں گزری کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

(579) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا، فَقَالَ: ''هٰذَا الْاِنْسَانُ، وَهٰذَا اَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَآءَ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ'' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے چند لکیریں کھینچی اور فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے انسان اسی عالم میں رہتا ہے یہاں تک کہ قریب والی لکیر آ جاتی ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(580) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُّرَبَّعًا، وَّخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِّنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ، فَقَالَ: ''هٰذَا الْاِنْسَانُ، وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيْطًا بِهِ - اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِهِ - وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهُ، وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ، فَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا، نَهَشَهُ هٰذَا، وَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا، نَهَشَهُ هٰذَا''

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . وَهٰذِهِ صُوْرَتُهُ :

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک مربع شکل کی لکیر کھینچ دی اور پھر آپ نے درمیان میں مختلف لکیریں کھینچیں جو اس سے باہر نکل رہی تھیں، پھر آپ نے کچھ چھوٹی لکیریں کھینچی جو اس خط کی طرف جا رہی تھیں جو درمیان میں ہے پھر آپ نے فرمایا یہ انسان ہے یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جو اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور یہ چھوٹی لکیریں حادثات ہیں اگر ایک اس تک نہیں پہنچتا تو دوسرا پہنچ جاتا ہے۔ اگر یہ اس تک نہیں پہنچتا تو وہ اس تک پہنچ جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کی شکل یوں ہوگی۔

(581) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سَبْعًا، هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا فَقْرًا مُّنْسِيًا، اَوْ غِنًى مُّطْغِيًا، اَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا، اَوْ هَرَمًا مُّفَنِّدًا، اَوْ مَوْتًا مُّجْهِزًا، اَوِ الدَّجَّالَ، فَشَرُّ غَائِبٍ يُّنْتَظَرُ، اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ؟!''

579–اخرجه البخاری 6418' واخرج احمد 12240' عن انس رضی الله عنه جمع اصابعه فوضعها علی الارض فقال "هذا ابن آدم" ثم رفعها خلف ذلك قلیلاً وقال هذا اجله ثم رمی بیده امامه قال و ثم امله واخرجه الترمذی 2334' وابن حبان 2998' بلفظ قریب و اسناده قوی

580–اخرجه احمد 2/3652' والبخاری 6318

581– اخرجه الترمذی 2313' و فی اسناده محرز بن هارون قال البخاری منکر الحدیث و کذا قال النسائی الکامل فی العضفاء لا بن عدی 442/6' وذکر الذهبی فی المیزان 6/1' عن ابن القطان قوله قال البخاری کل من قلت فیه منکر الحدیث فلا تحل الروایة عنه اه۔ والحدیث اخرجه الحاکم 4/7906 باسناد فیه انقطاع۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سات اعمال جلدی کرلو۔ کیا تم اس غربت کا انتظار کر رہے ہو جو سب کچھ بھلا دے یا اس خوشحالی کا انتظار کر رہے ہو جو سرکش بنا دے یا اس بیماری کا انتظار کر رہے ہو جو خراب کر دے یا اس بڑھاپے کا انتظار کر رہے ہو جو حواس ختم کر دے یا اس موت کا انتظار کر رہے ہو جو ساتھ لے جائے گی یا دجال کا انتظار کر رہے ہو جو سب سے بُری غیر موجود چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا یا پھر قیامت کا انتظار کر رہے ہو اور قیامت نہایت تکلیف دہ اور کڑوی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(582) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ" يَعْنِي: الْمَوْتَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ لذات کو ختم کر دینے والی چیز کو یاد کرو' راوی بیان کرتے ہیں' اس سے مراد موت ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(583) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ قَامَ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، اذْكُرُوا اللّٰهَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ، تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ، فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: "مَا شِئْتَ" قُلْتُ: الرُّبُعَ، قَالَ: "مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ" قُلْتُ: فَالنِّصْفَ؟ قَالَ: "مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ" قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: "مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ" قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: "إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر جاتا تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوتے ہوئے فرماتے۔

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو قیامت آنے والی ہے اس کے پیچھے دوسرا جھٹکا ہوگا موت اپنی ہولناکیوں سمیت آ رہی ہے"

582–حسن الاسناد۔ اخرجه احمد 3/7930' والترمذی 2314' والنسائی 1823' وابن ماجه 4258' وابن حبان 2992' و 2994' والقضاعی فی مسند الشهاب 669' والحاكم فی الرقاق 4/7909

583–اخرجه احمد 8/21300' مختصراً والترمذی 2465' واللفظ له۔ واسناده حسن

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جتنا چاہو میں نے عرض کی: (اپنے وظائف کے اوقات میں سے) ایک چوتھائی بھیج دیا کروں۔ آپ نے فرمایا: جو تم چاہو لیکن اگر تم زیادہ کرلو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: (اپنے وظائف کا) نصف کرلوں۔ آپ نے فرمایا: جو تم چاہو اگر تم اور زیادہ کرلو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: دو تہائی کرلوں۔ آپ نے فرمایا: جو تم چاہو لیکن اگر تم زیادہ کرلو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: پھر میں اپنے تمام وقت میں آپ پر درود بھیجتا رہوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں یہ تمہاری ضروریات کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں' یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلرِّجَالِ وَمَا يَقُولُهُ الزَّائِرُ

باب 66: مردوں کے لئے قبروں کی زیارت کرنے کا مستحب ہونا اور جا کر کیا دعا پڑھے

(584) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ: "فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُورَ الْقُبُورَ فَلْيَزُرْ؛ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُنَا الْآخِرَةَ".

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو قبروں کی زیارت کرنا چاہتا ہو وہ ان کی زیارت کرے کیونکہ یہ آخرت کو یاد کرواتی ہیں۔

(585) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ، فَيَقُولُ: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ، غَدًا مُؤَجَّلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ جس رات ان کے ہاں ہوتے تھے آپ رات کے آخری حصے میں بقیع تشریف لے جاتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے۔

584–اخرجه مسلم 977' باتم منه۔ واخرجه ابو داؤد 3235' والنسائی 2031 و 4441 و 5668 و 5669

585–اخرجه مسلم 974' والنسائی 2038' وفی عمل اليوم والليله 1092' واحمد 9/3172' وابن ماجه 1546' وابن حبان 3172' واعبدالرزاق 6722' والبیهقی 79/4

''اے مسلمان قوم کی بستی والو! تم پر سلام ہو تم تک وہ چیز آ گئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا کل کا (یعنی قیامت کا) دن طے شدہ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آ ملیں گے اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت کر دے''۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(586) وَعَنْ بريدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُوْلَ قَائِلُهُمْ: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ تعلیم دیتے تھے' جب لوگ قبرستان جائیں تو یہ پڑھیں۔

''اے مومنوں اور مسلمانوں کی بستی والو! تم پر سلام ہو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آ ملیں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت مانگتے ہیں''۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(587) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں قبرستان کے پاس سے گزرے آپ نے اپنا رخ ان کی طرف کیا اور یہ دعا پڑھی:

''اے قبرستان والو! تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ تمہاری اور ہماری مغفرت کرے تم ہم سے پہلے چلے گئے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آ رہے ہیں''۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ بِسَبَبِ ضُرٍّ نَزَلَ بِهِ وَلَا بَأْسَ بِهِ لِخَوْفِ الْفِتْنَةِ فِي الدِّيْنِ

باب 67: کسی لاحق ہونیوالی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا منع ہے لیکن دین کے معاملے میں فتنے کے اندیشے کی وجہ سے اس میں کوئی حرج نہیں

586–اخرجه احمد 9/23046 وابن ابی شیبه 340/3' و مسلم 975 واللفظ له. والنسائی 2039 و فی عمل الیوم واللیله 1901' وابن ماجه 1547 وابن حبان 3173 وابن السنی فی عمل الیوم واللیله 594 والبیهقی 79/4

587–اخرجه الترمذی 1055' و فی اسناده قابوس بن ابی ظبیان و فیه لین لکن یشهد له ماتقدم من حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها و حدیث ابی بریدة رضی الله عنه فهوس حسن بشواهده. والله تعالیٰ اعلم.

(588) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ؛ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ، وَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص موت کی آرزو ہرگز نہ کرے اگر وہ نیک ہوگا تو اس کی نیکی میں اضافہ ہوگا اور اگر گنہگار ہوگا تو شاید توبہ کر لے۔ متفق علیہ اور یہ بخاری کے الفاظ ہیں۔

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص موت کی آرزو ہرگز نہ کرے اور اس کے آنے سے پہلے اس کے بارے میں دعا نہ کرے کیونکہ جب وہ مر جائے گا تو اس کا عمل منقطع ہو جائے گا۔ مومن کی عمر اس کی بھلائی میں اضافہ کرتی ہے۔

(589) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ، وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی نازل ہونیوالی پریشانی کی وجہ سے موت کی آرزو کبھی نہ کرے۔ اگر اس نے ضرور ایسا کرنا ہو تو یہ ہے۔

''اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے مجھے زندہ رکھ۔ جب موت میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے موت دیدے''۔ (متفق علیہ)

(590) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعُوْدُهُ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِيْنَ سَلَفُوْا مَضَوْا، وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِيْ حَائِطًا لَّهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِيْ شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِيْ هٰذَا

588–اخرجه البخاری 7235 من حدیث سعد بن عبید مولی عبدالرحمن بن ازهر رضی الله عنه ولیس من روایة ابی هریرة رضی الله عنه کما جاء فی نسخ ریاض الصالحین وغیره. فتنبه لذلک اخی الکریم رحمک الله تعالیٰ' اخرجه مسلم 2682

589–اخرجه احمد 4/12015 والبخاری 2671 و مسلم 2680 والترمذی 971 والنسائی 1820' وابو داؤد 3108' وابن حبان 2966 والقضاعی فی مسند الشهاب 1937 والبهیقی 3/ بالفاظ متقاربة

590–بخاری' مسلم' نسائی' ابن حبان 2999' طبرانی کبیر 3632/4' بیهقی 377/3' احمد 32234/7 ترمذی' مسند شهاب 1046' حاکم 5666/3

التُّرَابِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،
وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ .

✧✧ حضرت قیس بن ابو حازم ؓ بیان کرتے ہیں' ہم حضرت خباب بن ارت ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی عیادت کرنے کے لئے' انہوں نے سات داغ لگوائے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہمارے کچھ ساتھی گزر چکے ہیں۔ دنیا نے ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی اور' ہمیں وہ چیزیں مل گئی ہیں جنہیں استعمال کرنے کے لئے صرف مٹی ملتی ہے۔ اگر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کے لئے دعا کرتا۔

راوی بیان کرتے ہیں' پھر جب ہم دوسری مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اس وقت اپنی دیوار بنا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: مسلمان جو چیز خرچ کرتا ہے اس پر اسے اجر ملتا ہے ماسوائے اس کے جسے وہ اس مٹی میں ڈالتا ہے۔ (یعنی جو تعمیرات کرتا ہے)

بَابُ الْوَرَعِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ

باب **68**: پرہیزگاری اور مشتبہ چیزوں کو ترک کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴾ (النور : 15).

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور تم اسے ہلکا سمجھتے ہو حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴾ (الفجر : 14).

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''بے شک تمہارا پروردگار (ان کے اعمال) کا نگران ہے''۔

(591) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : "اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ، وَّاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَّبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ، اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ، وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ، اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَرَوَيَاهُ مِنْ طُرُقٍ بِاَلْفَاظٍ مُتَقَارِبَةٍ .

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر ؓ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جس کے بارے میں بہت سے لوگ علم نہیں رکھتے تو جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچ جائے گا اس نے اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لیا اور جو شخص مشتبہ میں مبتلا ہوا وہ حرام میں

591- احمد 18402/6 بخاری' مسلم' ابو داؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی 245/2 ابن حبان 721' بیہقی 264/5

بھی مبتلا ہو جائے گا' اس چرواہے کی طرح جو سرکاری چراگاہ کے اردگرد بکریاں چراتا ہے تو ممکن ہے' اس کے جانور چراگاہ میں داخل ہو جائیں۔ ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں یاد رکھنا! جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اگر وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ یاد رکھنا وہ دل ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور دونوں حضرات نے اسے ایک دوسرے کے قریب الفاظ میں نقل کیا ہے۔

(592) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيْقِ، فَقَالَ: "لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے راستے میں ایک کھجور پائی تو فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ صدقے کی ہو سکتی ہے تو میں اسے کھا لیتا۔ (متفق علیہ)

(593) وَعَنِ النَّوَّاسِ بن سمعان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْبِرُّ : حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ : مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ، وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"حَاكَ" بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْكَافِ : اَيْ تَرَدَّدَ فِيْهِ .

✧✧ حضرت نواس بن سمعان ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے من میں کھٹکے اور تمہیں یہ ناپسند ہو کہ لوگ اس پر مطلع ہو جائیں۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

''حاك'' میں حاء مہملہ اور کاف ہے۔ یعنی وہ اس کے دل میں تردد کے طور پر باقی رہے / یا کھٹکے۔

(594) وَعَنْ وَّابِصَةَ بن مَعبدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "جِئْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْبِرِّ؟" قُلْتُ : نَعَمْ، فَقَالَ: "اسْتَفْتِ قَلْبَكَ، الْبِرُّ : مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ، وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْاِثْمُ : مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ، وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ وَاَفْتَوْكَ" حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ اَحمد وَالدَّارمِيُّ فِيْ مُسْنَدَيْهِمَا .

✧✧ حضرت وابصہ بن معبد ؓ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت کیا تم نیکی کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دل سے سوال کرو۔ نیکی وہ ہے جس سے تمہارا ضمیر مطمئن ہو اور تمہارا دل مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو تمہارے ضمیر میں کھٹکے اور تمہارے سینے میں اس کے بارے میں الجھن ہو اگرچہ لوگ اس کے بارے میں تمہیں جو بھی بتائیں۔

592- احمد 4/12191' بخاری' مسلم' ابن ابی شیبہ 214/2' بیہقی 195/6

593- مسلم' ترمذی' بخاری فی الادب المفرد' ابن حبان 397' دارمی 2789' احمد 6/1760' حاکم 2172' بیہقی 192/10

594- احمد 18021' دارمی 2533' احمد 17757/6

یہ حدیث حسن ہے۔ اس کو امام احمد اور دارمی نے اپنی اپنی ''مسند'' میں نقل کیا ہے۔

(595) وَعَنْ اَبِیْ سِرْوَعَةَ - بِكَسْرِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِهَا - عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ، فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ قَدْ تَزَوَّجَ بِهَا. فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِيْ وَلَا اَخْبَرْتِنِيْ، فَرَكِبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَسَاَلَهٗ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ؟ وَقَدْ قِيْلَ" فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"اِهَابٌ" بِكَسْرِ الْهَمْزَةِ وَ "عَزِيْزٌ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَبِزَايٍ مُكَرَّرَةٍ.

✧ حضرت ابوسروعہ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی صاحب زادی کے ساتھ شادی کر لی۔ ایک خاتون ان کے پاس آئی اور بولی میں نے عقبہ کو اور جس کے ساتھ اس نے شادی کی ہے اس لڑکی کو دونوں کو دودھ پلایا ہوا ہے۔ عقبہ نے اس خاتون سے کہا مجھے تو یہ علم نہیں ہے' تم نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی مجھے تم نے پہلے بتایا تھا۔ پھر وہ سوار ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب کیا ہو سکتا ہے جبکہ بات بتائی جا چکی ہے تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے علیحدگی اختیار کی اور اس خاتون نے کہیں اور شادی کر لی۔

''اہاب'' میں ہمزہ کسرہ کے ساتھ ہے۔ اور ''عزیز'' میں ع فتحہ کے ساتھ اور زاء مکرر ہے۔

(596) وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

مَعْنَاهُ: اُتْرُكْ مَا تَشُكُّ فِيْهِ، وَخُذْ مَا لَا تَشُكُّ فِيْهِ.

✧ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان یاد رکھا ہے ''جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے چھوڑ کر اسے اختیار کرو جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے' تم اس چیز کو ترک کر دو جس کے بارے میں تمہیں شک ہو اور اس چیز کو اختیار کرو جس کے بارے میں تمہیں شک نہ ہو۔

(597) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ لِاَبِيْ بَكْرِ ِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَاْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ، فَجَآءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ، فَاَكَلَ مِنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: تَدْرِيْ

595- بخاری فی العلم والبیوع والشہادات النکاح' ابو داؤد' ترمذی' نسائی' طبرانی کبیر 974/17 ابن حبان 4216' دارقطنی 177/4' حمیدی 579' بیہقی 463/7

596- ترمذی' احمد 1723/1' عبدالرزاق 4984' طبرانی کبیر 2711' ابو یعلیٰ 6762' ابن حبان 722' نسائی 5727' طیالسی 1178' حاکم 2169/2' دارمی 2532

597- اخرجه البخاری (3842)

مَا هٰذَا؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا اُحْسِنُ الْكِهَانَةَ، اِلَّا اَنِّيْ خَدَعْتُهٗ، فَلَقِيَنِيْ، فَاَعْطَانِيْ لِذٰلِكَ، هٰذَا الَّذِيْ اَكَلْتَ مِنْهُ، فَاَدْخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهٗ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ بَطْنِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"اَلْخَرَاجُ": شَيْءٌ يَّجْعَلُهُ السَّيِّدُ عَلٰى عَبْدِهٖ يُؤَدِّيْهِ كُلَّ يَوْمٍ، وَّبَاقِيْ كَسْبِهٖ يَكُوْنُ لِلْعَبْدِ.

✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' حضرت ابوبکر صدیق کا ایک غلام تھا جو انہیں تاوان ادا کیا کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے تاوان میں سے خرچ کیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی چیز لے کر آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے کھا لیا۔ غلام نے ان سے کہا آپ جانتے ہیں یہ کہاں سے آئی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہاں سے آئی ہے۔ اس نے جواب دیا: میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی کے لئے کہانت کی تھی حالانکہ مجھے کہانت کرنی نہیں آتی۔ میں نے صرف اسے دھوکہ دیا تھا۔ اب وہ مجھے ملا تو اس نے اس کے جواب میں مجھے یہ ہدیہ دیا ہے جو آپ نے کھا لیا ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اندر داخل کیا اور پیٹ میں موجود ہر چیز قے کر دی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

''الخراج'' رقم کا وہ حصہ جو آقا اپنے غلام پر یومیہ ادائیگی کیلئے مقرر کرتا ہے اور باقی ماندہ رقم غلام کی ہو جاتی ہے۔

(598) وَعَنْ نَافِعٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَّفَرَضَ لِابْنِهٖ ثَلَاثَةَ اٰلَافٍ وَّخَمْسَمِائَةٍ، فَقِيْلَ لَهٗ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَهٗ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا هَاجَرَ بِهٖ اَبُوْهُ. يَقُوْلُ: لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اولین کے لئے چار ہزار کا وظیفہ مقرر کیا اور اپنے صاحب زادے کے لئے ساڑھے تین ہزار کا وظیفہ مقرر کیا۔ ان سے دریافت کیا گیا یہ بھی تو مہاجرین میں شامل ہیں آپ انہیں کم ادائیگی کیوں کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے باپ نے اسے ہجرت کروائی تھی گویا وہ یہ کہنا چاہتے تھے' یہ اس شخص کی مانند نہیں ہے جس نے بذات خود ہجرت کی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(599) وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ، حَذَرًا مِّمَّا بِهٖ بَاْسٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧ حضرت عطیہ بن عروہ سعدی صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ اس وقت تک پرہیزگار لوگوں میں شامل نہیں ہوتا جب تک اس چیز کو نہ چھوڑ دے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس چیز سے بچا رہے جس

598- اخرجه البخاری (3912)

599- اخرجه الترمذی (2459) وابن ماجه (4215)

میں حرج ہوتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعُزْلَةِ عِنْدَ فَسَادِ النَّاسِ وَالزَّمَانِ اَوِ الْخَوْفِ مِنْ فِتْنَةٍ فِي الدِّيْنِ وَوُقُوْعٍ فِيْ حَرَامٍ وَّشُبُهَاتٍ وَّنَحْوِهَا

باب **69**: لوگوں اور زمانے کے فساد کے وقت یا دین کے بارے میں کسی آزمائش کے خوف کی وجہ سے یا حرام یا مشتبہ چیزوں وغیرہ میں مبتلا ہونے کے اندیشے کی وجہ سے گوشہ نشینی اختیار کرنے کا مستحب ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿ فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴾ (الذاریات: **50**).

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور تم اللہ تعالیٰ کی طرف آ جاؤ بے شک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے واضح طور پر ڈرانے والا ہوں''۔

(600) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: ''اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَالْمُرَادُ بِ ''الْغَنِيِّ'' غَنِيُّ النَّفْسِ، كَمَا سَبَقَ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ.

حضرت سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ پرہیزگار بے نیاز (یعنی قناعت پسند) پوشیدہ رہنے والے (یعنی اپنی حالت کو پوشیدہ رکھنے والے) بندے کو پسند کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں غنا سے مراد نفس کا غنا (یعنی قناعت پسندی) ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث یہ بات گزر چکی ہے۔

(601) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ''مُؤْمِنٌ مُّجَاهِدٌ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ'' قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ''ثُمَّ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهٗ''.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ''يَتَّقِي اللّٰهَ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

600- اخرجه مسلم 2965 واحمد 1/1441 وابو يعلى 734 والبيهقى فى شعب الايمان 10370 وابو نعيم فى الحلية 24/1

601- اخرجه احمد 4/1322 والبخارى 2786 و مسلم 1888 واللفظ له والترمذى 2660 والنسائى 3105 و ابو داؤد 2485 وابن ماجه 3978 وابن حبان 4599 والبيهقى 159/9

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ مومن شخص جو اپنی ذات اور مال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔ اس نے دریافت کیا پھر کون سا شخص۔ آپ نے فرمایا: وہ شخص ہے جو کسی گھاٹی میں الگ رہ کر اپنے پروردگار کی عبادت کرے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچا لے (متفق علیہ)

(602) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ'' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

و ''شَعَفُ الْجِبَالِ'': اَعْلَاهَا.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب ایسا وقت آئے گا جب آدمی کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں ساتھ لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش نازل ہونے کے مقامات (یعنی جنگلات میں) چلا جائے گا وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے بھاگے گا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

''شعف الجبال'' یعنی پہاڑوں کی چوٹیاں۔

(603) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ'' فَقَالَ اَصْحَابُهٗ: وَاَنْتَ؟ قَالَ: ''نَعَمْ، كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ'' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ کے اصحاب نے دریافت کیا آپ نے بھی؟ آپ نے فرمایا: میں نے چند قیراط کے عوض میں اہل مکہ کے لئے بکریاں چرائی ہیں۔

(604) وَعَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ: ''مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً، طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ، اَوِ الْمَوْتَ مَظَانَّهٗ، اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَاْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ، اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ، يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ، وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ، لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''يَطِيْرُ'': اَيْ يُسْرِعُ. وَ''مَتْنُهٗ'': ظَهْرُهٗ. وَ''الْهَيْعَةُ'': الصَّوْتُ لِلْحَرْبِ. وَ''الْفَزْعَةُ'': نَحْوُهٗ. وَ''مَظَانُّ الشَّيْءِ'': الْمَوَاضِعُ الَّتِيْ يُظَنُّ وُجُوْدُهٗ فِيْهَا. وَ''الْغُنَيْمَةُ'' بِضَمِّ الْغَيْنِ: تَصْغِيْرُ الْغَنَمِ. وَ''الشَّعَفَةُ''

602- خرجه البخارى 19 ومالك فى موطه 1811 والنسائى 5051 وابن ماجه 3980 وابو داؤد 4267

603- اخرجه البخارى 2262 وابن ماجه 2149 والبغوى فى المشكوة 2983

604- اخرجه مسلم 1889 وابن ماجه 3977

بِفَتْحِ الشِّيْنِ وَالْعَيْنِ : هِيَ اَعْلَى الْجَبَلِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں میں سب سے بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تھام لیتا ہے۔ وہ جب بھی کسی ہیبت ناک یا خوفزدہ کرنے والی آواز کو سنتا ہے تو اس کی پشت پر سوار ہو کر پہنچ جاتا ہے۔ وہ اس پر سوار ہو کر جاتا ہے تاکہ جنگ میں حصہ لے اور موت کے مقامات تلاش کرتا ہے یا پھر وہ شخص ہے جو اپنی چند بکریوں کے ساتھ کسی پہاڑ کی چوٹی پر چلا جاتا ہے یا کسی وادی کے دامن میں آجاتا ہے وہ وہاں نماز قائم کرتا ہے' زکوۃ ادا کرتا ہے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے۔ یہ لوگ باقی لوگوں کے مقابلے میں بھلائی میں ہیں۔

''یطیر''یعنی وہ تیزی کرتا ہے۔''متنه''یعنی اسکی پشت،''والهیعة'' وہ پکار جو لڑائی کیلئے ہو۔''والفزعة''یعنی لڑائی کیلئے پکارنا۔''مظان الشئي'' وہ جگہ جہاں کسی شے کے ملنے کا گمان ہو۔''والغنیمة'' غ پر ضمہ کے ساتھ اس کا مطلب ہے تھوڑی بکریاں اور یہ غنم کی تصغیر ہے۔''والشعفة''شین پر فتحہ اور عین کے ساتھ اور اس سے مراد ہے پہاڑ کی چوٹی۔

بَابُ فَضْلِ الْاِخْتِلَاطِ بِالنَّاسِ وَحُضُوْرِ جَمْعِهِمْ وَجَمَاعَاتِهِمْ، وَمَشَاهِدِ الْخَيْرِ، وَمَجَالِسِ الذِّكْرِ مَعَهُمْ، وَعِيَادَةِ مَرِيْضِهِمْ، وَحُضُوْرِ جَنَائِزِهِمْ، وَمُوَاسَاةِ مُحْتَاجِهِمْ، وَاِرْشَادِ جَاهِلِهِمْ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ مَصَالِحِهِمْ لِمَنْ قَدِرَ عَلَى الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَقَمَعَ نَفْسَهٗ عَنِ الْاِيْذَاءِ وَصَبَرَ عَلَى الْاَذٰى

باب 70: لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنے ان کے اجتماعات میں اور جماعتوں میں شریک ہونے اور بھلائی کے موقعوں پر شریک ہونے ذکر کی محافل میں ان کے ساتھ شریک ہونے ان کے بیماروں کی عیادت کرنے، ان کے جنازوں میں شریک ہونے، ان کے محتاج لوگوں کی غم خواری کرنے، ان کے ناواقف لوگوں کی رہنمائی کرنے اور اس کے علاوہ انکے دیگر فوائد وغیرہ میں شریک ہونے کی فضیلت اس شخص کے لئے جو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے پر قدرت رکھتا ہو اور اپنے آپ کو دوسروں کو ایذا پہنچانے سے روک سکتا ہو اور دوسروں کی اذیت پہنچانے پر صبر کرتا ہو۔

اِعْلَمْ اَنَّ الْاِخْتِلَاطَ بِالنَّاسِ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِيْ ذَكَرْتُهٗ هُوَ الْمُخْتَارُ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَائِرُ الْاَنْبِيَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ، وَكَذٰلِكَ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ عُلَمَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَخْيَارِهِم، وَهُوَ مَذْهَبُ اَكْثَرِ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ، وَبِهٖ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاَكْثَرُ الفقهاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ .

یہ بات یاد رکھیں لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنے کی صورت جس کا میں نے ذکر کیا ہے یہ مختار ہے اور نبی اکرم ﷺ اور تمام انبیاء کرام کا یہی معمول رہا ہے انکے بعد خلفائے راشدین اور ان کے بعد صحابہ وتابعین' ان کے بعد والے مسلمانوں کے علماء اور ان کے نیک لوگوں کا یہی طریقہ رہا ہے۔ اکثر تابعین اور ان کے بعد آنے والوں کا یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ'

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر فقہاء نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ﴾ (المائدة : 20)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:''اور نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو''۔

وَالْاٰيَاتِ فِيْ مَعْنٰى مَا ذَكَرْتُهٗ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ .

جو مفہوم میں نے بیان کیا ہے۔ اس کے بارے میں بہت سی آیات ہیں جو معلوم شدہ ہیں۔

بَابُ التَّوَاضُعِ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

باب 71: عاجزی اختیار کرنا اور اہل ایمان کے لئے نرمی کے پروں کو بچھا دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (الشعراء : 215)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:''اور جو مومن تمہارے پیروکار ہیں ان کے لئے نرمی کے پروں کو بچھا دو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ﴾ (المائدة : 54)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:''اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین کو چھوڑ جائے تو اللہ تعالیٰ ان کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہے اور جو اس سے محبت کرتے ہیں وہ مومنوں کے لئے نرم ہونگے اور کفار کے لئے سخت ہوں گے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ ﴾ (الحجرات : 12)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:''اے لوگوں ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے مختلف قبیلے اور شاخیں بنائی ہیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، بے شک اللہ کی بارگاہ میں تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴾ (النجم : 32)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:''تم اپنے آپ کو پاکیزہ قرار نہ دو وہ زیادہ بہتر جانتا ہے' کون پرہیزگار ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَنَادٰى اَصْحَابُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمَاهُمْ قَالُوْا مَا اَغْنٰى عنكم جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ

تَسْتَكْبِرُوْنَ اَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ﴾

(الاعراف: 48-49)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اعراف میں رہنے والے لوگ دوسروں کو آواز دیں گے جنہیں وہ جانتے ہونگے جنہیں وہ انکے چہروں سے پہچانیں گے اور وہ کہیں گے تمہاری جماعت تمہارے کیا کام آئی وہ چیز جس پر تم تکبر کیا کرتے تھے کیا یہی وہ لوگ ہیں جنکے بارے میں تم نے قسم کھائی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان تک نہیں پہنچ سکے گی اب تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ اب تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی تم غمگین ہو گے''۔

(605) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ، وَّلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی ہے' تم عاجزی اختیار کرو۔ کوئی شخص دوسرے کے مقابلے میں فخر نہ کرے اور کوئی شخص کسی دوسرے کے ساتھ زیادتی نہ کرے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(606) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ مال میں کوئی کمی نہیں کرتا اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(607) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے' وہ کچھ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان بچوں کو سلام کیا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا (متفق علیہ)

(608) وَعَنْهُ، قَالَ: اِنْ كَانَتِ الْاَمَةُ مِنْ اِمَاءِ الْمَدِيْنَةِ لَتَاْخُذُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

605- اخرجه مسلم 64/2765

606- اخرجه مسلم 2588 واحمد 3/9018 والترمذی 2036 وابن حبان 3248 وابن خزيمة 2438 والبيهقی 4-187 والدارمی 1/396 والبغوی فی المشکوٰۃ 1889

607- اخرجه البخاری 4247 و مسلم 2168 وابو داؤد 5202و 5203 والترمذی 2705 والنسائی فی عمل اليوم والليلة 331 وابن ماجه 3700 والدارمی 2/276 وابن حبان 459 والبزار 2007 وابو نعيم فی الحلية 6/291

608- اخرجه البخاری فی الادب 6072تعليقاً

فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ شَاءَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے: مدینہ منورہ کی کوئی بچی نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک تھام کر آپ کو جہاں چاہتی تھی ساتھ لے جاتی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(609) وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ- يَعْنِيْ: خِدْمَةَ اَهْلِهٖ- فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ، خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا نبی اکرم ﷺ گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ گھر کے کام کاج کر رہے ہوتے تھے جب نماز کا وقت ہو جاتا تھا تو آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(610) وَعَنْ اَبِيْ رِفَاعَةَ تَمِيْمِ بْنِ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يخطب، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْاَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهٗ؟ فَاَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَرَكَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ، فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ، فَقَعَدَ عَلَيْهِ، وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهٗ فَاَتَمَّ اٰخِرَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابو رفاعہ تمیم بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ایک اجنبی آدمی اپنے دین کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آیا ہے۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے اپنا خطبہ ترک کر دیا۔ میرے پاس آئے۔ ایک کرسی لائی گئی آپ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے مجھے ان چیزوں کا علم دینا شروع کیا جن کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے۔ پھر آپ خطبہ دینے کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے بقیہ حصے کو مکمل کیا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(611) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا، لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ. قَالَ: وَقَالَ: "اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عنها الاذى، وليَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ" وَاَمَرَ اَنْ تُسْلَتَ الْقَصْعَةُ، قَالَ: "فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

609- اخرجه البخاری 676

610- اخرجه مسلم 876 والنسائی 5392

611- اخرجه احمد 4/12815 و مسلم 2034 وابو داؤد 3845 والترمذی 1803 والنسائی فی الکبری 4/6865 وابن حبان 5249 وغيرهم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی چیز کھاتے تھے تو آپ تین انگلیوں کو چاٹا کرتے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اس پر لگی ہوئی چیز کو صاف کرے اور اسے کھا لے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور آپ نے یہ حکم دیا ہے' پیالے کو اچھی طرح صاف کیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں تم لوگ نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(612) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ" قَالَ اَصْحَابُهُ: وَاَنْتَ؟ فَقَالَ: "نَعَمْ، كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰی قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ کے اصحاب نے دریافت کیا آپ نے بھی۔ آپ نے فرمایا: ہاں میں نے چند قیراط کے عوض میں اہل مکہ کے لئے بکریاں چرائی ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(613) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ دُعِيْتُ اِلٰی كُرَاعٍ اَوْ ذِرَاعٍ لَاَجَبْتُ، وَلَوْ اُهْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ اَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے (بکری کے) ایک پائے یا ایک دستی کی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر مجھے ایک پایہ یا دستی تحفے میں دی جائے تو میں اسے قبول کروں گا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(614) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ، اَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ، فَجَآءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَّهٗ، فَسَبَقَهَا، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰی عَرَفَهٗ، فَقَالَ: "حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء سے کوئی آگے نہیں نکل سکتا تھا اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک دیہاتی اپنی اونٹنی پر آیا اور اس سے آگے نکل گیا۔ یہ بات مسلمانوں کو بہت بری لگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو پہچان لیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ لازم ہے' وہ دنیا میں جس کو سر بلند کرے اسے پست بھی کر دے۔

612–بخاری' ابن ماجه' بغوی فی المشكاة 2983

613–بخاری فی الهبة والنكاح ' نسائی فی الوليمه' احمد 3/10216 ' ابن حبان 5291' بيهقی 169/6 بغوی فی المشكاة 1827

614–بخاری فی الجهاد' ابو داؤد' فی الجهاد' احمد 4/12010' نسائی 3590' ابن حبان 703' البزاز 3694' بيهقی 16/10 مسند شهاب 1009' ابو الشيخ 153

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الْكِبْرِ وَالْاِعْجَابِ

باب 72: تکبر اور خود پسندی کا حرام ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَّالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴾ (القصص : 83)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "یہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم نے ان لوگوں کے لئے بنایا ہے جو زمین میں تکبر نہیں کرتے اور فساد نہیں کرتے اور بہتر انجام پرہیز گار لوگوں کے لئے ہے"۔

وقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ﴾ (الاسراء : 37)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور زمین میں اتراتے ہوئے نہ چلو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴾ (لقمان : 18)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور اپنا رخسار لوگوں کے لئے ٹیڑھا نہ کرو اور زمین میں اکڑ کر نہ چلو، بے شک اللہ کسی بھی تکبر کرنیوالے اور اترانے والے کو پسند نہیں کرتا"۔

ومعنٰی "تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ" : اَیْ تُمِيْلُهٗ وَتُعْرِضُ بِهٖ عَنِ النَّاسِ تَكَبُّرًا عَلَيْهِمْ .

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنے رخسار کو ٹیڑھا کرنے سے مراد یہ ہے' تم ان سے ہٹو نہیں اور تم ان سے اعراض نہ کرو ان پر تکبر کرنے کی وجہ سے

وَ "الْمَرَحُ" : التَّبَخْتُرُ .

المرح کا مطلب اکڑ کر چلنا ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰی فَبَغٰی عَلَيْهِمْ وَاٰتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَا اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْءُ بِالْعُصْبَةِ اُوْلِی الْقُوَّةِ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴾ (القصص : 81-76)، اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی : ﴿ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ﴾ الْاٰيَاتِ .

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "بے شک قارون کا تعلق موسیٰ کی قوم سے تھا اس نے ان لوگوں کے ساتھ زیادتی کی ہم نے اس کو اتنے خزانے عطا کئے تھے' ان کی چابیوں کو طاقتور لوگوں کی ایک جماعت اٹھاتی تھی جب اسکی قوم نے اس سے کہا کہ تم اکڑ کر نہ چلو بے شک اللہ تعالیٰ اکڑنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔ یہ آیت یہاں تک ہے "تو ہم نے اسے زمین میں دھنسا دیا اس کے گھر سمیت"

(615) وَعَنْ عبد الله بن مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ!" فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا، وَنَعْلُهُ حَسَنَةً؟ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ وَّيُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ: بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

"بَطَرُ الْحَقِّ": دَفْعُهُ وَرَدُّهُ عَلٰى قَائِلِهِ، وَ"غَمْطُ النَّاسِ": احْتِقَارُهُمْ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کے دل میں ایک ذرّے کے وزن کے برابر بھی تکبر ہوگا' وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے سوال کیا' انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے' اس کا لباس عمدہ ہو اس کے جوتے بہترین ہوں' تو آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر یہ ہے' حق کا انکار کیا جائے اور دوسروں کو حقیر سمجھا جائے۔

''بطر الحق'' یعنی حق کو رد کرنا' ''غمط الناس'' یعنی لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

(616) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: "كُلْ بِيَمِيْنِكَ" قَالَ: لَا اَسْتَطِيْعُ! قَالَ: "لَا اسْتَطَعْتَ" مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ ۔ قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ کر بائیں ہاتھ سے کھانے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے عرض کی: میں نہیں کرسکتا۔ آپ نے فرمایا: تم کر بھی نہیں سکو گے اس نے تکبر کی وجہ سے انکار کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں' وہ شخص اپنا دایاں ہاتھ پھر منہ تک نہیں لے جاسکا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(617) وَعَنْ حارثة بن وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ: كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ فِيْ بَابِ ضَعَفَةِ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

✧✧ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں۔ ہر بدزبان بد دماغ متکبر شخص (جہنمی ہے) (متفق علیہ)

اس سے پہلے اس کی شرح کمزور مسلمانوں کے باب میں گزر چکی ہے۔

(618) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "احْتَجَّتِ

615–مسلم کتاب الایمان' ابو داؤد کتاب اللباس' ترمذی باب البر والصلة' نسائی ان تمام کی سند اعش عن ابراھیم الخنعی ہے۔ (الاطراف للمزی) احمد 3789/2' ابو داؤد 4091' ابن ماجه 4173' طبرانی کبیر 92/10

616–مسلم باب الاطعمه' احمد 5/16499' ابن حبان 6516' طبرانی 6235' اصابه 153/1' دارمی 97/2 بیهقی 277/7' دلائل 238/6

617–بخاری' مسلم' ترمذی' ابن ماجه

618–مسلم' احمد 11740/4

الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: فِيَّ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ ۔ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فِيَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَمَسَاكِيْنُهُم، فَقَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا: اِنَّكِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ، وَاِنَّكِ النَّارُ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ، وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جنت اور جہنم کے درمیان بحث ہوگئی۔ جہنم نے کہا میرے اندر صاحب حیثیت اور متکبر لوگ ہیں۔ جنت نے کہا میرے اندر کمزور اور غریب لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کیا: اے جنت! تم میری رحمت ہو تمہارے ذریعے میں جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا اور جہنم تم میرا عذاب ہو۔ میں تمہارے ذریعے جس کو چاہوں گا عذاب کروں گا۔ تم دونوں کو بھرنا میرے ذمے لازم ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(619) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا جو تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو گھسیٹ کر چلے گا۔ (متفق علیہ)

(620) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَّمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَّعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

"اَلْعَائِلُ": اَلْفَقِيْرُ ۔

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین طرح کے لوگوں کے ساتھ کلام نہیں کرے گا اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا (اور ایک روایت میں مزید یہ الفاظ ہیں) ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا' بوڑھا زانی' جھوٹا حکمران اور متکبر غریب۔

''العائل'' یعنی فقیر۔

(621) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ -: اَلْعِزُّ اِزَارِيْ، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ، فَمَنْ يُّنَازِعُنِيْ فِيْ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فَقَدْ عَذَّبْتُهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے عزت میرا ازار ہے۔ کبریائی میری چادر ہے جو ان میں سے کسی ایک معاملے میں بھی میرے ساتھ مقابلہ کرے گا میں اسے

619–اخرجه احمد 4/9014 والبخاری 5791 و مسلم 2087 ومالك فی موطه 1697

620–مسلم کتاب الایمان' نسائی فی الرحم' طبرانی فی الکبیر 184/17' والصغیر 21/2' احمد 9600/3

621–مسلم فی اللباس' ابو داؤد فی الزهد' ابن ماجه فی السنن' بزاز ملخصاً الاحادیث القدسیه للعلائی

عذاب دوں گا۔

اس حدیث کوامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(**622**) وَعَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِىْ فِىْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ، مُرَجِّلٌ رَاْسَهُ، يَخْتَالُ فِىْ مَشْيَتِهٖ، اِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهٖ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِى الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"مُرَجِّلٌ رَاْسَهُ" : اَىْ مُمَشِّطُهُ، "يَتَجَلْجَلُ" بِالْجِيْمَيْنِ : اَىْ يَغُوْصُ وَيَنْزِلُ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص اپنے حلّے میں اپنے اوپر تکبر کرتے ہوئے چل رہا تھا۔ اس نے اپنے بال سنوارے ہوئے تھے اور اس کی چال میں تکبر تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس وجہ سے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "مرجل راسه" یعنی بالوں میں کنگھی کی ہوئی۔ "یتجلجل" دو جیموں کے ساتھ اس کا مطلب ہے وہ غوطہ کھائے گا اور اترتا جائے گا۔

(**623**) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِى الْجَبَّارِيْنَ، فَيُصِيبَهُ مَا اَصَابَهُمْ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

"يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ" اَىْ : يَرْتَفِعُ وَيَتَكَبَّرُ .

✧✧ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ خود پسندی میں مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے تکبر کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے اور اسے بھی وہی عذاب لاحق ہوگا جو انہیں لاحق ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

"يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ" یعنی وہ خود کو بڑا سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے۔

بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ

باب 73: اچھے اخلاق کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴾ (ن : 4)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "بے شک تم عظیم اخلاق کے مالک ہو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ﴾ (آل عمران : 134) اَلْاٰيَةَ .

622- اخرجه احمد 3/9075 والبخارى 5798 و مسلم 2088، 50/2088 وابن حبان 5684

623- ترمذى فى البر والصلة فى اسناده ضعف

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور غصے کو پی جانیوالے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے"۔

(**624**) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ (متفق علیہ)

(**625**) وَعَنْهُ ، قَالَ: مَا مَسِسْتُ دِيْبَاجًا وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا شَمَمْتُ رَائِحَةً قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ رَّائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا قَالَ لِىْ قَطُّ : اُفٍّ، وَّلَا قَالَ لِشَىْءٍ فَعَلْتُهُ : لِمَ فَعَلْتَه؟ وَلَا لِشَىْءٍ لَّمْ اَفْعَلْهُ : اَلَا فَعَلْتَ كَذَا؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی دیباج اور حریر کو نہیں چھوا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کسی خوشبو کو نہیں سونگھا۔ میں نے دس برس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ آپ نے کبھی بھی مجھے اف نہیں کہا اور نہ ہی کسی کام کے بارے میں جو میں نے کیا ہو یہ فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور نہ ہی کسی ایسے کام کے بارے میں جو میں نے نہ کیا ہو' یہ فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

(**626**) وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَهْدَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا، فَرَدَّهُ عَلَىَّ، فَلَمَّا رَاٰى مَا فِىْ وَجْهِىْ، قَالَ: "اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا لِاَنَّا حُرُمٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نیل گائے کا (گوشت) تحفے کے طور پر پیش کیا تو آپ نے اسے مجھے واپس کر دیا۔ جب آپ نے میرے چہرے پر ملال کے آثار دیکھے تو فرمایا میں نے تمہیں یہ گوشت اس لیے واپس کیا ہے کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔ (متفق علیہ)

(**627**) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

624- اخرجه احمد 4/12200 والبخارى 6129 و فى الادب المفرد 269 واخرجه مسلم 2144 والترمذى 333 والنسائى فى عمل اليوم والليلة 334 وابن حبان 2308 والبيهقى 2035 بالفاظ متاربة و بعضهم يزيد على بعض

625- الرواية الاولى اخرجها البخارى 3561و مسلم 2330 والرواية الثانية اخرجها احمد 4/13676 والبخارى 2768 و مسلم 2309 و ابو داؤد 4773' والترمذى 201' وابن حبان 2893 والدارمى 31/1 وعبدالرزاق 17946 والبخارى فى الادب المفرد 277 وابن المبارك فى الزهد 616 وغيرهم من ائمة الحديث الشريف بالفاظ متقاربة.

626- بخارى و مسلم فى الحج والهبة' ترمذى' نسائى' ابن ماجه فى الحج' ابو داؤد' ابن حبان 136 عبدالرزاق 8322' الادب المفرد 277' ابن المبارك فى الزهد 616' طبرانى كبير 7436' بيهقى 191/5' احمد 16687/5

627- مسلم فى البر والصلة' ترمذى الادب المفرد 295' ابن حبان 397' دارمى 2789' احمد 17650/6' حاكم 2172' بيهقى 192/10

الْبِرِّ وَالْإِثْمِ، فَقَالَ: "الْبِرُّ: حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ: مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ"، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے سینے میں کھٹکے اور تمہیں یہ ناپسند ہو کہ لوگ اس پر مطلع ہو جائیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(628) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُوْلُ: "إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ بدزبان اور بدمزاج نہیں تھے۔ آپ یہ فرمایا کرتے تھے تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو زیادہ اچھے اخلاق کا مالک ہو۔ (متفق علیہ)

(629) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ"،

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

"الْبَذِيُّ": هُوَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِالْفُحْشِ وَرَدِيءِ الْكَلَامِ.

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندے کے نامہ اعمال میں قیامت کے دن اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ بُرے اخلاق کے مالک بے ہودہ گفتگو کرنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

''البذی'' اس سے مراد وہ شخص ہے جو فحش اور بے کار گفتگو کرتا ہو۔

(630) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: "تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ"، وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، فَقَالَ: "الْفَمُ وَالْفَرْجُ"،

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

628–بخاری باب الادب وصفه النبی صلی الله علیه وسلم' مسلم فی الفضائل' ترمذی فی البر' ابن حبان 477' طیالسی 2246' ابن ابی شیبه 514/8

629–ترمذی فی البر والصلة' رواه احمد 27587/10' ابو داود عن ابی الدرداء اس میں یه لفظ زائد هیں۔ وان صاحب الخلق الحسن لیبلغ به درجة صاحب الصوم والصلاة' ابن حبان 481

630–ترمذی باب البر والصلة' احمد 9107' ابن ماجه 4246' حاکم 324/2' ابن حبان 476

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کون سی چیز اکثر لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھا اخلاق' آپ سے دریافت کیا گیا کون سی چیز اکثر لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی۔ آپ نے فرمایا: منہ اور شرم گاہ۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(631) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَّخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کے اعتبار سے کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہو اور تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیویوں کے معاملے میں بہتر ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(632) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور نوافل پڑھنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(633) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ، وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ، وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ".

حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

"الزَّعِيْمُ": الضَّامِنُ.

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں اس شخص کو جنت کے اطراف میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود لڑائی کو ترک کر دے اور اس شخص کو جنت کے درمیان میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ کو ترک کر دے اگرچہ وہ مذاق کی صورت میں ہو اور اس شخص کو جنت کے بلند حصے میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔

631–ترمذی' مستدرک' احمد 7406/3 ابو داؤد' ابن حبان 479' ابن ابی شیبه 515/8' الحاکم فی الافتتاح

632– ابو داؤد' ابن حبان 480 (جامع صغیر) احمد 24649/9' حاکم 199/1

633–اسناده صحیح اخرجه ابو داؤد 4800 و فی الباب عن انس رضی الله عنه الترمذی 1994 وابن ماجه 51

یہ حدیث صحیح ہے' اس کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

"الزَّعِیْمُ": اس سے مراد ضمانت دینے والا ہے۔

(634) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَیَّ، وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ، اَحَاسِنَكُم اَخْلَاقًا، وَّاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ، الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْهِقُوْنَ" قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْنَا "الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ"، فَمَا الْمُتَفَیْهِقُوْنَ؟ قَالَ: "الْمُتَكَبِّرُوْنَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ" .

و"الثَّرْثَارُ" : هُوَ كَثِیْرُ الْكَلَامِ تَكَلُّفًا . وَ"الْمُتَشَدِّقُ" : الْمُتَطَاوِلُ عَلَى النَّاسِ بِكَلَامِهٖ، وَیَتَكَلَّمُ بِمَلْءِ فِیْهِ تَفَاصُحًا وَّتَعْظِیْمًا لِكَلَامِهٖ، وَ"الْمُتَفَیْهِقُ" : اَصْلُهٗ مِنَ الْفَهْقِ وَهُوَ الْاِمْتِلَاءُ، وَهُوَ الَّذِیْ یَمْلَاُ فَمَهٗ بِالْكَلَامِ وَیَتَوَسَّعُ فِیْهِ، وَیُغْرِبُ بِهٖ تَكَبُّرًا وَّارْتِفَاعًا، وَّاِظْهَارًا لِلْفَضِیْلَةِ عَلٰى غَیْرِهٖ .

وَرَوَى التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِیْ تَفْسِیْرِ حُسْنِ الْخُلُقِ، قَالَ: "هُوَ طَلَاقَةُ الْوَجْهِ، وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ، وَكَفُّ الْاَذٰی"

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ قیامت کے دن تم میں سے میرے نزدیک زیادہ محبوب اور زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہوگا اور قیامت کے دن تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا جو تکلف کے ساتھ منہ کھول کر کلام کرے اور تکبر کے طور پر بات کرے اور "وَالْمُتَفَیْهِقُوْنَ" لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! "الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ" اس کا تو ہمیں پتہ چل گیا ہے "الْمُتَفَیْهِقُ" اس سے کیا مراد ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تکبر کرنے والے لوگ۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

"الثرثار" اس سے مراد وہ شخص ہے جو بکثرت بناوٹی گفتگو کرتا ہو۔ "والمتشدّق" یعنی وہ شخص ہے جو لوگوں کے ساتھ طویل گفتگو کرتا ہو اور اپنے کلام کو عظیم اور اہم سمجھتے ہوئے منہ بھر کر بات کرتا ہو۔ "وَالْمُتَفَیْهِقُ" یہ لفظ الفهق ہے جس کا مطلب کسی چیز کو بھر دینا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو کلام کے ذریعے اپنے منہ کو بھرا رکھے اور اس بارے میں منہ کو وسعت دے اور تکبر خودنمائی اور اپنی شخصیت کے اظہار کے طور پر عجیب وغریب باتیں کرے تاکہ اس کی دوسروں پر فضیلت ظاہر ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' اچھے اخلاق سے مراد خندہ پیشانی سے ملنا' نیکی کو پھیلانا اور کسی کو تکلیف پہنچانے سے بچنا ہے۔

634–اخرجه الترمذی 2025 و اسناده حسن و فی الباب عن ابی ثعلبة الخشنی رضی الله عنه عند احمد 6/17758 وابن ابی شیبة 515/8 وابن حبان 482و فی الباب ایضا عن ابی هریرة رضی الله عنه عند احمد 2/8830 باسناد حسن و فی الباب ایضا عن ابن مسعود رضی الله عنه عند الطبرانی فی الکبیر 10423

بَابُ الْحِلْمِ وَالْاَنَاةِ وَالرِّفْقِ

باب **74**: حلم' بردباری اور نرمی کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿ وَالْكَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴾ (آل عمران : **134**)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور غصے کو پی جانیوالے اور لوگوں سے درگزر کرنیوالے اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ ﴾ (الْاَعراف : **199**)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تم معافی کو اختیار کرو بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو"

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ وَّمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴾ (فصلت : **34-35**)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور نیکی اور برائی برابر نہیں ہو سکتے۔ تم اس کو اچھے طریقے سے دور کرو پھر وہ شخص جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے وہ (تمہارے) گہرے دوست کی مانند ہو جائے گا۔ اور یہ (خوبی) صرف انہی لوگوں کو دی جاتی ہے جو صبر سے کام لیتے ہیں اور (ایسے شخص کو صرف یہ خوبی نہیں بلکہ) بڑا عظیم حصہ ملتا ہے۔"

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴾ (الشوری : **43**) .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جو شخص صبر سے کام لے اور معاف کردے تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے"۔

(635) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ : "اِنَّ فِیْكَ خَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ : الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: آپ نے عبدالقیس قبیلے کے وفد کے سربراہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں اور اللہ تعالیٰ ان دونوں کو پسند کرتا ہے' ایک بردباری اور دوسری سمجھ بوجھ۔"

(636) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنَّ اللّٰهَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ كُلِّهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

(637) وَعَنْهَا : اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ، وَیُعْطِیْ عَلٰی

635– اخرجه الترمذی 2012

637–مسلم' احمد 241145' بخاری' ترمذی' ابن ماجه' دارمی 323/2' ابن حبان 6441' الادب المفرد 311' بیهقی 203/9

الرِّفْقِ، مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِي عَلٰى مَا سِوَاهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ رفیق ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی کے نتیجے میں وہ ثواب عطا کرتا ہے۔ جو سختی یا نرمی کے علاوہ دیگر کسی چیز پر عطا نہیں کرتا۔

اس کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

(638) وَعَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ انہی سے یہ حدیث بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نرمی جس چیز میں بھی ہوگی اسے آراستہ کر دے گی اور جس چیز سے الگ کی جائے گی اسے بدنما کر دے گی۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

(639) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ النَّاسُ اِلَيْهِ لِيَقَعُوْا فِيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُوْهُ وَاَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ، اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ، فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"السَّجْلُ" بِفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْكَانِ الْجِيْمِ: وَهِيَ الدَّلْوُ الْمُمْتَلِئَةُ مَاءً، وَكَذٰلِكَ الذَّنُوْبُ.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اسے مارنے کے لئے اٹھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ تم لوگوں کو آسانی فراہم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے تنگی کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی ؒ فرماتے ہیں) "السجل" میں سین مھملۃ فتحہ کے ساتھ ہے اور جیم ساکن ہے اور اس کا معنی ہے پانی سے بھرا ہوا ڈول اور اسی طرح "الذنوب" کا بھی مطلب ہے۔

(640) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت انس ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' آسانی فراہم کرو تنگی فراہم نہ کرو۔ خوشخبری سناؤ متنفر نہ کرو۔ (متفق علیہ)

(641) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

638- اخرجه مسلم 2594' والبخاری فی الادب المفرد 469

639- اخرجه البخاری 220

640- اخرجه البخاری 69 و مسلم 1732

641- اخرجه احمد 7/19372و مسلم 2582و ابو داؤد 4809والفظ له واخرجه ابن ماجه 3687 والبخاری فی الادب المفرد 463 وابن حبان 548 وابن ابی شیبة 510/8 والطبرانی فی الکبیر 2449

يَقُوْلُ: "مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ، يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ ہر طرح کی بھلائی سے محروم رہا۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

(642) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْصِنِيْ. قَالَ: "لَا تَغْضَبْ"، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: "لَا تَغْضَبْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: تم غضبناک نہ ہونا! اس نے چند مرتبہ یہ سوال دہرایا تو آپ نے یہی فرمایا: تم غضبناک نہ ہونا۔

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

(643) وَعَنْ اَبِيْ يَعْلٰى شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابو یعلی شداد بن اوس ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے بارے میں اچھائی کرنا لازم قرار دیا ہے۔ اگر تم کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو (یعنی اذیت دے کر قتل نہ کرو) اور جب کسی کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور اپنی چھری کو تیز کر لو اور اپنے ذبیحے کو آرام پہنچاؤ۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

(644) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا، فَاِنْ كَانَ اِثْمًا، كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ. وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ، اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ تَعَالٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کو جب بھی کبھی دو معاملات کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار کیا جبکہ وہ کوئی گناہ نہ ہو۔ اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے تھے اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہیں لیا تھا۔ البتہ اگر اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کو پامال کیا جاتا تو آپ اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے انتقام لیا کرتے تھے۔

642- باب الصبر کے تحت گزر چکی

643- اخرجه احمد 6/17116و مسلم 1955و ابو داؤد 2815 والترمذی 1409 والنسائی 4418 وابن ماجه 3170

644- اخرجه مالك فی موطه 1671و احمد 9/24089 والبخاری 3560 و مسلم 2327 و ابو داؤد 4785 والدارمی 147/2 وابن حبان 488 والترمذی فی الشمائل 341 والبیهقی 192/10

(645) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَّحْرُمُ عَلَى النَّارِ؟ اَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ تَحْرُمُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ، هَيِّنٍ، لَيِّنٍ، سَهْلٍ'' رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ''حَدِيْثٌ حَسَنٌ''.

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کس شخص پر جہنم حرام ہوگی۔ جہنم ہر اس شخص پر حرام ہوگی جو نرمی کرنے والا آسانی اختیار کرنے والا ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں' یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ الْعَفْوِ وَالْاِعْرَاضِ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ

باب 75: جاہلوں سے گریز کرنے اور عفو سے کام لینے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ﴾ (الاعراف: 199)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم معافی کو اختیار کرو' بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴾ (الحجر: 85)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اچھی طرح سے درگزر سے کام لو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ﴾ (النور: 22)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''وہ معاف کردیں اور درگزر سے کام لیں کیا یہ تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کردے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (آل عمران: 134)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور لوگوں کو معاف کرنے والے' اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴾ (الشوری: 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور جو صبر سے کام لے اور معاف کردے تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے''۔

وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ.

645–اخرجه احمد 2/3938 والترمذی 2496 و فی اسناده عبدالله بن عمرو

اس موضوع پر بہت سی آیات ہیں جو معلوم ہیں۔

(646) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَّوْمِ اُحُدٍ؟ قَالَ: ''لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ، وَكَانَ اَشَدُّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُّ، فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ، فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ، وَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -، فَنَادَانِيْ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ. فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبِّيْ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ، فَمَا شِئْتَ، اِنْ شِئْتَ اَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ''. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''الْاَخْشَبَانِ'': الْجَبَلَانِ الْمُحِيْطَانِ بِمَكَّةَ. وَالْاَخْشَبُ: هُوَ الْجَبَلُ الْغَلِيْظُ.

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: کیا غزوہ احد سے زیادہ شدید دن بھی آپ پر آیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری قوم کی طرف سے مجھے وہ دن بھی دیکھنا پڑا جو اس دن سے زیادہ شدید تھا جو عقبہ کے دن مجھے ان کی طرف سے دیکھنا پڑا تھا۔ یہ اس دن کی بات ہے جب میں نے ابن عبد یالیل بن عبد کلال کو دعوت دی اس نے میری پسند کے مطابق جواب نہیں دیا میں جا رہا تھا اور میرے چہرے پر غم کے آثار تھے ابھی میں قرن ثعالب ہی پہنچا تھا۔ میں نے سر اٹھایا تو وہاں ایک بادل تھا جس نے مجھ پہ سایہ کیا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا تو اس میں جبریل موجود تھے۔ انہوں نے مجھے آواز دی اور بولے اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا آپ کو دیا جانے والا جواب سن لیا ہے جو انہوں نے آپ کو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے۔ آپ اسے جو چاہیں ان لوگوں کے بارے میں حکم دے سکتے ہیں پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے آواز دی اور مجھے سلام کیا اور بولا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا آپ کو دیا جانے والا جواب سن لیا ہے میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں میرے پروردگار نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ اپنے معاملے میں مجھے کوئی حکم دیں جو آپ چاہیں اگر آپ چاہیں تو میں ان پر یہ پہاڑ الٹا دیتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں مجھے امید ہے' اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے گا جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ''الأخشبان'' سے مراد ہے مکہ کے اردگرد کے دونوں پہاڑ' ''والأخشب'' یہ سخت اور بڑے پہاڑ کو کہتے ہیں۔

646–اخرجه البخاری 3231 و مسلم 1795 وابن حبان 6561 وابو نعیم فی دلائل النبوة 213 وابن خزیمة فی التوحید والبیهقی فی الاسماء والصفات

(647) وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ، وَلَا امْرَاَةً وَّلَا خَادِمًا، اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ، اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ تَعَالٰى ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ یہ بات بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی کسی کو اپنے ہاتھ کے ذریعے نہیں مارا نہ کسی بیوی کو اور نہ ہی کسی خادم کو البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے کے دوران (دشمنوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے) اور جب بھی آپ کو کوئی اذیت پہنچائی گئی تو آپ نے اذیت پہنچانے والے سے انتقام نہیں لیا البتہ اگر اللہ تعالیٰ کی حرمت کی پامالی کی گئی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے انتقام لیا ہے۔

(648) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ، فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً، فَنَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مُرْ لِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ ۔ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ، فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا۔ آپ نے موٹے کنارے والی نجرانی چادر اوڑھی ہوئی تھی ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا۔ اس نے آپ کی چادر کو زور سے کھینچا میں نے نبی اکرم ﷺ کی گردن کی جلد پر دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے چادر کے کنارے کا نشان پڑ گیا ہے۔ پھر وہ بولا اے محمد! اللہ تعالیٰ کا جو مال آپ کے پاس موجود ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ دینے کا حکم دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا اور مسکرا دیئے پھر آپ نے اسے کچھ دینے کا حکم دیا۔ (متفق علیہ)

(649) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ، ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ، وَيَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ؛ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گویا میں اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے ایک نبی کے بارے میں یہ بات بیان کی جن کی قوم نے انہیں مارا تھا اور انہیں خون آلود کر دیا تھا اور وہ اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ نہیں جانتے (کہ میرا مقام کیا ہے)۔

(650) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ

647- اخرجه احمد 9/24089 و مسلم 2328 و ابو داؤد 4786 والترمذی فی الشمائل 342

648- اخرجه البخاری 3149 و مسلم 1057 وابن ماجه 3553

649- اخرجه احمد 3/3611 والبخاری 3477 و مسلم 1792 وابن ماجه 4025 وابو يعلى 5205 وابن حبان 6576

650- اخرجه احمد 6/17064 والبخاری 90 و مسلم 466 وابن ماجه 984

الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: طاقتور وہ نہیں ہے جو (کسی کو) پچھاڑ دے طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے۔

بَابُ احْتِمَالِ الْاَذٰى

باب 76: (کسی کی طرف سے ملنے والی) اذیت برداشت کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (آل عمران: 134)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ غصے کو پینے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴾ (الشورى: 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "جو صبر سے کام لے اور معاف کر دے تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے"۔

وَفِي الْبَابِ: اَلْاَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهٗ ۔

اس باب میں وہ احادیث بھی ہوں گی جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہیں۔

(651) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ تعالٰی عنہ: اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ، وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ، وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ! فَقَالَ: "لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهٗ فِيْ بَابِ صِلَةِ الْاَرْحَامِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے کچھ رشتے دار ہیں میں ان کے ساتھ رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھتا ہوں اور وہ لاتعلقی اختیار کرتے ہیں میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں میں ان کے ساتھ بردباری سے کام لیتا ہوں وہ میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو تم کہہ رہے ہو اگر ایسا ہی کرتے ہو تو گویا تم ان کے اوپر راکھ پھینکتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا جب تک تم ایسا کرتے رہو گے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' اس سے پہلے رشتے داری کے حقوق کا پہلے باب میں ذکر کیا جا چکا ہے۔

651- مسلم

بَابُ الْغَضَبِ اِذَا انْتُهِكَتْ حُرُمَاتُ الشَّرْعِ وَالْاِنْتِصَارِ لِدِيْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب 77: جب شرعی احکام کی حرمت کو پامال کیا جائے تو غضب کا اظہار کرنا اور اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ﴾ (الحج : 30)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے قابل احترام قرار دی جانے والی چیزوں کی تعظیم کرے گا تو یہ اس کے پروردگار کی بارگاہ میں اُس شخص کے لیے زیادہ بہتر ہوگا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴾ (محمد : 7)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اگر تم اللہ کی مدد کرو تو وہ تمہیں ثابت قدم رکھے گا''۔

وَفِى الْبَابِ حَدِيْثُ عَائِشَةَ السَّابِقِ فِىْ بَابِ الْعَفْوِ .

اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بھی ہے جو ''معاف کرنے'' کے باب میں گزر چکی ہے۔

(652) وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْبَدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّىْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا ! فَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِىْ مَوْعِظَةٍ قَطُّ اَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ ؛ فَقَالَ: ''يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ، فَاَيُّكُمْ اَمَّ النَّاسَ فَلْيُوْجِزْ ؛ فَاِنَّ مِنْ وَّرَآئِهِ الْكَبِيْرَ وَالصَّغِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

❖❖ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ عقبہ بن عمرو البدری بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں صبح کی نماز میں فلاں شخص کی وجہ سے شریک نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں میں نے وعظ و نصیحت کرتے ہوئے اس دن نبی اکرم ﷺ کو جتنا غضبناک دیکھا ہے۔ اس سے زیادہ غضبناک کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کو متنفر کرتے ہیں جس شخص نے لوگوں کو نماز پڑھانی ہو وہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ اس کے پیچھے بڑی عمر کے لوگ بھی ہوتے ہیں، چھوٹے بھی ہوتے ہیں اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔ (متفق علیہ)

(653) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ

652- بخاری، مسلم، احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن الجارود، ابن حبان، طبرانی، اسماعیلی، ابو عوانہ، برقانی، ابو نعیم البیہقی (عمدۃ الاحکام قلقشندی)

653- اخرجہ البخاری 5954 و مسلم 92/2107 والنسائی 5371

سَتَرْتُ سَهْوَةً لِّىْ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهٗ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ، وَقَالَ: ''يَا عَائِشَةُ، اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ !'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

''السَّهْوَةُ'' : كَالصُّفَّةِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَىِ الْبَيْتِ . وَ''الْقِرَامُ'' بِكَسْرِ الْقَافِ : سِتْرٌ رَقِيْقٌ، وَ''هَتَكَهٗ'' : اَفْسَدَ الصُّوْرَةَ الَّتِىْ فِيْهِ .

❖❖ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے، میں نے ایک لگایا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں نبی اکرم ﷺ نے جب اسے دیکھا تو اسے پھاڑ دیا۔ آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ شدید عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بارے میں اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ''اسھوۃ'' گھر کے درمیان میں واقع چبوترہ یا دیوڑھی، ''القرام'' قاف پر کسرہ کے ساتھ اس کا مطلب ہے باریک پردہ۔ ''وھتکہ'' اس میں تصویر تھی جسکو بگاڑ دیا۔

(654) وَعَنْهَا : اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِىْ سَرَقَتْ، فَقَالُوْا : مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوْا : مَنْ يَّجْتَرِءُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''اَتَشْفَعُ فِىْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى؟!'' ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: ''اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَاَيْمُ اللّٰهِ، لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

❖❖ انہی سے یہ روایت منقول ہے قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت پریشان ہوئے جس نے چوری کر لی تھی، انہوں نے کہا اس عورت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کون بات کرے گا پھر ان میں سے بعض لوگوں نے کہا یہ جرأت صرف اسامہ بن زید کر سکتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے محبوب ہیں۔ اسامہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں بات کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کی حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو، پھر آپ کھڑے ہوئے آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے کیونکہ جب ان میں کوئی بڑے خاندان کا شخص چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کمزور شخص چوری کرتا تھا تو اس پر حد جاری کرتے تھے۔

اللہ کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کٹوا دیتا۔ (متفق علیہ)

(655) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِى الْقِبْلَةِ، فَشَقَّ

654- اخرجہ البخاری 3475 و مسلم 1688 و ابو داؤد 4373 والترمذی 1430 والنسائی 4914 وابن ماجہ 2547 وابن حبان 4402

655- اخرجہ احمد 5/12809 والبخاری 241 و مسلم 551 و عبدالرزاق 1692 وابن حبان 2267 وابن ابی شیبۃ 364/2 والحمیدی 1219 والبیہقی 255/1

ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُؤِىَ فِىْ وَجْهِهٖ ؛ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهٖ، فَقَالَ: "اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِىْ صَلَاتِهٖ فَاِنَّهُ يُنَاجِىْ رَبَّهُ، وَاِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ، اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ" ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ: "اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَالْاَمْرُ بِالْبُصَاقِ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ هُوَ فِيْمَا اِذَا كَانَ فِىْ غَيْرِ الْمَسْجِدِ، فَاَمَّا فِى الْمَسْجِدِ فَلَا يَبْصُقُ اِلَّا فِىْ ثَوْبِهٖ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی سمت میں مسجد کی دیوار پر تھوک لگا ہوا دیکھا یہ بات آپ کو بہت گراں گزری۔ یہاں تک کہ اس کا اثر آپ کے چہرے پر محسوس ہوا آپ اٹھے اور آپ نے اپنے دست مبارک سے اسے صاف کیا اور فرمایا: جب کوئی شخص نماز کی حالت میں ہوتا ہے تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے۔ اس کا پروردگار اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے تو کوئی بھی شخص قبلہ کی سمت میں ہرگز نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف تھوکے یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کا پلو پکڑا اس میں تھوکا اور پھر اسے مل دیا اور پھر فرمایا: یا پھر اس طرح کر لیا کرے۔ (متفق علیہ)

بَابُ اَمْرِ وُلَاةِ الْاُمُوْرِ بِالرِّفْقِ بِرَعَايَاهُمْ وَنَصِيْحَتِهِمْ وَالشَّفْقَةِ عَلَيْهِمْ وَالنَّهْيِ عَنْ غِشِّهِمْ وَالتَّشْدِيْدِ عَلَيْهِمْ وَاِهْمَالِ مَصَالِحِهِمْ وَالْغَفْلَةِ عَنْهُمْ وَعَنْ حَوَائِجِهِمْ

باب **78**: حکمرانوں کو اپنی رعایا کے ساتھ نرمی سے پیش آنے اور خیر خواہی رکھنے اور ان کے ساتھ شفقت کا سلوک کرنے کا حکم اور انہیں دھوکہ دینے' ان پر سختی کرنے ان کی مصلحتوں میں کوتاہی کرنے اور ان کی ضروریات کے بارے میں غفلت کا شکار ہونے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (الشعراء : **215**)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تم اپنے پروں کو ان کے لئے جھکا دو جو مومنین تمہاری پیروی کریں۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴾ (النحل : **90**)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ انصاف' احسان اور رشتے داروں کو ادائیگی کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور گناہ اور سرکشی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو"۔

(656) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ :

656–اخرجه احمد 2/4495 والبخارى 893و مسلم 1829 و ابو داؤد 2928 والترمذى 1705 وابن حبان 4489 والبيهقى 291/7

"كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ : اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِىْ اَهْلِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِىْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِىْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں کے بارے میں نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(657) وَعَنْ اَبِىْ يَعْلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : "مَا مِنْ عَبْدٍ يَّسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً، يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِّرَعِيَّتِهٖ، اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِىْ رِوَايَةٍ : "فَلَمْ يَحُطْهَا بِنُصْحِهٖ لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةَ" .

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : "مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَلِىْ اَمُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ، ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ، اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ" .

✧✧ حضرت ابویعلیٰ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ جس بھی بندے کو حکمران مقرر کرتا ہے اور وہ اس حالت میں مرے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام قرار دے گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ ان کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک نہیں کرتا تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو امیر مسلمانوں کے امور کا نگران بنے اور پھر ان کے لئے کوشش نہ کرے اور پھر ان کے لئے خیر خواہی نہ کرے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(658) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ فِىْ بَيْتِىْ هٰذَا : "اَللّٰهُمَّ مَنْ وَّلِىَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِىْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْقُقْ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَّلِىَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِىْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے میرے گھر میں فرمایا تھا اے اللہ! جو میری امت کے کسی معاملے کا نگران بنے اور ان پر سختی کرے تو' تو اس پر سختی کر اور جو میری

657– اخرجه البخارى 6150 و مسلم 142

658–اخرجه مسلم 1828

امت کے کسی معاملے کا نگران بنے اور ان پر نرمی کرے تو، تو اس پر نرمی کر۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

(659) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : "كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهُ نَبِیٌّ، وَّاِنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ، وَسَیَكُوْنُ بَعْدِیْ خُلَفَاءُ فَیَكْثُرُوْنَ"، قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: "اَوْفُوْا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ، ثُمَّ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ، وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الَّذِیْ لَكُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل میں یکے بعد دیگرے انبیاء آتے رہے جب ایک نبی کا انتقال ہوتا تو اس کے پیچھے دوسرے نبی آ جاتے تھے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ میرے بعد خلفاء ہوں گے اور وہ زیادہ بھی ہوں گے۔ (یعنی ایک وقت میں زیادہ لوگ خلافت کے دعویدار ہو سکتے ہیں) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جس کی پہلے بیعت کی گئی ہو اس کی بیعت کو پورا کرو اور ان کا حق دو۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا سوال کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جس چیز کا نگران مقرر کیا ہے اس کا ان سے حساب لے گا۔ (متفق علیہ)

(660) وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ زِیَادٍ، فَقَالَ لَهُ : اَیْ بُنَیَّ، اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ : "اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ" فَاِیَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

✧✧ حضرت عائذ بن عمرو ؓ کے بارے میں منقول ہے، وہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس آئے اور ان سے کہا اے میرے بیٹے! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے برا حکمران، ظالم ہوگا تو تم اس بات سے بچو کہ تم ان میں شامل ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

(661) وَعَنْ اَبِیْ مَرْیَمَ الْاَزْدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ : "مَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ شَیْئًا مِّنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ، فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ، احْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ" فَجَعَلَ مُعَاوِیَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ ۔
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ۔

✧✧ حضرت ابومریم الازدی ؓ بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت معاویہ ؓ سے کہا، میں نے نبی اکرم ﷺ کو

659–اخرجه احمد 2/7965 والبخاری 3455 و مسلم 1842 وابن ماجه 2871 وابن حبان 3555 والبیهقی 144/8

660–مسلم فی المغازی، احمد، مزی وسیوطی نے بخاری کا نام ذکر نہیں کیا، مختصر جامع الاصول میں دیبع نے مسلم کی طرف نسبت کی ہے۔ پس متفق علیہ نہ ہوئی۔ نووی سے قلم زد ہو گئی۔

661–صحیح الاسناد اخرجه ابو داؤد 2948 والترمذی 1332 والحاکم 4/7027 و فی الباب عن معاذ رضی الله عنه عند احمد وغیره

یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مسلمانوں کا حکمران بنے اور ان کی ضروریات اور مجبوریوں اور غربت سے پردے میں رہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ضرورت، مجبوری اور غربت سے پردے میں رہے گا تو حضرت معاویہ ؓ نے لوگوں کو ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک شخص کو مقرر کیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْوَالِی الْعَادِلِ

باب 79: عادل حکمران

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ﴾ (النحل : 90) اَلْاٰیَة،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ﴾ (الحجرات : 9) .

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "انصاف سے کام لو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔

(662) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَبْعَةٌ یُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ : اِمَامٌ عَادِلٌ، وَّشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ، وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ، فَقَالَ: اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سات طرح کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا خاص سایہ رحمت عطا کرے گا۔ اس دن جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ایک عادل حکمران دوسرا وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو۔ ایک وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہتا ہو اور دو وہ افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں اسی حالت میں اکٹھے ہوتے ہوں اور اسی حالت میں جدا ہوتے ہوں اور ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور ایک وہ شخص جو صدقہ کرتے ہوئے اسے اتنا خفیہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے اور ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

662–اخرجه احمد 2/6502 و مسلم 1827 والنسائی 5394 والحمیدی 588 وابن حبان 4484 والحاکم 4/7006 والبیهقی فی الکبری 88/87/10 و فی الاسماء والصفات والآجری فی الشریعة

(**663**) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ: الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انصاف کرنے والے لوگ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے عہدے اور اپنے گھر والوں اور جس چیز کے بھی وہ نگران ہوں گے ان سب میں انصاف سے کام لیتے ہوں گے۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

(**664**) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ، وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ. وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ، وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ!"، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ؟ قَالَ: "لَا، مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ. لَا، مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: "تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ": تَدْعُوْنَ لَهُمْ.

✧✧ حضرت عوف بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ تمہارے سب سے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں تم ان کے لئے دعائے رحمت کرو اور وہ تمہارے لئے دعائے رحمت کریں اور تمہارے سب سے برے حکمران وہ ہوں گے جنہیں تم ناپسند کرو اور وہ تمہیں ناپسند کریں۔ تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم انہیں چھوڑ نہ دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی ؒ فرماتے ہیں) "تصلون علیهم" یعنی تم ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔

(**665**) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ مُّوَفَّقٌ، وَّرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت عیاض بن حمار ؓ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اہل جنت تین طرح کے لوگ ہوں گے۔ ایک وہ حاکم جو انصاف کرنے والا ہو اور اُسے نیکی کی توفیق ملی ہو ایک وہ شخص جو مہربان ہو نرم دل کا مالک ہو ہر رشتے دار کے لئے اور ہر مسلمان کے لئے اور تیسرا وہ پاکدامن شخص جو صاحب عیال ہو اور مانگنے سے بچے۔

663-اخرجه احمد 9/24036 و مسلم 1855 وابن حبان 4589 والبيهقى 158/8

665-جزء من حديث طويل اخرجه مسلم 2865

بَابُ وُجُوْبِ طَاعَةِ وُلَاةِ الْاَمْرِ فِيْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَّتَحْرِيْمِ طَاعَتِهِمْ فِي الْمَعْصِيَةِ

باب **80**: حاکم وقت کی فرمانبرداری کا واجب ہونا جبکہ وہ گناہ کے کام میں نہ ہو اور گناہ کے کام میں ان کی فرمانبرداری کا حرام ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (النساء: **59**).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور اپنے "اولی الامر" (حکمرانوں) کی اطاعت کرو"۔

(**666**) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ، اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن عمر ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، مسلمان شخص پر اطاعت و فرمانبرداری لازم ہے اس معاملے میں جو اسے پسند ہو یا ناپسند ہو ماسوائے اس کے کہ اسے گناہ کا حکم دیا جائے تو کوئی اطاعت اور فرمانبرداری نہیں ہوگی۔ (متفق علیہ)۔

(**667**) وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، يَقُوْلُ لَنَا: "فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، جب ہم نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اطاعت اور فرمانبرداری کی بیعت کی تو آپ نے ہم سے فرمایا اپنی گنجائش کے مطابق (تم اطاعت اور فرمانبرداری کرو گے) (متفق علیہ)

(**668**) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَنْ خَلَعَ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهِ بَيْعَةٌ، مَّاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ: "وَمَنْ مَّاتَ وَهُوَ مُفَارِقٌ لِّلْجَمَاعَةِ، فَاِنَّهُ يَمُوْتُ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً".

"اَلْمِيْتَةُ" بِكَسْرِ الْمِيْمِ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

666-اخرجه البخارى 7144 و مسلم 1839 و ابو داؤد 2626، والترمذى 1713 والنسائى فى الكبرى 5/8720 و ابن ماجه 2864

667-بخارى فى الاحكام، مسلم فى المغازى، عن عبدالله بن دينار، ترمذى فى السير، نسائى فى السير والبيعة (اطراف مزى)

668- اخرجه البخارى 7202و مسلم 1867 والترمذى 1593 والنسائى 4198

ہے: جو شخص اطاعت سے ہاتھ کھینچ لے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے پاس کوئی حجت نہیں ہوگی اور جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس کی گردن میں بیعت نہ ہوتو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوتو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

(669) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا، وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَاَنَّ رَاْسَهُ زَبِيبَةٌ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اطاعت وفرمانبرداری سے کام لو۔ اگرچہ تم پر ایک حبشی شخص کو حاکم مقرر کیا جائے جس کا سر انگور کی مانند (چھوٹا) ہو۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(670) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ، وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ، وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم پر اطاعت وفرمانبرداری لازم ہے۔ تنگی اور آسانی کے عالم میں' پسندیدگی اور ناپسندیدگی کے عالم میں اور اپنے ساتھ ترجیحی سلوک کے عالم میں (ہر حالت میں لازم ہے)۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(671) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كنا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَمِنَّا مَنْ يُّصْلِحُ خِبَائَهُ، وَمِنَّا مَنْ يَّنْتَضِلُ، وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهٖ، اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّلٰوةَ جَامِعَةً. فَاجْتَمَعْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَّبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ، وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ. وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا، وَسَيُصِيبُ اٰخِرَهَا بَلَاءٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا، وَتَجِيْءُ فِتْنَةٌ يُّرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَّتَجِيْءُ الفتنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: هذه مُهلكتى، ثُمَّ تنكشفُ، وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهٖ هٰذِهٖ. فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ، وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ، فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ. وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ، فَلْيُطِعْهُ اِنِ

669–بخاری کتاب الصلاۃ والاحکام' ابن ماجه فی الجهاد

670–اخرجه مسلم 1836 والنسائی 4166

671–اخرجه مسلم 1844 و ابو داؤد 4248 والنسائی 4202 وابن ماجه 3956

اسْتَطَاعَ، فَاِنْ جَآءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهٗ: "يَنْتَضِلُ" اَيْ: يُسَابِقُ بِالرَّمْيِ بِالنَّبْلِ وَالنُّشَّابِ. وَ"الْجَشَرُ": بِفَتْحِ الْجِيْمِ وَالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالرَّاءِ، وَهِيَ: الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَرْعٰى وَتَبِيْتُ مَكَانَهَا. وَقَوْلُهٗ: "يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا" اَيْ: يُصَيِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا رَقِيْقًا: اَيْ خَفِيْفًا لِّعِظَمِ مَا بَعْدَهٗ، فَالثَّانِيْ يُرَقِّقُ الْاَوَّلَ. وَقِيْلَ مَعْنَاهُ يُشَوِّقُ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ بِتَحْسِيْنِهَا وَتَسْوِيْلِهَا، وَقِيْلَ: يُشْبِهُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے۔ ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا ہم میں سے کسی نے اپنا خیمہ درست کرنا شروع کر دیا۔ کسی نے تیر ٹھیک کرنا شروع کر دیئے کسی نے اپنے جانور چرانے شروع کر دیئے۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ نماز کھڑی ہونیوالی ہے۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اکٹھے ہوگئے۔ آپ نے فرمایا مجھ سے پہلے جو بھی نبی گزرا اس پر یہ لازم تھا کہ وہ اپنی امت کی ہر اس بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرے جو وہ ان کے لئے جانتا ہے۔ انہیں ہر اس چیز کے شر سے ڈرائے جو وہ ان کے بارے میں جانتا ہے اور تمہاری یہ امت اس کی عافیت اس کے ابتدائی حصے میں ہے اور اس کے آخری حصے میں آزمائش ہوگی اور وہ امور ہوں گے جو تمہیں برے لگیں ایک فتنہ آئے گا جس کے پیچھے دوسرا فتنہ ہوگا۔ ایک فتنہ آئیگا تو بندہ مومن یہ کہے گا یہ مجھے ہلاک کر دے گا۔ پھر وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر دوسرا فتنہ آئیگا تو مومن کہے گا یہ اور یہ' تو جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسے جہنم سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو جب اس کی موت آئے تو وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور وہ لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرے جس کی اسے خواہش ہو کہ لوگ اس کے ساتھ وہ سلوک کریں اور جو شخص کسی امام کی بیعت کر لے اور اپنا ہاتھ اس کو دیدے اور اپنا دل بھی اسے دیدے تو اسے اس حاکم کی اطاعت کرنی چاہیے جہاں تک اس کے لئے ممکن ہو اور اگر کوئی دوسرا شخص آ کر اس حاکم کا مقابلہ کرے تو دوسرے شخص کی گردن اڑا دو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اور یہ قول "ینتضل" یعنی تیر اندازی میں مقابلہ کرنا۔ "والجشر" میں جیم پر فتحہ اور شین معجمۃ اور راء ہے اور اس کا معنی ہے جانوروں کو چرانا اور ان کے لئے راستہ بنانا۔ یرقق بعضها بعضاً' یعنی بعد میں آنے والا فتنہ پہلے آنے والے فتنے سے ہلکا ہوگا اور بعض نے کہا کہ اس کا معنی ہے کہ ایک فتنہ دوسرے کا شوق پیدا کر دے گا اور اس کے لئے دلوں کی تزئین کرے گا اور بعض نے کہا ہے کہ ہر فتنہ ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہوگا۔

(672) وَعَنْ اَبِيْ هُنَيْدَةَ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلَ سَلَمَةُ بن يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَت عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسالُوْنَا حَقَّهُم، وَيمْنَعُوْنَا حَقَّنَا، فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَاَعْرَضَ عنه، ثُمَّ سَاَلَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْمَعُوا وَاَطِيْعُوْا، فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا، وَعَلَيْكُمْ مَا حملْتُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

672– اخرجه مسلم 1846 والترمذی 2199

✧✧ حضرت ابو ھنیدہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور بولے اے اللہ کے نبی! آپ کے خیال میں اگر ہمارے اوپر ایسے حکمران آ جائیں جو ہم سے اپنے حق کا سوال کریں لیکن ہمیں ہمارا حق نہ دیں تو آپ ہمیں کیا حکم دیں گے۔ انہوں نے پھر یہی سوال کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اطاعت وفرمانبرداری سے کام لو کیونکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کے پابند ہیں اور تم اپنی ذمہ داریوں کے پابند ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(673) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا!" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَاْمُرُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ؟ قَالَ: "تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ، وَتَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے بعد (تمہارے ساتھ) ترجیحی سلوک کیا جائے گا اور کچھ ایسے معاملات ہونگے جو تمہیں برے لگیں گے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے جو شخص اسے پالے تو آپ اسے کیا حکم دیں گے۔ آپ نے فرمایا: تم اس حق کو ادا کرو جو تمہارے ذمے لازم ہے اور اپنے حق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرو۔ (متفق علیہ)

(674) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ، وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس شخص نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(675) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَرِهَ مِنْ اَمِيْرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ، فَاِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَّاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو اپنے امیر کی کوئی بات بری لگی ہو تو وہ صبر سے کام لے کیونکہ جو شخص سلطان سے ایک بالشت الگ ہوگا وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

(676) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

673–بخاری فی علامات فی النبوۃ' مسلم فی المغازی' ترمذی فی الفتن

674–اخرجہ احمد 3/8513' والبخاری 7137 و مسلم 1835 و ابو داؤد 2624 والترمذی 1762 والنسائی 4204 والطیالسی 2577 وابن حبان 4556 وابن ابی شیبۃ 212/12 و عبدالرزاق 20679 وابو عوانۃ 109/2 والبیہقی 155/8 وابن ماجہ 3

675–اخرجہ البخاری 7053 و مسلم 1849

"مَنْ اَهَانَ السُّلْطَانَ اَهَانَهُ اللّٰهُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

وَفِي الْبَابِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ. وَقَدْ سَبَقَ بَعْضُهَا فِيْ اَبْوَابٍ.

✧✧ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص سلطان کو رسوا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اس بارے میں بہت سی احادیث ہیں جو مستند ہیں۔ ان میں سے کچھ اس سے پہلے کے ابواب میں نقل کی جا چکی ہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سُؤَالِ الْاِمَارَةِ وَاخْتِيَارِ تَرْكِ الْوَلَايَاتِ اِذَا لَمْ يَتَعَيَّنْ عَلَيْهِ اَوْ تَدْعُ حَاجَةٌ اِلَيْهِ

باب 81: حکومت کی طلب کی ممانعت اور جب کسی شخص کو اس پر متعین نہ کیا گیا ہو یا کوئی شخص اس کا ضرورت مند ہو تو حکومت کو ترک کر دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَّالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (القصص: 83).

"یہ آخرت کا گھر ہے جو ہم ان لوگوں کو دیں گے کہ جو غلو نہیں کرتے اور زمین میں فساد نہیں پھیلاتے اور عاقبت پرہیزگاروں کے لئے ہے"۔

(677) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ، لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ؛ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَّسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا، وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ، فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، فَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوسعید عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! تم حکومت نہ مانگنا کیونکہ اگر یہ تمہیں مانگے بغیر دی گئی تو اس معاملے میں تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر مانگنے کے نتیجے میں دی گئی تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور جب تم کوئی قسم اٹھاؤ اور اس کے برعکس کام کو بہتر سمجھو تو وہ کام کرو جو زیادہ بہتر ہو

676–اخرجہ احمد 7/20577 والترمذی 2231 واللفظ لہ. واسنادہ حسن

677–بخاری فی الایمان والاحکام' مسلم فی الایمان والنذور' ابو داؤد فی الاخراج مختصراً. ترمذی فی النذور والایمان' نسائی فی اقضاء والسیر والایمان والنذور.

اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔ (متفق علیہ)

(678) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا اَبَا ذَرٍّ، اِنِّیْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا، وَاِنِّیْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ. لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ، وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں اور میں تمہارے لیے وہی بات پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ تم دو آدمیوں پر بھی امیر ہرگز نہ بننا اور یتیم کے مال کا نگران نہ بننا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(679) وَعَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِیْ، ثُمَّ قَالَ: "يَا اَبَا ذَرٍّ، اِنَّكَ ضَعِيْفٌ، وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ، وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْیٌ وَّنَدَامَةٌ، اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَاَدَّى الَّذِیْ عَلَيْهِ فِيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے سرکاری اہلکار کیوں نہیں مقرر کرتے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے کندھے پر مارا اور فرمایا: اے ابوذر تم کمزور ہو اور یہ امانت ہے اور یہ قیامت میں رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی۔ البتہ جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے اور اس بارے میں اس پر جو لازم ہے اسے ادا کرے۔ (وہ رسوا نہیں ہوگا)

(680) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ، وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب تم حکومت کا لالچ کرو گے اور یہ بات تمہارے لئے قیامت کے دن ندامت کا باعث ہوگی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ حَثِّ السُّلْطَانِ وَالْقَاضِیْ وَغَيْرِهِمَا مِنْ وُّلَاةِ الْاُمُوْرِ عَلَى اتِّخَاذِ وَزِيْرٍ صَالِحٍ وَّتَحْذِيْرِهِمْ مِنْ قُرَنَاءِ السُّوْءِ وَالْقَبُوْلِ مِنْهُمْ

باب 82: سلطان اور قاضی اور دیگر حضرات کو اس بات کی ترغیب دینا کہ وہ سرکاری اہل کار ایسے لوگوں کو مقرر کریں جو اس لائق ہو اور انہیں برے ہم نشینوں سے بچانا اور ان کی بات

678-اخرجه مسلم 1826 وابو داؤد 2868 والنسائی 3669 وابن حبان 5564 والبيهقی 129/3

679-اخرجه مسلم 1825

680-الحديث بتمامه اخرجه البخاری 7148 وكذا اخرجه احمد 3/9798 والنسائی 4222 وابن حبان 4482 والبيهقی 129/3

ماننے سے بچنے کی تلقین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ﴾ (الزخرف: 67).

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے البتہ پرہیزگار لوگ ایسے نہیں ہونگے"۔

(681) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِیٍّ، وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا یا جس بھی شخص کو خلیفہ مقرر کیا اس کے ساتھ دو ساتھی ہوتے ہیں ایک ساتھی اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور اس کی ترغیب دیتا ہے اور دوسرا ساتھی اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور اس کی ترغیب دیتا ہے اور وہ شخص محفوظ رہتا ہے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(682) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا، جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ صِدْقٍ، اِنْ نَّسِیَ ذَكَّرَهٗ، وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ، وَاِذَا اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ سُوْءٍ، اِنْ نَّسِیَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے بہترین وزیر عطا کر دیتا ہے۔ وہ امیر اگر بھول جائے تو وہ وزیر اسے یاد کروا دیتا ہے۔ اگر اسے یاد ہو تو وہ کام کرنے میں اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اس کے برعکس ارادہ کرتا ہے تو اسے برا وزیر دے دیتا ہے۔ وہ امیر اگر بھول جائے تو وہ وزیر اسے یاد نہیں کرواتا اور اگر اس امیر کو یاد ہو تو یہ اس کی مدد نہیں کرتا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اچھی اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے جو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط کے مطابق ہیں۔

بَابُ النَّهْیِ عَنْ تَوْلِيَةِ الْاِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْوَلَايَاتِ لِمَنْ سَاَلَهَا اَوْ حَرَصَ عَلَيْهَا فَعَرَضَ بِهَا

681-اخرجه البخاری 6611 واحمد 4/11342 والنسائی 4213' وابن حبان 6192 وابو يعلى 1228 والبيهقی 111/10 واخرجه فی الادب المفرد 256 ضمن حديث طويل. واخرجه الترمذی 2369 وابن حبان 6191 بلفظ ما من نبی الاوله بطانتان بطانة تامره بالمعروف و تنهاه عن المنكر و بطانة لا تالوه خبالاً فمن و فی شرحها فقد و فی و معنی لا تالوه خبالاً ای لا تقصر فی افساد امره و هو اقتباس من قوله تعالیٰ لا تتخذوا بطانة من دونكم لا يالونكم خبالاً والله تعالیٰ اعلم

682- صحيح الاسناد اخرجه ابو داؤد 2932 والنسائی 4215 مختصراً

باب 83: حکومت اور قضاء اور دیگر عہدوں پر ایسے شخص کو نگران مقرر کرنا منع ہے جو اس کا طلبگار ہو یا اس کا لالچ رکھتا ہو اور خود کو اس کام کے لئے پیش کرے

(683) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ -، وقال الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: "اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّیْ هٰذَا الْعَمَلَ اَحَدًا سَاَلَهٗ، اَوْ اَحَدًا حَرَصَ عَلَیْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں اور میرے ساتھ میرے دو چچازاد بھائی تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمیں امیر مقرر کردیں دوسرے نے بھی اسی طرح کی بات کہی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم! ہم اس کام کا نگران کسی ایسے شخص کو نہیں بنائیں گے جو اس کا مطالبہ کرے یا کسی بھی ایسے شخص کو نہیں کریں گے جو اس کا لالچ رکھے۔

683- اخرجه البخاری 7149و مسلم 1733

كِتَابُ الْاَدَبِ

ادب کا بیان

بَابُ الْحَيَاءِ وَفَضْلِهِ وَالْحِثِّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهٖ

باب 84: حیا، اس کی فضیلت اور حیا کو اختیار کرنے کی ترغیب

(684) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ یَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَیَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "دَعْهُ، فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں سمجھا رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ (متفق علیہ)

(685) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْحَیَاءُ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ كُلُّهٗ" اَوْ قَالَ: "اَلْحَیَاءُ كُلُّهٗ خَیْرٌ".

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، حیاء صرف بھلائی لاتی ہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حیاء مکمل طور پر بھلائی ہے۔

راوی کو شک ہے یا یہ الفاظ ہیں: حیاء پوری کی پوری بھلائی ہے۔

(686) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً: فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ،

684- اخرجه مالك فی موطا 1679 واحمد 2/4554 والبخاری 24 و مسلم 36 و ابو داؤد 4795 والترمذی 2615 وابن ماجه 58 وابن حبان 610 والحمیدی 625 والنسائی 5048 وابن منده فی الایمان 174 وغیرهم من ائمة الحدیث الشریف.

685- اخرجه البخاری 6117 ومسلم 37 وابو داؤد 4796

686- بخاری، مسلم

وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"اَلْبِضْعُ" بِكَسْرِ الْبَاءِ وَيَجُوْزُ فَتْحُهَا : وَهُوَ مِنَ الثَّلَاثَةِ اِلَى الْعَشَرَةِ .

وَ"الشُّعْبَةُ" : الْقِطْعَةُ وَالْخَصْلَةُ . وَ"الْاِمَاطَةُ" : الْاِزَالَةُ . وَ"الْاَذَى" : مَا يُؤْذِىْ كَحَجَرٍ وَّشَوْكٍ وَّطِيْنٍ وَرَمَادٍ وَقَذَرٍ وَّنَحْوِ ذٰلِكَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں۔ اس میں سے سب سے زیادہ فضیلت والی شاخ اس بات کا اعتراف کرنا ہے' اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں اور سب سے کم تر (شاخ) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "البضع" میں باء کسرہ کے ساتھ ہے اور فتحہ کے ساتھ بھی ٹھیک ہے اس کا معنی ہے تین سے دس تک کے اعداد۔ "والشعبة" یعنی ٹکڑا، عادت۔ "الاماطة" یعنی ازالہ۔ "والأذى" تکلیف دہ چیزیں یعنی کانٹا، پتھر، مٹی، راکھ، گندگی اور اسی قسم کی اور چیزیں۔

(687) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِىْ خِدْرِهَا، فَاِذَا رَاٰى شَيْئًا يَّكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِىْ وَجْهِهٖ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ پردے میں رہنے والی کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیا والے تھے۔ جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو ناپسند ہوتی تھی تو ہمیں آپ کے چہرے سے اندازہ ہو جاتا تھا۔ (متفق علیہ)

قَالَ الْعُلَمَاءُ : حَقِيْقَةُ الْحَيَاءِ خُلُقٌ يَّبْعَثُ عَلٰى تَرْكِ الْقَبِيْحِ، وَيَمْنَعُ مِنَ التَّقْصِيْرِ فِىْ حَقِّ ذِى الْحَقِّ . وَرَوَيْنَا عَنْ اَبِى الْقَاسِمِ الْجُنَيْدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ: الْحَيَاءُ : رُؤْيَةُ الْآلَاءِ - اَىِ النِّعَمِ - وَرُؤْيَةُ التَّقْصِيْرِ، فَيَتَوَلَّدُ بَيْنَهُمَا حَالَةٌ تُسَمّٰى حَيَاءً . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

علماء فرماتے ہیں' حیاء کی حقیقت ایسے اخلاق ہیں جو قبیح چیز کو ترک کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ اور حق دار کے حق میں کسی کوتاہی کے ارتکاب سے روکتے ہیں۔ ہم نے امام ابوالقاسم جنید بغدادی کا یہ قول نقل کیا ہے۔ ایک نعمتوں کا جائزہ لینا ہے۔ اور ایک کوتاہیوں کا جائزہ لینا ہے۔ ان دونوں کے درمیان جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اسے حیاء کہتے ہیں۔

بَابُ حِفْظِ السِّرِّ

باب 85: راز کی حفاظت کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُوْلًا ﴾ (الاسراء: 34)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں حساب ہوگا"۔

(688) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلَ يُفْضِىْ اِلَى الْمَرْاَةِ وَتُفْضِىْ اِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا"

687–اخرجه البخاری 3562 و مسلم 2320 وابن ماجه 4180

688–اخرجه مسلم 1437 و ابو داؤد 4870 وفی اسناده بن حمزة العمری متكلم فيه

رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے برا وہ شخص ہوگا جو کسی عورت کے پاس جائے اور وہ عورت اپنا آپ اس کے حوالے کر دے اور پھر وہ اس عورت کے راز کو ظاہر کر دے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(689) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اَنَّ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ بِنْتُهٗ حَفْصَةُ، قَالَ: لَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ : اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ؟ قَالَ: سَاَنْظُرُ فِىْ اَمْرِىْ . فَلَبِثْتُ لَيَالِىَ ثُمَّ لَقِيَنِىْ، فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِىْ اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ يَوْمِىْ هٰذَا . فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ : اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَصَمَتَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَىَّ شَيْئًا ! فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّىْ عَلٰى عُثْمَانَ، فَلَبِثَ لَيَالِىَ ثُمَّ خَطَبَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ . فَلَقِيَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَّ عَلَىَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَىَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ: فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِىْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ عَلَىَّ اِلَّا اَنِّىْ كُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا، فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِىَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَبِلْتُهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ .

"تَاَيَّمَتْ" اَىْ : صَارَتْ بِلَا زَوْجٍ، وَّكَانَ زَوْجُهَا تُوُفِّىَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ . "وَجَدْتَّ" : غَضِبْتَ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ان کی صاحبزادی سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عثمان رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے انہیں حفصہ سے شادی کرنے کی پیشکش کی۔ میں نے کہا اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کی شادی حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا میں اس معاملے کا جائزہ لوں گا۔ کچھ دن گزر گئے وہ پھر مجھ سے ملے۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے ابھی یہ مناسب لگ رہا ہے' میں ابھی شادی نہ کروں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی شادی حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے ان پر عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ غصہ آیا۔ کچھ دن گزر گئے تو نبی اکرم ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے لئے شادی کا پیغام بھیجا تو میں نے حفصہ کی شادی نبی اکرم ﷺ سے کر دی' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور فرمایا: تم نے جب مجھے حفصہ کے بارے میں پیشکش کی تھی تو تمہیں مجھ پر غصہ آیا تھا کیونکہ میں نے تمہیں جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے جواب نہیں دیا کیونکہ جب تم نے مجھے پیشکش کی تھی تو میں یہ جانتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ ارادہ ہے تو میں نبی اکرم ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر نبی اکرم ﷺ اسے ترک کر دیتے تو میں اسے قبول کر لیتا۔

689–اخرجه البخاری 5122

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ''تایمت'' یعنی بیوہ ہو جانا اور ان کے شوہر وفات پا چکے تھے۔ ''وجدت'' تم ناراض ہو گئے۔

(690) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنَّ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ، فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَمْشِيْ، مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَلَمَّا رَاٰهَا رَحَّبَ بِهَا، وَقَالَ: ''مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ''، ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ، ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا، فَلَمَّا رَاٰى جَزَعَهَا، سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهٖ بِالسِّرَارِ، ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِيْنَ! فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا: مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهٗ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ، لَمَا حَدَّثْتِنِيْ مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ، اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ، وَاَنَّهٗ عَارَضَهُ الْاٰنَ مَرَّتَيْنِ، وَاِنِّيْ لَا اُرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ، فَاِنَّهٗ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ، فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِيْ رَاَيْتِ، فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِيْ سَارَّنِي الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: ''يَا فَاطِمَةُ، اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ؟'' فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِيْ رَاَيْتِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کی ازواج رضی اللہ عنہن آپ کے پاس موجود تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں ان کی چال بالکل نبی اکرم ﷺ کی چال کے مشابہ تھی۔ جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا میری بیٹی کو خوش آمدید۔ پھر آپ نے انہیں دائیں یا شاید بائیں طرف بٹھا لیا اور پھر ان سے آہستہ آواز میں کوئی بات کی تو وہ بہت زیادہ روئیں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے ان کو روتے دیکھا تو پھر آہستہ آواز میں کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگی۔ میں نے ان سے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ نے آپ کو بطور خاص راز کی بات بتائی' اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کی موجودگی میں تو پھر آپ رونے لگیں پھر جب نبی اکرم ﷺ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے ان سے دریافت کیا' نبی اکرم ﷺ نے آپ کو کیا کہا تھا۔ تو جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے کہا میں آپ کو قسم دیتی ہوں کہ آپ پر جو میرا حق ہے آپ مجھے بتائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو کیا کہا تھا۔ انہوں نے فرمایا اب میں بتا سکتی ہوں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے پہلی مرتبہ آہستہ آواز میں بات کہی تھی تو آپ نے مجھے بتایا تھا جبرائیل ہر سال ایک مرتبہ میرے ساتھ قرآن کا ورد کرتے تھے۔ اس مرتبہ انہوں نے دو مرتبہ ورد کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے' میری موت کا وقت قریب آ چکا ہے تم اللہ سے ڈرنا اور صبر سے کام لینا کیونکہ میں تمہارے لیے بہترین پیش رو ہوں تو میں رونے لگی جو آپ نے بھی دیکھا' جب نبی اکرم نے میرے رونے کی طرف دیکھا

690-بخاری باب علامات النبوت' مسلم باب الفضائل 'نسائی فی الوفات' ابن ماجه فی الجنائز

تو آپ نے دوسری مرتبہ آہستہ آواز میں کہا اے فاطمہ! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام مومن خواتین کی سردار بن جاؤ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس امت کی تمام خواتین کی سردار بن جاؤ تو میں ہنس پڑی جب آپ نے مجھے ہنستے ہوئے دیکھا۔

(691) وَعَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَبَعَثَنِيْ اِلٰى حَاجَةٍ، فَاَبْطَاْتُ عَلٰى اُمِّيْ. فَلَمَّا جِئْتُ، قَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ فَقُلْتُ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ، قَالَتْ: مَا حَاجَتُهٗ؟ قُلْتُ: اِنَّهَا سِرٌّ. قَالَتْ: لَا تُخْبِرَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا، قَالَ اَنَسٌ: وَاللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهٖ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ بِهٖ يَا ثَابِتُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهٗ مُخْتَصَرًا.

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا' آپ نے ہمیں سلام کیا۔ پھر آپ نے مجھے کام سے بھیج دیا۔ میں اپنی والدہ کے پاس تاخیر سے پہنچا جب میں آیا تو انہوں نے فرمایا تم دیر سے کیوں آئے ہو۔ میں نے کہا مجھے نبی اکرم ﷺ نے کسی کام سے بھیج دیا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ کو کیا کام تھا۔ میں نے جواب دیا: یہ ایک راز کی بات ہے۔ انہوں نے کہا تم نبی اکرم ﷺ کے راز کے بارے میں کسی کو نہ بتانا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں نے وہ راز کسی کو بتانا ہوتا تو اے ثابت! تمہیں بتا دیتا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا بعض حصہ مختصر طور پر روایت کیا ہے۔

بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاِنْجَازِ الْوَعْدِ

باب 86: عہد کو پورا کرنا اور وعدے کو پورا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ﴾ (الاسراء: 34)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں حساب ہوگا''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ ﴾ (النحل: 91)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ﴾ (المائدة: 1)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! معاہدوں کو پورا کرو''۔

691-اخرجه البخاری 6289 و مسلم 2482 واللفظ له

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴾ (الصف : 2-3)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم پورا نہیں کرتے' اللہ کی بارگاہ میں یہ بات بہت ناپسندیدہ ہے' تم وہ بات کہو جو تم نہیں کرتے''۔

(692) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

زَادَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ''وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ''.

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: منافق کی تین نشانیاں ہیں جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے جب وہ وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے اور جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرتا ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو روزے رکھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔

(693) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چار خصلتیں جس میں ہونگی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی خصلت ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے جب اسے امین بنایا جائے تو وہ خیانت کرے۔ جب بولے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ جب لڑائی کرے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے۔

(694) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا'' فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْتُهُ وَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، فَحَثَى لِي حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا، فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ، فَقَالَ لِي: خُذْ مِثْلَيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

692- اخرجه احمد 3/9169 والبخاری 33 و مسلم 59 والترمذی 2631 والنسائی 5036 وابن حبان 257 وابن منده فی الایمان 527 والبیهقی 288/6

693- اخرجه احمد 2/6782 والبخاری 34 و مسلم 58 والترمذی 2632 والنسائی 2035 وابن حبان 254 وابن منده فی الایمان 522 وابو عوانة 20/1 والبیهقی 230/9

694- اخرجه البخاری 2296 ومسلم 2314

✧✧ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اگر بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا اور اتنا دوں گا پھر بحرین سے مال آنے سے پہلے ہی نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا۔ جب بحرین سے مال آیا تو حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا جس شخص کا نبی اکرم ﷺ سے کوئی وعدہ ہو یا اس نے آپ سے قرض لینا ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے۔ میں ان کے پاس آیا۔ میں نے ان سے کہا نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ جب بحرین سے مال آئیگا تو میں تمہیں اتنا' اتنا اور اتنا دونگا تو انہوں نے دونوں لپ بھر کر مجھے دیئے۔ میں نے انہیں گنا تو وہ پانچ سو تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اس کے دوگنا اور لے لو۔

بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى مَا اعْتَادَهُ مِنَ الْخَيْرِ

باب 87: جس کام کو بھلائی سمجھ کر کیا جا رہا ہو اس کی پابندی کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ﴾ (الرعد : 11)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ اس قوم کی حالت کو تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو تبدیل نہیں کرتے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا ﴾ (النحل : 92).

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جو سوت کاتے' محنت سے اور پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے''۔

وَ''الْأَنْكَاثُ'': جَمْعُ نِكْثٍ، وَهُوَ الْغَزْلُ الْمَنْقُوضُ.

امام نووی ؒ بیان کرتے ہیں' الانکاث یہ نکث کی جمع ہے اور اس سے مراد ٹوٹا ہوا سوت ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ﴾ (الحدید : 16)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان کی مدت لمبی ہو گئی اور ان کے دل سخت ہو گئے''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ﴾ (الحدید : 27)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور انہوں نے اسے اس طرح نہیں نبھایا جیسے اس کا حق تھا''۔

(695) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

695- اخرجه البخاری (1152) و مسلم (185/1159) والنسائی (1762) وابن ماجه (1331)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "يَا عَبْدَ اللّٰهِ، لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا جو رات کے وقت نفل پڑھا کرتا تھا پھر اس نے رات کے وقت نفل پڑھنے ترک کر دیئے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ طِيْبِ الْكَلَامِ وَطَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب **88**: اچھی گفتگو اور ملاقات کے وقت خندہ پیشانی سے ملنے کا استحباب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (الحجر : 88)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اپنے پروں کو اہل ایمان کے لئے جھکائے رکھو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ﴾ (آل عمران : 159)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر تم سخت مزاج اور تنگ دل ہوتے تو وہ تمہارے اردگرد اکٹھے نہ ہوتے''۔

(696) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی ہو اور جس شخص کو یہ بھی نہ ملے تو وہ اچھی بات کے ذریعے بچنے کی کوشش کرے۔

(697) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهُوَ بعض حديث تقدم بطوله ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اچھی بات صدقہ ہے۔

یہ اس حدیث کا بعض حصہ ہے جو پہلے پوری گزر چکی ہے۔

(698) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا، وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ"، رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو۔ خواہ وہ تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

696-اخرجه البخاری (94) والترمذی (2723) والحاکم (7716)

697- اخرجه ابو داؤد (4839)

698- مسلم

بَابُ اسْتِحْبَابِ بَيَانِ الْكَلَامِ وَاِيْضَاحِهٖ لِلْمُخَاطَبِ وَتَكْرِيْرِهٖ لِيُفْهَمَ اِذَا لَمْ يُفْهَمْ اِلَّا بِذٰلِكَ

باب **89**: کلام کو بیان کرنا' مخاطب کے لئے اسے واضح کرنے کا استحباب اور اس کو دہرانا تاکہ اس کی سمجھ آ جائے جب کہ کسی شخص کو اس کے بغیر سمجھ نہ آتی ہو

(699) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب بات کرتے تھے تو اپنے الفاظ تین مرتبہ دہرایا کرتے یہاں تک کہ بات اچھی طرح سمجھ میں آ جائے اور جب آپ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تھے تو انہیں تین مرتبہ سلام کرتے تھے۔

(700) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ يَّسْمَعُهُ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کا کلام واضح ہوتا تھا آپ کی بات سننے والا ہر شخص اسے سمجھ لیتا تھا اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ اِصْغَاءِ الْجَلِيْسِ لِحَدِيْثِ جَلِيْسِهِ الَّذِيْ لَيْسَ بِحَرَامٍ وَاسْتِنْصَاتِ الْعَالِمِ وَالْوَاعِظِ حَاضِرِيْ مَجْلِسِهٖ

باب **90**: اپنے ساتھی کی بات کو غور سے سننا جبکہ حرام نہ ہو ہر عالم شخص یا وعظ کہنے والے کا مجلس میں موجود لوگوں کو خاموش ہونے کے لئے کہنا

(701) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ : "اسْتَنْصِتِ النَّاسَ" ثُمَّ قَالَ: "لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا۔ لوگوں کو خاموش کرواؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: میرے بعد زمانہ کفر کی طرح ایک دوسرے کو قتل کرنا نہ شروع کر دینا۔

بَابُ الْوَعْظِ وَالْاِقْتِصَادِ فِيْهِ

باب **91**: وعظ کرنا اور اس بارے میں میانہ روی اختیار کرنا

699-اخرجه البخاری (94) والترمذی (2723) والحاکم (4/7716)

700-اخرجه البخاری (121) و مسلم (65) والنسائی (4142) وابن ماجه (3942)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿ اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ﴾ (النحل: 125)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے پروردگار کے راستے کی طرف حکمت اور اچھے وعظ کے ذریعے دعوت دو“۔

(702) وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُذَكِّرُنَا فِیْ كُلِّ خَمِيْسٍ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ : يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، لَوَدِدْتُّ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِیْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّیْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ، وَاِنِّیْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ، كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

”يَتَخَوَّلُنَا“ : يَتَعَهَّدُنَا ۔

✧✧ حضرت ابو وائل شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کے دن ہمیں وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک دن ایک شخص نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ کیا کریں۔ انہوں نے فرمایا میں اس وجہ سے ایسا نہیں کرتا کیونکہ میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ تمہیں اکتاہٹ کا شکار کردوں اور میں وعظ کے بارے میں تمہارا خیال رکھتا ہوں جس طرح نبی اکرم ﷺ وعظ کے بارے میں ہمارا خیال رکھا کرتے تھے، کہیں ہم اکتاہٹ کا شکار نہ ہو جائیں۔

(703) وَعَنْ اَبِی الْيَقْظَانِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : ”اِنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ، وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ، مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ، فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

”مَئِنَّةٌ“ بِمِيْمٍ مَّفْتُوْحَةٍ ثُمَّ هَمْزَةٍ مَّكْسُوْرَةٍ ثُمَّ نُوْنٍ مُّشَدَّدَةٍ، اَیْ : عَلَامَةٌ دَالَّةٌ عَلٰی فِقْهِهٖ ۔

✧✧ حضرت ابو یقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی کا طویل نماز ادا کرنا اور مختصر خطبہ دینا اس کے سمجھدار ہونے کی نشانی ہے اس لیے تم نماز طویل پڑھا کرو اور خطبہ مختصر دیا کرو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ”مئنۃ“ میم مفتوحہ کے ساتھ اور ہمزہ مکسورہ کے ساتھ پھر نون مشددہ کے ساتھ اور اس سے مراد ہے ایسی علامت جو اسکی سمجھداری پر دلالت کرے۔

(704) وَعَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِیِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا اُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَرَمَانِی الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ ! فَقُلْتُ : وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ، مَا شَاْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَیَّ ؟! فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰی اَفْخَاذِهِمْ ! فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِیْ

702- اخرجه احمد (2/4060) والبخاری (68) ومسلم (2821) والترمذی (2855) وابن حبان (2524)

703- مسلم، جامع صغیر میں اس روایت کے ساتھ ان من البیان لسحرا کا اضافہ ہے۔ احمد

704- اخرجه مسلم (537) وابو داؤد (930)

لٰكِنِّیْ سَكَتُّ، فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبِاَبِیْ هُوَ وَاُمِّیْ، مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ، فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِیْ، وَلَا ضَرَبَنِیْ، وَلَا شَتَمَنِیْ ۔ قَالَ: ”اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَیْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ، اِنَّمَا هِیَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ“، اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، وَّقَدْ جَآءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ، وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ؟ قَالَ: ”فَلَا تَاْتِهِمْ“ قُلْتُ : وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ؟ قَالَ: ”ذَاكَ شَیْءٌ يَّجِدُوْنَهٗ فِیْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

”الثُّكْلُ“ بِضَمِّ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ : الْمُصِيْبَةُ وَالْفَجِيْعَةُ ۔ ”مَا كَهَرَنِیْ“ اَیْ : مَا نَهَرَنِیْ ۔

✧✧ حضرت معاویہ بن حاکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کر رہا تھا۔ حاضرین میں سے ایک شخص کو چھینک آ گئی۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ کچھ لوگوں نے میری طرف غور سے دیکھا۔ میں نے کہا تمہاری ماں تمہیں روئے تم اس طرح مجھے کیوں دیکھ رہے ہو۔ انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے زانوں پر مارنے شروع کر دیئے، جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرنے کی کوشش کر رہے تھے تو میں خاموش ہو گیا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے زیادہ اچھا تعلیم دینے والا نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! آپ نے مجھے ڈانٹا، نہ مارا اور نہ ہی برا بھلا کہا۔ آپ نے فرمایا: یہ نماز ہے اس میں لوگوں کے کلام کی طرح بات چیت نہیں کرنی چاہئے۔ اس میں تسبیح ہوتی ہے، تکبیر ہوتی ہے اور قرآن پڑھا جاتا ہے یا جیسے بھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں زمانہ جاہلیت کے قریب ہوں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت عطا کی ہے۔ ہم میں سے بعض وہ لوگ بھی ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ میں نے دریافت کیا ہم میں سے بعض لوگ ہیں جو فال نکالتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کے بارے میں ان کے ذہن میں کچھ خیال ہے لیکن یہ چیز انہیں تقدیر کے لکھے سے نہیں ہٹا سکتی۔ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ”الثکل“ ثاء مثلثہ ضمہ کے ساتھ۔ اس کا مطلب ہے ناگہانی آفت۔ ”ماکھرنی“ یعنی مجھے نہیں ڈانٹا۔

(705) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَّجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ . . . وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَدْ سَبَقَ بِكَمَالِهٖ فِیْ بَابِ الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَی السُّنَّةِ، وَذَكَرْنَا اَنَّ التِّرْمِذِیَّ، قَالَ: ”اِنَّهٗ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ“ ۔

✧✧ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ دریافت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ہمیں وعظ کیا ایسا وعظ جس کے ذریعے دل دہل گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

اس کے بعد انہوں نے حدیث ذکر کی ہے جو اس سے پہلے ”سنت پر مخالفت کے حکم“ کے باب میں مکمل نقل کی جا چکی ہے۔

705- باب فی الامر بالمحافظة علی السنة وآدابها میں گزر چکی۔

ہے ہم نے یہ بات ذکر کی ہے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ الْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ

باب 92: وقار اور سکینت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا ﴾ (الفرقان : 63)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور رحمان کے بندے وہ ہیں جب وہ زمین پر چلتے ہیں تو نرمی سے چلتے ہیں اور جب جاہل انہیں مخاطب کرتے ہیں تو وہ یہ جواب دیتے ہیں سلام ہو''۔

(706) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى تُرٰى مِنْهُ لَهَوَاتُهُ، اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

''اللَّهَوَاتُ'' جَمْعُ لَهَاةٍ : وَهِيَ اللَّحْمَةُ الَّتِيْ فِيْ اَقْصَى سَقْفِ الْفَمِ .

☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی بھی منہ پھاڑ کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کا کوا نظر آ جائے۔ آپ صرف مسکرایا کرتے تھے۔

لفظ ''اللَّهَوَاتُ'' لفظ لَهَاةٍ کی جمع ہے یہ اس گوشت کو کہتے ہیں جو منہ کے آخری کنارے میں ہوتا ہے۔

بَابُ النَّدْبِ اِلٰى اِتْيَانِ الصَّلَاةِ وَالْعِلْمِ وَنَحْوِهِمَا مِنَ الْعِبَادَاتِ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ

باب 93: نماز' علم اور اس جیسی دیگر عبادات کے لئے سکون اور وقار کے ساتھ چل کر آنے کا مستحب ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴾ (الحج : 32) .

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا تو یہ دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے''۔

(707) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : ''اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ، فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ، وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

زَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ : ''فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ'' .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب نماز قائم ہو

706- اخرجه البخاری (4828) و مسلم (16/899) و ابو داؤد (5098)

707- بخاری و مسلم ' وقار کا لفظ صراحۃً صرف بخاری میں آیا ہے۔ احمد

جائے تو تم دوڑتے ہوئے اس کے پاس نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے اس کی طرف آؤ اور سکون سے آؤ اور جو نماز ملے اسے ادا کر لو اور جو گزر چکی ہے اسے بعد میں ادا کر لو۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کوئی شخص نماز کی طرف جائے تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔

(708) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا وَّضَرْبًا وَّصَوْتًا لِّلْاِبِلِ، فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ، وَقَالَ: ''يَا اَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ، فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ''

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوٰى مُسْلِمٌ بَعْضَهٗ .

''الْبِرُّ'' : الطَّاعَةُ . وَ''الْاِيْضَاعُ'' بِضَادٍ مُعْجَمَةٍ قَبْلَهَا يَاءٌ وَّهَمْزَةٌ مَّكْسُوْرَةٌ، وَّهُوَ : الْاِسْرَاعُ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' وہ عرفہ کے دن نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پیچھے اونٹوں کو ڈانٹنے' مارنے اور اونٹوں کی آواز سنی تو آپ نے اپنی چھڑی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اطمینان سے چلو کیونکہ تیز چلنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ''البر'' یعنی نیکی، اور ''الایضاع'' میں ضاد معجمۃ ہے اور اس سے پہلے یاء ہے اور ہمزہ کسرہ کے ساتھ ہے اور اس کا معنی ہے، تیزی۔

بَابُ اِكْرَامِ الضَّيْفِ

باب 94: مہمان کی تکریم کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ فَرَاغَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ فَقَرَّبَهٗ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴾ (الذاريات : 27-24)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی اطلاع آئی ہے جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے تمہیں سلام ہو' اس نے کہا سلام ہو تم لوگ اجنبی محسوس ہو رہے ہو پھر وہ اپنے گھر کی طرف بڑھے اور ایک موٹا بچھڑا لے کر آئے۔ انہوں نے ان کے آگے کیا پھر بولے کیا تم کھاتے نہیں ہو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَجَاءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هٰؤُلَاءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴾ (هود : 78)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور ان کے پاس ان کی قوم کے افراد دوڑتے ہوئے آئے اور وہ اس سے پہلے ہی اس طرح کے

708- اخرجه البخاری (1671) و مسلم (1282) والنسائی (3019)

بُرے کام کیا کرتے تھے۔ اس نے کہا اے میری قوم یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے بارے میں مجھے رسوائی کا شکار نہ کرو کیا تم میں کوئی بھی شریف آدمی نہیں ہے"۔

(709) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(710) وَعَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ"

قَالُوْا : وَمَا جَائِزَتُهُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : "لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ" قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ يُؤْثِمُهُ؟ قَالَ: "يُقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَا شَیْءَ لَهُ يُقْرِيْهِ بِهِ" .

✧✧ حضرت ابوشریح خویلد بن عمرو الخزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی جائزہ (کے طور پر) مہمان نوازی کرے۔ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! جائزہ سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک دن اور ایک رات (اہتمام کے ساتھ دعوت کرنا) اور تین دن عام مہمان نوازی کرنا۔ اس کے بعد (اگر وہ مہمان نوازی کرے) تو یہ اس کی طرف سے اُس (مہمان) کے لئے صدقہ ہوگا۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ اپنے بھائی کے پاس اتنا عرصہ رہے کہ اسے گنہگار کر دے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ اسے گنہگار کیسے کرے گا۔ آپ نے فرمایا وہ اس کے پاس ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اس میزبان کے پاس کوئی ایسی چیز نہ رہے کہ جو اس کے سامنے پیش کر سکے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْشِيْرِ وَالتَّهْنِئَةِ بِالْخَيْرِ

باب 95: خوشخبری دینے اور نیکی کے کام میں مبارک باد دینے کا مستحب ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

709–اخرجه حق الجار والوصية ـ کے تحت گزر چکی۔

710–بخاری فی الادب' ابو داؤد فی الاطعمه' ترمذی فی البر' نسائی فی الرقاق' ابن ماجه فی الادب (اطراف مزی)

﴿ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهُ ﴾ (الزمر : 18-17)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور تم میرے اُن بندوں کو بشارت دو جو قول (قرآن) کو غور سے سنتے ہیں اور اس کی اچھائی کی پیروی کرتے ہیں"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴾ (التوبة : 21)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "ان کے پروردگار نے انہیں اپنی طرف سے (ملنے والی) رحمت' رضامندی اور ان جنتوں کی خوشخبری دی جن میں دائمی نعمتیں ہوں گی"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴾ (فصلت : 30)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تم خوشخبری حاصل کرو جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴾ (الصافات : 101)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور ہم نے انہیں سمجھدار بیٹے کی بشارت دی"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ﴾ (هود : 69)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور ہمارے فرشتے خوشخبری کے ہمراہ حضرت ابراہیم کے پاس آئے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَامْرَاَتُهُ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴾ (هود : 71)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور اس کی بیوی کھڑی ہوئی تھی وہ ہنس پڑی ہم نے اسے اسحاق اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوشخبری دی"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى ﴾ (آل عمران : 39)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تو فرشتوں نے اسے پکارا وہ اس وقت محراب میں کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ ﴾ (آل عمران : 45) الآية،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی طرف سے آنے والے کلمے کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام مسیح ہوگا''۔

وَالْاٰیَاتِ فِی الْبَابِ کَثِیْرَۃٌ مَّعْلُوْمَۃٌ ۔

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں۔

واَمَّا الْاَحَادِیْثُ فکَثِیْرَۃٌ جِدًّا وَھِیَ مَشْھُوْرَۃٌ فِی الصَّحِیْحِ، مِنْھَا :

اس بارے میں احادیث بھی بہت سی ہے ان میں سے کچھ مشہور صحیح احادیث یہ ہیں۔

(711) عَنْ اَبِیْ اِبْرَاھِیْمَ، وَیُقَالُ : اَبُوْ مُحَمَّدٍ، وَّیُقَالُ : اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ خَدِیْجَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ، لاَ صَخَبَ فِیْہِ، وَلاَ نَصَبَ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔

''اَلْقَصَبُ'' : ھُنَا اللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ ۔ وَ''الصَّخَبُ'' : الصِّیَاحُ وَاللَّغَطُ ۔ وَ''النَّصَبُ'' : التَّعَبُ ۔

✧✧ حضرت ابو ابراہیم' ایک قول کے مطابق' ابومحمد' ایک قول کے مطابق' ابومعاویہ عبداللہ بن ابی اوفی ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ خدیجہ ؓ کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک گھر کی بشارت دی تھی جس میں کوئی شور شرابا نہیں ہوگا۔ ''اَلْقَصَبُ'' سے یہاں مراد اندر سے کھوکھلا موتی ہے۔ وَ''اَلصَّخَبُ'' چیخ و پکار، وَ''اَلنَّصَبُ'' پریشانی۔

(712) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ : اَنَّہٗ تَوَضَّاَ فِیْ بَیْتِہٖ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَلَاَکُوْنَنَّ مَعَہٗ یَوْمِیْ ھٰذَا، فَجَآءَ الْمَسْجِدَ، فَسَاَلَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا وَجَّہَ ھَاھُنَا، قَالَ: فَخَرَجْتُ عَلٰی اَثَرِہٖ اَسْاَلُ عَنْہُ، حَتّٰی دَخَلَ بِئْرَ اَرِیْسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ حَتّٰی قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجَتَہٗ وَتَوَضَّاَ، فَقُمْتُ اِلَیْہِ، فَاِذَا ھُوَ قَدْ جَلَسَ عَلٰی بِئْرِ اَرِیْسٍ وَّتَوَسَّطَ قُفَّھَا، وَکَشَفَ عَنْ سَاقَیْہِ وَدَلَّاھُمَا فِی الْبِئْرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، فَقُلْتُ : لَاَکُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْیَوْمَ، فَجَآءَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَدَفَعَ الْبَابَ، فَقُلْتُ : مَنْ ھٰذَا؟ فَقَالَ: اَبُوْ بَکْرٍ، فقُلْتُ : عَلٰی رِسْلِكَ، ثُمَّ ذَھَبْتُ، فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، ھٰذَا اَبُوْ بَکْرٍ یَّسْتَاْذِنُ، فَقَالَ: ''ائْذَنْ لَّہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ'' فَاَقْبَلْتُ حَتّٰی قُلْتُ لاَبِیْ بَکْرٍ : اُدْخُلْ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّۃِ، فَدَخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ حَتّٰی جَلَسَ عَنْ یَّمِیْنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَہٗ فِی الْقُفِّ، وَدَلّٰی رِجْلَیْہِ فِی الْبِئْرِ کَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَکَشَفَ عَنْ سَاقَیْہِ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَجَلَسْتُ، وَقَدْ تَرَکْتُ اَخِیْ یَتَوَضَّاُ وَیَلْحَقُنِیْ، فَقُلْتُ : اِنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِفُلَانٍ - یُرِیْدُ اَخَاہُ - خَیْرًا یَّاْتِ بِہٖ . فَاِذَا اِنْسَانٌ یُّحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ : مَنْ ھٰذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ : عَلٰی رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ اِلٰی

711–بخاری فی فضل خدیجہ' مسلم فی الفضائل' نسائی فی المناقب

712–بخاری فی الفضائل والفتن' مسلم فی الفضائل' نسائی فی المناقب

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ وَقُلْتُ : ھٰذَا عُمَرُ یَسْتَاْذِنُ؟ فَقَالَ: ''ائْذَنْ لَّہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ'' فَجِئْتُ عُمَرَ، فَقُلْتُ : اَذِنَ وَیُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّۃِ، فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْقُفِّ عَنْ یَّسَارِہٖ وَدَلّٰی رِجْلَیْہِ فِی الْبِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ : اِنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِفُلَانٍ خَیْرًا - یَعْنِیْ اَخَاہُ - یَاْتِ بِہٖ، فَجَآءَ اِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ ۔ فَقُلْتُ : مَنْ ھٰذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ۔ فَقُلْتُ : عَلٰی رِسْلِكَ، وَجِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ، فَقَالَ: ''ائْذَنْ لَّہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ مَعَ بَلْوٰی تُصِیْبُہٗ'' فَجِئْتُ، فَقُلْتُ : اُدْخُلْ وَیُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّۃِ مَعَ بَلْوٰی تُصِیْبُكَ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِیءَ، فَجَلَسَ وِجَاھَھُمْ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ ۔ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ : فَاَوَّلْتُھَا قُبُوْرَھُمْ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔

وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ : وَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ الْبَابِ ۔ وَفِیْھَا : اَنَّ عُثْمَانَ حِیْنَ بَشَّرَہٗ حَمِدَ اللّٰہَ تَعَالٰی، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ ۔

وَقَوْلُہٗ : ''وَجَّہَ'' بِفَتْحِ الْوَاوِ وَتَشْدِیْدِ الْجِیْمِ ۔ اَیْ : تَوَجَّہَ ۔ وَقَوْلُہٗ : ''بِئْرِ اَرِیْسٍ'' ھُوَ بِفَتْحِ الْھَمْزَۃِ وَکَسْرِ الرَّاءِ وَبَعْدَھَا یَاءٌ مُّثَنَّاۃٌ مِنْ تَحْتُ سَاکِنَۃٌ ثُمَّ سِیْنٌ مُّھْمَلَۃٌ وَھُوَ مَصْرُوْفٌ وَمِنْھُمْ مَّنْ مَّنَعَ صَرْفَہٗ، وَ''الْقُفُّ'' بِضَمِّ الْقَافِ وَتَشْدِیْدِ الْفَاءِ : وَھُوَ الْمَبْنِیُّ حَوْلَ الْبِئْرِ ۔ وَقَوْلُہٗ : ''عَلٰی رِسْلِكَ'' بِکَسْرِ الرَّاءِ عَلَی الْمَشْھُوْرِ، وَقِیْلَ : بِفَتْحِھَا، اَیْ : اُرْفُقْ ۔

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ بیان کرتے ہیں' انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلے اور بولے آج میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہوں گا۔ آج کا دن میں آپ کے ساتھ گزاروں گا پھر وہ مسجد میں آئے اور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا آپ اس طرف تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ ؓ بیان کرتے ہیں میں آپ کے پیچھے چل پڑا تاکہ آپ کو ڈھونڈوں۔ نبی اکرم ﷺ ''بئر اریس'' میں تشریف لے گئے۔ میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی حاجت مکمل کر لی تو آپ ''بئر اریس'' کے ایک کنارے پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ اس کے منڈیر پر بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا لیا اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا لئے۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ پھر میں واپس آ گیا پھر میں دروازے کے پاس بیٹھ گیا اور سوچا آج میں نبی اکرم ﷺ کے دربان کے فرائض سرانجام دوں گا۔ حضرت ابوبکر ؓ آئے۔ انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے دریافت کیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ابوبکر میں نے کہا آپ یہی ٹھہریں۔ میں گیا اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر ؓ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے اجازت دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو۔ میں واپس آیا اور میں نے حضرت ابوبکر ؓ سے کہا اور آپ اندر آ جائیے۔ نبی اکرم ﷺ آپ کو جنت کی خوشخبری دے رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر ؓ اندر آئے اور نبی اکرم ﷺ کے دائیں طرف آپ کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکا لیے۔ انہوں نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا لیا۔ پھر میں واپس آیا اور بیٹھ گیا۔ میں نے اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑا تھا۔ اس نے مجھ سے آ کر ملنا تھا۔ میں

نے سوچا اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں شخص (ان سے مراد ان کا بھائی تھا) کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا تو اسے بھی لے آئے گا۔ اسی دوران کسی نے دروازے کو حرکت دی۔ میں نے دریافت کیا کون ہے؟ انہوں نے کہا عمر بن خطاب۔ میں نے کہا آپ یہی ٹھہریں۔ پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو سلام کیا اور عرض کی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے اندر آنے کی اجازت دو اسے جنت کی خوشخبری دو۔ میں نے ان سے واپس آ کر کہا آپ اندر آ جائیں اور نبی اکرم ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ وہ اندر آئے اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منڈیر پر بائیں طرف بیٹھ گئے۔ انہوں نے بھی اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکا لیے۔ پھر میں واپس آیا اور بیٹھ گیا۔ میں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا۔ ان کی مراد ان کے بھائی تھے' تو اسے بھی لے آئے گا۔ پھر ایک شخص آیا اس نے دروازے کو حرکت دی۔ میں نے دریافت کیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: عثمان بن عفان۔ میں نے ان سے کہا آپ یہی ٹھہریں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا اسے اندر آنے کی اجازت دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو۔ اس ایک آزمائش کے ساتھ جو اسے لاحق ہوگی۔ میں نے واپس آ کر کہا آپ اندر آ جائیں نبی اکرم ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ ایک آزمائش کے ساتھ جو آپ کو لاحق ہوگی۔ وہ اندر آئے۔ انہوں نے منڈیر کو دیکھا تو وہ بھر چکا تھا۔ وہ ان حضرات کے مقابلے میں دوسری طرف بیٹھ گئے۔ حضرت سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں میں نے اس کی ''تاویل'' ان کی قبروں سے کی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھے دروازے کی حفاظت کرنے کا حکم دیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو انہوں نے بشارت دی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر بولے: اللہ ہی سے مدد مل سکتی ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ قول کہ "وجہ" اس میں واؤ پر فتحہ اور جیم پر شد ہے اس کا معنی ہے متوجہ ہوئے اور یہ قول کہ "بیئر اریس" اس میں ہمزۃ پر فتحہ اور راء پر کسرہ اور اس کے بعد یاء مثناۃ ہے۔ پھر سین مہملۃ ہے اور بعض اسے منصرف اور بعض غیر منصرف کہتے ہیں اور یہ مدینہ منورہ کے ایک کنویں کا نام ہے۔ "والقف" میں قاف پر ضمہ اور فاء پر شد اور یہ کنویں کے اردگرد کی دیوار کو کہتے ہیں۔ اور یہ قول کہ "علی رسلك" اس میں راء کسرہ کے ساتھ ہے اور یہی مشہور ہے البتہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ راء فتحہ کے ساتھ ہے اور اس سے مراد ہے ''ذرا رک جاؤ''۔

(713) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ نَفَرٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا، وَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا، فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجْتُ اَبْتَغِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ لِبَنِی النَّجَّارِ، فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ اَجِدُ لَهٗ بَابًا؟ فَلَمْ اَجِدْ! فَاِذَا رَبِيْعٌ يَّدْخُلُ فِیْ جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ - وَالرَّبِيْعُ: الْجَدْوَلُ الصَّغِيْرُ - فَاحْتَفَرْتُ، فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ''اَبُوْ هُرَيْرَةَ؟'' فَقُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ''مَا شَاْنُكَ؟'' قُلْتُ: كُنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَاْتَ عَلَيْنَا، فَخَشِيْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا، فَفَزِعْنَا، فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَاَتَيْتُ هٰذَا

713-اخرجه مسلم (31)

الْحَائِطَ، فَاحْتَفَرْتُ كَمَا يَحْتَفِرُ الثَّعْلَبُ، وَهٰؤُلَآءِ النَّاسُ مِنْ وَّرَائِیْ. فَقَالَ: ''يَا اَبَا هُرَيْرَةَ'' وَاَعْطَانِیْ نَعْلَيْهِ، فَقَالَ: ''اذْهَبْ بِنَعْلَیَّ هَاتَيْنِ، فَمَنْ لَّقِيْتَ مِنْ وَّرَآءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ، فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ . . .'' وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''الرَّبِيْعُ'': النَّهْرُ الصَّغِيْرُ، وَهُوَ الْجَدْوَلُ - بِفَتْحِ الْجِيْمِ - كَمَا فَسَّرَهٗ فِی الْحَدِيْثِ. وَقَوْلُهٗ: ''احْتَفَرْتُ'' رُوِیَ بِالرَّاءِ وَبِالزَّا، وَمَعْنَاهُ بِالزَّایِ: تَضَامَمْتُ وَتَصَاغَرْتُ حَتّٰى اَمْكَنَنِی الدُّخُوْلُ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے' حاضرین میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' اچانک نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور ہمارے درمیان سے تشریف لے گئے' کافی دیر تک جب آپ واپس تشریف نہ لائے تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ شاید آپ ﷺ کسی تکلیف کا شکار ہو گئے ہیں اسی اندیشے کے پیشِ نظر ہم سب وہاں سے اُٹھے' میں سب سے پہلے گھبراہٹ کا شکار ہو کر آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا اور بنونجار سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری کے باغ تک آ پہنچا' میں نے پورے باغ کے گرد چکر لگایا لیکن مجھے داخلے کا دروازہ نظر نہیں آیا اچانک میری نظر ایک نالے پر پڑی جو باغ کے باہر موجود ایک کنویں سے نکل کر باغ میں جا رہا تھا' میں لومڑی کی طرح خود کو گھسیٹ کر (اس نالے کے ذریعے) اندر داخل ہوا تو نبی اکرم ﷺ کے سامنے خود کو پایا' آپ ﷺ نے فرمایا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کی: جی یارسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی' آپ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے اور پھر تشریف لے گئے جب خاصی دیر تک آپ ﷺ واپس تشریف نہ لائے تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا' آپ ﷺ کسی تکلیف کا شکار ہو گئے ہیں یہی سوچ کر میں وہاں سے اُٹھا اور اس باغ تک آ پہنچا اور پھر لومڑی کی طرح خود کو گھسیٹ کر میں اس کے اندر پہنچا ہوں دیگر حضرات بھی آپ ﷺ کی تلاش میں مصروف ہیں۔ آپ نے اپنے نعلین شریفین مجھے دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! میرے یہ نعلین لے جاؤ اور اس باغ سے باہر تمہیں جو بھی ایسا شخص ملے جو پورے یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو' اسے جنت کی خوش خبری دے دو۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "الربیع" چھوٹی نہر یا نالی جیسا کہ اسکی تفصیل گزر چکی ہے۔ "احتفزت" راء اور زاء دونوں کے ساتھ مروی ہے اور اس کا معنی ہے ''میں سمٹ گیا یہاں تک کہ گزرنے یا داخل ہونے کے قابل ہو گیا''۔

(714) وَعَنْ اَبِیْ شِمَاسَةَ، قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِیْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ، فَبَكٰى طَوِيْلًا، وَّحَوَّلَ وَجْهَهٗ اِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهٗ، يَقُوْلُ: يَا اَبَتَاهُ، اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: اِنَّ اَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اِنِّیْ قَدْ كُنْتُ عَلٰى اَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ: لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ وَمَا اَحَدٌ اَشَدُّ بُغْضًا لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ، وَلَا اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَكُوْنَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهٗ،

714-اخرجه احمد (6/17792) و مسلم (121) وابو عوانة (7/1) والبيهقی (98/9)

فَلَوْ مُتُّ عَلٰى تلكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِسلامَ فِيْ قَلْبِىْ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ : ابسُطْ يَمِيْنَكَ فَلاُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَقَبَضْتُ يَدِى، فَقَالَ: "مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟" قُلْتُ: اَردتُ اَنْ اَشْتَرِطَ، قَالَ: "تَشْتَرِط مَاذا؟" قُلْتُ : اَنْ يُّغْفَرَ لِىْ، قَالَ: "اَمَا عَلِمْتَ اَن الْاِسلامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ، وَاَن الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا، وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟" وَمَا كَانَ اَحدٌ اَحَبَّ اِلَىَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلا اَجَلَّ فِىْ عَيْنِىْ مِنْهُ وَمَا كُنْتُ اُطِيْقُ اَن اَملاَ عَيْنِىْ مِنْهُ ؛ اِجْلالًا لَّهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ اَنْ اَصِفَه مَا اَطَقْتُ، لِاَنِّىْ لَمْ اَكُنْ اَملاَ عَيْنِىْ مِنْهُ، وَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ اَن اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وَلِيْنَا اَشْيَاءَ مَا اَدْرِىْ مَا حَالِىْ فِيْهَا؟ فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِىْ نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ، فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِىْ، فَشُنُّوْا عَلَىَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِىْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ، وَّيُقْسَمُ لَحْمُهَا، حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ، وَاَنْظُرَ مَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّىْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهُ : "شُنُّوْا" رُوِىَ بِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالْمُهْمَلَةِ، اَىْ : صُبُّوْهُ قَلِيْلًا قَلِيْلًا، وَّاللّٰهُ سُبْحَانَهُ اَعْلَمُ .

✧✧ ابن شماسہ بیان کرتے ہیں' جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مرض الموت کا شکار ہوئے تو ایک دن ہم ان کی عیادت کے لیے گئے' آپ دیوار کی طرف رُخ کر کے خاصی دیر روتے رہے۔ آپ کے صاحبزادے نے عرض کی' ابا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف رُخ کر کے کہا' ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل' اللہ کی وحدانیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا ہے۔ میری زندگی تین بڑے ادوار پر مشتمل ہے۔ ایک وہ وقت تھا جب مجھے سب سے زیادہ نفرت (معاذ اللہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی اور میری سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ میں کسی طرح آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو شہید کر دوں' اگر میں اسی حالت میں مر جاتا تو جہنمی ہوتا جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق دی' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ پھیلائیں تاکہ میں اسلام قبول کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے پوچھا: اے عمرو! کیا ہوا؟ میں نے کہا' میں کچھ شرائط طے کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے پوچھا: کیا شرائط طے کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی' میرے گناہ معاف ہو جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے' اسلام سابقہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور ہجرت بھی سابقہ تمام گناہوں کو ختم کر دیتی ہے' حج بھی سابقہ تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

(حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس وقت کوئی بھی شخص میرے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہیں تھا اور میری نظر میں کوئی شخص آپ سے زیادہ معزز نہیں تھا' اگر مجھ سے آپ (کے چہرۂ مبارک) کی تعریف کے لیے کہا جائے تو میں ایسا نہیں کر سکوں گا' کیونکہ میں کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکا' اگر میں اسی حالت میں انتقال کر جاتا تو مجھے امید ہے' میں جنتی ہوتا۔ پھر اس کے بعد مجھے بعض (ریاستی اور سرکاری) امور کا نگران مقرر کیا' اب مجھے اندازہ نہیں ہے' اس بارے میں میرا انجام کیا ہوگا؟ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کے ہمراہ آگ یا نوحہ کرنے والی عورتیں نہ لے

جانا اور جب مجھے دفن کرنے کے بعد تم میرے اوپر مٹی ڈال کر فارغ ہو جاؤ' تو اتنی دیر تک میری قبر کے پاس رُکے رہنا' جتنی دیر میں ایک اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے' تاکہ تمہاری وجہ سے میری انسیت برقرار رہے اور میں اپنے پروردگار کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے سوالات کا جواب دے سکوں۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ قول کہ "شنوا" شین معجمۃ کے ساتھ ہے اور مھملۃ ہے۔ یعنی تھوڑی تھوڑی کر کے مٹی ڈالو، واللہ اعلم۔

بَابُ وِدَاعِ الصَّاحِبِ وَوَصِيَّتِهٖ عِنْدَ فِرَاقِهٖ لِسَفَرٍ وَّغَيْرِهٖ وَالدُّعَاءِ لَهٗ وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنْهُ

باب 96: اپنے ساتھی کو رخصت کرنا اور سفر کی وجہ سے اس کی جدائی کے وقت اسے نیکی کی تلقین کرنا اس کے لئے دعا کرنا اور اسے دعا کے لئے کہنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَوَصّٰى بِهَا اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِىْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَائِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴾ (البقرة : 133-132)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے بھی اسی بات کی نصیحت کی اے میرے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین کو منتخب کر لیا ہے جب مرو تو مسلمان ہی رہنا' کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کے پاس موت آئی اس نے اپنے بیٹوں سے کہا میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم تو آپ کی اور آپ کے آباء ابراہیم' اسماعیل اور اسحاق کے پروردگار کی عبادت کریں گے جو ایک معبود ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں"۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَمِنْهَا :

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

(715) حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ - الَّذِىْ سَبَقَ فِىْ بَابِ اِكْرَامِ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا خَطِيْبًا، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: "اَمَّا بَعْدُ، اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُّوْشِكُ اَنْ يَّاْتِىَ رَسُوْلُ رَبِّىْ فَاُجِيْبَ، وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ، اَوَّلُهُمَا : كِتَابُ اللّٰهِ، فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ"، فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ، وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "وَاَهْلُ بَيْتِىْ، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِىْ اَهْلِ بَيْتِىْ"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَّقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهٖ .

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سے پہلے اہل بیت نبی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عزت واحترام کے باب میں گزر چکی

715–باب فی اکرام اھل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پزر تکی۔

ہے۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر آپ نے فرمایا: امابعد اے لوگوں میں انسان ہوں۔ عنقریب میرے رب کا فرشتہ میرے پاس آ جائے گا اور مجھے اس کی بات کو قبول کرنا ہوگا۔ میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے اس کتاب کو حاصل کرلو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اللہ کی کتاب کی ترغیب دی اور اس بارے میں ابھارا۔ پھر آپ نے فرمایا: اور میرے اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ میں تمہیں اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث اس سے پہلے مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

(716) وَعَنْ اَبِیْ سُلَیْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُّتَقَارِبُوْنَ، فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً، وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِیْمًا رَّفِیْقًا، فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اَهْلَنَا، فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ اَهْلِنَا، فَاَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: "ارْجِعُوْا اِلٰی اَهْلِیْكُمْ، فَاَقِیْمُوْا فِیْهِمْ، وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ، وَصَلُّوْا صَلَاةَ كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا، وَصَلُّوْا كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْیُؤَذِّنْ لَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْیَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

زَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ: "وَصَلُّوْا كَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ".

وَقَوْلُه: "رَحِیْمًا رَّفِیْقًا" رُوِیَ بِفَاءٍ وَقَافٍ، وَّرُوِیَ بِقَافَیْنِ.

✧✧ حضرت ابوسلیمان مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نوجوان تھے اور ہم عمر تھے۔ ہم آپ کے پاس بیس دن ٹھہرے۔ نبی اکرم ﷺ بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔ آپ نے یہ گمان کیا کہ ہمیں اپنے گھر والوں سے دوری شاق گزر رہی ہے تو آپ نے ہم سے دریافت کیا کہ تم نے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے تو ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلے جاؤ اور وہیں قیام کرو اور انہیں تعلیم دو اور حکم دو اور نماز ادا کرو۔ اس وقت میں جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جو شخص تم میں عمر رسیدہ ہو وہ تمہاری امامت کروائے۔

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں اسی طرح نماز ادا کرو جیسے تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ قول "رحیما رفیقا" فاء کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے اور دو قاف کے ساتھ بھی۔ لیکن دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔

(717) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَاْذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرَةِ، فَاَذِنَ، وَقَالَ: "لَا تَنْسَانَا یَا اُخَیَّ مِنْ دُعَائِكَ" فَقَالَ كَلِمَةً مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِهَا الدُّنْیَا.

716–اخرجه احمد (5/15601) والبخاری (628) و مسلم (674) وابو داؤد (589) والترمذی (205) والنسائی (633) وابن ماجه (979)

717–اخرجه احمد (2/4524) والترمذی (3442) والنسائی (506) وابن ماجه (2826) وابن حبان (2693) و ابو داؤد (2600) والبیهقی (173/9)

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ: "اَشْرِكْنَا یَا اُخَیَّ فِیْ دُعَائِكَ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ".

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت دے دی اور فرمایا: اے میرے بھائی! تم اپنی دعا میں ہمیں نہ بھولنا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ایسی بات ارشاد فرمائی کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے' اس کے عوض میں مجھے ساری دنیا مل جائے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے بھائی! مجھے اپنی دعا میں شامل رکھنا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(718) وَعَنْ سالم بنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، كَانَ یَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا: اُدْنُ مِنِّیْ حَتّٰی اُوَدِّعَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوَدِّعُنَا، فَیَقُوْلُ: "اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ، وَاَمَانَتَكَ، وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ".

☆ ابوسالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس شخص کو' جس نے سفر کا ارادہ کیا ہو' یہ کہا کرتے تھے' تم میرے قریب آ جاؤ تا کہ میں تمہیں اس طرح الوداع کروں جس طرح نبی اکرم ﷺ ہمیں کیا کرتے تھے اور فرمایا: کرتے تھے میں تمہارے دین' سلامتی' امانت اور اختتامی اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے۔

(719) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَطْمِیِّ الصَّحَابِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّوَدِّعَ الْجَیْشَ، قَالَ: "اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكُمْ، وَاَمَانَتَكُمْ، وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِكُمْ" حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَغَیْرُهٗ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں' بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب کسی لشکر کو الوداع کہتے تھے تو فرمایا کرتے تھے میں تمہارے دین' امانت اور اختتامی اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

یہ حدیث صحیح ہے اسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر نے صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

(720) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَ رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اُرِیْدُ سَفَرًا، فَزَوِّدْنِیْ، فَقَالَ: "زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰی" قَالَ: زِدْنِیْ قَالَ: "وَغَفَرَ ذَنْبَكَ" قَالَ:

718–اخرجه احمد

719–اخرجه ابو داؤد (2601) وابن السنی (504)

720– اخرجه الترمذی (3444) والحاکم (2/2477) والبزار (3201)

زِدْنِی، قَالَ: "وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ"،
رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں آپ مجھے زادِراہ عنایت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تمہیں تقویٰ کا زادِراہ دیا ہے اس نے عرض کی: آپ مجھے مزید عنایت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخش دے۔ اس نے عرض کی: مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا تعالیٰ تمہیں بھلائی نصیب کرے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ الْاِسْتِخَارَةِ وَالْمُشَاوَرَةِ

باب 97: استخارہ کرنا اور مشورہ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ﴾ (آل عمران: 159)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور معاملے میں ان سے مشورہ کر لیا کرو"۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ﴾ (الشوریٰ: 38)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور ان کا کام ان کے درمیان مشورے کے نتیجے میں ہوتا ہے"۔

اَیْ: يَتَشَاوَرُوْنَ بَيْنَهُمْ فِيْهِ.

اس سے مراد یہ ہے' وہ کام کے معاملے میں آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔

(721) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَالسُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْاٰنِ، يَقُوْلُ: "اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ" اَوْ قَالَ: "عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهِ، فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ. وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ" اَوْ قَالَ: "عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهِ؛ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ، وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ،

721- بخاری ابواب صلاۃ اللیل والدعوات' ابو داؤد فی الصلاۃ' ترمذی فی الصلاۃ' نسائی فی النکاح والتقوت فی الیوم واللیلۃ (اطراف)

وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ" قَالَ: "وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمیں تمام امور میں استخارے کی اسی طرح تعلیم دیا کرتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: جب کسی شخص کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت ادا کرے۔ پھر یہ دعا کرے "اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے مطابق تیری مدد طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے میں نہیں جانتا تو غیب کا علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو یہ جانتا ہے' یہ معاملہ میرے حق میں' میرے دین میں' میری زندگی میں اور میری آخرت میں بہتر ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے جلد یا بدیر انجام کے اعتبار سے بہتر ہے تو اس کو میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے اور اس میں میرے لیے برکت رکھ دے اور اگر تو جانتا ہے' یہ میرے حق میں' میرے دین میں' میری زندگی میں اور میرے انجام کے حق میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے معاملے کے جلد یا بدیر انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور مجھے بھلائی نصیب کر' وہ جہاں کہیں بھی ہو اور مجھے اس سے راضی کر دے۔

راوی بیان کرتا ہے پھر وہ شخص اپنی حاجت کا تذکرہ کرے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الذَّهَابِ اِلَى الْعِيْدِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَالْحَجِّ وَالْغَزْوِ وَالْجَنَازَةِ وَنَحْوِهَا مِنْ طَرِيْقٍ، وَالرُّجُوْعِ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ لِتَكْثِيْرِ مَوَاضِعِ الْعِبَادَةِ

باب 98: عید کے لئے' بیمار کی عیادت کے لئے' حج کے لئے' جنگ کے لئے' جنازے کے لئے اور اس جیسے دیگر کاموں کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا تاکہ عبادت کے مقامات زیادہ ہو جائیں مستحب ہے

(722) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَوْلُهٗ: "خَالَفَ الطَّرِيْقَ" يَعْنِيْ: ذَهَبَ فِيْ طَرِيْقٍ، وَرَجَعَ فِيْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ.

✧✧ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ عید کے دن دوسرے راستے سے واپس آیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی ؒ فرماتے ہیں) یہ قول "خالف الطریق" یعنی ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس آتے۔

(723) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ

722-اخرجہ البخاری (986)

723-اخرجہ البخاری (1575) و مسلم (1257) و ابو داؤد (1868)

طَرِيقِ الشَّجَرَةِ، وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ، وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ، دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ درخت کے راستے سے اندر داخل ہوئے۔ جب آپ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ اوپر والی گھاٹی کی طرف سے داخل ہوئے اور جب آپ مکہ سے باہر نکلے تو نیچے والی گھاٹی کی طرف سے باہر نکلے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ الْيَمِينِ فِي كُلِّ مَا هُوَ مِنْ بَابِ التَّكْرِيمِ

باب 99: ہر معزز کام میں دائیں حصے کو پہلے کرنا مستحب ہے

كَالْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ، وَلُبْسِ الثَّوْبِ وَالنَّعْلِ وَالْخُفِّ وَالسَّرَاوِيلِ وَدُخُولِ الْمَسْجِدِ، وَالسِّوَاكِ، وَالْاِكْتِحَالِ، وَتَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ، وَقَصِّ الشَّارِبِ، وَنَتْفِ الْإِبْطِ، وَحَلْقِ الرَّأْسِ، وَالسَّلَامِ مِنَ الصَّلٰوةِ، وَالْاَكْلِ، وَالشُّرْبِ، وَالْمُصَافَحَةِ، وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ، وَالْخُرُوجِ مِنَ الْخَلَاءِ، وَالْاَخْذِ وَالْإِعْطَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا هُوَ فِي مَعْنَاهُ. وَيُسْتَحَبُّ تَقْدِيمُ الْيَسَارِ فِي ضِدِّ ذٰلِكَ، كَالْاِمْتِخَاطِ وَالْبُصَاقِ عَنِ الْيَسَارِ، وَدُخُولِ الْخَلَاءِ، وَالْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَخَلْعِ الْخُفِّ وَالنَّعْلِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالثَّوْبِ، وَالْاِسْتِنْجَاءِ وَفِعْلِ الْمُسْتَقْذَرَاتِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ.

جیسے وضو' غسل' تیمم' کپڑے پہننا' جوتے پہننا' موزے پہننا' شلوار پہننا' مسجد میں داخل ہونا' مسواک کرنا' سرمہ لگانا' ناخن تراشنا' مونچھیں چھوٹی کرنا' بغلوں کے بال صاف کرنا' سر منڈوانا' نماز کے بعد سلام پھیرنا' کھانا' پینا' مصافحہ کرنا' حجر اسود کو بوسہ دینا' بیت الخلاء سے باہر آنا' کچھ دینا اور لینا اس جیسے دیگر کام جو اسی حیثیت کے مالک ہوں۔

اور جو کام ان کے برعکس ہوں ان میں بائیں سمت کو پہلے کرنا مستحب ہے جیسے ناک صاف کرنا' بائیں طرف تھوکنا' بیت الخلاء میں داخل ہونا' مسجد سے باہر آنا' موزے اتارنا' جوتے اتارنا' شلوار اتارنا' کپڑے اتارنا' استنجاء کرنا اور آلودگی سے متعلق وہ تمام کام جو اس سے مشابہت رکھتے ہوں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاَمَّا مَنْ اُوتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِينِهٖ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ﴾ (الحاقة: 19) الْاٰيَاتِ،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور جس شخص کو دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا گیا تو وہ کہے گا آؤ اور اس کتاب کو پڑھ لو''۔

وَقَالَ تَعَالٰى:

﴿فَاَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا اَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَاَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ مَا اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ﴾ (الواقعة: 8-9)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور دائیں طرف والے لوگ' دائیں طرف والے لوگ کون ہیں؟ بائیں طرف والے لوگ' بائیں طرف والے لوگ کون ہیں؟''۔

(724) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ

فِي شَأْنِهٖ كُلِّهٖ: فِي طُهُورِهٖ، وَتَرَجُّلِهٖ، وَتَنَعُّلِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کو ہر کام دائیں طرف سے کرنا پسند تھا۔ آپ وضو کرنے میں' کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔ (دائیں طرف سے آغاز کو پسند کرتے تھے)

(725) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُورِهٖ وَطَعَامِهٖ، وَكَانَتِ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى.

حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهٗ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ کا دایاں ہاتھ وضو کرنے اور کھانے کے لئے تھا اور بایاں ہاتھ قضائے حاجت کے لئے اور گندگی والی چیزوں کے لئے تھا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور دیگر محدثین نے بھی دیگر اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(726) وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهٖ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: "ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا، وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو غسل دینے والی خواتین سے یہ فرمایا تھا دائیں طرف سے آغاز کرو اور اعضاء وضو سے آغاز کرو۔

(727) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى، وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ. لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ، وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جوتا پہنے تو دائیں طرف سے آغاز کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے آغاز کرے۔ دایاں پاؤں پہنتے وقت پہلے ہو اور اتارتے وقت بعد میں ہو۔

(728) وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهٗ لِطَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ وَثِيَابِهٖ، وَيَجْعَلُ يَسَارَهٗ لِمَا سِوٰى ذٰلِكَ.

724–اخرجه احمد (9/25602) والبخاری (168) و مسلم (628) و ابو داؤد (4140) والترمذی (608) وابن ماجه (401) وابن حبان (5456)

726–اخرجه البخاری (167) و مسلم (42/939) وابن حبان (3032) وا بو داؤد (4146)

727–اخرجه مالك (1701) واحمد (3/7353) والبخاری (5856) و مسلم (2097) وابو داؤد (4139) والترمذی (1779) وابن حبان (5455) والبیهقی (432/2)

728–ابو داؤد' ترمذی' احمد کے حوالہ سے جامع صغیر نے ذرا الفاظ کے اختلاف سے روایت نقل کی۔

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَغَيْرُهُ .

حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ دائیں ہاتھ کو کھانے پینے اور پہننے کے لئے استعمال کرتے تھے اور بائیں ہاتھ کو دیگر امور کے لئے استعمال کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔

(729) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا لَبِسْتُمْ، وَاِذَا تَوَضَّاْتُمْ، فَابْدَاُوا بِمَيَامِنِكُمْ".

حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم لباس پہنو اور جب وضو کرو تو دائیں طرف سے آغاز کرو۔

یہ حدیث صحیح ہے اسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(730) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى، فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ : "خُذْ"، وَاَشَارَ اِلٰى جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ الْاَيْسَرِ، ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيْهِ النَّاسَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِیْ رِوَايَةٍ : لَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ، نَاوَلَ الْحَلَّاقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ، فَقَالَ: "احْلِقْ"، فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: "اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ" .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ منیٰ تشریف لائے پھر آپ جمرہ تشریف لائے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں کنکریاں ماریں۔ پھر آپ منیٰ میں اپنی جگہ پر تشریف لائے اور وہاں آپ نے قربانی کی۔ پھر آپ نے حجام سے کہا: "اتارو!" آپ نے اپنے دائیں طرف اشارہ کیا پھر آپ نے بائیں طرف کیا پھر انہوں نے وہ بال لوگوں کو عطا کر دیئے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب آپ نے شیطان کو کنکریاں ماری اور اپنی قربانی کو قربان کر لیا اور سر منڈوانے لگے تو حجام آپ کے دائیں پہلو کی طرف بڑھا اور اس کو مونڈ دیا۔ پھر آپ نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ بال عطا کیا پھر آپ نے بائیں طرف سر کیا اور فرمایا: اسے مونڈ دو۔ حجام نے اسے مونڈ دیا تو آپ نے وہ بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا کیے اور فرمایا: "اسے لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو"۔

729-اخرجہ احمد (3/8660) و ابو داؤد (4141) وابن حبان (1090) وابن خزیمۃ (176) وابن ماجہ (402)

730-اخرجہ البخاری (170) ومسلم (1305) وابو داؤد (1981) والترمذی (912)

2- كِتَابُ آدَابِ الطَّعَامِ

کھانے کے آداب کا بیان

بَابُ التَّسْمِيَةِ فِیْ اَوَّلِهِ وَالْحَمْدُ فِیْ اٰخِرِهٖ

باب 100: کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا اور آخر میں الحمدللہ پڑھنا

(731) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

(732) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَاِنْ نَسِیَ اَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِیْ اَوَّلِهِ، فَلْيَقُلْ: "بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ".

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کچھ کھائے تو اللہ کا نام لے اگر وہ شروع میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو درمیان میں بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ (اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں اس کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی) پڑھ لے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(733) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَ دُخُوْلِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطٰنُ لِاَصْحَابِهِ : لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَ دُخُوْلِهِ، قَالَ الشَّيْطٰنُ : اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ ؛ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ

731-اخرجہ احمد (10/26148) و ابو داؤد (3767) والترمذی (1858) والنسائی (6/10112) وابن حبان (5214) والطیالسی (1566) والحاکم (4/7087) والبیہقی (276/7)

732-اخرجہ احمد (5/14735) و مسلم (2018) وا بو داؤد (3765) وابن ماجہ (3887)

733-مسلم فی الاطعمۃ' ابو داؤد' ترمذی' نسائی عن ابی جریج عن ابی الزبیر عن جابر

تَعَالٰى عِنْدَ طَعَامِهٖ، قَالَ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَآءَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرے اور کھاتے ہوئے اللہ کا ذکر کرے تو شیطان اپنے ساتھیوں کو کہتا ہے۔ اس گھر میں نہ تمہیں رہنے کے لئے جگہ ملے گی اور نہ ہی کھانا ملے گا اور جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان یہ کہتا ہے، تمہیں اس گھر میں رہنے کے لئے جگہ مل گئی ہے اور کھانا بھی مل گیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

(734) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا، لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعَ يَدَهٗ، وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهٗ مَرَّةً طَعَامًا، فَجَآئَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ، فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِى الطَّعَامِ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا، ثُمَّ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ، فَاَخَذَ بِيَدِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ، وَاِنَّهٗ جَآءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا، فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا، فَجَآءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ، فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ، وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ، اِنَّ يَدَهٗ فِىْ يَدِىْ مَعَ يَدَيْهِمَا"، ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَكَلَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ کسی کھانے میں شریک ہوتے تھے تو ہم اس وقت تک ہاتھ کھانے میں نہیں ڈالتے تھے جب تک نبی اکرم ﷺ کھانے کا آغاز نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ ایک کھانے میں شریک ہوئے۔ ایک بچی بہت تیزی سے آئی۔ وہ آئی اور اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنے لگی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر ایک دیہاتی شخص بہت تیزی سے آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ بھی تھام لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان کے لئے کھانا حلال ہو جاتا ہے اگر کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ یہ بچی آئی تھی تاکہ کھانے کو اس پر حلال کر دے تو میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر یہ دیہاتی آیا تاکہ اس کے لئے کھانے کو حلال کر دے تو میں نے اس کا ہاتھ بھی تھام لیا۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ ان دونوں کے ہاتھ کے ہمراہ شیطان کا ہاتھ بھی میرے ہاتھ میں تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اللہ کا نام لیا اور کھانا شروع کیا۔

اس حدیث کو امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔

(735) وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، وَرَجُلٌ يَاْكُلُ، فَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهٖ اِلَّا لُقْمَةٌ، فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: "مَا زَالَ الشَّيْطٰنُ يَاْكُلُ مَعَهٗ، فَلَمَّا ذَكَرَ

734-اخرجه مسلم (2017) وابو داؤد (3766)

735-اخرجه ابو داؤد (3768) والحاكم (4/7089)

اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِىْ بَطْنِهٖ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ .

✧✧ حضرت امیہ بن مخشی ؓ نے جو صحابی رسول ہیں بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اس نے شروع میں اللہ کا نام نہیں لیا تھا جب ایک لقمہ باقی رہ گیا اس نے وہ منہ کی طرف لے جانے کی طرف اٹھایا تو بولا "اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں اس کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی"۔

نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: شیطان اس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا، لیکن جب اس نے اللہ کا نام لیا تو شیطان کے پیٹ میں جو تھا وہ اس نے قے کر دیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(736) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ طَعَامًا فِىْ سِتَّةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ، فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَمَا اِنَّهٗ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ چھ صحابہ اکرام ؓ کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے ایک دیہاتی آیا اور اس نے دونوالوں میں کھانا کھا لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے "بسم اللہ" پڑھ لی ہوتی تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہوتا۔

اس حدیث کو امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(737) وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهٗ، قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَّلَا مُوَدَّعٍ، وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت ابوامامہ ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے جب دستر خوان اٹھالیا جاتا یعنی جب آپ کھانا کھا لیتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے "ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے جو حمد بہت زیادہ ہو، پاکیزہ ہو، اس میں برکت موجود ہو اور (وہ حمد ایسی نہ ہو) جو کفایت نہ کرے، اور نہ ہی اسے (اُس کے حال پر) چھوڑا گیا ہو اور نہ ہی ہمارا پروردگار اس سے بے نیازی اختیار کرے"۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(738) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَكَلَ طَعَامًا، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنِىْ هٰذَا، وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ"

736-اخرجه الترمذى (1858) وابن ماجه (3264) وابن حبان (5214)

737-اخرجه احمد (8/22364) والبخارى (5458) وابو داؤد (3849) والترمذى (3456)

738- اخرجه الترمذى (3458) والحاكم (4/7409) وابن ماجه (3285) واخرجه ابو داؤد (4023)

رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھانا کھائے تو یہ دعا پڑھے۔

''ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا ہے اور میری کسی ذاتی کوشش اور طاقت کے باوجود یہ رزق عطا کیا ہے''۔

تو اس کے گزشتہ تمام گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابٌ لَّا يَعِيْبُ الطَّعَامَ وَاسْتِحْبَابِ مَدْحِهِ

باب 101: کھانے میں عیب نہ نکالنا اور اس کی تعریف کرنا مستحب ہے

(739) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَابَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ، وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا جو آپ کو ناپسند ہوتا تھا آپ اسے چھوڑ دیتے تھے۔

(740) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدْمَ، فَقَالُوْا: مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ، فَدَعَا بِهِ، فَجَعَلَ يَاْكُلُ، وَيَقُوْلُ: "نِعْمَ الْاُدْمُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْاُدْمُ الْخَلُّ"، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گھر والوں سے سالن مانگا تو انہوں نے کہا ہمارے پاس صرف سرکہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے منگوایا آپ نے اسے کھانا شروع کیا اور فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُهُ مَنْ حَضَرَ الطَّعَامَ وَهُوَ صَائِمٌ اِذَا لَمْ يُفْطِرْ

باب 102: جس شخص کے سامنے کھانا پیش کیا جائے اور وہ روزہ دار ہو اور اس نے روزہ نہ توڑنا ہو تو وہ کیا کہے

(741) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا دُعِيَ

739–اخرجه البخاری (3563) و مسلم (2064) وابو داؤد (3763) والترمذی (2031) وابن ماجه (3259) وابن حبان (6436)

740–اخرجه احمد (5/14229) ومسلم (2052) وابو داؤد (3821) والترمذی (1839) وابن ماجه (3317)

741–اخرجه مسلم (1431)

اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَى "فَلْيُصَلِّ": فَلْيَدْعُ، ومعنى "فَلْيَطْعَمْ": فَلْيَاْكُلْ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کر لے۔ اگر وہ روزہ دار ہو تو دعا کر دے اور اگر اس نے روزہ نہ رکھا ہو تو کھا لے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) علماء نے فرمایا ہے "فلیصل" کا معنی ہے دعا کرنا اور "فلیطعم" کا معنی ہے کہ اسے چاہئے کہ کھا لے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُهُ مَنْ دُعِيَ اِلَى طَعَامٍ فَتَبِعَهُ غَيْرُهُ

باب 103: جس شخص کو کھانے کے لئے بلایا جائے اور اس کے ساتھ دوسرا شخص بھی چلا جائے تو وہ کیا کہے

(742) عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ لَهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ هٰذَا تَبِعَنَا، فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ، وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ" قَالَ: بَلْ اٰذَنُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے کھانے کی دعوت کی۔ وہ کھانا اس نے نبی اکرم ﷺ سمیت پانچ لوگوں کے لئے تیار کیا۔ ایک اور شخص بھی ساتھ چلا گیا۔ جب آپ دروازے پر پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ شخص ہمارے پیچھے آ گیا ہے اگر تم چاہو تو اسے اجازت دو اور اگر چاہو تو یہ واپس چلا جائے تو اس نے کہا عرض کی' نہیں! یارسول اللہ! میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

بَابُ الْاَكْلِ مِمَّا يَلِيْهِ وَوَعْظِهِ وَتَاْدِيْبِهِ مَنْ يُسِيْءُ اَكْلَهُ

باب 104: اپنے آگے سے کھانا اس بارے میں نصیحت کرنا اور جو شخص صحیح طریقے سے کھانا نہ کھاتا ہو تو اسے ادب سکھانا

(743) عن عمر بن ابی سلمة رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا غُلَامُ، سَمِّ اللهَ تَعَالٰى، وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: "تَطِيْشُ" بِكَسْرِ الطَّاءِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ مُثَنَّاةٌ مِنْ تَحْتُ، مَعْنَاهُ: تَتَحَرَّكُ وَتَمْتَدُّ اِلَى نَوَاحِي

742–اخرجه مسلم (1431)

743–بخاری و مسلم

الصَّحْفَةِ .

✧✧ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی زیر تربیت لڑکا تھا۔ میرے ہاتھ پیالے میں گردش کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لے کر کھاؤ' دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ان کا یہ فرمانا "تطیش" اس میں طاء پر کسرہ ہے اور اسکے بعد یاء مثناۃ ہے۔ اس کا مطلب ہے: برتن کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک گھومنا۔

(**744**) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ، فَقَالَ : "كُلْ بِيَمِيْنِكَ" قَالَ : لَا اَسْتَطِيْعُ . قَالَ : "لَا اسْتَطَعْتَ" ! مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ ! فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا شروع کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا میں نہیں کھا سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم کر بھی نہیں سکو گے۔ (راوی کہتے ہیں) اس نے صرف تکبر کی وجہ سے انکار کیا تھا تو اس کے بعد وہ اپنا دایاں ہاتھ اپنے منہ تک کبھی نہیں لے جا سکا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ بَيْنَ تَمْرَتَيْنِ وَنَحْوِهِمَا اِذَا اَكَلَ جَمَاعَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ رُفْقَتِهٖ

باب 105: دو کھجوریں اور اس طرح کی دیگر چیزیں اکٹھی کھانے کی ممانعت، جبکہ لوگ مل جل کر کھا رہے ہوں البتہ اگر اپنے ساتھیوں سے اجازت لی جائے (تو ایسا کرنا جائز ہے)

(**745**) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، قَالَ : اَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ فَرُزِقْنَا تَمْرًا، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَاْكُلُ، فَيَقُوْلُ : لَا تُقَارِنُوْا، فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقِرَانِ، ثُمَّ يَقُوْلُ : اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت جبلہ بن سحیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک سال ہمیں قحط سالی لاحق ہوگئی۔ یہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے کی بات ہے تو ہمیں کھجوریں کھانے کے لئے ملا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس سے گزرے۔ اس وقت ہم کھجوریں کھا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ملا کر کھانے سے منع کیا ہے اور فرمایا: ہے البتہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی سے اجازت لے (تو وہ دو کھجوریں ایک ساتھ کھا سکتا ہے)۔

744–مسلم فی الاشربہ

745–بخاری و مسلم فی الاطعمہ' فی بخاری فی المظالم والشرکہ' ابو داؤد' ترمذی' نسائی فی الولیمہ' ابن ماجہ فی الاطعمہ' ترمذی

بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ وَيَفْعَلُهٗ مَنْ يَّاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

باب 106: جو شخص کھانے کے باوجود سیر نہ ہوتا ہو اسے کیا پڑھنا چاہئے اور کیا کرنا چاہئے

(**746**) عن وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ اَصحابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ؟ قَالَ : "فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ" قَالُوْا : نَعَمْ . قَالَ : "فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ، وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ، يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

✧✧ حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہم کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید تم الگ الگ کھاتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اکٹھے ہو کر کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو۔ اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْاَكْلِ مِنْ جَانِبِ الْقَصْعَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ مِنْ وَسَطِهَا

باب 107: پیالے کے ایک طرف سے کھانا کھانے کا حکم اور درمیان میں سے کھانے کی ممانعت

فِيْهِ : قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ كَمَا سَبَقَ .

اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد موجود ہے آپ نے فرمایا: "اپنے آگے سے کھاؤ"۔ (متفق علیہ) جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

(**747**) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "الْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ ؛ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ، وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَّسَطِهٖ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' برکت کھانے کی چیز کے درمیان میں نازل ہوتی ہے۔ اس لئے تم اسے کناروں کی طرف سے کھاؤ۔ درمیان میں سے نہ کھاؤ۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(**748**) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يُّقَالُ

746–اخرجہ احمد (5/6078) وابو داؤد (3764) وابن ماجہ (3268) وابن حبان (5224)

747–اخرجہ احمد (1/2439) وابو داؤد (3772) والترمذی (1805) وابن ماجہ (3277) وابن حبان (5245) الحاکم (4/7118) والحمیدی (529) والبیھقی (632)

748–اخرجہ ابو داؤد (3773) وابن ماجہ (3663) والبیھقی (283/7)

لَهَا : الْغَرَّاءُ يَحْمِلُهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ ؛ فَلَمَّا اَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى اُتِىَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ ؛ يعنِىْ وَقَدْ ثُرِدَ فِيْهَا، فَالتَفُّوا عَلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرُوْا جَثَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ اَعرابِىٌّ : مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِىْ عَبْدًا كَرِيْمًا، وَّلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا عَنِيدًا"، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "كُلُوْا مِنْ حَوَالَيْهَا، وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيْهَا" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ .

"ذِرْوَتُهَا" : اَعْلاهَا بِكَسْرِ الذَّال وَضَمِّهَا .

✧✧ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیالہ تھا جس کا نام "غراء" تھا اس کو چار آدمی اٹھایا کرتے تھے۔ جب چاشت کا وقت ہو جاتا اور لوگ چاشت کی نماز ادا کر لیتے تو اس پیالے کو لایا جاتا تھا۔ اس میں "ثرید" تیار کیا گیا ہوتا تھا۔ لوگ اس کے اردگرد بیٹھ جایا کرتے تھے۔ جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جاتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنے موڑ کر بیٹھ جاتے۔ ایک دیہاتی بولا یہ بیٹھنے کا کیا طریقہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مہربان شخص بنایا ہے۔ مجھے سرکش اور جبار نہیں بنایا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو اردگرد سے کھاؤ اور اس کے درمیان والے حصے کو رہنے دو اس میں برکت ہوگی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے جید اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "ذروتھا" ذال کسرہ اور ضمہ دونوں کے ساتھ ٹھیک ہے اس کا مطلب ہے اسکی چوٹی۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاَكْلِ مُتَّكِئًا

باب **108**: ٹیک لگا کر کھانا کھانے کی کراہت

(**749**) عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ وَهْبِ بن عبد الله رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :"لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ .

✧✧ حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْخَطَّابِىُّ : اَلْمُتَّكِءُ هاهُنَا : هُوَ الْجَالِسُ مُعْتَمِدًا عَلٰى وِطَاءٍ تحته، قَالَ: وَاَرَادَ اَنَّهُ لَا يَقْعُدُ عَلَى الْوِطَاءِ وَالْوَسَائِدِ كَفِعْلِ مَنْ يُّرِيْدُ الْاِكْثَارَ مِنَ الطَّعَامِ، بَلْ يَقْعُدُ مُسْتَوْفِزًا لَّا مُسْتَوْطِئًا، وَّيَاْكُلُ بُلْغَةً . هٰذَا كَلَامُ الْخَطَّابِىِّ، وَّاَشَارَ غَيْرُهٗ اِلٰى اَنَّ الْمُتَّكِءَ هُوَ الْمَائِلُ عَلٰى جَنْبِه، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

امام خطابی فرماتے ہیں: "المتکئی" سے مراد وہ شخص ہے جو نیچے بچھے ہوئے گدے پر ٹیک لگا کر بیٹھے۔ اس سے مراد یہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ یا گدا لگا کر نہیں بیٹھتے تھے جس طرح کہ زیادہ کھانے والے بیٹھتے ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سمٹ کر بیٹھتے۔

749-اخرجه احمد (6/18779) والبخاری (5398) و ابو داؤد (3769) والترمذی (1830) وابن ماجه (3262) والحمیدی (891) والدارمی (106/2) وابن حبان (5240) وابو یعلی (888) والبیهقی (49/7)

گدے پر ٹیک نہ لگاتے اور بقدر ضرورت کھاتے، یہ خطابی نے فرمایا ہے اور دیگر علماء فرماتے ہیں: "المتکی" کا معنی ہے: ایک پہلو کی طرف جھک جانا۔ واللہ اعلم

(**750**) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا مُّقْعِيًا يَّاْكُلُ تَمْرًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"الْمُقْعِى" : هُوَ الَّذِىْ يُلْصِقُ اَلْيَتَيْهِ بِالْاَرْض، وَيَنْصِبُ سَاقَيْهِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکڑوں بیٹھ کر کھجور کھاتے ہوئے دیکھا ہے

"المقعی" اس کا مطلب سرین کو زمین پر رکھ کر دونوں پنڈلیوں کو کھڑا کرنا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاَكْلِ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ وَاسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْاَصَابِعِ، وَكَرَاهَةِ مَسْحِهَا قَبْلَ لَعْقِهَا وَاسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْقَصْعَةِ وَاَخْذِ اللُّقْمَةِ الَّتِىْ تَسْقُطُ مِنْهُ وَاَكْلِهَا وَمَسْحِهَا بَعْدَ اللَّعْقِ بِالسَّاعِدِ وَالْقَدَمِ وَغَيْرِهِمَا

باب **109**: تین انگلیوں کے ساتھ کھانا مستحب ہے' انگلیوں کو چاٹنا مستحب ہے' انہیں چاٹنے سے پہلے انہیں پونچھنا مکروہ ہے پیالے کو چاٹنا مستحب ہے اور جو لقمہ گر گیا ہو اسے اٹھا کر کھا لینا مستحب ہے اور چاٹنے کے بعد انگلیوں کو کلائی یا پاؤں یا اس کے علاوہ کسی اور چیز سے پونچھ لینا جائز ہے

(**751**) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلَا يَمْسَحْ اَصَابِعَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اس وقت تک اپنی انگلیوں کو صاف نہ کرے جب تک انہیں چاٹ نہ لے یا پھر کسی سے چٹوا نہ لے۔

(**752**) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ، فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا ہے' جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے انہیں چاٹ لیا۔

(**753**) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ

750-اخرجه مسلم (2044) وابو داؤد (3771)

751-اخرجه البخاری (5456) و مسلم (2031) وابن ماجه (3269) واحمد (1/1924)

752-مسلم فی الاطعمه' ابو داؤد' ترمذی فی السائل' نسائی فی الولیمه

753-اخرجه احمد (5/14943) و مسلم (2033/) والترمذی (1802) وابن ماجه (3279) وابن حبان (5253) وابن ابی شیبة (297/8)

وَالصَّحْفَةِ، وَقَالَ: "اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے انگلیوں اور برتن کو چاٹنے کا حکم دیا ہے۔
آپ نے فرمایا: تم نہیں جانتے تمہارے کھانے میں کس جگہ میں برکت ہے۔

(754) وَعَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ، فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى، وَلْيَاْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے اٹھا لے اور اس پر جو کچھ لگا ہوا سے صاف کر لے اور اسے کھا لے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے اس وقت تک صاف نہ کرے جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ کھانے میں کس جگہ میں برکت ہے۔

(755) وَعَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَاْنِهٖ، حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهٖ، فَاِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى، ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ، فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: شیطان تم میں سے ہر شخص کے ہر کام میں شریک ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس کے کھانے میں بھی اس کے ساتھ شریک ہوتا ہے جب کسی کا لقمہ نیچے گر جائے تو وہ اسے اٹھا لے اور اس پر جو لگا ہوا سے صاف کر لے اور اسے کھا لے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب وہ فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے میں کس جگہ برکت ہے۔

(756) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا، لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ، وَقَالَ: "اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا، وَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى، وَلْيَاْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ" وَاَمَرَنَا اَنْ نَّسْلُتَ الْقَصْعَةَ، وَقَالَ: "اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب کچھ کھا لیتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے۔
آپ فرماتے تھے: جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے وہ اسے اٹھا لے اس پر جو لگا ہوا سے صاف کرے اور اسے کھا لے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ آپ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ پیالے کو بھی صاف کیا جائے۔
آپ فرماتے ہیں تم لوگ یہ نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے میں کسی جگہ برکت ہے۔

754-مسلم فی الاطعمہ' ابن ماجہ فی الاطعمہ بغیر ذلر اللحق

755-اخرجہ مسلم (135/2033)

756-اخرجہ احمد (4/12815) و مسلم (2034) والترمذی (1803) وابو داؤد (3845) وابن حبان (5249) والدارمی (96/2) والنسائی (4/7865)

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(757) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ : اَنَّهُ سَاَلَ جَابِرًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ: لَا، قَدْ كُنَّا زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِكَ الطَّعَامِ اِلَّا قَلِيْلًا، فَاِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ، لَمْ يَكُنْ لَّنَا مَنَادِيْلُ اِلَّا اَكُفَّنَا، وَسَوَاعِدَنَا، وَاَقْدَامَنَا، ثُمَّ نُصَلِّيْ وَلَا نَتَوَضَّاُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت سعید بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہمیں اس طرح کا کھانا بہت کم ملا کرتا تھا اور جب ہم اسے پا لیتے تھے تو ہمارے پاس رومال نہیں ہوتے تھے۔ صرف ہماری ہتھیلیاں ہوتی تھیں یا کلائیاں ہوتی تھی یا پاؤں ہوتے تھے۔ پھر ہم نماز ادا کیا کرتے تھے اور (از سر نو) وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

بَابُ تَكْثِيْرِ الْاَيْدِيْ عَلَى الطَّعَامِ

باب 110: زیادہ ہاتھوں کا کھانے پر ہونا (زیادہ افراد کامل کر کھانا)

(758) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو کا کھانا تین آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔

(759) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے۔

بَابُ اَدَبِ الشُّرْبِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْاِنَاءِ وَكَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اِدَارَةِ الْاِنَاءِ عَلَى الْاَيْمَنِ فَالْاَيْمَنِ بَعْدَ الْمُبْتَدِئِ

باب 111: پینے کے آداب' برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لینا مستحب ہے
برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور برتن کو دائیں طرف والے لوگوں کو پہلے دینا مستحب ہے

757-اخرجہ البخاری (5457)

758-اخرجہ مالك (1726) والبخاری (5392) ومسلم (2058)

759-اخرجہ احمد (5/15106) و مسلم (2059) والترمذی (1820) والدارمی (100/2) وابن ماجہ (3254) وابن حبان (5237) وابن ابی شیبۃ (322/8)

(760) عن اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِی الشَّرَابِ ثَلَاثًا ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

يَعْنِیْ : يَتَنَفَّسُ خَارِجَ الْاِنَاءِ ۔ یعنی برتن سے باہر سانس لیتے تھے۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

(761) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ، وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلَاثَ، وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیو بلکہ ایک یا دو سانسوں میں پیو اور بسم اللہ پڑھ لیا کرو جب تم پی لو تو الحمد للہ پڑھا کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(762) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِی الْاِنَاءِ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

يَعْنِیْ : يَتَنَفَّسُ فِیْ نَفْسِ الْاِنَاءِ ۔

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یعنی "برتن میں سانس لینا"۔

(763) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ، وَّعَنْ يَّمِيْنِهٖ اَعْرَابِیٌّ، وَّعَنْ يَّسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَشَرِبَ، ثُمَّ اَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ، وَقَالَ: "اَلْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

قَوْلُهٗ : "شِيْبَ" اَیْ : خُلِطَ ۔ "شِيْبَ" کا مطلب ہے "مل گیا"۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا۔ آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی موجود تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انہوں نے اسے پی لیا اور پھر

760–اخرجه احمد (4/121194) والبخاری (5631) ومسلم (2028) والترمذی (1891) وابو داؤد (3727) وابن ماجه (3416) وابن حبان (5329) والبيهقی (284/7)

761–ترمذی نے اس کو حسن غریب کہا ہے۔ مصنف سے حسن کا لفظ سہواً لکھا گیا ہے۔ (كذا قال الحافظ فی الفتح)

762–اخرجه احمد (8/22710) وعبدالرزاق (19584) والبخاری (153) و مسلم (267) والترمذی (1889) والنسائی (47) وابن حبان (4228) وابن ابی شيبة (8) والبيهقی (5)

763–اخرجه مالك فی موطه (1723) واحمد (4/12122) والبخاری (2571) ومسلم (2029) وابو داؤد (3726) والترمذی (1893) وابن ماجه (3425) وابن حبان (5333) والبيهقی (285/7)

دیہاتی کو دیا اور پھر فرمایا دائیں طرف والے کا حق پہلے ہے۔

(764) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ، وَّعَنْ يَّسَارِهٖ اَشْيَاخٌ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ : "اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ هٰؤُلَاءِ؟" فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللّٰهِ، لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِیْ مِنْكَ اَحَدًا ۔ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَدِهٖ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑی عمر کے لوگ موجود تھے۔ آپ نے دائیں طرف والے لڑکے سے کہا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں پہلے ان لوگوں کو دے دوں۔ اس لڑکے نے عرض کی' نہیں اللہ کی قسم! میں آپ کی طرف سے آنیوالے حصے میں کسی کے لئے ایثار نہیں کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے وہ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

قَوْلُهٗ : "تَلَّهٗ" اَیْ وَضَعَهٗ ۔ وَهٰذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔

"تَلَّهٗ" یعنی اسے رکھ (پکڑا) دیا' وہ لڑکے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَنَحْوِهَا وَبَيَانِ اَنَّهٗ كَرَاهَةُ تَنْزِيْهٍ لَا حَرَامٌ

باب 112: مشکیزے کے منہ سے یا اس طرح کی کسی اور چیز کے منہ سے پینا مکروہ ہے اس بات کی وضاحت کہ ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے مکروہ تحریمی نہیں ہے

(765) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ ۔ يَعْنِیْ : اَنْ تُكْسَرَ اَفْوَاهُهَا، وَيُشْرَبَ مِنْهَا ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مشکیزہ کو منہ لگانے سے منع کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے' اس کے منہ کو توڑ دیا جائے اور اس سے منہ لگا کر پی لیا جائے۔

(766) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّشْرَبَ مِنْ فِیِّ السِّقَاءِ اَوِ الْقِرْبَةِ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مشکیزہ کو منہ لگا کر پینے سے منع کیا ہے۔

(767) وَعَنْ اُمِّ ثَابِتٍ كَبْشَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ اُخْتِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ

764–اخرجه احمد (4/11642) والبخاری (5625) ومسلم (2023) وابو داؤد (3720) والترمذی (1890) وعبدالرزاق (19599) وابن حبان (5317) والبيهقی (285/7)

765–اخرجه البخاری (2463) و مسلم (1609) واحمد (3/7706) وابو داؤد (3634) والترمذی (1353) وابن ماجه (2335) وابن حبان (515) والبيهقی (6)

766–اخرجه احمد (10/27518) والحميدی (354) والترمذی (1899) وابن ماجه (3423) والطبرانی (8/25)

767–اخرجه مالك (1718) واحمد (4/11654) والترمذی (1894) وابن حبان (5326) والحاكم (4/7208) والدارمی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيِّ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَائِمًا، فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

وَاِنَّمَا قَطَعَتْهَا : لِتَحْفَظَ مَوْضِعَ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَتَبَرَّكَ بِهٖ، وَتَصُوْنَهٗ عَنِ الْاِبْتِذَالِ . وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَحْمُوْلٌ عَلٰى بيان الْجواز، وَالْحَدِيْثَانِ السَّابِقَانِ لِبَيَانِ الْاَفْضَلُ وَالْاَكْمَلُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

✧✧ سیدہ اُمّ ثابت کبشہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا' جو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں' بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ نے لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا میں اٹھ کر اس مشکیزے کی طرف بڑھی اور میں نے اس کے اس حصے کو کاٹ دیا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس خاتون نے اس کو اس لئے کاٹ دیا تھا تاکہ نبی اکرم ﷺ کے منہ لگنے کی جگہ کو محفوظ کر لے اور اسے عام استعمال سے بچا لے یہ حدیث اس معنے پر مذکور ہوگی تو ایسا کرنا جائز ہے۔ اس سے پہلے جو حدیثیں گزری ہیں وہ زیادہ فضیلت اور زیادہ کامل ہونے کے مفہوم کے بارے میں ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ النَّفْخِ فِى الشَّرَاب

باب **113**: پینے کی چیز میں پھونک مارنا مکروہ ہے

(**768**) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِى الشَّرَاب، فَقَالَ رَجُلٌ : اَلْقَذَاةُ اَرَاهَا فِى الْاِنَاءِ؟ فَقَالَ: "اَهْرِقْهَا" . قَالَ: اِنِّىْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَّفَسٍ وَّاحِدٍ؟ قَالَ: "فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذًا عَنْ فِيْكَ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے ایک شخص نے عرض کی: اگر برتن میں تنکا وغیرہ نظر آئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس کو بہا دو! وہ شخص بولا میں ایک گھونٹ کے ذریعے سیراب نہیں ہوتا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پیالہ اپنے منہ سے دور کر لیا کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(**769**) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى اَنْ يُتَنَفَّسَ فِى الْاِنَاءِ

768–اخرجه الترمذی (1895) وابو داؤد (3728) واحمد (1/1907) والحميدی (525) والدارمی (2134) وابن ابی شيبة (8) وابن ماجه (3429) وابو يعلی (2402) والبيهقی (284/7) فی شعب الايمان (2004)

769–اخرجه احمد (1/1838) والبخاری (1637) ومسلم (2027) والترمذی (1889) والنسائی (2964) وابن ماجه (3422) وابن حبان (3838) وابو يعلی (2406) والبيهقی (147/5)

اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' برتن میں سانس لیا جائے یا اس میں پھونک ماری جائے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ بَيَانِ جَوَازِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَّبَيَانِ اَنَّ الْاَكْمَلَ وَالْاَفْضَلَ الشُّرْبُ قَاعِدًا فِيْهِ حَدِيْثُ كَبْشَةَ السَّابِقُ

باب **114**: کھڑے ہو کر پینا جائز ہے اس بات کی وضاحت کہ زیادہ کامل اور افضل طریقہ بیٹھ کر پینا ہے' اس بارے میں حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جو پہلے گزر چکی ہے

(**770**) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَقَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو آب زم زم پلایا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھڑے ہو کر پیا۔

(**771**) وَعَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتٰى عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بَابَ الرَّحْبَةِ، فَشَرِبَ قَائِمًا، وَّقَالَ: اِنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَاَيْتُمُوْنِىْ فَعَلْتُ . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ .

✧✧ حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کھلے میدان میں تشریف لائے۔ آپ نے کھڑے ہو کر پانی پیا اور فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے جو تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(**772**) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِىْ، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ چلتے پھرتے ہوئے کھا لیا

770–اخرجه البخاری (5619) واحمد (1/583) والترمذی (210) وابو داؤد (3718) وابن حبان (1057) والبيهقی (75/1) والنسائی (130)

771–اخرجه البخاری (5619)

772–اخرجه احمد (2/5879) والترمذی (1887) وابن ماجه (2301) وابن حبان (5322) وابن ابی شيبة (8) والدارمی (120/2)

کرتے تھے اور کھڑے ہوکر پی لیا کرتے تھے۔

(773) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْه، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وقَاعِدًا ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" ۔

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر پیتے دیکھا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(774) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا ۔ قَالَ قَتَادَةَ: فَقُلْنَا لاَنَسٍ: فَالاَكْلُ؟ قَالَ: ذٰلِكَ اَشَرُّ - اَوْ اَخْبَثُ -

رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے آدمی کو کھڑے ہوکر پینے سے منع کیا ہے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کھانے کا کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا یہ زیادہ بڑا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زیادہ خبیث ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہوکر پینے پر ڈانٹا ہے۔

(775) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَّسِيَ فَلْيَسْتَقِيءْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کھڑا ہوکر ہرگز نہ پیے اور جو بھول کر ایسا کرے وہ قے کردے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ سَاقِي الْقَوْمِ اٰخِرَهُمْ شُرْبًا

باب 115: پلانے والے کا سب سے آخر میں خود پینا مستحب ہے

(776) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "ساقي الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا"

773–اخرجه الترمذی (1890) وابن ماجه (2301)

774–اخرجه احمد (4/12186) ومسلم (2024) والترمذی (1886) وابو داؤد (3717) وابن ماجه (3424) والدارمی (120/2) وابن حبان (5321) والبیهقی (281/7)

775–اخرجه مسلم (2026)

776–اخرجه احمد (8/22640) ومسلم (681) والترمذی (1901) وابو داؤد (3725) والنسائی (4/6867) وابن حبان (5338) وابن ماجه (3434) وابن ابی شیبة (231/8)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" ۔

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں ہوگا' یعنی سب سے آخر میں پیئے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ جَوَازِ الشُّرْبِ مِنْ جَمِيْعِ الْاَوَانِيْ الطَّاهِرَةِ غَيْرِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَجَوَازِ الْكَرْعِ - وَهُوَ الشُّرْبُ بِالْفَمِ مِنَ النَّهْرِ وَغَيْرِهٖ بِغَيْرِ اِنَاءٍ وَّلاَ يَدٍ - وَتَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَالْاَكْلِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوْهِ الْاِسْتِعْمَالِ

باب 116: سونے اور چاندی کے علاوہ ہر طرح کے برتن میں پینا جائز ہے

نہر وغیرہ میں ہاتھ ڈالے بغیر منہ لگا کر پینا جائز ہے جبکہ کوئی برتن استعمال نہ کیا گیا ہو اور ہاتھ کو استعمال نہ کیا گیا ہو۔

سونے اور چاندی کے برتن پینے، کھانے، طہارت اور ہر طرح کے استعمال کے لئے حرام ہیں۔

(777) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ اِلٰى اَهْلِهٖ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ يَّبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهٗ، فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ ۔ قَالُوْا: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَمَانِيْنَ وزيادة ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، هٰذِهٖ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَلِمُسْلِمٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ، فَوَضَعَ اَصَابِعَهٗ فِيْهِ ۔ قَالَ اَنَسٌ: فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَآءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ، فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّاَ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نماز کا وقت ہوگیا جن لوگوں کے گھر قریب تھے وہ اپنے گھر چلے گئے کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پتھر کا ایک پیالہ پیش کیا گیا وہ پیالہ چھوٹا تھا۔ آپ کی ہتھیلی اس میں نہیں آسکتی تھی (آپ کی انگلیوں سے پانی جاری ہوا) تو تمام لوگوں نے وضو کرلیا۔ لوگوں نے دریافت کیا آپ لوگ کتنے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: 80 سے کچھ زیادہ تھے۔ یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے۔

بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آپ کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹتے ہوئے دیکھا تو' میں نے وضو کرنے والوں کی گنتی کی تو وہ ستر سے اسّی کے درمیان تھے۔

(778) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَهٗ

777–اخرجه البخاری (169) ومسلم (2279) والترمذی (3631) والنسائی (76)

778–اخرجه البخاری (197)

مَاءً فِیْ تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

"الصُّفْرُ" : بِضَمِّ الصَّادِ، وَيَجُوْزُ كَسْرُهَا، وَهُوَ النُّحَاسُ، وَ"التَّوْرُ" : كَالْقَدَحِ، وَهُوَ بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقٍ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے آپ کی خدمت میں پیتل کے برتن میں پانی پیش کیا تو آپ نے وضو کیا۔

"الصفر" اس میں ص پر پیش پڑھی جائے گی اور زیر پڑھنا بھی درست ہے۔ یہ پیتل کو کہتے ہیں۔ "السّور" پیالے کو کہتے ہیں۔

(779) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَّهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِیْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

"اَلشَّنُّ" : اَلْقِرْبَةُ ۔

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ایک انصاری کے پاس تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ آپ کے ایک ساتھی بھی تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تمہارے پاس ایسا پانی موجود ہو جو مشکیزے میں موجود ہو تو ٹھیک ہے ورنہ ہم (منہ لگا کر) پی لیتے ہیں۔

"الشن" کا مطلب ہے "مشکیزہ"۔

(780) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ، وَالدِّيْبَاجِ، وَالشُّرْبِ فِیْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: "هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا، وَهِیَ لَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ریشم' دیباج پہننے اور سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ان کفار کیلئے دنیا میں ہیں' اور تمہارے لیے آخرت میں ہوں گے۔

(781) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الَّذِیْ يَشْرَبُ فِیْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ، اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

779–اخرجه احمد (5/14526) والبخاری (5613) وابوداؤد (3724) وابن ماجه(3432) والدارمی (120/2) وابن حبان (5314) وابن ابی شیبة (8) والبیهقی (284/7)

780–اخرجه احمد (9/3424) والدارمی (121/2) والبخاری (5426) و مسلم (2067) وابو داؤد (3723) والترمذی (1878) وابن حبان (5339) وعبدالرزاق (19928)

781–اخرجه مالك فی موطه (1717) واحمد (26630) والبخاری (5634) ومسلم (2065) والطیالسی (1601) والدارمی (121/2) وابن ماجه (4313) والطبرانی (23) وابن حبان (5341) والبیهقی (27/1)

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : "اِنَّ الَّذِیْ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِیْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ" ۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهُ : "مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ، فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهِ نَارًا مِّنْ جَهَنَّمَ" ۔

✧✧ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص چاندی کے برتن میں پیے گا وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالے گا۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' "بے شک وہ شخص جو چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا ہے یا پیتا ہے"۔

مسلم ہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پیئے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے۔

(3) کتابُ اللّباسِ

لباس کا بیان

بَابُ اسْتِحْبَابِ الثَّوْبِ الْاَبْيَضِ، وَجَوَازِ الْاَحْمَرِ وَالْاَخْضَرِ وَالْاَسْوَدِ، وَجَوَازِهٖ مِنْ قُطْنٍ وَّكَتَّانٍ وَّشَعْرٍ وَّصُوْفٍ وَّغَيْرِهَا اِلَّا الْحَرِيْرَ

باب 117: سفید کپڑے کو پہننا مستحب ہے اور سرخ، سبز (زرد) یا سیاہ کپڑے کو پہننا جائز ہے اونی، کتان کے، بالوں سے بنے یا اس طرح کے اور کسی کپڑے کو پہننا جائز ہے البتہ ریشم کو پہننا جائز نہیں ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ يَا بَنِيْ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَّلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ﴾ (الاعراف : 26)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا ہے اور تمہاری آرائش کے لئے ہے اور پرہیزگاری کا لباس زیادہ بہتر ہے“۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ﴾ (النحل : 81)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اور اس نے تمہارے لئے پہناوے بنائے ہیں تاکہ تم گرمی سے بچو اور کچھ پہناوے بنائے ہیں تاکہ تم اپنی حفاظت کرو“۔

(782) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ ؛ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ“

782–اخرجہ احمد (1/2219) وعبدالرزاق (6200) وابو داؤد (3878) والترمذی (994) وابن ماجہ (1472) وابن حبان (5423) والبیہقی (245/3)

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ“ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر ہیں اور انہی میں اپنے مُردوں کو کفن دو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(783) وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”اِلْبَسُوا الْبَيَاضَ ؛ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ“

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: ”حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ“ .

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سفید لباس پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور صاف ہوتا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

اس حدیث کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اور حاکم نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

(784) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا ، وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ درمیانے قد کے مالک تھے۔ میں نے آپ کو سرخ حلے میں دیکھا ہے میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔

(785) وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ لَّهٗ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ، فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْئِهٖ، فَمِنْ نَّاضِحٍ وَّنَائِلٍ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعليه حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ سَاقَيْهِ، فَتَوَضَّاَ وَاَذَّنَ بِلَالٌ، فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، يَقُوْلُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا : حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ رُكِزَتْ لَهٗ عَنَزَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ لَا يُمْنَعُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”اَلْعَنَزَةُ“ بِفَتْحِ النُّوْنِ : نَحْوَ الْعُكَّازَةِ .

✧✧ حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو مکہ میں دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ ”ابطح“ کے مقام پر چمڑے کے بنے ہوئے سرخ خیمے میں موجود تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر آئے کسی کو وہ پانی مل گیا کسی کو اس کی چھینٹیں ملیں۔ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ نے سرخ حلّہ پہنا ہوا تھا۔

783–اخرجہ احمد (7/20221) والترمذی (2819) والنسائی (1895) وابن ماجہ (3567) والحاکم (1/1309)

784–بخاری باب اللباس، مسلم فی فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی

785–اخرجہ احمد (6/18787) والبخاری (187) ومسلم (503) وابو داؤد (520) والترمذی (197) والنسائی (3953) وابن حبان (2394) وابن خزیمۃ (387) والحاکم (1/725) وعبدالرزاق (1806)

آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ نے وضو کیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو انہوں نے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہتے ہوئے اپنے منہ کو دائیں اور بائیں طرف گھمایا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے سامنے نیزہ گاڑ دیا گیا۔ آپ آگے بڑھے تو اس نیزے کے دوسری طرف سے کتے اور گدھے گزر رہے تھے۔ انہیں روکا نہیں جا رہا تھا۔

"العنزۃ" اس میں ن پر زبر پڑھی جائے گی۔ یہ چھوٹے نیزے کو کہتے ہیں۔

(786) وَعَنْ اَبِیْ رِمْثَۃ رفَاعَۃَ التَّیْمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ ۔

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٌ ۔

✧✧ حضرت ابورمثہ رفاعہ تمیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے سبز لباس پہن رکھا تھا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

(787) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(788) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَمْرِو بْن حُرَیْثٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ، قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْھَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ، وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ ۔

✧✧ حضرت ابوسعید عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گویا میں اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اور اس کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

اس کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(789) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، قَالَتْ: کُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلَاثَۃِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّۃٍ مِّنْ کُرْسُفٍ، لَیْسَ فِیْھَا قَمِیْصٌ وَّلَا عِمَامَۃٌ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔

786- اخرجه احمد (2/7131) وابو داؤد (4206) والترمذی (2821) والنسائی (1571) وابن حبان (5995) وابن الجارود (770) والدارمی (2/199) والطبرانی (22) والبيهقی (8/27)

787- اخرجه احمد (5/14910) و مسلم (1358) وابو داؤد (4076) والترمذی (1685) والنسائی (5360) وابن ماجه (3822) وابن حبان (3722). وابن ابی شيبة (8/322) وابن ابی شيبة (8/422) والبيهقی (5/177)

788- اخرجه احمد (6/18759) و مسلم (1359) وابو داؤد (4077) والنسائی (5361)

789- اخرجہ احمد (10/26008) والبخاری (1264) ومسلم (941) وابوداؤد (3151) والترمذی (996) والنسائی (1898) وابن ماجہ (1469) وابن حبان (3037) والطیالسی (1435) وابویعلی (4495) وعبدالرزاق (6171) والبیہقی (3)

"السَّحُوْلِیَّۃ" بِفَتْحِ السِّیْنِ وَضَمِّھَا وَضَمِّ الْحَاءِ الْمُھْمَلَتَیْنِ : ثِیَابٌ تُنْسَبُ اِلٰی سَحُوْلٍ : قَرْیَۃٌ بِالْیَمنِ "وَالْکُرْسُفُ" : اَلْقُطْنُ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کو روئی سے بنے ہوئے تین سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں قمیص اور عمامہ شامل نہیں تھا۔

"السحولیۃ" اس میں "س" پر زبر اور پیش دونوں پڑھے جا سکتے ہیں۔ جبکہ "ح" پر پیش پڑھی جائے گی۔ یہ وہ کپڑا ہے جسے "یمن" کی ایک بستی "سحول" کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

"الکرسف" کا مطلب روئی ہے۔

(790) وَعَنْھَا، قَالَتْ: خرج رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاۃٍ، وَّعَلَیْہِ مِرْطٌ مرَحَّلٌ مِّنْ شَعرٍ اَسْوَد ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

"اَلْمِرْطُ" بِکَسْرِ الْمِیْمِ : وَھُوَ کساءٌ وَّ"الْمُرَحَّلُ" بِالْحَاءِ الْمُھْمَلَۃِ : ھُوَ الَّذِیْ فِیْہِ صُوْرَۃُ رِحَالِ الْاِبِلِ، وَھِیَ الْاَکْوَارُ ۔

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ نے سیاہ رنگ کی ڈیزائن والی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

"المرط" میں "م" پر زبر پڑھی جائے گی یہ چادر کو کہتے ہیں۔

"المرحل" اس میں "ح" ہے اور یہ اس چیز کو کہتے ہیں جس میں اونٹوں کے پالان کی شکل بنی ہوئی ہو۔ یعنی ڈیزائن بنا ہوا ہو۔

(791) وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْ مَسِیْرٍ، فَقَالَ لِیْ : "اَمَعَکَ مَاءٌ؟" قُلْتُ : نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَّاحِلَتِہٖ فَمَشٰی حَتّٰی تَوَارٰی فِیْ سَوَادِ اللَّیْلِ، ثُمَّ جَآءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَیْہِ مِنَ الْاِدَاوَۃِ، فَغَسَلَ وَجْھَہٗ وَعَلَیْہِ جُبَّۃٌ مِّنْ صُوْفٍ، فَلَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یُّخْرِجَ ذِرَاعَیْہِ مِنْھَا حَتّٰی اَخْرَجَھُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّۃِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَیْہِ وَمَسَحَ بِرَاْسِہٖ، ثُمَّ اَھْوَیْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّیْہِ، فَقَالَ: "دَعْھُمَا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُھُمَا طَاھِرَتَیْنِ" وَمَسَحَ عَلَیْھِمَا ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔

وَفِیْ رِوَایَۃٍ : وَعَلَیْہِ جُبَّۃٌ شَامِیَّۃٌ ضَیِّقَۃُ الْکُمَّیْنِ ۔

وَفِیْ رِوَایَۃٍ : اَنَّ ھٰذِہِ الْقَضِیَّۃَ کَانَتْ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ ۔

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک رات سفر میں شریک تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس پانی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ اپنی سواری سے اترے اور چلے گئے۔ یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں چھپ گئے۔ آپ واپس آئے۔ میں نے برتن میں سے آپ پر پانی انڈیلا۔ آپ نے اپنے چہرے کو دھویا۔ آپ نے اونی

790- اخرجہ احمد (9/20350) ومسلم (2081) وابوداؤد (4032) والترمذی (2813)

791- اخرجہ احمد (6/18214) والبخاری (182) ومسلم (274) وابوداؤد (151) والنسائی (82) وابن ماجہ (389)

جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ اپنی کلائیاں اس میں سے باہر نہیں نکال سکے۔ آپ نے اپنے جبّے کے نیچے سے اسے باہر نکالا پھر آپ نے اپنے دونوں بازوؤں کو دھویا اور سر کا مسح کیا۔ میں آگے بڑھا تا کہ آپ کے موزے اتاروں۔ آپ نے فرمایا انہیں رہنے دو کیونکہ میں نے انہیں وضو کی حالت میں ان موزوں میں داخل کیا تھا۔ پھر آپ نے ان دونوں موزوں پر مسح کر لیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا جس کی آستین تنگ تھی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ واقع غزوہ تبوک کا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَمِيْصِ

باب **118**: قمیص پہننا مستحب ہے

(792) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ سیدہ اُمّ سلمہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو لباس میں سب سے زیادہ قمیص پسند تھی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد (رحمۃ اللہ علیہ) اور امام ترمذی (رحمۃ اللہ علیہ) نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ صِفَةِ طُوْلِ الْقَمِيْصِ وَالْكُمِّ وَالْإِزَارِ وَطَرْفِ الْعِمَامَةِ وَتَحْرِيْمِ إِسْبَالِ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ عَلٰى سَبِيْلِ الْخُيَلَاءِ وَكَرَاهَتِهٖ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ

باب **119**: قمیص کی لمبائی کا بیان، اس کی آستین، تہبند، عمامے کے کنارے کا بیان ان میں سے کسی بھی چیز کو تکبر کے طور پر لٹکانا حرام ہے اور تکبر کے بغیر لٹکانا مکروہ ہے

(793) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

اس حدیث کو امام ابوداؤد (رحمۃ اللہ علیہ) اور امام ترمذی (رحمۃ اللہ علیہ) نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(794) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ

✧✧ سیدہ اسماء بنت یزید انصاریہ (رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کی قمیص کی آستینیں کلائی تک تھیں۔

792- اخرجہ ابوداؤد (4025) والترمذی (1762)

793- باب فضل الجوع وخشونۃ العیش میں گزر چکی۔

لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ إِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهٗ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَّفْعَلُهٗ خُيَلَاءَ"

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ بَعْضَهٗ.

✧✧ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکائے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا تہبند بھی لٹک جاتا ہے اگر میں اس کا خاص خیال رکھوں (تو ہی اس سے بچا جا سکتا ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) نے روایت کیا ہے، امام مسلم (رحمۃ اللہ علیہ) نے اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

(795) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهٗ بَطَرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا جو اپنے تہبند کو تکبر کے طور پر لٹکائے گا۔

(796) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ٹخنوں سے نیچے جو کپڑا ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔

(797) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ" قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا! مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ: "الْمُسْبِلُ إِزَارَهٗ".

✧✧ حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہ)، نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے ساتھ کلام نہیں کرے گا، ان کی طرف نظر رحمت

794- اخرجہ احمد (2/5377) والبخاری (3665) ومسلم (2058) وابوداؤد (4085) والترمذی (1783) والنسائی (5342) وابن ماجہ (3572) وابن حبان (5444) والبیہقی (243/2)

795- اخرجہ احمد (3/9014) والبخاری (5788) ومسلم (2087)

796- اخرجہ احمد (3/39941) والبخاری (5787)

797- اخرجہ احمد (8/21376) ومسلم (106) وابو داؤد (4087) والترمذی (1211) والنسائی (2526) وابن حبان (4907) والدارمی (267/2) والطیالسی (467) وابوعوانہ (40/1)

نہیں کرے گا' ان کا تزکیہ نہیں کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا' تو حضرت ابوذر ؓ نے عرض کی' یہ تو بڑے بدقسمت لوگ ہیں' یہ کون ہیں؟ یارسول اللہ! آپ نے جواب دیا: (تکبر کے طور پر کپڑا) لٹکانے والا' احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم اُٹھا کر مال فروخت کرنے والا۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اپنے تہبند کو لٹکانے والا۔

(798) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ، وَالْقَمِيْصِ، وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ شَيْئًا خُيَلاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت ابن عمر ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' اسبال' تہبند اور شلوار سب میں ہوتا ہے اور جو شخص تکبر کے طور پر اسے لٹکائے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کرے گا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ اور نسائی نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(799) وَعَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَجُلًا يَّصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَّاْيِهِ، لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ – مرّتين – قَالَ: "لَا تَقُلْ: عَلَيْكَ السَّلَامُ، عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى، قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ" قَالَ: قُلْتُ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِذَا اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَاِذَا اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ اَنْبَتَهَا لَكَ، وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ، فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ" قَالَ: قُلْتُ: اعْهَدْ اِلَيَّ. قَالَ: "لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا" قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا، وَّلَا عَبْدًا، وَّلَا بَعِيْرًا، وَّلَا شَاةً، "وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا، وَّاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ، اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ، وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ. وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ؛ وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ، فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت ابوجری جابر بن سلیم ؓ بیان کرتے ہیں' میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے کے مطابق عمل کرتے تھے وہ شخص جو بھی بات کہتا تھا لوگ اس کے مطابق عمل کرتے تھے میں نے دریافت کیا یہ کون صاحب ہیں' انہوں نے بتایا یہ اللہ کے رسول ہیں میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! علیک السلام یہ بات میں نے دو مرتبہ کہی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علیک السلام نہ کہا کرو یہ مردوں کو سلام کرنے کا طریقہ ہے تم السلام علیکم کہا کرو وہ صاحب بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی:

798- اخرجہ ابوداؤد (4094) والنسائی (5349) وابن ماجہ (3576)

799- اخرجہ احمد (20657) وابوداؤد (4084) والترمذی (2721)

کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس اللہ کا کہ جب تمہیں کوئی پریشانی لاحق ہو تم اس سے دعا کرو تو وہ اس کو ختم کر دے گا اور جب تمہیں قحط سالی لاحق ہو تم اس سے دعا کرو تو وہ اسے ختم کر دے گا اور جب تم بے آب و گیاہ جگہ پر ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے تو تم اس سے دعا کرو وہ تمہاری سواری تمہارے پاس واپس لے آئے گا وہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی کو برا نہ کہنا۔ راوی بیان کرتے ہیں' اس کے بعد میں نے کسی آزاد یا غلام کو کسی بکری یا اونٹ کو برا نہیں کہا (نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ہدایت کی)

تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا اور اپنے بھائی کیساتھ یوں بات کرنا کہ تمہارا چہرہ اس کی طرف کھلا ہوا ہو یہ بات نیکی کا حصہ ہے اور اپنے تہبند کو نصف پنڈلی تک رکھنا اگر یہ نہ کر سکو تو ٹخنوں تک رکھنا اور کپڑے کو لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے اور اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے یا اس چیز کے ہمراہ عار دلائے جس کا اسے علم ہے تو جو چیز تمہیں معلوم ہے اُس کے بارے میں اسے عار نہ دلانا کیوں کہ اس کا وبال اُسی پر ہوگا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ اور ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(800) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُّصَلِّيْ مسبلٌ اِزَارَهُ، قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اذْهَبْ فَتَوَضَّاْ" فَذَهَبَ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: "اذْهَبْ فَتَوَضَّاْ" فَقَالَ لَهُ رجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَكَ اَمَرْتَهُ اَنْ يَّتَوَضَّاَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ؟ قَالَ: "اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهُ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُّسْبِلٍ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا اس نے اپنے تہبند کو لٹکایا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا جاؤ اور وضو کرو وہ شخص گیا اور اس نے وضو کیا پھر وہ آیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ وضو کرو۔ ایک دوسرے شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اس شخص کو وضو کا حکم دیا ہے پھر آپ خاموش بھی رہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تہبند لٹکا کر نماز ادا کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جو (تکبر کے طور پر تہبند) لٹکا کر نماز پڑھتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے جو امام مسلم ؒ کی شرط کے مطابق ہیں۔

(801) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرِ التَّغْلِبِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ - وَكَانَ جَلِيْسًا لِّاَبِي الدَّرْدَاءِ - قَالَ: كَانَ بِدَمَشْقَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَكَانَ رَجُلًا مُّتَوَحِّدًا قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ، اِنَّمَا هُوَ صَلَاةٌ، فَاِذَا فَرَغَ فَاِنَّمَا هُوَ تَسْبِيْحٌ وَّتَكْبِيْرٌ حَتّٰى يَاْتِيَ اَهْلَهُ، فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ اَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ. قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِيْ يَجْلِسُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

800- اخرجہ ابوداؤد (638)

فَقَالَ لِرَجُلٍ اِلٰی جَنْبِهٖ : لَوْ رَاَيْتَنَا حِيْنَ الْتَقَيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوُّ، فَحَمَلَ فُلَانٌ وَّطَعَنَ، فَقَالَ: خُذْهَا مِنِّیْ، وَاَنَا الْغُلَامُ الْغِفَارِیُّ، كَيْفَ تَرٰى فِیْ قَوْلِهٖ؟ قَالَ: مَا اَرَاهُ اِلَّا قَدْ بَطَلَ اَجْرُهٗ ۔ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ اٰخَرُ، فَقَالَ: مَا اَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا، فَتَنَازَعَا حَتّٰى سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ؟ لَا بَاْسَ اَنْ يُّؤْجَرَ وَيُحْمَدَ" فَرَاَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذٰلِكَ، وَجَعَلَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَيْهِ، وَيَقُوْلُ : ءَاَنْتَ سَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُوْلُ : نَعَمْ، فَمَا زَالَ يُعِيْدُ عَلَيْهِ حَتّٰى اِنِّیْ لَاَقُوْلُ لَيَبْرُكَنَّ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، قَالَ: فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا اٰخَرَ، فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَآءِ : كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :"الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ، كَالْبَاسِطِ يَدَهٗ بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهَا"، ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا اٰخَرَ، فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَآءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْاَسَدِیُّ! لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهٖ وَاِسْبَالُ اِزَارِهٖ!" فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا فَعَجَّلَ، فَاَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهٗ اِلٰى اُذُنَيْهِ، وَرَفَعَ اِزَارَهٗ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ ۔ ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَآءِ : كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : "اِنَّكُمْ قَادِمُوْنَ عَلٰى اِخْوَانِكُمْ، فَاَصْلِحُوْا رِحَالَكُمْ، وَاَصْلِحُوْا لِبَاسَكُمْ حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَاَنَّكُمْ شَامَةٌ فِی النَّاسِ ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ، اِلَّا قَيْسَ بْنَ بِشْرٍ فَاخْتَلَفُوْا فِیْ تَوْثِيْقِهٖ وَتَضْعِيْفِهٖ، وَقَدْ رَوٰى لَهٗ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت قیس بن بشر ؓ بیان کرتے ہیں میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے' وہ حضرت ابوالدرداء ؓ کے ہم مجلس تھے۔ وہ فرماتے ہیں دمشق میں ایک صحابی رسول موجود تھے ان کا نام سہل بن حنظلیہ تھا۔ وہ تنہا رہنا پسند کرتے تھے اور بہت کم لوگوں سے ملا جلا کرتے تھے۔ وہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب اس سے فارغ ہو جاتے تو تسبیح پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ ہمارے پاس سے گزرے ہم اس وقت حضرت ابودرداء ؓ کے پاس موجود تھے۔ حضرت ابودرداء نے کہا آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جس سے ہمیں فائدہ ہو اور اس سے آپ کو کوئی نقصان نہ ہو۔

تو انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی جب وہ واپس آئی تو ان میں سے ایک شخص آیا اور اس محفل میں بیٹھ گیا جس میں نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اس نے اپنے ساتھ موجود دوسرے شخص سے کہا آپ نے سنا جب ہمارا اور دشمن کا سامنا ہوا تو فلاں شخص نے نیزہ اٹھایا اور دشمن کو زخمی کر دیا اور بولا: اسے میری طرف سے سنبھالو میں غفاری لڑکا ہوں۔ آپ اس کے اس قول کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ تو دوسرے نے کہا میرے خیال میں اس کا اجر ضائع ہو گیا ہے۔ یہی بات ایک اور صاحب نے سنی تو انہوں نے کہا میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان دونوں کے درمیان بحث چھڑ گئی یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر اس شخص کو اجر دیا جائے اور اس کی تعریف کی جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابودرداء ؓ کو دیکھا کہ وہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور انہوں نے اپنا سر ان کی طرف بڑھا دیا اور دریافت کیا' کیا آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو

801-اخرجہ احمد (17634) وابوداؤد (4089)

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابودرداء ؓ مسلسل ان سے یہی بات پوچھتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ سوچا کہ کہیں یہ ان کے گھٹنوں پر سوار نہ ہو جائیں۔

وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ وہی صحابی ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابودرداء ؓ نے ان سے کہا آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جس سے ہمیں فائدہ ہو اور وہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔

انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا۔ گھوڑے پر خرچ کرنے والا شخص اپنے ہاتھ کو صدقہ کی طرف بڑھانے کے مانند ہے جو ہاتھ کو پیچھے نہیں کھینچتا۔ پھر ایک مرتبہ وہ ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابودرداء ؓ نے کہا آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتایئے جو ہمیں فائدہ دے اور آپ کو کوئی نقصان نہ دے تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین آدمی خریم الأسدی ہے۔ اگر اس کے بال لمبے نہ ہوں اور اس کا تہبند لٹکا ہوا نہ ہو اس بات کی اطلاع حضرت خریم ؓ کو ملی تو انہوں نے چھری پکڑی اور اس کے ذریعے اپنے بال کاٹ کر کانوں تک کر لیے اور اپنے تہبند کو نصف پنڈلیوں تک اونچا کر لیا۔

ایک مرتبہ پھر وہی صحابی ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابودرداء ؓ نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جس سے ہمیں فائدہ ہو اور آپ کو کوئی نقصان نہ ہو تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس جا رہے ہو۔ تم اپنی سواریوں کو درست کر لو اور اپنے لباس کو درست کر لو۔ یہاں تک کہ تم لوگوں کے درمیان یوں ہو جیسے تل ہوتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بدزبانی اور بدتمیزی کو پسند نہیں کرتا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے البتہ اس میں قیس بن بشر نامی راوی کے مستند یا غیر مستند ہونے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔

(802) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِزْرَةُ الْمُسْلِمِ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ، وَلَا حَرَجَ - اَوْ لَا جُنَاحَ - فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، فَمَا كَانَ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِی النَّارِ، وَمَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا لَّمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ۔

✧✧ حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: مسلمان کا تہبند اس کی نصف پنڈلی تک ہوتا ہے اور نصف پنڈلی سے لے کر ٹخنوں تک کوئی حرج نہیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) کوئی گناہ نہیں ہے لیکن جو ٹخنوں سے نیچے ہو گا وہ جہنم میں ہو گا اور جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکائے گا اللہ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(803) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ اِزَارِیْ اِسْتِرْخَاءٌ، فَقَالَ: "يَا عَبْدَ اللّٰهِ، ارْفَعْ اِزَارَكَ" فَرَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَالَ: "زِدْ" فَزِدْتُّ، فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ ۔

802-اخرجہ مالک (1699) واحمد (4/11028) وابوداؤد (4093) وابن ماجہ (3573) والطیالسی (2228)

803-اخرجہ مسلم (2086)

فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : اِلٰى اَيْنَ؟ فَقَالَ : اِلٰى اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا میرا تہبند لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اپنے تہبند کو اوپر کرو۔ میں نے اسے اوپر کیا آپ نے فرمایا: اور کرو! میں نے اور کیا۔ اس کے بعد میں ہمیشہ اس کا خیال رکھتا ہوں۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا آپ نے کہاں تک اس کو اوپر کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: نصف پنڈلیوں تک۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(804) وَعَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ : فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَآءُ بِذُيُوْلِهِنَّ؟ قَالَ : "يُرْخِيْنَ شِبْرًا" قَالَتْ : اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ . قَالَ : "فَيُرْخِيْنَهٗ ذِرَاعًا لَّا يَزِدْنَ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ انہی سے یہ روایت منقول ہے جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکائے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: خواتین اپنے دامن کے بارے میں کیا کریں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بالشت لٹکا سکتی ہیں' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس صورت میں ان کے قدم ظاہر ہو جائیں گے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بالشت تک لٹکا سکتی ہیں لیکن زیادہ نہ کریں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ التَّرَفُّعِ فِي اللِّبَاسِ تَوَاضُعًا

باب 120: لباس میں تواضع اختیار کرتے ہوئے عمدگی کو ترک کرنا مستحب ہے

قَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ فَضْلِ الْجُوْعِ وَخُشُوْنَةِ الْعَيْشِ جُمَلٌ تَتَعَلَّقُ بِهٰذَا الْبَابِ .

اس سے پہلے بھوک کی فضیلت سے متعلق باب میں تعشیات زندگی کو ترک کرنے کی فضیلت سے متعلق کچھ چیزیں گزری ہیں جو اس باب سے تعلق رکھتی ہیں

(805) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تواضع

804- اخرجہ مالک (11700) واحمد (10/26594) وابوداؤد (4117) والترمذی (1737) والنسائی (5351) وابن حبان (5451) والطبرانی (23)

کی خاطر اچھا لباس ترک کرے گا حالانکہ وہ اسے پہن سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ سب لوگوں کی موجودگی میں اسے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ وہ ایمان کا جو بھی حلّہ چاہے اسے پہن سکتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّوَسُّطِ فِي اللِّبَاسِ وَلَا يَقْتَصِرُ عَلٰى مَا يُزْرِيْ بِهٖ لِغَيْرِ حَاجَةٍ وَّلَا مَقْصُوْدٍ شَرْعِيٍّ

باب 121: درمیانے درجے کے لباس پہننا مستحب ہے اور اس بارے میں ایسے لباس کو نہیں پہننا چاہئے جس کی ضرورت نہ ہو اور نہ ہی شریعت میں اس کی اجازت ہو

(806) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ قول نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے' اس نے اپنے بندے پر جو نعمت کی ہے اس کا اثر دکھائی دے۔

اس حدیث کو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ لِبَاسِ الْحَرِيْرِ عَلَى الرِّجَالِ، وَتَحْرِيْمِ جُلُوْسِهِمْ عَلَيْهِ وَاسْتِنَادِهِمْ اِلَيْهِ وَجَوَازِ لُبْسِهٖ لِلنِّسَاءِ

باب 122: ریشمی لباس پہننا مردوں کے لئے حرام ہے' اس پر بیٹھنا بھی حرام ہے اور اس کے ساتھ ٹیک لگانا بھی حرام ہے جبکہ خواتین کے لئے اسے پہننا جائز ہے

(807) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ ؛ فَاِنَّ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ریشم نہ پہنو کیونکہ جو شخص دنیا میں اسے پہنے گا آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

805- اخرجہ احمد (5/15621) والترمذی (2489) والحاکم (7372)

806- اخرجہ الترمذی (2828)

807- اخرجہ البخاری (5828) ومسلم (2069) والترمذی (2826) والنسائی (5320)

(808) وَعَنْهُ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : "اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ : "مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ" .

قَوْلُهٗ : "مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ" اَیْ : لَا نَصِيْبَ لَهٗ

✧✧ انہی سے یہ روایت منقول ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص ریشم (دنیا میں) پہن لے گا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اسے دنیا میں وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آخرت میں کوئی خلاق نہ ہونے کا مطلب کوئی حصہ نہ ہونا ہے۔

(809) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ لَّبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دنیا میں ریشم پہن لے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔

(810) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا، فَجَعَلَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ، وَذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ شِمَالِهٖ، ثُمَّ قَالَ: "اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ نے ریشمی کپڑا پکڑا اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونا لے کر اسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا اور پھر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں۔

اس حدیث کو ابوداؤد رحمہ اللہ نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(811) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ، وَاُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ریشمی کپڑا پہننا اور سونا پہننا

808- اخرجہ البخاری (5835) ومسلم (2068) واحمد (2/4713) وابوداؤد (4040) وابن ماجہ (3591) وابن حبان (5439) وعبدالرزاق (19929) والبیہقی (422/2)

809- اخرجہ البخاری (5832) ومسلم (2073) واحمد (4/13994) وابویعلی (3930) وابن ابی شیبہ (345/8) وابن حبان (5429) وابن ماجہ (3588) والبیہقی (422/2)

810- اخرجہ احمد (1/935) وابوداؤد (4057) والنسائی (5159) وابن ماجہ (3595) وابن حبان (5434) وابن ابی شیبہ (3561/8)

811- اخرجہ احمد (7/19664) والترمذی (1762) والنسائی (5163) والطیالسی (506) والطحاوی (251/4) والبیہقی (275/3)

میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہے اور عورتوں کے لئے حلال کیا گیا ہے۔

اس حدیث کو ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(812) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَاَنْ نَّاْكُلَ فِيْهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ، وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَيْهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے، ہم سونے یا چاندی کے برتنوں میں پی لیں اور ان میں کھائیں اور آپ نے ہمیں ریشم اور دیباج پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ جَوَازِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِمَنْ بِهٖ حِكَّةٌ

باب 123: جس شخص کو خارش ہو اس شخص کو ریشم پہننا جائز ہے

(813) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ریشم پہننے کی اجازت دی تھی کیونکہ ان دونوں حضرات کو خارش تھی۔ (متفق علیہ)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ افْتِرَاشِ جُلُوْدِ النُّمُوْرِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا

باب 124: چیتے وغیرہ کے چمڑے پر بیٹھنا یا اس پر سوار ہونے کی ممانعت

(814) عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ"

حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَغَيْرُهٗ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ .

✧✧ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا ہے: ریشمی کپڑے اور چیتے کے چمڑے کے اوپر سوار نہ ہو۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اور دیگر علماء نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(815) وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ

812- اخرجہ البخاری (5426)

813- اخرجہ احمد (4/12863) والبخاری (2919) ومسلم (2073) وابوداؤد (4056) والترمذی (1722) والنسائی (5325) وابن ماجہ (3588) وابن حبان (5430) وابن ابی شیبۃ (345/8) والطیالسی (1972) وابویعلی (3930) والبیہقی (627/3)

814- اخرجہ ابوداؤد (4129) وابن ماجہ (3656)

جُلُوْدِ السِّبَاعِ .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِاَسَانِيْدَ صِحَاحٍ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ : نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ .

✧✧ حضرت ابوالملیح ﷺ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے درندوں کے چمڑوں (پر بیٹھنے یا لباس) کے طور پر پہننے سے منع کیا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ' ترمذی رحمہ اللہ اور امام نسائی رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

ترمذی شریف کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے' درندوں کے چمڑوں کو بچھونے کے طور پر استعمال کریں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا اَوْ نَعْلًا اَوْ نَحْوَهٗ

باب 125: جب کوئی شخص نیا لباس یا نیا جوتا پہنے یا کوئی اور نئی چیز پہنے تو کیا پڑھے

(816) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ - عِمَامَةً، اَوْ قَمِيْصًا، اَوْ رِدَاءً - يَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ، اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تھے تو اس کا نام لے کر عمامہ' قمیص یا چادر پہ دعا کیا کرتے تھے۔

''اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے تو نے ہی مجھے یہ پہننے کے لئے دیا ہے میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے اس کو بنایا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اس کے شر اور جس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِبْتِدَاءِ بِالْيَمِيْنِ فِي اللِّبَاسِ

هٰذَا الْبَابُ قَدْ تَقَدَّمَ مَقْصُوْدُهٗ وَذَكَرْنَا الْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ فِيْهِ .

باب 126: لباس میں دائیں طرف سے آغاز کرنا مستحب ہے

اس باب کا مقصود پہلے گزر چکا ہے اور ہم نے اس میں صحیح احادیث ذکر کردی ہیں

815-اخرجہ ابوداؤد (4132) والترمذی (1777)

816-اخرجہ احمد (12248) وابوداؤد (4020) والترمذی (1773) والحاکم (7408) وابن حبان (5420)

4- كِتَابُ آدَابِ النَّوْمِ

وَالْاِضْطِجَاعِ وَالْقُعُوْدِ وَالْمَجْلِسِ وَالْجَلِيْسِ وَالرُّؤْيَا

سونے' لیٹنے' بیٹھنے' ہم نشینی اور خواب سے متعلق آداب

بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ عِنْدَ النَّوْمِ

باب 127: سوتے وقت کیا پڑھے؟

(817) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ"

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذَا اللَّفْظِ فِيْ كِتَابِ الْاَدَبِ مِنْ صَحِيْحِهٖ .

✧✧ حضرت براء بن عازب ﷺ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تھے تو دائیں پہلو کی طرف لیٹتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے ''اے اللہ! میں اپنی ذات تیرے سپرد کرتا ہوں اور میں نے اپنا رخ تیری طرف کرلیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تیری طرف تکیہ کرلیا (تیری رحمت کی طرف) رغبت کرتے ہوئے اور تیری (بے نیازی) سے ڈرتے ہوئے۔ تیرے علاوہ اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جس کو تو نے مبعوث کیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو انہی الفاظ میں کتاب ''الادب'' میں نقل کیا ہے۔

(818) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْئَكَ لِلصَّلٰوةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ، وَقُلْ وَذَكَرَ نَحْوَهٗ، وَفِيْهِ : "وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ"

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو وضو کرو جیسے نماز

817-اخرجہ احمد (6/8611) والبخاری (427) ومسلم (2710) وابوداؤد (5046) والترمذی (3394) والنسائی (773) وابن ماجہ (3876) وابو یعلی (1668) وابن حبان (5527)

کے لئے وضو کرتے ہو۔ پھر دائیں پہلو کے بل لیٹو اور پھر یہ دعا پڑھو (راوی بیان کرتے ہیں اس کے بعد انہوں نے مذکورہ بالا دعا نقل کی) اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ''تم ان کلمات کو اپنی آخری بات بنالو''۔ (متفق علیہ)

(819) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَجِيْءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهٗ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ جب صبح صادق ہو جاتی تو دو مختصر رکعات ادا کیا کرتے تھے پھر دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ موذن آتا اور آپ کو بلاتا۔

(820) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ : ''اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا'' وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ'' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت اپنے بستر پر آتے تھے تو اپنا دایاں دست مبارک اپنے رخسار کے نیچے رکھتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے مرتا (سوتا) اور زندہ ہوتا (بیدار ہوتا) ہوں۔

جب آپ بیدار ہوا کرتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے ''ہر طرح کی حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں موت دینے کے بعد ہمیں زندگی دی ہے (یعنی نیند کے بعد بیدار کیا) اور اس کی بارگاہ میں اکٹھے ہونا ہے''۔

(821) وَعَنْ يَعِيْشَ بْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ اَبِيْ : بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى بَطْنِيْ اِذَا رَجُلٌ يُّحَرِّكُنِيْ بِرِجْلِهٖ، فَقَالَ: ''اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ يُّبْغِضُهَا اللّٰهُ''، قَالَ: فَنَظَرْتُ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت یعیش بن طخفہ غفاری ؓ بیان کرتے ہیں' میرے والد نے یہ بات بتائی ہے ایک مرتبہ میں مسجد میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کسی شخص نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے حرکت دی اور بولا: یہ لیٹنے کا طریقہ وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے وہ بیان کرتے ہیں' جب میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ نبی اکرم ﷺ تھے۔

819-اخرجہ احمد (9/25063) والبخاری (626) ومسلم (736) والدارمی (1/337) وابو داؤد (1335) والترمذی (440) والنسائی (1761) ومالک فی موطہ (264) وابن حبان (2467) والبیہقی (3/44)

820-بخاری فی الدعوات' سنن الاربعہ' ابو داؤد' فی الادب والترمذی فی الدعوات والشمائل' نسائی فی الیوم واللیلہ' ابن ماجہ فی الدعاء

821-اخرجہ احمد (15543) وابو داؤد (5040) وابن ماجہ (3722) وقد اخرجہ احمد (3/7867) والترمذی (2777) والحاکم (4/7709) وابن حبان (5549)

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(822) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَّمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى تِرَةٌ، وَّمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ'' رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ .

''التِّرَةُ'' : بِكَسْرِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقُ، وَهِيَ : النَّقْصُ، وَقِيْلَ : التَّبْعَةُ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جو شخص کسی محفل میں بیٹھے اور اللہ کا ذکر نہ کرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اس کے لئے گناہ ہوگا اور جو شخص لیٹ جائے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اس میں اس کے لئے گناہ ہوگا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

امام نووی ؒ فرماتے ہیں ''الترۃ'' اس میں ت پر زیر پڑھی جائے گی۔ اس کا مطلب کسی چیز کا کم ہونا ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا مطلب گناہ ہے۔

بَابُ جَوَازِ الْاِسْتِلْقَاءِ عَلَى الْقَفَا وَوَضْعِ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى اِذَا لَمْ يَخَفِ انْكِشَافَ الْعَوْرَةِ وَجَوَازِ الْقُعُوْدِ مُتَرَبِّعًا وَّمُحْتَبِيًا

باب 128: گدی کے بل چت لیٹنا اور دو پاؤں میں ایک کو دوسرے پر رکھنا جبکہ شرمگاہ کے بے پردہ ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور چوکڑی مار کر یا اکڑوں بیٹھنے کا جواز

(823) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید ؓ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا ہے آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

(824) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ . حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَغَيْرُهٗ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ .

822-اخرجہ الحمیدی (1158) وابو داؤد (4865) واخرج احمد (3/9850)

823-بخاری فی الصلاۃ (475) مسلم فی اللباس (2100) ابو داؤد فی الادب (4866) ترمذی فی الاستیذان (2765) نسائی فی الصلاۃ (720) وابن حبان (5552) والدارمی (2/282) والحمیدی (414)

824-اخرجہ ابو داؤد (4850) ومسلم (680)

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو اپنی محفل میں چوکڑی مار کر بیٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا تھا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(825) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ هٰكَذَا، وَوَصَفَ بِيَدَيْهِ الْاِحْتِبَاءَ، وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو خانہ کعبہ کے صحن میں دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اس طرح "احتباء" کیا ہوا تھا اس کے بعد انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے "احتباء" کر کے دکھایا۔ (راوی کہتے ہیں) اس سے مراد گھٹنوں کے بل بیٹھنا ہے۔

(826) وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدُ الْقُرْفُصَاءَ، فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ .
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ .

✧✧ حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے جب میں نے نبی اکرم ﷺ کو بیٹھنے کے دوران اتنی عاجزی سے دیکھا تو میں خوف سے کانپ اٹھی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(827) وَعَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا، وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِيْ، وَاتَّكَاْتُ عَلٰى اَلْيَةِ يَدِيْ، فَقَالَ: "اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ؟!"
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے میں اس طرح سے بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پشت پر رکھا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنی پیٹھ پر ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان لوگوں کے طریقے سے بیٹھے ہوئے ہو جن پر غضب نازل ہوا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

بَابُ فِيْ اٰدَابِ الْمَجْلِسِ وَالْجَلِيْسِ

825-اخرجہ البخاری (6272)
826-اخرجہ ابوداؤد (4847) وابوداؤد (3070) والترمذی (2833)
827-اخرجہ ابوداؤد (4848) والحاکم (4/7703)

باب 129: محفل اور ہم نشینی کے آداب

(828) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ، وَلٰكِنْ تَوَسَّعُوْا وَتَفَسَّحُوْا" وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ سے خود وہاں نہ بیٹھ جائے بلکہ تم وسعت اور کشادگی اختیار کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے' جب کوئی شخص ان کے لئے اپنی جگہ سے اٹھتا تھا تو آپ وہاں نہیں بیٹھتے تھے۔ (متفق علیہ)

(829) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسٍ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی جگہ سے اٹھے اور پھر واپس آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(830) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ .
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے تو جس شخص کو جہاں جگہ ملتی تھی وہاں بیٹھ جاتا تھا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

(831) وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ، اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ

828-اخرجہ احمد (2/5629) والبخاری (911) ومسلم (2177) والترمذی (2750) وعبدالرزاق (19806) وابن حبان (586) وابن ابی شیبۃ (584/8) والدارمی (281/2) والبخاری (1140) والبیہقی (150/6)
829-اخرجہ احمد (3/8517) والدارمی (2/282) ومسلم (2179) وعبدالرزاق (19792) وابوداؤد (4853) وابن حبان (588) وابن ماجہ (3717) والبیہقی (233/3)
830-اخرجہ احمد (7/20983) والطیالسی (780) بخاری (1141) وابو داؤد (4825) والترمذی (2734) وابن حبان (6433) والبیہقی (231/3)
831-اخرجہ احمد (7/23786) والبخاری (883) والدارمی (1/362) وابن ماجہ (1097) وابن حبان (2776) وابن خزیمۃ (1763)

بَيْتِهٖ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ، ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ، اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت ابوعبداللہ سلمان فارسی ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ممکن ہو اچھی طرح سے پاکیزگی حاصل کرے اور تیل لگائے اور اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے اور پھر نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان علیحدگی کروا کے (درمیان میں نہ بیٹھے) اور پھر (نفل) نماز ادا کرے جو اس کے نصیب میں ہو۔ پھر وہ خاموش رہے جب امام کلام کر رہا ہو تو اس کے اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(832) وَعَنْ عمرو بن شُعَيْب، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ : "لَا يُجْلَسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا" .

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب ؓ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ دو آدمیوں کے درمیان آ کر بیٹھ جائے البتہ اگر ان سے اجازت لے (تو ایسا کر سکتا ہے)

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ اور امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

امام ابوداؤد ؒ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھے البتہ اگر ان سے اجازت لے تو ایسا کر سکتا ہے۔

(833) وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ .وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ : اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسَطَ حَلْقَةٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لَعَنَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ .قَالَ التِّرْمِذِيُّ : "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے وہ جو محفل کے درمیان میں آ کر بیٹھے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

832- اخرجه احمد (2/7018) وابوداؤد (4845) والترمذی (2761)

833- اخرجه ابوداؤد (4826) والترمذی (2762) واحمد (9/23436)

امام ترمذی ؒ حضرت ابومجلز ؓ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' ایک شخص محفل کے درمیان آ کر بیٹھ گیا' حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا: یہ شخص نبی اکرم ﷺ کی زبانی ملعون ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی زبانی اس شخص پر لعنت کی ہے جو حلقے کے درمیان میں بیٹھے۔

امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(834) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الخدريّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : "خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: سب سے بہتر مجلس وہ ہے جس میں گنجائش زیادہ ہو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے جو بخاری کی شرائط کے مطابق ہے۔

(835) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ، فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ، اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں فضول گفتگو زیادہ ہوتی ہو اور پھر اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھے

"تو پاک ہے اے اللہ حمد تیرے لئے ہے میں یہ گواہی دیتا ہوں' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"۔

تو اس شخص نے اس محفل میں جو بھی غلطی کی ہوگی وہ بخش دی جائے گی۔

اس حدیث کو امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(836) وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِاٰخِرَةٍ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ : "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ" فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ لَتَقُوْلُ قَوْلًا مَّا كُنْتَ تَقُوْلُهٗ فِيْمَا مَضٰى؟ قَالَ: "ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ لِّمَا يَكُوْنُ فِي الْمَجْلِسِ"

834- اخرجه احمد (4/1137) والبخاری (1136) وابوداؤد (4820) والحاکم (7704)

835- اخرجه احمد (3/10420) والترمذی (3444) وابن حبان (594) والحاکم (1/1969) وابن السنی (447) وابوداؤد (4858)

836- اخرجه ابوداؤد (4859) والدارمی (2/283) والحاکم (1/1971)

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ 'الْمُسْتَدْرَكِ' مِنْ رِّوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَالَ: "صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ".

✧✧ حضرت ابوبرزہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب کسی محفل سے اٹھنے لگتے تھے تو یہ الفاظ ادا کیا کرتے تھے۔
''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے میں گواہی دیتا ہوں' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔
ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے آج وہ کلمہ پڑھا جو اس سے پہلے آپ نے نہیں پڑھا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس محفل میں جو کچھ ہوا اس کا کفارہ ہے۔
اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے روایت کیا ہے' اس کو حاکم ابوعبداللہ نے مستدرک میں سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓا کے حوالے سے بیان کیا ہے اور فرمایا: ہے اس کی اسناد صحیح ہیں۔

(837) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَّجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: "اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا، اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا، وَاَبْصَارِنَا، وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِیْ دِيْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا"
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابن عمر ؓا بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب کسی محفل سے اٹھا کرتے تھے تو اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔
''اے اللہ! اپنے خوف میں سے ہمیں بھی کچھ حصہ عطا کر جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان رکاوٹ بن جائے اور اپنی فرمانبرداری سے بھی حصہ عطا کر جو ہمیں جنت میں لے جائے اور یقین میں سے بھی حصہ عطا کر جو ہمارے لئے دنیاوی مصیبتوں کو آسان کر دے' اے اللہ! ہماری سماعتوں کو بصیرت کو اور ہماری قوت کو جب تک ہم زندہ رہیں طاقت ور رکھنا اور اسے ہماری طرف سے وارث بنا دینا اور ہمارا انتقام ان لوگوں تک رکھنا جنہوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے اور جو شخص ہمارے خلاف دشمنی رکھے اس کے لئے ہمارے ساتھ مدد رکھنا اور ہمارے دین کے معاملے میں ہمیں کسی مصیبت میں مبتلا نہ کرنا اور دنیا کو ہماری سب سے بڑی خواہش نہ بنا دنیا اور ہمارا مبلغ علم نہ بنا دینا اور ہمارے اوپر اس شخص کو مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کرے''۔
اس حدیث کو امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(838) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَّجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ، اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِّثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ، وَّكَانَ لَهُمْ حَسْرَةٌ"

837- اخرجہ الترمذی (3513) والنسائی (404) والحاکم (1/1934)
838- ابوداؤد (4855) والحاکم (1808) واحمد (3/10827)

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی لوگ کسی محفل میں بیٹھیں اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کریں جب وہ اٹھتے ہیں تو یوں اٹھتے ہیں جیسے مردار گدھے کے پاس سے اٹھے ہیں اور یہ محفل ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی۔
اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے روایت کیا ہے۔

(839) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ، وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ فِيْهِ، اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ؛ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ، وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ"
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ انہیں سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو لوگ کسی محفل میں بیٹھے ہوں اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کریں اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو یہ ان کے لئے گناہ کا باعث ہوگی' اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے گا اور اگر چاہے تو بخش دے گا۔
اس حدیث کو امام ترمذی ؒ نے بیان کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(840) وَعَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَّمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ، وَّمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ"
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.
وَقَدْ سَبَقَ قَرِيْبًا، وَشَرَحْنَا "التِّرَةُ" فِيْهِ.

✧✧ انہی کے حوالے سے یہ روایت بھی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی جگہ پر بیٹھے اور اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ اس کے لئے گناہ ہوگا اور جو شخص لیٹے اور اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے گناہ ہوگا۔
اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے روایت کیا ہے' اس سے کچھ پہلے یہ حدیث گزر چکی ہے اور ہم نے وہاں اس میں استعمال ہونیوالے لفظ ''الترة'' کی وضاحت کر دی ہے۔

بَابُ الرُّؤْيَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا
باب 130: خواب اور اس سے متعلق جو کچھ منقول ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:
﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ (الروم: 23).

839- اخرجہ الترمذی (3391) واحمد (3/9771)
840- ابوداؤد فی آداب النوم

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کے وقت سونا ہے''۔

(841) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: ''لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ'' قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: ''الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ'' رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: نبوت میں سے صرف خوشخبری دینے والی چیزیں باقی رہ گئی ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا خوشخبری دینے والی چیزوں سے مراد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: سچے خواب۔

(842) وَعَنْهُ : اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِیْ رِوَايَةٍ : ''اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا، اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا'' .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب زمانہ قریب آ جائے گا تو مومن کے خواب جھوٹے نہیں ہوں گے اور مومن کا خواب نبوت کا 46 واں حصہ ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سب سے زیادہ سچے خواب اس کے ہوں گے جو سب سے زیادہ سچا ہوگا۔

(843) وَعَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَيَرَانِیْ فِی الْيَقَظَةِ - اَوْ كَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْيَقَظَةِ - لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطٰنُ بِیْ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری کے عالم میں دیکھ لے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) گویا اس نے مجھے بیداری کے عالم میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

(844) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : ''اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا، فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا، وَلْيُحَدِّثْ بِهَا

وَفِیْ رِوَايَةٍ : فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ وَاِذَا رَاٰى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ، فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ الشَّيْطٰنِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا، وَلَا يَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ ؛ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اور اسے اللہ کی حمد بیان کرنی چاہئے اور اس خواب کو بیان کر دینا چاہئے۔

841- اخرجہ البخاری (6990)

842- اخرجہ البخاری (7017) ومسلم (2663) وابوداؤد (5019) والترمذی (2270)

843- اخرجہ البخاری (110) ومسلم (6266) وابوداؤد (5023) وابن حبان (6051) واحمد (3/7556)

844- اخرجہ البخاری (6985) والترمذی (3464) والنسائی (899) ومسلم (4/2261)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ خواب صرف اس کے سامنے بیان کرنا چاہئے جو شخص اسے پسند ہو اور جب اس کے برعکس خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہوگا۔ اسے اس کے شر سے پناہ مانگی چاہئے اور اس کا تذکرہ کسی سے نہیں کرنا چاہئے وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(845) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ - وَفِیْ رِوَايَةٍ : الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ - مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ، فَمَنْ رَّاٰى شَيْئًا يَّكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهٖ ثَلَاثًا، وَّلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطٰنِ ؛ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

''النَّفْثُ'' : نَفْخٌ لَّطِيْفٌ لَّا رِيْقَ مَعَهُ .

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سچے خواب' اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور بُرے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں' جو کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اسے شیطان کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے تو یہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

''النفث'' ایسی ہلکی پھونک جس کے ساتھ تھوک نہ ہو۔

(846) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ''اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلَاثًا، وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثَلَاثًا، وَّلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ كَانَ عَلَيْهِ'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' اگر کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دینا چاہئے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی تین مرتبہ پناہ مانگنی چاہئے اور جس پہلو کے بل وہ سو رہا تھا اسے تبدیل کر لینا چاہئے۔

(847) وَعَنْ اَبِی الْاَسْقَعِ وَاثِلَةَ بن الْاَسْقَعِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ''اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰى اَنْ يَّدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ، اَوْ يُرِیَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ ، اَوْ يَقُوْلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ'' رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧✧ حضرت ابواسقع واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بڑا جھوٹا الزام یہ ہے' کوئی شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کرے یا اپنی آنکھ کو وہ چیز دکھائے جو اس نے نہیں دیکھی (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) یا اللہ کے رسول کے بارے میں وہ بات بیان کرے جو انہوں نے ارشاد نہیں فرمائی۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

845- اخرجہ مالک (1874) واحمد (8/22646) والبخاری (3292) ومسلم (2261) وابن حبان (6059) والدارمی (2/124) والحمیدی (418) والبیہقی فی الادب (987)

846- اخرجہ مسلم (2262) وابوداؤد (5025) وابن حبان (3905)

847- اخرجہ احمد (5/16008) والبخاری (3509) وابن حبان (32) والحاکم (4/8204)

(5) كِتَابُ السَّلَامِ

سلام کا بیان

بَابُ فَضْلِ السَّلَامِ وَالْاَمْرِ بِاِفْشَائِهٖ

باب **131**: سلام کی فضیلت اور اسے عام کرنے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ﴾ (النور : 27)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! ایسے گھروں میں جو تمہارے گھر نہ ہوں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لو (اور اجازت لیتے ہوئے) انہیں سلام نہ کرو'۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ﴾ (النور : 61)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب تم گھر میں داخل ہو تو اپنے اوپر سلام کرو' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحیت ہوگی' جو برکت والی اور پاکیزہ ہوگی'۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ﴾ (النساء : 86)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور جب تم سلام کرو تو جواب میں اس سے بہتر (سلام کا جواب) دو یا وہی دے دو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :

﴿ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ ﴾

(الذاریات : 25-24) .

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس ابراہیم کے پاس معزز مہمانوں کی خبر نہیں آئی جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے: سلام ہو' اس نے جواب دیا: (تمہیں بھی) سلام ہو''۔

(848) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

848-اخرجہ احمد (2/6592) والبخاری (12) ومسلم (39) وابوداؤد (5194) والنسائی (5015) وابن ماجہ (3253) وابن حبان (505)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: "تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کسی شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کون سا اسلام بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارا کھانا کھلانا اور ہر واقف اور ناواقف شخص کو سلام کرنا۔

(849) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ نَفَرٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ ؛ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ . فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوْا : السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَزَادُوْهُ : وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق کر دیا تو فرمایا جاؤ ان کو سلام کرو۔ یہ حکم ان فرشتوں کے بارے میں تھا جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور تم وہ سننا جو وہ تمہیں جواب دیں گے یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا جواب دینے کا طریقہ ہوگا۔ آدم نے اسلام علیکم کہا تو ان فرشتوں نے کہا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ علیہ۔ ان فرشتوں نے رحمۃ اللہ علیہ کا اضافہ کر دیا۔

(850) وَعَنْ اَبِيْ عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ : بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ، وَنَصْرِ الضَّعِيْفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُوْمِ، وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، هٰذَا لَفْظُ اِحْدٰى رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ .

✧✧ حضرت ابوعمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا۔ بیمار کی عیادت کرنا' جنازے کے ساتھ جانے کا' چھینکنے والے کو جواب دینا' کمزور کی مدد کرنا' مظلوم کی مدد کرنا' سلام پھیلانے کا اور قسم پوری کروانا (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کی ایک روایت کے ہیں۔

(851) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو کیا میں تمہاری ایسی چیز کی طرف رہنمائی کروں اگر تم وہ کر لو گے تو آپس میں محبت ہو جائیگی تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ۔

849-اخرجہ احمد (3/8177) وعبدالرزاق (19435) والبخاری (3326) ومسلم (2841) وابن حبان (6162)

850-باب تعظیم حرمات المسلمین کے تحت تخریج آ چکی۔

851-باب فضل الحب فی اللہ والحث علیہ کے تحت تخریج گزر چکی۔

(852) وَعَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: "یَا اَیُّهَا النَّاسُ، اَفْشُوا السَّلَامَ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْاَرْحَامَ، وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِیَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ".

✧✧ حضرت ابو یوسف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا "اے لوگو اسلام کو پھیلاؤ' لوگوں کو کھانا کھلاؤ' رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھو اور اس وقت نماز ادا کرو جب لوگ سو رہے ہوں تو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے"۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے۔

(853) وَعَنِ الطُّفَیْلِ بْنِ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ: اَنَّهٗ کَانَ یَاْتِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَیَغْدُوْا مَعَهٗ اِلَی السُّوْقِ، قَالَ: فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَی السُّوْقِ، لَمْ یَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ عَلٰی سَقَّاطٍ وَّلَا صَاحِبِ بَیْعَةٍ، وَّلَا مِسْکِیْنٍ، وَّلَا اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَیْهِ، قَالَ الطُّفَیْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَوْمًا، فَاسْتَتْبَعَنِیْ اِلَی السُّوْقِ، فَقُلْتُ لَهٗ: مَا تَصْنَعُ بِالسُّوْقِ، وَاَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَی الْبَیْعِ، وَلَا تَسْاَلُ عَنِ السِّلَعِ، وَلَا تَسُوْمُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِیْ مَجَالِسِ السُّوْقِ؟ وَاَقُوْلُ: اجْلِسْ بِنَا هَاهُنَا نَتَحَدَّثُ، فَقَالَ: یَا اَبَا بَطْنٍ - وَکَانَ الطُّفَیْلُ ذَا بَطْنٍ - اِنَّمَا نَغْدُوْا مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ، فَنُسَلِّمُ عَلٰی مَنْ لَّقِیْنَاهُ.

رَوَاهُ مَالِكٌ فِی الْمُوَطَّاِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ.

✧✧ حضرت طفیل بن اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آتے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ انہیں ساتھ لے کر بازار کی طرف چلے جاتے تھے جب ہم بازار کی طرف جاتے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جس بھی کباڑیے یا کسی چیز کو فروخت کرنیوالے یا کسی غریب کے پاس سے گزرتے یا جس شخص کے پاس سے بھی گزرتے اسے سلام کرتے تھے۔ طفیل کہتے ہیں ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو وہ مجھے ساتھ لے کر بازار کی طرف جانے لگے تو میں نے ان سے کہا بازار میں آپ کیا کرتے ہیں' آپ نہ کسی فروخت کرنیوالے کے پاس ٹھہرتے ہیں نہ کوئی سامان خریدتے ہیں نہ کوئی سودے بازی کرتے ہیں نہ بازار کی کسی محفل میں بیٹھتے ہیں' میں نے کہا آپ یہیں بیٹھیں ہم بات چیت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا: او موٹے' راوی بیان کرتے ہیں' حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کا جسم موٹا تھا' ہم اس لئے جاتے ہیں تاکہ ہم ہر اس شخص سے سلام کریں جس سے ہماری ملاقات ہوتی ہے۔

اس حدیث کو امام مالک نے "مؤطاء" میں صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

852- اخرجه احمد (9/23845) والترمذی (2493) وابن ماجه (1334) والحاکم (3/4283) والدارمی (1460)

853- اخرجه مالک (1793)

بَابُ کَیْفِیَّةِ السَّلَامِ

باب 132: سلام کا طریقہ

یُسْتَحَبُّ اَنْ یَّقُوْلَ الْمُبْتَدِءُ بِالسَّلَامِ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ. فَیَاْتِ بِضَمِیْرِ الْجَمْعِ، وَاِنْ کَانَ الْمُسَلَّمُ عَلَیْهِ وَاحِدًا، وَّیَقُوْلُ الْمُجِیْبُ: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ، فَیَاْتِیْ بِوَاوِ الْعَطْفِ فِیْ قَوْلِهٖ: وَعَلَیْکُمْ

یہ بات مستحب ہے' سلام میں آغاز کرنے والا اسلام وعلیکم ورحمت اللہ و برکاتہ کہے' یعنی وہ جمع کا صیغہ استعمال کرے اگرچہ جس کو سلام کیا جا رہا ہے وہ اکیلا شخص ہو جواب دینے والا شخص یہ کہے وعلیکم سلام ورحمت اللہ وبرکاتہ یعنی وہ یہاں وعلیکم میں عطف کے لئے "و" استعمال کرے گا۔

(854) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، فَرَدَّ عَلَیْهِ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "عَشْرٌ" ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ عَلَیْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: "عِشْرُوْنَ" ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ، فَرَدَّ عَلَیْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: "ثَلَاثُوْنَ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور السلام علیکم کہا' نبی اکرم ﷺ نے اسے جواب دیا: پھر وہ بیٹھ گیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے دس نیکیاں ملی ہیں پھر ایک اور صاحب آئے' انہوں نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا' نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی جواب دیا: وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملی ہیں پھر ایک اور صاحب آئے اور انہوں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا نبی اکرم ﷺ نے اسے جواب دیا: اور جب وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(855) وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "هٰذَا جِبْرِیْلُ یَقْرَاُ عَلَیْكِ السَّلَامَ" قَالَتْ: قُلْتُ: وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَهٰکَذَا وَقَعَ فِیْ بَعْضِ رِوَایَاتِ الصَّحِیْحَیْنِ: "وَبَرَکَاتُهٗ" وَفِیْ بَعْضِهَا بِحَذْفِهَا، وَزِیَادَةُ الثِّقَةِ مَقْبُوْلَةٌ.

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: یہ جبریل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے جواب دیا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (متفق علیہ)

854- اخرجه ابو داؤد (5196) والترمذی (2689) والبخاری (986) والترمذی (2706) والنسائی (10200) والحمیدی (1162) وابن حبان (403)

855- اخرجه البخاری (3217) ومسلم (2447) وابوداؤد (5232) والترمذی (2693) وابن ماجه (3696)

صحیحین کی بعض روایات میں اسی طرح منقول ہے۔ و برکاتہ اور بعض روایات میں یہ منقول نہیں ہے تاہم ثقہ راوی کا اضافہ مقبول ہوتا ہے۔

(856) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تكلم بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفهَمَ عَنْهُ، وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سلم عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

وَهٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰى مَا اِذَا كَانَ الْجَمْعُ كَثِيْرًا

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کرتے تھے تو اسے تین مرتبہ دہرایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کی بات اچھی طرح سمجھ میں آجاتی تھی اور جب آپ کسی قوم کے پاس تشریف لاتے تھے تو انہیں تین مرتبہ سلام کیا کرتے تھے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ اس صورت پر محمول ہوگا جب حاضرین کی تعداد زیادہ ہو۔

(857) وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطويل، قَالَ: كُنَّا نَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهُ مِنَ اللَّبَنِ، فَيَجِيْءُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَّا يُوْقِظُ نَائِمًا، وَّيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ، فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

✧✧ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اپنی طویل حدیث میں یہ بات بیان کرتے ہیں' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کے حصے کا دودھ رکھا کرتے تھے۔ آپ رات کے وقت تشریف لایا کرتے تھے اور آپ سلام کیا کرتے تھے۔ اس طرح کہ کسی سوئے ہوئے کو بیدار نہیں کیا کرتے تھے اور بیدار لوگوں کو آواز پہنچا دیا کرتے تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے اسی طرح سلام کیا جس طرح آپ کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(858) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا، وَّعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَآءِ قُعُوْدٌ، فَاَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" ۔

وَهٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَمَعَ بَيْنَ اللَّفْظِ وَالْاِشَارَةِ، وَيُؤَيِّدُهٗ اَنَّ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ : فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ۔

✧✧ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں سے گزرے وہاں کچھ خواتین بیٹھی ہوئی تھیں آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارے کے ذریعے انہیں سلام کیا۔

856- اخرجہ البخاری (94) والترمذی (2723)

857- اخرجہ مسلم (2055) والترمذی (2719) والنسائی (325)

858- اخرجہ ابوداؤد (5204) والترمذی (2697) وابن ماجہ (3701) والبخاری (1074)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ اس صورت پر محمول ہوگی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ اور اشارے دونوں سے سلام کیا۔

(859) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَاَهُمْ بِالسَّلَامِ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ، ورَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بَنَحْوِهٖ وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" ۔ وَقَدْ ذُكِرَ بَعْدَهٗ ۔

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بہترین اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طریقے سے نقل کیا ہے اور یہ فرمایا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

(860) وَعَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ : عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ قَالَ: "لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ ؛ فَاِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ"، وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهٖ ۔

✧✧ حضرت ابوجری ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: علیک السلام یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: علیک السلام نہ کہو کیونکہ علیک السلام مردوں کو سلام کرنے کا طریقہ ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس سے پہلے یہ حدیث مفصل طور پر گزر چکی ہے۔

بَابُ اٰدَابِ السَّلَامِ

باب 133: سلام کے آداب کا بیان

(861) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ : "وَالصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ" ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سوار شخص پیدل کو سلام کرے اور پیدل شخص بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: چھوٹا شخص بڑے کو سلام کرے۔

860- کتاب اللباس میں تخریج گزر چکی۔

861- اخرجہ احمد (3/10629) والبخاری (6231) ومسلم (2160) ابوداؤد (5198) والترمذی (2703) وابن حبان (497)

(862) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ صُدَیِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَاَهُمْ بِالسَّلَامِ"
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ.
وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ اَيُّهُمَا يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ؟، قَالَ: "اَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ تَعَالٰى" قَالَ التِّرْمِذِيُّ: "هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ".

✧✧ حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرے''۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے جید اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے' عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! دو شخص ملتے ہیں ان دونوں میں سے کسے سلام کرنا چاہیے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اِعَادَةِ السَّلَامِ عَلٰى مَنْ تَكَرَّرَ لِقَاؤُهٗ عَلٰى قُرْبٍ بِاَنْ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ دَخَلَ فِی الْحَالِ، اَوْ حَالَ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ وَنَحْوُهَا

باب 134: سلام کی تکرار مستحب ہے' اس شخص کے لئے جس سے دوبارہ ملاقات ہو خواہ جلدی ہو جائے' یعنی وہ اندر جائے اور پھر باہر آ جائے یا وہ تھوڑی دیر پہلے اندر گیا ہو یا ان دونوں کے درمیان درخت یا کوئی اور چیز آڑ بن گئی ہو

(863) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ حَدِيْثِ الْمُسِیْءِ صَلَاتَهٗ: اَنَّهٗ جَاءَ فَصَلّٰى، ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: "اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" فَرَجَعَ فَصَلّٰى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز میں غلطی کرنیوالے کی حدیث میں یہ بات روایت کرتے ہیں۔ وہ آیا اس نے نماز ادا کی پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: تم واپس جاؤ اور

862-اخرجہ ابوداؤد (5197) الترمذی (2703)

863-اخرجہ البخاری (757) ومسلم (397) وابوداؤد (856) والنسائی (883) وابن ماجہ (1060) والترمذی (303) وابن حبان (1890) وابن خزیمہ (590) والبیہقی (122/2)

نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی وہ واپس گیا۔ اس نے نماز ادا کی پھر آیا نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا۔ یہاں تک کہ اس نے ایسا تین مرتبہ کیا۔ (متفق علیہ)

(864) وَعَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا لَقِیَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ، اَوْ جِدَارٌ، اَوْ حَجَرٌ، ثُمَّ لَقِيَهُ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا پتھر آ جائے اور وہ پھر اسے ملے تو پھر اسے سلام کرے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ

باب 135: جو شخص اپنے گھر میں داخل ہو اس کے لئے سلام کرنا مستحب ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً﴾ (النور: 61).

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے آپ کو سلام کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا ہے جو برکت والی ہے اور پاکیزہ ہے''۔

(865) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا بُنَیَّ، اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ، فَسَلِّمْ، يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ، وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ"
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ".

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو سلام کرو یہ تمہارے لیے برکت کا باعث ہوگا اور تمہارے گھر والوں کے لئے بھی برکت کا باعث ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب 136: بچوں کو سلام کرنا

(866) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

864-اخرجہ ابوداؤد (5200)

865-اخرجہ الترمذی (2707)

866-اخرجہ البخاری (6247) ومسلم (2168) والترمذی (2705) والنسائی (330) وابوداؤد (5202) وابن ماجہ (3700) وابن حبان (459) والدارمی (276/2)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے' وہ بچوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کیا اور یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

بَابُ سَلَامِ الرَّجُلِ عَلٰى زَوْجَتِهٖ وَالْمَرْاَةِ مِنْ مَّحَارِمِهٖ وَعَلٰى اَجْنَبِيَّةٍ وَّاَجْنَبِيَّاتٍ لَّا يَخَافُ الْفِتْنَةَ بِهِنَّ وَسَلَامِهِنَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ

باب **137**: آدمی کا اپنی بیوی کو یا عورت کا اپنے محرم رشتے دار کو یا اجنبی عورت کو یا اجنبی عورتوں کو سلام کرنا جبکہ فتنے کا اندیشہ نہ ہو' اسی طرح ان خواتین کا اسی شرط کے ہمراہ سلام کرنا

(867) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ فِيْنَا امْرَاَةٌ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ - تَاْخُذُ مِنْ اُصُوْلِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي الْقِدْرِ، وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِيْرٍ، فَاِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ، وَانْصَرَفْنَا، نُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَتُقَدِّمُهُ اِلَيْنَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

قَوْلُهُ: "تُكَرْكِرُ" اَيْ: تَطْحَنُ .

✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمارے درمیان ایک خاتون تھیں' اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' ہمارے درمیان ایک بوڑھی عورت تھی جو چقندر کی شاخیں لے لیا کرتی تھی اور انہیں ہنڈیا میں ڈال دیتی تھی اور اس میں کچھ جو کے دانے پیس کر ڈال دیتی تھی۔ جب ہم جمعہ پڑھ کر واپس آتے تھے تو اسے سلام کیا کرتے تھے تو وہ کھانا ہمارے آگے رکھ دیا کرتی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

"تکرکر" یعنی وہ اسے پیس لیتی تھی۔

(868) وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ . . . وَذَكَرَتِ الْحَدِيْثَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧ حضرت سیدہ اُم ہانی فاختہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ اس وقت غسل کر رہے تھے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے پاس پردہ تان رکھا تھا۔ میں نے آپ کو سلام کیا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

(869) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ

867-اخرجہ البخاری (938) وابو داؤد (1086) والترمذی (525) وابن حبان (5307) وابن ابی شیبۃ (106/2) وابن ماجہ (1099) والطبرانی (5787) والبیہقی (241/3)

868-احمد (10/26962) والبخاری (280) ومسلم (336) والنسائی (225) وابن ماجہ (460)

869-اخرجہ احمد (7621) ومسلم (2167) ابو داؤد (5205) والترمذی (1602) والبخاری (1103) وابن حبان (500) وعبد الرزاق (19457) والبیہقی (203/9)

فَسَلَّمَ عَلَيْنَا .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ"،

وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوُدَ . وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا، وَعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَآءِ قُعُوْدٌ، فَاَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ .

✧ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ہمارے' کچھ خواتین کے' پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔

ترمذی کے یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک دن مسجد میں سے گزرے وہاں کچھ خواتین بیٹھی ہوئی تھیں تو آپ نے اپنے ہاتھ کے (اشارے کے) ذریعے انہیں سلام کیا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ ابْتِدَائِنَا الْكَافِرَ بِالسَّلَامِ وَكَيْفِيَّةِ الرَّدِّ عَلَيْهِمْ وَاسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلٰى اَهْلِ مَجْلِسٍ فِيْهِمْ مُّسْلِمُوْنَ وَكُفَّارٌ

باب **138**: کافر کو پہلے سلام کرنا حرام ہے اور انہیں جواب کیسے دیا جائے گا جس محفل میں مسلمان اور کفار موجود ہوں انہیں سلام کرنا مستحب ہے

(870) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَبْدَاُوا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ، فَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام میں پہل نہ کرو جب تمہارا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ راستے میں سامنا ہو تو انہیں زیادہ تنگ راستے پر جانے پر مجبور کرو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(871) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

870-اخرجہ احمد (3/7621) ومسلم (2167) وابو داؤد (5205) والترمذی (1602) والبخاری (1103) وابن حبان (500) وعبد الرزاق (19457) والبیہقی (203/9)

871-اخرجہ البخاری (6258) ومسلم (2163) وابو داؤد (5207) والترمذی (3301) وابن حبان (503) والنسائی (386) والطیالسی (2069) واحمد (4/11948)

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم جواب میں ''وعلیکم'' کہو۔

(872) وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ - عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ - وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور مشرکین جو بتوں کے پجاری تھے اور یہودی موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا۔ (متفق علیہ)

بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ اِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ وَفَارَقَ جُلَسَاءَهٗ اَوْ جَلِيْسَهٗ

باب **139**: جب کوئی شخص محفل سے کھڑا ہو یا اپنے ساتھی یا ساتھیوں سے جدا ہونے لگے تو سلام کرنا مستحب ہے

(873) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ"
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی محفل میں پہنچے تو سلام کرے اور جب اٹھنے لگے تو پھر سلام کرے کیونکہ پہلا دوسرے سے زیادہ حقدار نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ وَاٰدَابِهٖ

باب **140**: اجازت طلب کرنا اور اس کے آداب کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا ﴾ (النور : 27)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! ایسے گھروں میں جو تمہارے گھر نہ ہوں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لو (اور اجازت لیتے ہوئے) انہیں سلام نہ کرو''۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

﴿ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ﴾ (النور : 59) .

872- بخاری (4566) مسلم (1798) نسائی فی المغازی' ترمذی فی الاستیذان' (اطراف مزی)

873- اخرجہ احمد (3/7145) وابوداؤد (5208) والترمذی (2715) والنسائی (10200) وابن حبان (494)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب تمہارے بچے بالغ ہو جائیں تو وہ بھی اجازت مانگیں' جیسے اُن سے پہلے والے (یعنی بڑے) اجازت مانگتے ہیں''۔

(874) عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "الاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین مرتبہ اجازت مانگی جائیگی اگر تمہیں اجازت مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلے جاؤ۔ (متفق علیہ)

(875) وَعَنْ سهلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنَّمَا جُعِلَ الْاسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اجازت لینے کا حکم اسی لیے دیا گیا ہے تاکہ (گھر میں موجود افراد پر) نگاہ نہ پڑے۔ (متفق علیہ)

(876) وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بيتٍ، فَقَالَ: ءَاَلِجُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهٖ : "اُخْرُجْ اِلٰى هٰذَا فَعَلِّمْهُ الْاسْتِئْذَانَ، فَقُلْ لَّهٗ : قُلِ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، ءَاَدْخُل؟" فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، ءَاَدْخُل؟ فَاَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فدخلَ .
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٌ .

✧✧ حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے ہمیں یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ اس وقت گھر میں موجود تھے۔ انہوں نے دریافت کیا 'کیا میں اندر آ جاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم سے کہا تم باہر اس کے پاس جاؤ اور اسے اجازت لینے کا طریقہ بتاؤ اور اسے بتاؤ کہ تم کہو' السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟ اس شخص نے یہ بات سن لی' تو وہ بولا السلام علیکم! کیا میں اندر آ جاؤں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اندر آنے کی اجازت دی تو وہ اندر آ گیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(877) عَنْ كِلْدَةَ بْنِ الْحَنْبل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ

874- اخرجہ مالک (1797) احمد (4/11029) والبخاری (6648) ومسلم (2153) وابوداؤد (5180) والترمذی (2699) وابن ماجہ (3706) وابن حبان (5810) والطیالسی (2164) وعبدالرزاق (19423) والبیہقی (339/8)

875- بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' عبدالرزاق 19431' داری 197/2' ابن ابی شیبہ 756' بخاری ادب مفرد 1070' طبرانی 5663' بیہقی 338/8

876- اخرجہ ابوداؤد (5177) واسنادہ صحیح

877- صحیح الاسناد اخرجہ احمد (5/15425) وابوداؤد (5176) والترمذی (2719) والنسائی (4/6735)

وَلَمْ اُسَلِّمْ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : "اِرْجِعْ فَقُلْ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، ءَاَدْخُلُ؟"
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِیْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں اندر آیا اور میں نے سلام نہیں کیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور کہو السلام علیکم! کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ بَیَانِ اَنَّ السُّنَّۃَ اِذَا قِیْلَ لِلْمُسْتَاْذِنِ: مَنْ اَنْتَ ؟ اَنْ یَّقُوْلُ : فُلَانٌ، فَیُسَمِّیْ نَفْسَہٗ بِمَا یُعْرَفُ بِہٖ مِنْ اِسْمٍ اَوْ کُنْیَۃٍ وَّکَرَاھَۃِ قَوْلِہٖ : "اَنَا" وَنَحْوِھَا

باب **141**: اس بات کی وضاحت: سنت یہ ہے' جب اجازت دینے والا شخص دریافت کرے کہ کون ہے؟ تو آدمی جواب دے کہ فلاں ہوں' یعنی اپنا نام بتائے جس کے ذریعے اس کی پہچان ہو یا جس کنیت کے ذریعے اس کی پہچان ہوتی ہو (وہ بیان کرے) اور "میں ہوں" کہنا مکروہ ہے

(**878**) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ حَدِیْثِہِ الْمَشْھُوْرِ فِی الْاِسْرَآءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : "ثُمَّ صَعَدَ بِیْ جِبْرِیْلُ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِیْلَ : مَنْ ھٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِیْلُ، قِیْلَ : وَمَنْ مَّعَکَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، ثُمَّ صَعِدَ اِلَی السَّمَآءِ الثَّانِیَۃِ فَاسْتَفْتَحَ، قِیْلَ : مَنْ ھٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِیْلُ، قِیْلَ : وَمَنْ مَّعَکَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ وَّالثَّالِثَۃِ وَالرَّابِعَۃِ وَسَائِرِھِنَّ وَیُقَالُ فِیْ بَابِ کُلِّ سَمَآءٍ : مَنْ ھٰذَا؟ فَیَقُوْلُ : جِبْرِیْلُ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی مشہور حدیث میں جو شب معراج کے بارے میں ہے' بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر جبریل مجھے ساتھ لے کر آسمان دنیا پر چڑھے اس کا دروازہ کھلوایا تو دریافت کیا گیا کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جبریل! دریافت کیا گیا آپ کے ساتھ کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد (ﷺ)! پھر وہ مجھے ساتھ لے کر دوسرے آسمان پر چڑھے اور اس کا دروازہ کھولنے کے لئے کہا تو دریافت کیا گیا کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جبریل دریافت کیا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ حضرت محمد (ﷺ) اسی طرح تیسرے' چوتھے اور تمام آسمانوں پر ہر آسمان کے دروازے پر یہی پوچھا گیا کہ کون ہے تو انہوں نے جواب دیا: جبریل (متفق علیہ)

(**879**) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: خَرَجْتُ لَیْلَۃً مِّنَ اللَّیَالِیْ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ وَحْدَہٗ، فَجَعَلْتُ اَمْشِیْ فِیْ ظِلِّ الْقَمَرِ، فَالْتَفَتَ فَرَاٰنِیْ، فَقَالَ: "مَنْ ھٰذَا؟" فَقُلْتُ : اَبُوْ ذَرٍّ . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ .

878- اخرجہ احمد (6/17850) والبخاری (3207) ومسلم (164) والنسائی (774) وابن حبان (48) وابوعوانۃ (120/1) والبیہقی (377/2)

879- بخاری فی الاستقراض والاستیذان' مسلم فی الزکاۃ' ترمذی فی الایمان' نسائی فی الیوم واللیلہ

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک رات میں باہر نکلا تو نبی اکرم ﷺ تنہا چل رہے تھے میں نے چاند کے سائے میں چلنا شروع کر دیا۔ آپ نے مڑ کر مجھے دیکھا اور فرمایا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: ابوذر (متفق علیہ)

(**880**) وَعَنْ اُمِّ ھَانِیءٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، قَالَتْ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَۃُ تَسْتُرُہٗ، فَقَالَ: "مَنْ ھٰذِہٖ؟" فَقُلْتُ : اَنَا اُمُّ ھَانِیءٍ . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ .

✧✧ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ اس وقت غسل کر رہے تھے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ تانا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت کیا کون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں ام ہانی ہوں۔ (متفق علیہ)

(**881**) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: "مَنْ ھٰذَا؟" فَقُلْتُ : اَنَا، فَقَالَ: "اَنَا، اَنَا !" کَاَنَّہٗ کَرِھَھَا . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دروازے پر دستک دی۔ آپ نے دریافت کیا کون ہے۔ میں نے عرض کی: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں ہوں' میں ہوں' گویا آپ نے اس بات کو ناپسند کیا۔ (متفق علیہ)

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَکَرَاھِیَۃِ تَشْمِیْتِہٖ اِذَا لَمْ یَحْمَدِ اللّٰہَ تَعَالٰی وَبَیَانِ اٰدَابِ التَّشْمِیْتِ وَالْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

باب **142**: چھینکنے والے کو جواب دینا جب اس نے اللہ کی حمد بیان کی ہو مستحب ہے اور جب اس نے حمد نہ بیان کی ہو تو اس وقت جواب دینا مکروہ ہے' چھینکنے کا جواب دینے کے آداب کا بیان اور جماہی وغیرہ کا حکم

(**882**) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ : اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَیَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ وَحَمِدَ اللّٰہَ تَعَالٰی کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَہٗ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ : یَرْحَمُکَ اللّٰہُ، وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا ھُوَ مِنَ الشَّیْطٰنِ، فَاِذَا تَثَائَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّہٗ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا تَثَائَبَ ضَحِکَ مِنْہُ الشَّیْطٰنُ" رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ .

880- احمد (10/26962) والبخاری (280) ومسلم (336) والنسائی (225) وابن ماجہ (460)

881- اخرجہ احمد (5/14446) والبخاری (6250) ومسلم (2155) وابوداؤد (5187) والترمذی (2711) والنسائی (6/10160) وابن ماجہ (3709) وابن حبان (5808) والبیہقی (340/8)

882- اخرجہ احمد (3/7602) والبخاری (3289) وابوداؤد (5028) والنسائی (214) وابن حبان (598) والطیالسی (2315) والبخاری (928) والحاکم (4/7683)

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے تو جب کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو ہر مسلمان پر لازم ہے جس نے اس حمد کو سنا ہو کہ وہ اسے جواب میں کہے۔ یرحمک اللہ (اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے) جہاں تک جماہی کا تعلق ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے تو جب کسی شخص کو جماہی آئے جہاں تک ہو سکے وہ اسے روکنے کی کوشش کرے کیونکہ جب کوئی شخص جماہی لیتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

(883) وَعَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ . فَاِذَا قَالَ لَهٗ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَلْيَقُلْ : يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو چھینک آئے تو وہ الحمدللہ کہے اور اس کا بھائی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس کا ساتھی "یرحمک اللہ" کہے جب وہ اسے "یرحمک اللہ" کہے تو پہلے شخص کو یہ کہنا چاہئے۔ "يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھے اور تمہارے معاملات درست کرے)۔

(884) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : "اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ، فَاِنْ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو تم اسے جواب دو اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہ کرے تو تم اسے جواب نہ دو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

(885) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ، فَقَالَ الَّذِيْ لَمْ يُشَمِّتْهُ : عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهٗ، وَعَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ؟ فَقَالَ: "هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے چھینکا۔ آپ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا: اور دوسرے کو جواب نہیں دیا جس کو آپ نے جواب نہیں دیا تھا اس نے عرض کی: فلاں شخص نے چھینکا تو آپ نے اسے جواب دے دیا۔ جب میں نے چھینکا تو آپ نے جواب نہیں دیا۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ

883- اخرجہ البخاری (6224)

884- اخرجہ احمد (7/19716) ومسلم (2992)

885- اخرجہ احمد (4/11962) والبخاری (2621) ومسلم (2991) وابو داؤد (5039) وابن حبان (600) والطیالسی (2052) وابن ماجہ (3713) وعبدالرزاق (19678) والدارمی (283/2) والحمیدی (1208)

کی حمد بیان کی تھی اور تم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی تھی۔

(886) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهٗ اَوْ ثَوْبَهٗ عَلٰى فِيْهِ، وَخَفَضَ اَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ . شَكَّ الرَّاوِيْ .
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب چھینکتے تھے تو آپ اپنا ہاتھ یا کپڑا اپنے منہ پر رکھ لیتے تھے اور آواز کو پست کر دیتے تھے۔

راوی کو شک ہے' اس میں لفظ "خفض" اور "غضّ" میں سے کون سا استعمال ہوا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(887) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرْجُوْنَ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُمْ : يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَيَقُوْلُ : "يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ"
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" .

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' یہود نبی اکرم ﷺ کے سامنے چھینک مارا کرتے تھے۔ انہیں یہ آرزو ہوتی تھی کہ نبی اکرم ﷺ ان سے یہ کہیں: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' لیکن آپ یہ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے معاملات کو ٹھیک کر دے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(888) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فِيْهِ ؛ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو جماہی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُصَافَحَةِ عِنْدَ اللِّقَاءِ وَبَشَاشَةِ الْوَجْهِ وَتَقْبِيْلِ يَدِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَتَقْبِيْلِ وَلَدِهٖ شَفَقَةً وَّمُعَانَقَةِ الْقَادِمِ مِنْ سَفَرٍ وَّكَرَاهِيَةِ الْاِنْحِنَاءِ

باب 143: ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا اور خندہ پیشانی کا مستحب ہونا

886- اخرجہ ابوداؤد (5029) والترمذی (2745) واسنادہ حسن

887- اخرجہ احمد (6/19603) وابوداؤد (5038) والترمذی (2739) والنسائی (233)

888- مسلم (2995)' احمد (4/11889)' ابوداؤد مگر اس میں الفاظ کا ذرا سا فرق ہے' ابن ماجہ۔

کسی شخص کا کسی نیک آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینا' اپنی اولاد پر شفقت کا اظہار کرتے ہوئے اسے بوسہ دینا' سفر سے آنے والے شخص کے گلے ملنا مستحب ہے اور جھکنا مکروہ ہے۔

(889) عَنْ اَبِی الْخَطَّابِ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسٍ: اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ .

✧✧ حضرت ابوقتادہ ؓ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس ؓ سے دریافت کیا' کیا نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں مصافحے کا رواج تھا انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس حدیث کو امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔

(890) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا جَآءَ اَهْلُ الْيَمَنِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ جَآءَ كُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ" وَهُمْ اَوَّلُ مَنْ جَآءَ بِالْمُصَافَحَةِ .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

✧✧ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں جب اہل یمن آئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں۔

(راوی کہتے ہیں) یہ وہ پہلے لوگ تھے جو مصافحہ کی رسم لے کر آئے تھے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(891) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مُّسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّفْتَرِقَا" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ .

✧✧ حضرت براء ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی دو مسلمان ملتے ہیں اور وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کی بخشش ہو جاتی ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ؒ نے روایت کیا ہے۔

(892) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى اَخَاهُ، اَوْ صَدِيْقَهٗ، اَيَنْحَنِیْ لَهٗ؟ قَالَ: "لَا" . قَالَ: اَفَيَلْتَزِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ؟ قَالَ: "لَا" قَالَ: فَيَاْخُذُ بِيَدِهٖ وَيُصَافِحُهٗ؟ قَالَ: "نَعَمْ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ایک شخص اپنے بھائی

889-اخرجہ البخاری (2663)

890-اخرجہ ابوداؤد (5213)

891-اخرجہ احمد (6/18572) وابوداؤد (5212) والترمذی (2727) وابن ماجہ (3703)

892-اخرجہ احمد (6/18114) والترمذی (2742) والنسائی (4089) وابن ماجہ (3705)

سے ملتا ہے یا دوست سے ملتا ہے تو کیا وہ اس کے سامنے جھکے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں اس نے دریافت کیا' کیا وہ اسے گلے لگا کر اسے بوسہ دے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں اس نے دریافت کیا کیا وہ اس کا ہاتھ تھام کر اس سے مصافحہ کرے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں!

اس حدیث کو امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(893) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ يَهُوْدِیٌّ لِصَاحِبِهٖ: اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِیِّ، فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ . . . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى قَوْلِهٖ: فَقَبَّلَا يَدَهٗ وَرِجْلَهٗ، وَقَالَا: نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِیٌّ .

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَغَيْرُهٗ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ .

✧✧ حضرت صفوان بن عسال ؓ بیان کرتے ہیں ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا میرے ساتھ ان نبی کے پاس چلو وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں نے آپ سے نونشانیوں کے بارے میں دریافت کیا، اس کے بعد پوری حدیث ہے۔ جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک اور قدم مبارک کو بوسہ دیا اور کہا ہم یہ گواہی دیتے ہیں' آپ نبی ہیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی ؒ نے روایت کیا ہے اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی صحیح اسانید کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(894) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قِصَّةً، قَالَ فِيْهَا: فَدَنَوْنَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْنَا يَدَهٗ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ .

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک واقعے کے بارے میں فرماتے ہیں: جب ہم نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوئے تو ہم نے نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(895) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِیْ، فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَامَ اِلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ ثَوْبَهٗ، فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ .

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں حضرت زید بن حارثہ ؓ مدینہ منورہ آئے، نبی اکرم ﷺ اس وقت میرے ہاں موجود تھے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، نبی اکرم ﷺ اٹھ کر ان کی طرف گئے

893-اخرجہ احمد (2/5902) ابوداؤد (6247) والترمذی (1722) وابن ماجہ (3704) والبیہقی (101/7)

894-اخرجہ احمد (2/5902) والترمذی (1722) وابن ماجہ (3704) والبیہقی (101/7)

895-اخرجہ الترمذی (2741) اسناد ضعیف ہیں۔

آپ اپنے کپڑے کو کھینچتے ہوئے گئے۔ آپ نے انہیں گلے لگایا اور ان کو بوسہ دیا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(896) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا تَحقِرَنَّ مِنَ الْمَعرُوْفِ شَيْئًا، وَّلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو خواہ وہ تمہارا اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا ہو۔

(897) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَبَّلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ: اِنَّ لِیْ عَشْرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ!" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا تو اقرع بن حابس نے کہا میرے دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی ایک کا بھی بوسہ نہیں لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔





896-باب فی بیان کثرۃ طرق الخیر میں تخریج گزر چکی۔

897-اخرجہ البخاری (5997) ومسلم (2318) وابوداؤد (5218) والترمذی (1918)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

20 کُتب سے تخریج

جہانگیری

صحیح بخاری شریف

8 جلدیں مکمل

ترجمہ

قدوۃ علماء المحققین
زبدۃ فضلاء المدققین
ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

احادیث نبویہ کی سب سے مستند کتاب کا عام فہم، آسان، سلیس، بامحاورہ ترجمہ

نور علی نور

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیقات علی البخاری

کا ترجمہ، وضاحتی الفاظ کے ہمراہ

صحیح بخاری میں موجود
• آیات و الفاظ قرآنی • صحابہ کرام کے آثار
• تابعین و آئمہ تبع تابعین کے اقوال • امام بخاری کی فقہی و تحقیقی آراء

جملہ افراد • اشخاص • قبائل • بلاد و اماکن • دیگر کی

مفصل فہرستیں پہلی مرتبہ منصۂ شہود پر

ایک ایسی خدمت جس کی عربی، فارسی، اردو میں کہیں بھی، کوئی بھی مثال نہیں پیش کی جا سکتی

وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042 7246006
شبیر برادرز اردو بازار لاہور